هدایات الرشید
الی افحام العنید

تردید شیعیت پر لاجواب کتاب

ہدایات الشیعہ

تألیف

قطب العالم قدوۃ العلماء والمحدثین سلطان المحققین والمدققین

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المکتبۃ المدنیۃ

اردو بازار ○ لاہور

هدایات الرشید
الی افحام العنید

تردید شیعیت پر لاجواب کتاب

ہدایات الشیعہ

تالیف
قطب العالم قدوۃ الفقہاء والمحدثین سلطان المحققین والمناظرین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المکتبۃ المدنیۃ
اردو بازار ○ لاہور

فہرست مضامین ہدایات الرشید الی فحام العنید

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۳	واقفوں اور ناواقفوں کو دین میں کلام اور گفتگو کرنا منع ہے۔	۳۵
شیعہ کے نزدیک مخالفوں کے بزرگوں کو برا کہنا حرام ہے۔	۴	اکابر شیعہ نے مذہب کے چھپانے میں امام کی اطاعت نہ کی۔	۳۶
ذکر مناظرہ لدھیانہ۔	۷	ظہور بدعات کے وقت سکوت کرنے والا ملعون ہے۔	۳۸
بطلان عصمت ائمہ۔	۸	شیعہ کے یہاں القابات کی درازی اور اس کی قباحت۔	۴۲
التماس ضروری بطور مقدمہ۔	۱۰	اسلاف سے بڑھ کر قدم رکھنے میں تین احتمال اور ان کی غلطیاں۔	۴۴
شیعہ اور خوارج کا عقیدہ صحابہ اور اہل بیت علیہم الرضوان کے متعلق۔	۱۱	اعتراف افضلیت و منصوصیت خلفاء مستلزم افضلیت و نص کو نہیں۔	۴۶
شیعہ کے چند مکروہ عقائد۔	″	امام المتکلمین شیعہ مومن الطاق ایک طفل مکتب سے مغلوب ہو سکتے تھے۔	۴۹
ایسی روایات جن کا ثبوت نہیں۔	۱۲	شیعہ کو مخالفین سے جھگڑنا نہیں چاہئے کیونکہ ان کو حجت تلقین ہوتی ہے۔	۵۲
تردید تمہید۔	۱۵	بحث حسن و قبح۔	۵۴
بحث تقیہ۔	۲۱	بنا بر اصول شیعہ کے خدا پر عقول حاکم ہیں۔	۵۵
شیعہ کے حوالے سے تقیہ کے واقعات۔	۲۳	مذہب شیعہ میں دو حروف کو اپنے مذہب میں ملانا حرام ہے۔	۶۹
حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے تحفہ میں اپنا مشہور نام کیوں نہیں لکھا۔	۲۷		
تردید اصل جواب۔	۳۱		
بحث آلہ کی تعذیر اصحابہ پر۔	″		
خطبہ میں صحابہ کا ذکر نہ کرنا شیعہ کا شعار ہے۔	۳۲		
زبان کو دل کے ساتھ موافق کرنا خلاف شیعہ ہے۔	۳۴		

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بحث، مذہب شیعہ میں مباحثہ مذہبی حرام ہے۔	۷۳	کے موافق۔	۱۰۵
مسئلہ خلافت کی اہمیت۔	۷۸	اہل بیت کی جناب میں حضرات شیعہ کی گستاخیاں۔	۱۱۱
دین و ایمان کے ماخذ شیعہ و اہلسنت کے یہاں کون ہیں۔	۷۹	شیعہ کے نزدیک حضرت فاطمہ اہل بیت سے خارج ہے۔	۱۱۳
محققین شیعہ کے نزدیک جناب امیرؓ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء سے افضل ہیں۔	۸۰	صحابہ مقبولین شیعہ کے حالات۔	۱۱۵
اصول شیعہ کے موافق جناب امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔	۸۲	حضرت عباس کی درخواست بیعت اور حضرت علی کا انکار۔	۱۲۰
شیعوں کے راوی ائمہ کی طرف سے ان پر حجت ہیں۔	۸۵	کوئی صحابی معصیت سے خالی نہیں۔	۱۲۱
شیعہ کے ہاں مخالف مذہب والوں کی روایت بھی مقبول ہے۔	۸۶	صحابہ مقبولین شیعہ بارہ ہزار تھے۔	۱۲۳
تطبیق درمیان حدیث سفینہ و ثقلین در حدیث نجوم۔	۹۳	حضرات صحابہ کرام اور اہل سنت نیز شیعہ اور متعہ۔	۱۲۵
شیعہ کے وہ مسائل جن میں بہت قیل و قال ہے۔	۹۸	بحث فضائل صحابہ۔	۱۲۶
اجماع دلیل قطعی ہے۔	۱۰۰	آیات دالہ بر فضائل صحابہ۔	″
حضرات شیعہ کا عجیب و غریب اجماع	۱۰۱	کتب شیعہ میں صحابہ کا کرام و بزرگ ہونا۔	۱۳۵
محدثین شیعہ کے نزدیک اصول و فروع خبر واحد سے ثابت ہوتے ہیں	۱۰۲	اس الزام کا جواب کہ صحابہ نماز جمعہ میں حضرت کے پیچھے سے چلے گئے۔	۱۴۵
انبیاء ... کا ثبوت مذہب شیعہ		صحابہ کرام کے متعلق شیعہ مغالطوں کا جواب۔	۱۴۹
		شیعہ مصنف کا صاحب تحفہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے نام سے مغالطہ دینا	۱۵۰
		مثالب صحابہ میں عبارت تحفہ کی تحریف شیعہ مصنف کی فریب دہی۔	۱۵۱

مضمون	صفحہ
جواب مطاعن صحابہ۔	۱۵۴
اس طعن کا جواب کہ صحابہ تجہیز و تکفین حضرت کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔	۱۵۵
احراق بیت کی دھمکی کا جواب۔	۱۵۶
خاندان حضرت علیؓ پر صحابہ کی طرف سے زیادتیوں کی من گھڑت داستانیں۔	۱۶۰
حضرت عباسؓ اور ابوسفیانؓ نے چاہا تھا کہ حضرت امیرؓ سے بیعت کریں آپ نے قبول نہ کیا۔	״
خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔	״
حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ وغیرہ پر شیعہ اعتراض۔	۱۶۲
جواب اعتراض۔	۱۶۳
در باب خطبہ مذکور [illegible] کی تکذیب۔	״
شاہ ولی اللہ کی ازالۃ الخفا کے حوالہ سے شیعہ کی مغالطہ دہی۔	۱۶۵
بحث اس حدیث کی جو مشہور ہے نقل خلافت پر دلالت ہے اور اس مغالطہ کا جواب۔	۱۶۹
حضرت شاہ ولی اللہ کے خلاف شیعہ کی زبان درازی اور اس کا جواب۔	۱۷۴
شیعہ حضرات کا حضرت [illegible] میں تحریف کرنا	۱۷۰

مضمون	صفحہ
حسب روایات شیعہ جناب امیرؓ خلفا کے ساتھ ہمیشہ شیر و شکر اور شریک مشورہ رہے۔	۱۷۱
جواب اس امر کا کہ صحابہ کا حضرت فاطمہؓ کے گھر میں داخل ہونا شیعہ بے دینی کہتے ہیں۔	۱۷۳
حضرت فاطمہؓ کی ناخوشی کا افسانہ اور اس کا جواب۔	۱۷۷
شیعہ حضرات کی جوابی کارروائی کا جواب	۱۷۹
قرآن عزیز کے متعلق شیعہ کی دریدہ دہنی اور اس کا جواب۔	۱۸۰
خلفائے ثلاثہ کے متعلق شیعہ کا چیلنج اور اس کا جواب۔	۱۸۰
قول حضرت کا مخالفین پر حجت ہونا	۱۸۲
شیعہ کتب سے فضائل صحابہ کے اقوال	۱۸۳
حسب تصریح علمائے شیعہ حضرت پیغمبر نے شیخین کو ابراہیم و نوح علیہ السلام سے تشبیہ دی۔	۱۸۳
صحابہ کے نفاق کے متعلق شیعہ کی یاوہ گوئی اور اس کا جواب۔	۱۹۶
حضرات شیعہ [illegible] و قرآن ثقلین کے مخالف ہیں	۱۹۷
یعنی [illegible]	

مضمون	صفحہ
شیعہ کو پریشانی اور اس پریشانی کا ازالہ	۱۸۹
صحابہ بھی اچھے تھے اس پر شیعہ کا اعتراض اور اہل سنت کا جواب۔	۱۹۰
محک امتحان ایمان صحابہ بر مسئلہ خلافت نہیں ہے۔	۱۹۱
بحث حدیث متواتر منصوص علی الامارۃ و مسئلہ امامت۔	۱۹۳
شیعہ کا اپنے دعویٰ سے انحراف۔	۱۹۸
امامت کا متعلق ہونا ممکن ہے	״
خلافت سے متعلق شیعہ حضرات کے مغالطے اور ان کے جوابات۔	۱۹۹
نزدیک علمائے شیعہ کے احکام حسب موقع و مصلحت وضع ہوتی ہیں۔	۲۰۰
شیعہ کا خلافت سے متعلق شرائط کا دعویٰ بلا ثبوت و دلیل۔	۲۰۳
خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا تعلق۔	۲۰۳
حضرات شیعہ نے امامت کی بنیاد عصمت پر قائم کی ہے ان سے [illegible]	۲۰۴
شیعہ میں اختلاف امر کا [illegible] ہوا ہے۔	۲۰۸
ازالۃ الخفا کے حوالہ سے شیعہ [illegible] اہل سنت نے جو اعتقاد خلافت	

مضمون	صفحہ
کے کیسے ہیں ان پر لازم و مصادرہ علی المطلوب باطل ہے۔ اعتراض سابقہ کا جواب۔	۲۰۱
دوسرا جواب۔	۲۰۳
بعض اصول مذہب شیعہ از روئے عقل و نقل سے ثابت نہیں۔	۲۰۵
خلافت و امامت کے لئے شیعہ کے نزدیک عصمت شرط ہے۔	۲۰۶
اس مفروضہ کا جواب۔	״
اجمالی طور پر روایات شیعہ سے شرائط خلافت کا بطلان۔	۲۰۹
خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا ثبوت۔	۲۱۰
سقیفہ بنی ساعدہ کے مسئلے پر شیعہ کے شبہات کا جواب۔	۲۱۲
ائمہ مصیبت کے وقت تو صبر کرتے ہیں لیکن حصول مصیبت سے پہلے جزع فزع فرماتے ہیں۔	۲۱۴
نقض خلافت کے مشورے اور مرحلے کے انعقاد کا جواب۔	۲۱۴
بحث حضرات شیخین کا حضرت فاطمہؓ کو باپ کی میراث سے محروم کرنا اس پر تفصیلی بحث۔	۲۱۵
اہل سنت کے [illegible] موضوع متعلق خلافت پر اعتراض اور اس کا جواب	[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
261	بحث اثبات عصمت ائمہ کی پہلی دلیل ماخوذ تحفہ کا ابطال	[illegible]	اصول موضوعہ متعلقہ نبوت کے متعلق رکیک اعتراضات کا تکرار اور اس کا جواب
268	اثبات عصمت ائمہ کی دوسری دلیل ماخوذ تحفہ کا ابطال	235	امامت کو نبوت کے برابر بلکہ اس سے زیادہ قرار دینے کی شیعی عبارات اور اس کا جواب
269	اثبات عصمت ائمہ کی تیسری دلیل ماخوذ تحفہ کا ابطال	[illegible]	شیعہ کو امامت کے بیان و تفاصیل میں تفاوت ہے
281	اثبات عصمت ائمہ کی چوتھی دلیل ماخوذ تحفہ کا ابطال	[illegible]	بحث تحریفات حضرات ثلاثہ میں حسن و قدح
[illegible]	اثبات عصمت ائمہ کی پانچویں دلیل ماخوذ تحفہ کا ابطال	[illegible]	عصمت انبیاء اور عصمت ائمہ کے شیعہ عقیدہ میں فرق
[illegible]	شاہ عبدالعزیز کے معاصر شیعہ مولوی نجف علی کا جواب	[illegible]	بحث عصمت
[illegible]	بحث نص	[illegible]	اثبات عصمت ائمہ کی پہلی دلیل کا ابطال
[illegible]	شیعہ سنی نزاع مسئلہ نص اور اس کی دلیل	[illegible]	اثبات عصمت ائمہ کی دوسری دلیل ماخوذ تفسیر کبیر کا ابطال
[illegible]	اثبات امامت و نص کی پہلی دلیل کا ابطال	250	اثبات عصمت ائمہ کی تیسری دلیل ماخوذ تفسیر کبیر کا ابطال
[illegible]	اثبات امامت و نص کی دوسری دلیل کا ابطال	257	اثبات عصمت ائمہ کی چوتھی دلیل ماخوذ تفسیر کبیر کا ابطال
[illegible]	شیعہ حضرات کی ... کا جواب	[illegible]	اثبات عصمت ائمہ ... کی تشریح
[illegible]	امامت و نص کی تیسری دلیل کا ابطال		
[illegible]	امامت و نص کی چوتھی دلیل کا ابطال		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
[illegible]	اثبات افضلیت کی چوتھی دلیل کا ابطال	290	حضرت شاہ ولی اللہ اور فیصلہ امامت کے متعلق سنی شیعہ نقطہ نظر کی تفصیل
[illegible]	اثبات افضلیت کی پانچویں دلیل کا ابطال	[illegible]	امامت و نص کی پانچویں دلیل کا ابطال
[illegible]	بحث نصیر خواجہ ... فصل الخطاب ... ابو جعفر قمی شیعی ... کے بیان	[illegible]	خلفائے ثلاثہ کے ... شاہ عبدالعزیز کی عبارت سے موازنہ ... اور اس کا جواب
350	شیعہ مذہب کی ...	[illegible]	امامت و نص کی چھٹی دلیل کا ابطال
350	نیا امام ... تھے	[illegible]	شیعہ کی ...
351	ائمہ کی محدثیت کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے	[illegible]	امامت و نص کی ساتویں دلیل
352	ائمہ کے خوارق پر گفتگو	[illegible]	امامت و نص کی آٹھویں دلیل
[illegible]	ائمہ ... معصوم نہیں	[illegible]	امامت و نص کی نویں دلیل کا ابطال
[illegible]	اثبات افضلیت کی چھٹی دلیل کا ابطال	[illegible]	عصمت ائمہ ... ولی اللہ کا کوئی تعلق نہیں
[illegible]	اثبات افضلیت کی ساتویں دلیل کا ابطال	[illegible]	حضرت شاہ صاحب کی عبارت شیعہ ...
[illegible]	اثبات افضلیت کی آٹھویں دلیل کا ابطال	[illegible]	بحث افضلیت
360	شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ ... متعلق شیعہ کا جواب	[illegible]	اثبات افضلیت کی پہلی دلیل کا ابطال
[illegible]	اثبات افضلیت کی نویں دلیل کا ابطال	[illegible]	اثبات افضلیت کی دوسری دلیل ...
[illegible]	حضرت ... کے حوالہ سے ... اور اس کا جواب	[illegible]	تفسیر بیضاوی ...
[illegible]	اثبات افضلیت کی دسویں دلیل کا ابطال	[illegible]	شیعہ ... کا جواب
[illegible]	اثبات افضلیت کی گیارہویں دلیل کا جواب	[illegible]	اثبات افضلیت کی تیسری دلیل کا ابطال
[illegible]	اثبات افضلیت کی بارہویں دلیل کا ابطال		

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
شاہ ولی اللہؒ اور شاہ عبدالعزیزؒ میں		شیعی الزام اور اس کے جوابات۔	۴۱۱
اختلاف کا اقرار اور اس کا جواب۔	۳۷۱	امامت کے بارے میں عجیب و غریب	
اثبات افضلیت کی چودھویں دلیل		استدلال شیعہ کا جناب کی طرف نسبت کرنا	۴۱۲
ماخوذ تحفہ کا ابطال۔	۳۷۲	حوالجات میں شیعہ کی تحریف کا ایک	
شیعہ کی سینہ زوری اور اس کا جواب۔	۳۷۴	نمونہ اور اس کا جواب۔	۴۱۵
امامت کی بابت ائمہ سے اختلاف		امیر معاویہؓ جناب امیرؓ کی خلافت کو کیوں	
نص کا ثبوت۔	۳۷۷	تسلیم نہ کرتے تھے اور ان کے نزدیک	
حسب روایات شیعہ معاذ اللہ قرآن		کون سا امر تخریب العقاد و خلافت تھا۔	۴۱۹
کو بدلا جانا واقع ہوتا ہے۔	۳۷۸	امیر معاویہ نے جناب امیر کے خط کا	
امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلع خلافت فرمایا	۳۸۱	ایسا جواب دیا کہ اگر اہلسنت کے موافق	
جو ائمہ میں ایک دوسرے کی تکفیر		دیکھا جائے تو پھر جناب امیر کی طرف	
کا ثبوت۔	۳۸۴	سے کچھ جواب نہیں ہو سکتا۔	[illegible]
بحث نفیس، خطبہ نہج البلاغہ ان ابا بکر		حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	
القوم الذین امیر المومنین کی دلیل تحقیق		پر اعتراض کا جواب۔	[illegible]
یا مرتدین سے جس سے تحریف		مجیب لبیب نے خود ہی ان الیھی القوم	
شرائط [illegible] ایمان مذہب شیعہ		الذین الخ کو تحقیق شیعہ فرما کر مذہب	
[illegible] ہے۔	۳۸۹	تشیع کو باطل کر دیا۔	[illegible]
جناب امیر کے خطبہ میں حضرت عمرؓ کی		مہاجر ہونے کے واسطے معرفت حجت	
کی تعریف۔	۳۹۵	کی شرط ہے یا نہیں۔	[illegible]
جناب امیر نے حسب روایت معتبر بیعت		شیعہ کی [illegible]	[illegible]
[illegible] فرمایا۔	۴۰۵	حسب اعتراف مجیب جناب امیر کا	
مجیب لبیب کی [illegible] کا ثبوت اور اس		کلام [illegible] خلفاء کے موافق ہونا۔	[illegible]
[illegible] کا جواب [illegible] تحفہ پر [illegible]	۴۰۶	اہل سنت پر [illegible] اعتراض کا نمونہ	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اس کا جواب۔	۴۳۱	محبت کا [illegible] ہونا ثبوت۔	۴۵۴
نہج البلاغہ اہل سنت کے نزدیک معتبر		شیعوں کی روایت کی روشنی میں [illegible]	
نہیں ہو سکتی بلکہ حسب اعتراف ابن میثم		[illegible] ایک سوال۔	۴۵۸
شیعی اس میں خطبہ کا [illegible] ہے۔	۴۳۳	آیت تطہیر [illegible]	[illegible]
حسب ارشاد مجیب جو جواب حضرت		آیت تمکین فی الارض۔	۴۶۲
کی طرف سے دیتے ہیں وہی عصمت		حضرت شیخین کی افضلیت	[illegible]
کی طرف سے قبول کر کے مذہب شیعہ		دلیل [illegible] خلافت [illegible]	
باطل کر دیے گئے۔	۴۳۴	[illegible]	[illegible]
ارشاد جناب امیر [illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible] عصمت کی [illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible] معصوم نہیں [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] معصوم [illegible] تقیہ		[illegible]	[illegible]
کے مسئلہ میں شیعہ کا [illegible] خود [illegible]	[illegible]	آیت [illegible] شیعہ [illegible]	
[illegible] حسب [illegible] عجیب		[illegible]	۴۷۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شیعہ مذہب [illegible]		[illegible] کی حقیقت	۴۸۰
[illegible] نہیں [illegible]	[illegible]	آیت [illegible]	
[illegible] کے مسئلہ [illegible] کے		[illegible]	[illegible]
[illegible] کا [illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible] خلافت [illegible]	[illegible]	[illegible]	
جناب امیر [illegible]		خلافت ہے۔	۵۰۵
[illegible] کا ثبوت۔	[illegible]	خلافت [illegible]	
حضرت [illegible]		[illegible]	[illegible]

مضمون	صفحہ
اثبات حقیقت خلافت خلفاء کی چوتھی دلیل صحیح اسلافت سے۔	۴۸۹
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء ثلاثہ کی پانچویں دلیل۔	۴۹۹
حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور خلافت ہر قسم کے فتنوں سے پاک تھا۔	۵۰۳
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء کی چھٹی دلیل	۵۰۹
اس طویل حدیث کا مدعا و مفہوم۔	
ماذون فی الجہاد کون لوگ ہیں۔	۵۱۸
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء کی ساتویں دلیل	۵۲۰
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء ثلاثہ کی آٹھویں دلیل۔	۵۲۲
حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے خلفاء راشدین کی عظمت نیز خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ثبوت۔	۵۲۳
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کی صحیح حقیقت اور شیعہ دلیلوں کی زبانی کی تکذیب۔	۵۲۵
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء ثلاثہ کی نویں دلیل۔	۵۲۹
شیخ عبدالحق سے مذہب اہل سنت کے حق ہونے اور شیعہ کے باطل ہونے کا بیان۔ دلیل عاشر	۵۲۹

مضمون	صفحہ
حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خط و کتابت۔	۵۳۲
حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کے دور میں سمع و طاعت کا وطیرہ اختیار فرمایا	۵۳۳
حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کے وزیر کے طور پر کام کیا۔	۵۳۴
ثبوت حقیقت خلافت خلفاء ثلاثہ کی گیارہویں دلیل۔	۵۳۶
خلافت کے بارے میں شیعہ حضرات کی کج فہمی۔	۵۳۹
اہل سنت اور شیعہ میں خلافت کے اعتقادی ہونے کی نسبت سے نزاع کی تحقیق۔	۵۴۰
شیعہ مصنف کا مقصد سے فرار اور بعض لغو کج بحثی۔	۵۴۲
شرح عقائد کی ایک عبارت سے شیعہ مصنف کیا سمجھے اور حقیقت کیا ہے۔	۵۴۴
خلافت کے مسئلہ اعتقادی ہونے کی دلیل کا ابطال۔	۵۴۵
فروعی اختلافات کے ساتھ بھی متحد ہو سکتے ہیں	۵۴۶
[illegible] خلافت کے اعتقادی ہونے پر استدلال کا جواب۔	۵۴۹

مضمون	صفحہ
جناب امیر بھی بعض مسائل دہرائے جاتے تھے ہر ضرورت اعتقادی نہیں ہوتی بلکہ بہت سے فروعات بھی ایسے ہوتے ہیں۔	۵۵۰
ثبوت اس کا کہ مسئلہ امامت کتب کلامیہ میں ذکر کرنے سے اعتقادی نہیں ہوتا اور بیان فرق مسائل فرعیہ و اعتقادیہ	۵۵۲
مسئلہ امامت کے فرعی ہونے کی دلیل	۵۵۵
اشتہار سے کیا مقصد ہوتا ہے۔	۵۵۶
حدیث خلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ کی تحقیق اس پر اعتراض کا جواب۔	۵۶۰
شیعہ مجیب کی کج فہمی۔	۵۶۳
تکذیب اس کی کہ خلفاء راشدین میں امیر معاویہ خلیفہ راشد لکھا ہے۔	۵۶۴
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق خلافت کا تذکرہ اور خلافت کی قسمیں	۵۶۶
بحث روایات بشارت دوازدہ امام۔	۵۶۷
روایات متضمن بشارت دوازدہ امام مذہب تشیع کو مضر و نقصان دہ ہیں۔	۵۷۱
جو روایت موافق قرآن ہو وہی قبول ہوگی۔	۵۷۵
اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تعدد کی اجازت سے مطلع ہیں	۵۷۷

مضمون	صفحہ
تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت سے شیعہ مجیب کی جہالت اور مسئلہ خلافت پر گفتگو۔	۵۷۸
قصہ اعتراق بیت کا جواب۔	۵۸۱
قصہ امر قلبی ہے۔	۵۸۳
بحث تحریف قرآن۔	۵۸۷
تحریف قرآن ثابت ہے ائمہ شیعہ کی کتابوں سے۔	۵۸۸
شیعہ کی معتبر کتاب کافی سے تحریف قرآن کا ثبوت۔	۵۹۰
تفصیلی طور پر آیتوں میں تحریف کا واقع ہونا اور دو مستقل سورت کا ذکر سورۃ نورین	۶۰۳
شیعہ کے آج قرآن کی تعظیم کی بات کرنا محض ڈھکوسلہ اور تقیہ ہے ورنہ فی الحقیقت ان کا ایمان قرآن پر نہیں	۶۰۶
متاخرین شیعہ کا اعتقاد در باب تحریف قرآن	۶۰۹
صدوق و مرتضیٰ وغیرہ کا تحریف سے انکار قواعد شیعہ کی رو سے غلط ہے۔	۶۰۴
اختلاف اور صریحی کو قرآن میں زیادتی کے ابطال کو مجمع علیہ کہنا غلط ہے۔	۶۰۵
متاخرین علماء شیعہ کی تحریفات تحریف کا ثبوت۔	[illegible]
کلینی اور سلیم بن قیس کے شیعہ [illegible]	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نزدیک قرآن سے زیادہ معتبر ہونے کا ثبوت۔	۶۲۴	قرآن کے دعوی کو کچھ مضر نہیں۔	۶۴۴
بعض مذہب و دیگر مذہب کی تحقیق	۶۲۶	اہل سنت کی کتابوں سے فاروق کے ساتھ ام کلثوم بنت زہرا کے نکاح کا ثبوت۔	۶۴۵
شیعہ کے اصول عقائد کی رو سے قرآن میں تحریف کی عقلی دلیل۔	۶۲۸	اہل تشیع کی کتابوں سے فاروق کے ساتھ ام کلثوم بنت زہرا کے نکاح کا ثبوت	۶۵۳
[illegible] شیعہ [illegible] سے عاری روایات اہل سنت پر ثبوت تحریف کے اعتراض پر جواب۔	۶۳۰	شیعہ کے اس دعوی کا ابطال کہ فاروق کا نکاح ام کلثوم بنت صدیق سے ہوا۔	۶۵۷
امام سیوطی کی روایت سے شیعہ کا اعتراض اور اس کا جواب۔	۶۳۲	[illegible] روایت کی تضعیف	[illegible]
امام راغب کا حوالہ اور اس کا جواب۔	۶۳۳	مطاعن شیعہ [illegible] اور مجیب کی دیانتداری	[illegible]
نقل روایت میں مجیب لبیب اور ان کے بزرگوں کی دیانت کا ثبوت۔	۶۳۴	جناب امیر کے تقیہ کرنے اور مجبور ہونے کی روایات متعدد [illegible]	۶۶۷
شیعوں [illegible] اس کا جواب۔	[illegible]	روایت قتل [illegible] علی فدک۔	۶۶۹
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق شیعہ کے طعن کا جواب۔	[illegible]	شیعہ کا دعوی وصیت متعلق [illegible]	۶۷۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۷۳
حضرت ام کلثوم بنت حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کا نکاح	[illegible]	شیعوں سے سوال	۶۷۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔	[illegible]	روایت [illegible]	۶۷۹
[illegible] ام کلثوم [illegible] بحث۔	[illegible]	[illegible]	۶۸۱
اہل سنت کی کتابوں سے فاروق کے [illegible] رضی اللہ عنہ سے ثابت [illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۸۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضرات سے سوال۔	۶۸۵	معجزہ تسخیر نہیں۔	۷۱۵
نکاح ام کلثوم کے متعلق مزید بحث۔	۶۸۸	شیعہ اہلسنت کی مانند [illegible] نہیں۔	۷۱۷
حسب مذہب شیعہ نکاح مومنہ کا [illegible] کے ساتھ ناجائز ہے۔	[illegible]	شیعہ مذہب کی تہی دامنی۔	۷۱۸
فریقین کے نزدیک ابتداء اسلام میں مومنہ کا نکاح کافر کے ساتھ جائز تھا پیچھے منسوخ ہوا تو ام کلثوم کے نکاح کا قیاس اس پر نہیں ہو سکتا۔	[illegible]	بعض قصہ احراق بیت فاطمہ کا جواب	[illegible]
فائدہ جلیلہ در باب نسخ نکاح با مشرک۔	۶۹۶	شیعہ کے دعوے کے بعد ان کی وجوہات قصہ [illegible] باعتبار ظاہر کچھ فرق نہیں۔	۷۲۶
نکاح ام کلثوم کی بحث تاریخی نہیں بلکہ شیعہ کے مخصوص عقائد کے تحت ہے	۶۹۸	احراق بیت کے لئے [illegible]	۶۹۳
مجیب لبیب کی تہذیب اور متانت [illegible] کا ذکر جمیل	۷۰۱	جمع [illegible]	۷۲۸
تیسری بحث در باب نکاح ام کلثوم	۷۰۲	شیعوں کی بے بسی۔	۷۳۰
مجیب لبیب نے حضرت [illegible] کی نسبت [illegible] تسلیم کیا۔	۷۰۵	مزید شیعہ مجیب کے اعتراض کا جواب	۷۳۳
حضرت عباس کے دشمنوں کی نسبت شیعہ کی [illegible] اور مجیب کی تائید	[illegible]	آیت غار کے جواب میں قاضی نور اللہ شوستری کی غلطی اور غلطی [illegible]	۷۴۰
علیل اور [illegible] تہذیب۔	۷۰۶	آیت سکینہ پر بحث۔	۷۴۱
شیعہ کے نزدیک [illegible] ہونے کا قاعدہ کلیہ۔	[illegible]	اپنے اصول مذہب کے معاملہ میں شیعہ کی کمزوری۔	۷۴۳
حسب روایت شیعہ آیت [illegible]	[illegible]	جواب [illegible]	۷۴۹
		خصوصیت [illegible] حضرت [illegible] کی تحقیق [illegible]	[illegible]
		[illegible] کا بیان۔	۷۵۳
		[illegible] سنت کی خدمت حدیث۔	[illegible]
		[illegible] کا جواب	۷۵۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبہ فدک بلادو فلاں حسب تحقیق ابن میثم ابوبکرؓ یا عمرؓ کے حق میں ہے اور شرح کی عبارت اور اس کی تحقیق۔	۷۷۳	مقدمہ فدک میں ابوبکرؓ کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کی رضا کا ثبوت۔	۸۱۳
خطا ہی خطا۔	۷۷۴	معاملہ فدک میں درباب رضائے فاطمہؓ بخاری کی حدیث کی توجیہ۔	۸۱۹
شیعہ اعتراض کے باطل ہونے کا بیان	۷۷۵	حضرت زہراؓ کا ابوبکرؓ کے ساتھ آخر عمر تک کلام نہ کرنا روایت شیعہ سے بھی باطل ہے۔	۸۲۰
دین و دیانت سے عاری۔	۷۷۷		
خلفائے ثلاثہ کے بغض میں اندھا پن۔	۷۷۹		
کذب و افترا کی حد۔	۷۸۰	حضرت مجیب کا بحوالہ معالم التنزیل یہ فرمانا کہ پیغمبر نے دین کی ترویج کیلئے کفار کی عبادت میں شریک ہونا اختیار کیا تھا محض کذب و افترا ہے۔	۸۲۹
ابن میثم نے شرح نہج البلاغت کے خطبہ میں خود سے عمداً بڑھایا ہے کہ حق کی طرفداری اور خواہش کی طرف میں نہ مڑوں گا۔	۷۸۳		
فاحش غلطیاں۔	۷۸۶	اختتام۔	۸۳۳
انکار کی سزا۔	۷۹۰	تصدیق خواجہ غلام فرید چشتی [illegible]	۸۳۵
عبرت ناک ٹھوکر۔	۷۹۳	تقریظ دلپذیر و تحریر بے نظیر مولوی عزیز الدین صاحب۔	۸۳۶
مجیب کے اس اعتراض کا جواب کہ علمائے اہلسنت فدک و فلاں کو غصب سے قسم لیتے رہے۔	۷۹۸	دو قطعہ تاریخ۔	۸۳۸
		دو قطعہ تاریخ لجنت زہرہ و بنات۔	"
تقاضائے انتہا۔	۸۰۲	قطعہ تاریخ مولوی فیروز الدین صاحب	"
مثال سے سمجھیں شاید کہ عقل آئے۔	۸۰۵	ایضاً اردو۔	۸۴۹
عقل و انصاف سے عاری کون۔	۸۰۹	تقریظ مولانا مولوی محمد عطا صاحب گھوڑوی عربی۔	"
صاحب منہاج البراعۃ کا کذب۔		تاریخ منظوم فارسی۔	۸۵۰
مجاج السالکین کے نام سے حضرت کو صاحب تحفہ کی طرف نسبت کرنا صریح جھوٹ ہے۔	۸۰۷	تاریخ منظوم فارسی۔	"

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك حمداً كثيراً طيباً مباركاً يا من هو متصف بالمجد والعلو وصفات الكمال ومنزه عن شوب النقائص والقبائح والزوال تنزهت ذاته وتقدست اسمائه وصفاته لا اله الا هو الكبير المتعال الذي انزل علينا احسن الحديث كتاباً متشابهاً مثاني تقشعر منه الجلود منه آيات محكمات هن ام الكتاب يهدي بها الى دار الخلود لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد فرقاناً بين الحق والباطل ونوراً وهدى للناس والذين كفروا بآيات الله لهم عذاب شديد فاكمل لنا الدين بالتوحيد والتنزيه ونعمه الظاهرة والباطنة علينا وعلى عباده المؤمنين ونصلي ونسلم عدد خلقه وزنة عرشه ومداد كلماته دائماً متواصلاً على رسوله وخير خلقه سيدنا ومولانا محمد سيد المرسلين خاتم النبيين قائد الغر المحجلين رسول الثقلين امام الخافقين الذي عصمنا عن السبل المتفرقة العوجاء وشرع لنا الشريعة الغراء وهدانا الملة الحنيفية السمحة السهلة البيضاء التي ليلها ونهارها سواء وعلى آله واصحابه العروة الوثقى للمتمسكين ونجوم الهدى للمستهدين خصوصاً منهم من قوم الأود واوفى العهد وكان [illegible] والمصائب [illegible] شديد [illegible] خاتم الخلفاء الراشدين بل كان كنوح [illegible] على لسان سيد المرسلين وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين۔ اما بعد:

[illegible]

شیعہ کے نزدیک مخالفوں کے بزرگوں کو برا کہنا ثواب ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذکر مناظرہ لدھیانہ

[illegible]

[illegible] کیا وکیت کر [illegible]

الحق [illegible] | [illegible]
ارشاد ہے [illegible] وعدہ ہے |
بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق [illegible] | [illegible]

بطلان عصمت ائمہ

[illegible] شیعہ کا عصمت کی بحث [illegible] خیال [illegible] کتاب [illegible] سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سبحان [illegible] حضرت شیعہ [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

الغرض [illegible] حضرت [illegible] میں نے خیال کیا [illegible] محمد صاحب [illegible] تحریر [illegible] سے [illegible] حاصل ہو گیا اب کچھ [illegible] نہیں رہی [illegible] صاحب کے جواب [illegible] جواب لکھے [illegible] چنانچہ حضرت [illegible] کی خدمت میں [illegible] خیال [illegible] تحریر سے جو مقصود تھی [illegible] حاصل ہو [illegible] مشاق [illegible] کی اس تحریر [illegible] بزرگان [illegible] مجبوری [illegible] نکلتے ہیں [illegible] روایت [illegible] کر دوں [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

اما تنبیت علی ... [illegible]

[illegible]

التماس ضروری بطور مقدمہ

[illegible]

شیعہ اور خوارج کا عقیدہ وصی اور اہل بیت علیہم الرضوان کے متعلق

[illegible]

شیعوں کے پنجہ مکر و حیلہ

[illegible]

[illegible]

ایسی روایت جن کا ثبوت نہیں

[illegible]

اور تفسیر معالم التنزیل سے نکلتا ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی نے بت خانہ میں جانا اور کفار کی عبادت میں شریک ہونا دین حق کی ترویج کے لئے اختیار فرمایا یہ بھی محض دروغ ہے تفسیر معالم التنزیل سے یہ جواز نہ ہوا ایک روایت نقل کی جس سے آپ کو اہل حق کے مذہب پر کلام مجید میں تحریف کا واقع ہونا ثابت کرنا منظور ہے اس کے آخر کا یہ جملہ لکھا ہے۔ و قال عثمان رضی اللہ عنہ ویا فصحف لحنا وستقیمہا العرب بالسنتہا اور ترجمہ اس کا اس طرح کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قرآن میں غلطی اور غیر العرب ہے یہ لفظ یعنی وستقیمہ العرب بالسنتہا محض حضرت میر صاحب یہاں [illegible] صاحب [illegible] کا نسخہ [illegible] تحریف کیا ہوا ہے حاشا کہ کسی روایت میں یہ لفظ ہو [illegible] اصل یہ لفظ اس طرح مروی ہے وستقیمہ العرب بالسنتہا

[illegible] روایات کا سہارا [illegible] عجب

لیکن ہم نے [illegible] اس رسالہ میں روایت لکھی ہیں [illegible] کی کتب معتبرہ [illegible] چند دیکھے ہیں اور جس جگہ کوئی موضوع روایت نقل کی ہے وہاں [illegible] جس مضمون میں متعدد روایات نقل کی ہیں [illegible] روایت [illegible] تو وہ ایک روایت [illegible] دیکھی ہیں [illegible] کسی جگہ [illegible] ہو تو [illegible] معذور [illegible]

[illegible] انعام

سوم، حضرت میر صاحب نے [illegible] تحریر کے موقع [illegible] ہیں [illegible] مسروق [illegible] حضرت [illegible] اخلاق [illegible] تہذیب کے [illegible] دعوی [illegible] گالیوں [illegible] تہذیب [illegible] تشیع کے [illegible] نہیں [illegible] [illegible]

خاطر سامی ہوگا تو بندہ اس کی نسبت نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کا خواہاں ہے، کہ میرا مقصود کسی کا دل دکھانا نہیں ہے بلکہ خود میر صاحب نے آخر تحریر میں گویا میری طرف سے فرمادیا ہے کہ مباحثہ مذہبی میں احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے ایسے الفاظ بولنے اور لکھے جاتے ہیں جو ناگوار طبع مخاطب ہوں، پھر اگر سہواً ایسا کوئی کلمہ نادانستہ میری زبان وقلم سے نکل گیا ہو تو وہ بھی واجب العفو ہے۔

چہارم۔ تحریر جواب الجواب کے بارہ میں حضرت میر صاحب کی یہ فرمائش تھی کہ جواب الجواب بحذف زوائد وحشو عبارات اصل جواب قول قول کے طور سے مفصلاً لکھا جاوے بلکہ پوری پوری عبارتیں جواب کی لے کر تردید کی جاوے چنانچہ حسب فرمائش میر صاحب بندہ نے پوری پوری عبارتیں اور جملے لے کر تردید کی ہے کہیں کوئی عبارت نہیں چھوڑی جس کا جواب نہ لکھا ہو اور جواب الجواب میں جس کو لے کر تردید نہ کی ہو مگر جو عبارت میر صاحب نے شروع تحریر میں بطور تمہید کے لکھی ہے اس کی تمام عبارت نقل کر کے تردید کرنا تطویل لاطائل اور فضول دراز معلوم ہوا اس لئے اس میں سے تھوڑی تھوڑی عبارت نقل کر کے تردید کی ہے اور نیز ترجمہ روایات بھی جو میر صاحب نے تحریر میں درج کیا تھا میں نے بخوف اطناب جواب الجواب میں اس کو نقل نہیں کیا صرف اس عبارت کی نقل پر اکتفا کیا ہے

پنجم۔ چونکہ بعض مضامین میر صاحب کی تحریر میں مکرر … واقع ہوئے ہیں اور ان کے جواب میں جب ہر جگہ ان عبارت نقل کی ہے تو پھر ذکر کلمات اگرچہ ہر موقع پر حتی الوسع مختصر کیا، جو مضامین کو بخوف ناظرین … رکھا ہے مگر تاہم بعض مضامین مکرر واقع ہوئے ہوں گے پس ناظرین واقف شناس دل تنگ نہ ہوں اور مجھ کو معاف فرمائیں

ششم۔ میر صاحب نے بندہ کی عبارت کو اپنے جواب میں مختلف عنوان سے لے کر جواب تحریر فرمایا ہے کہیں کہیں بندہ کی عبارت کو بعنوان لفظ قال تعبیر کیا ہے اور اکثر جگہ لفظ قول کے ساتھ عبارت کو نقل کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جس جگہ بندہ کی تحریر میں بھی لفظ قول لکھا ہوا تھا اس جگہ میر صاحب نے اپنی تحریر میں قولہ قولہ مکرر لکھا ہے جو ذوق سلیم کے نزدیک مستکرہ و مستقبح ہے اس لئے بندہ نے باندیشہ غلط و التباس عبارات نقل عبارات میں یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جس جگہ میر صاحب نے بندہ کے کلام کو لفظ قال یا قولہ سے شروع کیا ہے بندہ نے بھی ان کو … عنوان بلفظ قال دام فیض المجیب بخط نستعلیق شروع کی ہے اور اس کے

بعد اپنی عبارت سابقہ اور میر صاحب کے جواب کا جملہ بقدر ضرورت نقل کر کے اس کی تردید کو بلفظ یقول العبد الفقیر الی مولاہ سے شروع کیا ہے جو بخط نستعلیق جلی ہے اور اسی طرح جہاں میں جو لفظ قال یا قولہ یا اقول میر صاحب کی تحریر کا ہے اس کو بخط نستعلیق باریک لکھا ہے پھر اس جواب کے جس قدر جملے باقی رہ گئے ہیں ان کو لفظ قولہ خط نسخ جلی سے اور ان کی تردید بلفظ اقول نسخ جلی سے شروع کی گئی ہے یہاں تک کہ میر صاحب کا دوسرا قول شروع ہو اور میر صاحب کی تمہید کی تردید میں چونکہ اندیشہ غلط والتباس نہ تھا اور تحریر بھی بنظر اختصار چند اقوال مقتبس پر کی گئی تھی اس لئے نقل عبارت میر صاحب معنون بلفظ قولہ نسخ جلی کی گئی اور اس کی تردید اسی طرح بلفظ اقول شروع کی گئی ناظرین بہنگام مطالعہ ملحوظ خاطر رکھیں۔

ہفتم۔ میر صاحب نے اپنی تحریر کو دو تین ورق جواب تحریر مولوی پیر محمد خان صاحب سلمہ اور جواب تحریر کسی دوسرے شخص کے ساتھ جس کو شاید وہ اس عاجز کی تحریر سمجھے ہوں گے مزید و مذہب فرمایا، شاید اس سے یہ غرض ہو گی کہ اس کا جواب بھی بندہ ہی لکھے لیکن چونکہ ان کا اکثر حصہ کی تردید اس رسالہ میں گزر چکی تھی اور تحریر بھی طویل ہو گئی تھی اس لئے بندہ نے بنظر اختصار اس کے بعض اقوال پر گفتگو کی اور باقی کو سبق پر حوالہ کردیا، وہاں اشارہ کافی ہے۔ … مصنف ما منا لک … حسبی و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تردید تمہید

قولہ جواب سے پہلے مباحثہ کا اصل حال لکھا جاتا ہے الخ اقول یہ قصہ نوشتہ جانے کہاں تک صحیح ہے لیکن علماء اور ذاکرات شیعہ کا عام قاعدہ ہے کہ جہاں تک دسترس اور موقع پاتے ہیں صلحاء اہلسنت سے اکثر ذکر کے مذہبی چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور جلکی جرح و قدح بنا کر اپنے مذہب کی طرف رغبت دیتے ہیں اور دعوت کرتے ہیں قطع نظر اس سے کہ یہ تحریر حضرات شیعہ ان کی مذہبی روایات منقولہ بحار الانوار وغیرہ کی رو سے جائز ہے یا ناجائز شاید ان کی غرض تحقیق نہیں ہے … کی قضیہ ظلمت مطابق چاہت میر صاحب نے بھی تحریر میری … حسب … گفتگو ہی کے ساتھ یہ ترجمان چل پڑا لیکن چونکہ ہم جی صاحب موصوف کو یہ بھی تحقیقات میں … نامور رشید تھے

صاحب گنگوہی دام برکاتہم اور ان کے تلامذہ وخدام کی ایک مضبوط پشت پناہ حاصل تھی اس لئے پیرجی صاحب نے میر صاحب سے مقابلہ کیا اور ان کو جواب دیئے اور ان کے چالوں کو ادھیڑ کر کاٹا پس میر صاحب کا یہ فرمانا کہ پیرجی صاحب خود اس امر کے بادی ہوئے، ظاہرا غلط اور کذب معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلے اس سے لکھا ہے کہ ان کو مباحثہ مذہبی کا شوق ہوا جس سے ظاہر ہے کہ پیرجی صاحب کو پہلے سے شوق مباحثہ نہ تھا اور اب میر صاحب کے فیض صحبت سے پیدا ہوا ہے پھر معلوم نہیں یہ شوق کیوں کر پیدا ہوا اور کس امر سے ناشی ہوا ظاہرا بجز اس کے کہ میر صاحب کی چھیڑ چھاڑ سے پیرجی صاحب کو یہ شوق مناظرہ پیدا ہوا ہو اور کوئی قریب احتمال نہیں ہے۔

کیونکہ اول عموماً اہلسنت کو مناظرہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی علی الخصوص پیرجی صاحب تو علوم مروجہ عقلیہ و نقلیہ سے بھی کچھ ایسے واقف نہیں ہیں جو ان کو خود بخود بیٹھے بٹھائے شوق مناظرہ پیدا ہوا اور خود اس امر کے بادی ہوں جب آپ باوجود مخالفت مذہب کے ان کا اتحاد قلبی اپنے ساتھ خیال کرتے ہیں تو ممکن نہیں کہ آپ نے حسب عادت ان سے مذہبی چھیڑ چھاڑ نہ کی ہو اور ان کو اپنے مذہب کی طرف دعوت نہ فرمائی ہو پھر اس بنا پر اگر پیرجی صاحب نے آیت استخلاف والنور آیت دی دی، لکھ کر آپ سے جواب چاہا ہو تو وہ بادی مناظرہ نہیں ہو سکتے۔ وہ ان پر لفظ بادی کا اطلاق غلط اور خلاف واقع ہے۔ باقی رہا یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ آخر میں جو میری تحریر گئی تو تمام علماء لدھیانہ نے اس کے جواب سے پہلوتہی کی، اور عقب گردی کر کے لئے حیلے اور بہانے پیدا کئے۔ ہر چند آپ نے ان کے حیلے قطع کئے، لیکن ہرگز آپ کے کسی میں جرأت نہ ہوئی کہ آپ کا جواب لکھتا یا آپ کے مناظرہ کا قصد کرتا۔ یہ محض آپ کی لن ترانیاں ہیں جو آپ کے مجامع قلب و دماغ میں سمائی ہوئی ہیں۔ ورنہ فی الحقیقت ہر شخص آپ کی تحریر کو دیکھ کر معلوم کر سکتا ہے کہ آپ کے زبانی دعووں کو نفس الامر اور واقع کی مطابقت سے کچھ آشنائی نہیں اور یہ دعاوی بالکل خلاف واقع ہیں۔ چنانچہ اس تحریر کے دیکھنے سے جس کے رد و قدح کے ہم درپے ہے اور میر صاحب کا مایۂ ناز و افتخار ہے میری اس گذارش کی بخوبی تصدیق و تصریح ہو سکتی ہے مگر ہاں یہ مسلم کہ علماء لدھیانہ نے اغماض و اعراض جواب سے فرمایا ہوگا۔ وہ جواب نہ دیا ہوگا لیکن ان کے اعراض کا محل یہ نہیں ہے کہ جو میر صاحب نے گمان فرمایا بلکہ انہوں نے اس وجہ سے جواب نہ دیا ہوگا کہ آپ کو قابل خطاب اور آپ کی تحریر کو قابل جواب نہ

سمجھا ہوگا۔ ورنہ خود ہی اول آپ فرماتے ہیں کہ علماء فریقین نے کوئی دقیقہ تحقیقات مسائل میں باقی نہیں رکھا اور آپ ہی کا مقولہ ہے کہ باب تاویل ایسا واسع ہے جو ہر جگہ جاری ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کوئی عاقل باور کر سکتا ہے کہ علماء لدھیانہ کوئی مضمون جواب اپنے علماء سے بھی نقل نہیں کر سکتے تھے یا کوئی تاویل بھی پیدا نہیں کر سکتے تھے حاشا وکلا پھر بعد اس ادعا کے یہ کسر نفسی اور تواضع فرمانا کہ پیرجی صاحب کی طرف سے در باب تحریر سوال اصرار اور آپ کی طرف سے مدافعت اور عذر و انکار ہوا طرفہ تماشا ہے۔ اول تو پیرجی صاحب کو جب بجواب آخری تحریر سامی علماء لدھیانہ کے سکوت سے غیرت و شرم آئی تھی تو جدید سوال کے مطالبہ کی کیا ضرورت تھی اور مدافعت کی آپ کی جانب سے کیا حاجت، وہی آخری تحریر سامی جس کے جواب سے بزعم جناب علماء لدھیانہ عاجز ہو چکے تھے دوسرے علماء کے پاس بھیجنے کے لئے اور ان سے جواب لینے کے واسطے کافی تھے اور آپ کو بھی گنجائش تھی کہ فرماتے جس تحریر سے علماء لدھیانہ ساکت ہو چکے ہیں۔ اسی کا جواب دوسرے علماء سے لینا چاہئے۔ مگر یہ کہ شاید آپ کو خیال ہوگا کہ دوسرے علماء بھی ایسے عذر و حیلہ مثل علماء لدھیانہ نہ کریں اور جدید وجہ جواب دہی سے عقب گذاردہی نہ کریں کہ اس مباحثہ کی ابتداء ہی صحیح نہیں اس لئے آپ تحریر سوال پر آمادہ ہوئے لیکن یہ تو آپ کا عین مدعا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ پہلی تحریریں بھی مسئلہ امامت ہی میں تھیں اور یہ سوال جدید بھی امامت ہی میں لکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں میر صاحب کے نزدیک علماء اہل سنت عموماً شیعہ کی کتابیں دیکھتے ان سے مسائل متنازعہ فیہا میں خصوص مشاجرات صحابہ میں گفتگو کرتے گھبراتے اور مذہب سے متحمل جانتے ہیں اور علماء لدھیانہ تو آپ کے زور تحریر کے سامنے ساکت ہو ہی چکے پھر عذر قلت استعداد و ہیچمدانی و عدیم الفرصتی وضعف دماغ وغیرہا کے کیا معنی یہ حالت تو اس کو مقتضی ہے کہ آپ کی وہی لن ترانیاں بجا ہوں جنہوں نے آپ کے تخیلات کی یہ نوبت پہنچائی تعجب ہے کہ علماء لدھیانہ کے مقابلہ میں تو یہ زور و شور کہ ان کو تو مباحثہ کی دعوت فرمائیں اور علماء اجازت دیں کہ چاہو زبانی گفتگو شروع کرو یا تحریر مباحثہ حسب مرضی خود بدل دو اس وقت قلت استعداد و ہیچمدانی کچھ مانع ہو اور نہ عدیم الفرصتی اور دماغ مرض رہی۔ اور جب پیرجی صاحب سوال لکھوائیں تو یہ سب عذر موجود ہو جائیں۔ پس ان حالات اور قرائن میں غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اظہار خیال مباحثہ درحقیقت کس قدر لا اصل بعید ہے۔

قول، غرض یہ تھی کہ کوئی صاحب اس کا جواب [illegible] سے تحریر فرماویں [illegible] تحقیق حق منظور ہو۔

اقول جناب پیر صاحب اگر آپ [illegible] تحریر سے واقعی تحقیق حق منظور ہوتا تو [illegible] کیا گیا لیکن تحقیق حق کی تو یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اول آپ اپنے معتقدات سے خالی [illegible] اور تعصب و عناد سے فارغ [illegible] مختلف [illegible] تحقیق حق [illegible] معتقدات [illegible] تحقیق [illegible] معتقدات [illegible] تحقیق حق [illegible]

ملاحظہ فرماویں

قولہ دو ماہ کے بعد میرے شفیق نے مجھ کو جواب لا کر دیا کسی گمنام شخص نے لکھا ہے جواب تو کیا ہے حضرت مجیب نے اپنی جودت طبع دکھانے کو میرے سوال کو مجھ ہی پر منقلب کیا ہے گو یہ تھا میرا یہ علم مناظرہ کے ہتھکنڈے ہیں مگر اصل میں یہ بھی ایک قسم کا گریز ہے اور واقعہ میں اس کا جواب بن نہ آیا تھا حضرت نے خوب کیا کہ اصل سوال کا جواب تو کچھ ہو نہیں سکتا اور بدون لکھے کچھ چارہ نہیں اس لئے یہ طرز اختیار فرمائی

اقول جناب کا سوال [illegible] شعبان [illegible] میں میرے پاس [illegible] رسالہ فرمایا تھا رمضان شریف میں بسبب شدت گرما [illegible] قرآن شریف [illegible] جواب سے [illegible] معافی چاہتا ہوں [illegible] جواب لکھ کر [illegible] کی شکایت [illegible] آپ کو اپنے جواب سے مطلب ہے مجیب کی گمنامی [illegible]

آپ کے سوال کے اور اپنے جواب کے اہل انصاف کے سامنے پیش کئے دیتا ہوں اور انصاف کا طالب ہوتا ہوں۔ سوال سامی بحیثیت مقصود دو امروں کو متضمن تھا۔ اول جناب نے بڑے جوش و خروش سے دعویٰ حقیقت اپنے اصول ثلثہ کا فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ یہ اصول عقلاً و نقلاً ثابت ہیں اور کوئی دلیل عقلی یا نقلی مثبت حقیقت اصول مذکورہ آپ نے بیان نہیں فرمائے تھے پھر باوجود اس کے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ اگر کوئی صاحب ہماری شرائط کو رد کریں تو محض لا نسلم کہہ کر نہ ٹال دیں اور یہ حضرت کے مناظرہ دانی سے تھے کہ دعویٰ بلا دلیل کہیں اور خصم سے اس کی تردید میں دلائل کے طالب ہوں جب آپ مدعی حقیقت اصول ثلثہ تھے تو آپ پر واجب تھا کہ اول ان کو دلائل عقلیہ نقلیہ سے ثابت فرماتے اور بعد اس کے خصم کو کہتے کہ محض لا نسلم کہہ کر نہ ٹال دیں پھر ان کے جواب میں آپ کا خصم آپ کے دلائل پر حسب قواعد مناظرہ نقض یا معارضہ پیش کرتا بلکہ جب آپ کا خصم مانع ہے تو وہ بعض مقدمات کی نسبت حسب قاعدہ لا نسلم بھی کہہ سکتا تھا۔ پس آپ کو اپنے رتبہ کی اور اپنے مجیب کے منصب کی خبر نہیں لیکن بایں ہمہ آپ نے دعوے خود ہی بلا دلیل ذکر کیا اور خلاف منصب بے محل دلائل شروع کر دیا۔ یہ حضرت کے انصاف اور مناظرہ دانی کا مقتضا تھا۔ اس لئے ہم کو اس کی کچھ شکایت نہیں

امر دوم آپ نے علماء اہل سنت سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنے اصول موضوعہ کو دلائل عقلیہ اور دلائل نقلیہ سے ثابت کریں۔ علاوہ اس کے اس کے ذیل میں آپ نے کچھ مطاعن خلفاء رضی اللہ عنہم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ذکر کئے اور باقی بانداز بخار غیظ صاحب تحفہ و منتہی الکلام و ہدیہ و ہدایہ کی تغلیط میں نکالا۔ چونکہ آپ محض سائل ہی نہ تھے بلکہ اولاً مدعی اور ثانیاً سائل تھے تو حسب قاعدہ آپ پر واجب تھا کہ اپنے دعویٰ کو دلائل سے ثابت کرتے بعد اس کے اہل سنت سے ان کے اصول پر دلائل مثبتہ کے طالب ہوتے کہ آپ کو منصب حاصل ہوتا۔ برخلاف اس کے آپ نے اپنے دعویٰ کو اپنے زعم میں بدیہی الثبوت تصور فرما کر اور مسلمات خصم سے سمجھ کر بلا دلیل ذکر فرمایا اور خصم سے اس کے اصول پر دلائل کے خواہاں ہوئے تو ظاہر ہے کہ آپ کا خصم آپ کے ایسے کب سننے لگا اور آپ سے ضرور دلائل مثبتہ اصول ثلثہ کی نسبت گلوگیر ہوگا۔ یہ تو تحریر سامی کی کیفیت تھی اب بندہ کے جواب کی کیفیت اہل انصاف سنیں کہ بندہ نے اول آپ سے آپ کے اس دعویٰ کا جو شروع تحریر میں جا بجا ذکر فرمایا تھا اثبات چاہا اور ثبوت اصول ثلثہ کے دلائل طلب کئے ... سی ... نہیں کیا بلکہ بعد

اس کے بعض تبرعاً پاس خاطر سامی آپ کی روایات مسلمہ سے آپ کے اصول مذہب کو باطل کیا جو اہل سنت کے بزعم جناب اصول موضوعہ کے ثبوت کے لئے ایک بہت بڑی قوی دلیل تھی بعد اس کے اصول اہل سنت کا ذکر کیا اور باتباع سامی تفصیل دلائل سے اغماض کیا۔ لیکن بطور تنبیہ والیماء اس کے ثبوت کا حوالہ مجملاً اقوال و افعال حضرات ائمہ کرام رضی اللہ عنہم پر کر کے تفصیل اقوال و افعال کو وقت تفصیل دلائل و مثبتہ اصول ثلثہ سامی پر منحصر رکھا کہ تفصیل ذکر اقوال و افعال کا موقع اس وقت ہوگا جب کہ جناب اپنے اصول مسلمہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت فرمائیں گے اور ظاہر ہے کہ ایک دلیل مثبت اصول اہل حق حضرت کے اصول کے بطلان سے پیدا ہو ہی چکی تھی پھر مختصراً آپ کے مطاعن کا جواب دے کر اور تا چند مفاسد مذہب سامی لکھے۔ پھر صاحب تحفہ و منتہی الکلام کی تغلیط کا ابطال کر کے آپ کو آپ کے علماء کے اغلاط پر متنبہ کیا اب ہم کچھ نہیں عرض کرتے آپ بھی بزعم خود منصف ہیں اب آپ جو چاہیں فرمائیں چاہے اس کو اپنے دل میں واقعی جواب تصور فرمائیں اور چاہے مناظرہ کے جھگڑے بتائیں اور چاہے گریز فرمائیں۔

قولہ: مگر عجیب سے ہے کہ حضرت نے اپنا نام کا کیوں نہ تحریر فرمایا۔ تقیہ تو شاید ان کے نزدیک علامت نفاق ہو یہ بھی شان پر حرف لگا اور بحث کر دگا رہے کہ باوجودیکہ یہ حضرات تقیہ کو حرام اور منافقوں کا نشان فرماتے ہیں پھر ایسے خفیف امور میں تقیہ کرتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب، صاحب تحفہ جو اس فن میں اپنے اہل مذہب میں وحید عصر تھے اور متاخرین جمہور اہلسنت اس مناظرہ میں ان کے مقلد ہیں بایں ہمہ تحفہ میں اپنا نام لکھنے میں وہ بھی تو دریغ فرماتے اور تقیہ ہی فرماتے ہیں۔ چنانچہ ازالۃ الخفا کے خاتمۃ الطبع میں مولوی محمد احسن صاحب صدیقی فرماتے ہیں کتاب ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء تصنیف عالم ربانی جنید زمانی محمد اسمعیل بخاری ثانی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی است و آنچہ بعض کسانرا از عبارت تحفہ اشتباہ شدہ الخ۔

بحث تقیہ

اقول: ما سے حضرت مجیب نے اس جگہ تقیہ کا ذکر فرمایا اور ہم کو عدم تحریر نام کی نسبت الزام دیا کہ باوجودیکہ یہ حضرات تقیہ کو حرام اور منافقوں کا نشان کہتے ہیں ... میں

کے مرتکب ہوتے ہیں کہ اپنی تحریروں میں تقیہ کرتے ہیں اور نام ہمیں لکھتے یا لکھتے ہیں تو یہ
لکھتے ہیں جواز جس تقیہ ہے۔ حضرت مجیب کے ان تمام تفصیل و تنقید ... سے اہل علم و فہم کہ
گئے ہوں گے کہ حضرت کو حقیقت تقیہ سے واقفیت [illegible] ذہنی تراش کی جرأت [illegible]
کا مذہب معلوم۔ [illegible] اپنا مذہب جانتے ہیں اس لئے ضروری ہو کر مختصراً اس جگہ تقیہ کو
ذکر کریں اور حضرت مجیب کے کمال علمی اور مناظرہ دانی اور انصاف کو [illegible]
تو [illegible] سنت کی طرف [illegible] تقیہ [illegible]

[illegible]

شیعہ کے حوالہ سے تقیہ کے واقعات

[illegible]

قابل مشاہدہ ہو لیکن اور کہیں شان تو بلا المومنین ایران ہی میں ظہور فرما کر اظہار دعوت حق فرماتے جہاں لاکھوں مخلصین آپ کے فدائی ہیں اور جانبازی کے لئے تیار و مستعد بیٹھے ہیں مگر یہ بھی اسرار میں سے ہے جس کی دریافت حقیقت سے عقول مومنین کوتاہ و قاصر ہیں۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم ... ان تقیۃ ... آیات قرآنی و احادیث نبوی و قصص انبیائے سابقین و اقوال و افعال جناب ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم سے مثل آفتاب روشن ثابت ہے ... آیات قرآنی سے ایک آیت مع اس تفسیر کے جو ملا صافی نے ... سے نقل کرتا ہوں ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں

[illegible]

ولاية علي ... وجوب ... موضع ... ومن النبي صلى الله عليه وسلم ... رحمة وكان رفيق ابن عثيم ...

[illegible]

... در حقیقت ... نہ کبھی ... تفسیر ... سے ثابت ہوتا ہے ...

احادیث نبوی ... علامہ باقر مجلسی ... نقل کرتے ہیں

[illegible]

تحریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مراد ماسوائے مواقع تقیہ کے سب ہے وہ بروئے عقل و انصاف ہرگز قابل قبول نہیں۔ اقوال و افعال ائمہ کی تفصیل نقل موجب تطویل ہے اس لئے اس میں سے قدر قلیل کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔ بہت سے اقوال مبطل تقیہ نہج البلاغہ وغیرہ کتب میں مذکور ہیں ان میں سے جناب امیر رضی اللہ عنہ کا ایک قول جو نہج البلاغہ میں شریف رضی نے نقل کیا ہے لکھتا ہوں۔

ومن کلام له علیه السلام لما عزموا علی بیعة عثمان لقد علمتم انی احق بها من غیری و والله لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ولم یکن فیها جور الا علیّ خاصة	جب لوگوں نے عثمانؓ کی بیعت کا قصد کیا تو اس وقت جو کچھ جناب امیر نے فرمایا اس میں سے یہ کلام ہے تم جان چکے ہو کہ میں اپنے غیروں سے احق بالخلافت ہوں خدا کی قسم میں تسلیم کروں گا دوسرے کی خلافت کو جب تک کہ مسلمانوں کے امور میں خلل نہ پڑے گا اور کسی پر ظلم سوائے میرے نفس خاص کے نہ ہوگا

اس قول سے صاف ثابت ہے کہ جناب نے تسلیم و انقیاد خلیفہ کو اسی وقت تک قبول فرمایا جب تک کہ مسلمانوں کے امور سلامت ہیں اور سوائے ذات خاص جناب کے کسی پر ظلم و جور نہ ہو اور جب یہ ہوگا یعنی مسلمانوں کے حقوق ضائع ہوں گے اور ان پر جور ہوگا تو پھر یہ تسلیم و انقیاد نہ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلفاء رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمیشہ شیر و شکر رہے۔ کبھی مخالفت نہیں کی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ساتھ فوراً ہی اور عداوت ذوالفقار اول مرحلہ میں نمایاں فرمائی یہاں تک کہ آخر کار قتل و قتال سے بھی دریغ نہیں فرمایا اگرچہ کامیاب نہ ہوئے اور مقصد فوت ہوا۔ غرضیکہ یہ قول اور یہ فعل حضرت رضی اللہ عنہ کا اس مسئلہ مبطل تقیہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اگرچہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مناقشہ نہ فرمایا لیکن یزید جو آپ سے صرف بیعت کا ہی خواستگار تھا آپ نے ہرگز اس کی بیعت کو قبول نہ فرمایا اور اپنی ثابت قدمی واسطے اس کی فوج کی کثرت سے نہ ڈرے اور اپنے ہمراہ جوانان اہل بیت کو شہید کروا کر حضرت شہادت نوش فرمایا اور شیعہ کے ایک فرقہ مذہبی کو جو تقیہ ہے بیخ و بنیاد سے ... مقدار ... ہے اور اس کا بھی اندیشہ ہے اس لئے جو اس واقفیت سے ... نہیں کر سکتے۔

... [illegible] سے جو مختلف فیہا ہیں ... اہل سنت ... و مناقشہ

مصنفان کہتے ہیں نہ توریہ و معاریض کجا توریہ اور کجا تقیہ۔ کجا ریسمان و کجا آسمان۔

اہل سنت کے یہاں اکثر غزوات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توریہ منقول ہے اور توریہ میں امر ذو معنیین و ذو جہتین کا بغرض ابہام مقصود اور ایہام خلاف مقصود کے استعمال کیا جاتا ہے اور نام نہ لکھنا تو توریہ بھی نہیں ہے چہ جائیکہ تقیہ محرمہ ہو پس حضرت مجیب جیسے مدعی انصاف سے نہایت استعجاب ہے کہ ایک ذرہ بھی لحاظ اور یہ خیال نہ فرمایا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور یہ نہ سوچا کہ میں انصاف کا دعویٰ بھی اسی تحریر میں کر چکا ہوں۔ اگر کوئی ان دونوں باتوں کو جمع کرے گا تو کیا کہے گا۔ پھر اب ہم ان تحقیقات پر اپنے مجیب لبیب سے کیا انصاف کی امید رکھیں۔ اگرچہ توریہ میں بحیثیت جواز ضرورت و عدم ضرورت دونوں مساوی ہیں۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اس پر شاہد ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے تحفہ میں اپنا مشہور نام کیوں نہیں لکھا!

مصنف تحفہ نے دیباچہ میں جو حضرت شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے توریۃً اپنا غیر مشہور نام تحریر فرمایا۔ علاوہ اور مصالح کے ایک یہ بڑی ضرورت اس طرف داعی تھی کہ اس زمانہ میں شیعہ کا نہایت زور تھا اکثر بڑی بڑی فوجی منصب والے رئیس متعصب شیعہ تھے چنانچہ تقریباً اسی زمانہ میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بدون اس کے کہ کوئی امر مستوجب قتل ان سے سرزد ہوا ہو بے گناہ ان کے دست تعدی سے طعمۂ تفنگ اجل ہو کر شربت شہادت نوش فرما چکے تھے اور ان کا کچھ تدارک و انتقام نہ ہوا تھا تو ایسے خوف کے بے نظیری کے وقت میں اگر یہ کتاب حضرت شاہ صاحب کے نام سے شائع ہوتی تو وقوع فتنہ قتل و قتال کا یقینی تھا اور اس فتنہ کی آتش کا شرارہ صدہا خاندان کو خاک سیاہ کرتا اور بعض اوباش اسی زمانہ میں ارادہ فاسد حضرت شاہ صاحب کی مجلس میں بھی آئے لیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا اور ان کے شر کو دفع کیا یہ قصہ کچھ بہت پرانا نہیں ہے اگر آپ تحقیق فرمائیں گے تو معلوم ہو جائے گا یوں ہی بے تحقیق اعتراض کرنا آپ کے ادعائے انصاف پر زیبا نہیں ہے۔ اور انگریزی عملداری اور انتظام کو ملحوظ اس زمانہ کے اس وقت کو انتظامی امور میں خیال کرنا سراسر خلاف عقل ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ابتدائے عملداری اور تسلط کا تھا اس وقت جس قدر حوادث و واقعات و اشاعتیں ہوتے تھے اس وقت سے کا

نام و نشان بھی نہیں بلکہ حقیقت قبل از غدر تھی وہ بھی اس وقت نہیں ہر شخص جانتا ہے
کہ انگریزی تسلط تدریجی ہوتا ہے آج کچھ ہے کل کچھ۔ پس جن دو زمانوں میں تقریباً سو برس
کا فصل واقع ہوگیا ہو۔ ان میں سے ایک کو دوسرے پر قیاس کرکے ایک حکم کرنا کس قدر
بعید از عقل و انصاف ہے اور بندہ نے جو اپنا نام نہیں لکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ تحریر سائل
میرے پاس بالواسطہ آئی تھی۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ پیر جی صاحب نے پیرایہ مناظرہ کا کیوں رکھا
ہے اپنی ہی طرف سے اپنے علما سے لے کر جواب دیتے ہیں یا وہ ہی جواب بعینہ پیش کر
دیتے ہیں اور نہ بندہ کو اس شرط کی اطلاع دی گئی تھی کہ اگر تحریر میں کسی کا نام نہ ہوگا تو آپ
اس تحریر کو قبول نہ فرمائیں گے اور کچھ نام آوری بھی مقصود نہ تھی تو میں نے خیال کیا کہ جواب
عاری از نام پیر جی صاحب سلمہ کی خدمت میں بھیج دوں پھر آگے ان کو اختیار ہے یہ جواب
پیش کریں یا نہ کریں اور اگر پیش کریں تو خود جس طرح مناسب سمجھیں پیش کریں گے تو فی الحقیقت
مجھ سے سائل پیر جی صاحب سلمہ اور مولوی ابو الطیب عزیز تھے اور ان کو اس امر کی اطلاع
تھی کہ یہ تحریر اس عاجز کی ہے تو اس صورت میں نام نہ لکھنا نہ تو یہ سبب نہ لکھنے اصل وجہ
کچھ تھی عرض کر دی اگر آپ کو اس میں شک ہو تو پیر جی صاحب سے دریافت فرمائیں اب آپ
اس کو خواہ ہیں تو رد فرمائیں یا لغو۔ جانیں آپ کے انصاف اور دیانت کے سب شایان شان ہے

قولہ: اگرچہ شفیق کا وعدہ یہ تھا کہ مجیب کا نام ضرور ہوگا مگر یہی شرط پر مجھ سے
[illegible] لکھوایا تھا اور یہ اقرار تھا کہ اگر مجیب اپنا نام نہ لکھیں تو [illegible] مگر اب وہ بھی [illegible]
ہیں اور کہتے ہیں کہ خیر گو یہ وعدہ وفا نہ ہوا مگر تو میری خاطر سے جواب لکھو۔

اقول: پہلے گزارش ہو چکا ہے کہ آپ کے شفیق نے یا کسی نے مجھ کو بھی اس شرط
کی اطلاع نہیں فرمائی اور نام نہ لکھنے میں کچھ کلام اور کچھ دریغ نہ تھا یہ تو پیر صاحب فرطِ
شوق کہ میرے شفیق بھی چند موجب حیرت میں گرفتار ہوگئے اور وعدہ وفاء وعدہ کو تشدید کر کے
[illegible] جواب کے مشتاق ہونے لگے [illegible] اپنے شفیق سے دریافت فرمایا ہوتا
کہ آپ نے بندہ مقرر کی جانب جواب کو اطلاع دی ہے یا نہیں [illegible] وہ
یہ فرماتے [illegible] اس کو اطلاع دی ہے تو آپ [illegible] دریافت فرمایا ہوتا [illegible]
نام لکھنے سے انکار ہے کیونکہ احتمال ہے کہ [illegible]
یہ فرماتے کہ [illegible] اس کو اطلاع نہیں دی گئی تو آپ [illegible] کی تحریر [illegible]

بھیج دیا جاتا کہ وہ اپنا نام لکھے یا انکار کرتے اور اگر یہ بھی ممکن نہ تھا تو بذریعہ ایک کارڈ کے
آپ کے شفیق دریافت فرما سکتے تھے کہ نام کیوں نہیں لکھا۔ عجب نہیں کہ وہ ان کو حالت
تحریر پر اپنا نام لکھنے کی اجازت خود بھیجتا یہ موقع ہرگز نہ آپ کے انکار کا تھا نہ ان کے مبتلا
حیرت ہونے کا اور [illegible] لیکن ان انصاف و دیانت کا مقتضا یہ ہے کہ بدون تحقیق بالتفصیل
آپ پر لعنت کا حکم لگایا اور اس ادعا دیانت کے ساتھ گویا خبر صادق نے خبر دی یا وحی نازل
ہوئی۔

قولہ: جو حضرت مجیب نے [illegible] علم و فضل کے مدعی [illegible]
اقول: [illegible] علم و فضل [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ: [illegible]
اقول: [illegible]
[illegible]

قولہ: [illegible]
[illegible]

اقول: [illegible]
[illegible]

[illegible]

قولہ حضرت [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

تردید اصل جواب

[illegible]

بحث آلہ کی تقدیم اصحابہ پر

[illegible]

مرکب ہے جو دو جز کو متضمن ہے اور علت تقدم جو ذکر کی ہے وہ مقتضی وجوب کو ہی فرماتے ہیں تاکہ زبان ساتھ قلب و جنان کے موافق ہو جائے زبان کا قلب کے ساتھ متعلق ہونا ضروریات دین سے ہے اور عدم توافق نفاق ہے

پھر لقدیر [illegible] میر صاحب نے ثابت فرمایا چاہیے کہ صفت یاد [illegible] ترتیب [illegible] مستند [illegible] کو ہم تسلیم نہیں کرتے [illegible] ہیں کہ [illegible] جمعیت [illegible] چنانچہ [illegible] ہیں کہ [illegible] نفاق سے [illegible] کی [illegible] ترقی [illegible] کی جانب [illegible] قرآن شریف [illegible] متعدد [illegible] کا ذکر فرمایا ہے [illegible] دعوی [illegible] ہے آیہ [illegible] پڑھ [illegible] ہو سکے تو [illegible] پڑھ لیجئے۔

خطبہ میں صحابہؓ کا ذکر نہ کرنا شیعہ کا شعار ہے

[illegible]

قال کان [illegible] حیث تو رجے ... تھا لیکن پیروں [illegible]
قال ان اردت [illegible] لم [illegible] ... جس کو کچھ [illegible]
[illegible] ... [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] صاحب کے طرق پر [illegible] سے [illegible] ہے کہ معصیت [illegible] چنانچہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کا [illegible] ثابت [illegible] خود صاحب [illegible] تحقیق [illegible] ثابت نہیں ہوتا [illegible] صحابہ کرام [illegible] صحابہ [illegible] مقصود [illegible] کے لفظ صحابہ کا ذکر ہے

[illegible]

[illegible]

زبان کو دل کے ساتھ موافق کرنا ... شہود ہے

[illegible]

[illegible]

واقفوں اور ناواقفوں کو دیتے ہیں کلام اور گفتگو کرنا منع ہے

[illegible]

عليه السلام ... انه روى عن ائمتك عليهم السلام انهم نهوا عن الكلام في الدين وتاول هو لاء المتكلمون بانه انما نهى من لا يحسن ... [illegible]

... آپ کے آباؤ ائمہ علیہم السلام سے مروی ہے کہ انہوں نے دین میں کلام و مناظرہ کی ممانعت فرمائی ہے ... [illegible] ... جو اچھی طرح مناظرہ نہیں کر سکتے ... [illegible]

... [illegible] ... اس کا ... [illegible]

... [illegible] ... کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔

... [illegible] ... ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين ويذهب غيظ قلوبهم ... [illegible]

... [illegible]

تو حضرت ... [illegible] ... مخالفت ... [illegible]

... [illegible]

اکابر شیعہ نے مذہب کے چھپانے میں امام کی اطاعت نہ کی

... [illegible]

... [illegible]

يا معلى اكتم امرنا ولا تذعه فانه من كتم امرنا ولم يذعه اعزه الله في الدنيا وجعله نورا بين عينيه في الآخرة يقوده الى الجنة يا معلى من اذاع حديثنا وامرنا ولم يكتمه اذله الله به في الدنيا ونزع النور من بين عينيه في الآخرة وجعله ظلمة تقوده الى النار يا معلى ان التقية من ديني ودين آبائي ولا دين لمن لا تقية له يا معلى ان الله يحب ان يعبد في السر كما يحب ان يعبد في العلانية يا معلى ان المذيع لامرنا كالجاحد به

... امر کو چھپائے اور اس کو پھیلائے نہیں خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور اس کو نور بنا کر قیامت کے روز اس کی پیشانی میں رکھے گا وہ نور اس کو جنت میں کھینچ کر لے جائے گا۔ اے معلیٰ جو شخص ہماری حدیث اور ہمارے امر کو ظاہر کرے اور اس کو نہ چھپائے خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں ذلیل کرے گا اور قیامت کو اس کی پیشانی سے نور کو سلب کرے گا اور اس کو ظلمت بنا دے گا جو اس کو دوزخ میں کھینچے گی۔ اے معلیٰ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جس شخص میں تقیہ نہیں وہ دین نہیں رکھتا۔ اے معلیٰ خدا تعالیٰ کے نزدیک پوشیدہ عبادت بھی ایسی ہی پسندیدہ ہے جیسا کہ ظاہر ... [illegible]

اور یہ حدیث معلیٰ بن خنیس راوی حدیث باوجود امام کی اس ممانعت کے افشاء سے باز نہ رہا امام کی مخالفت کی یہاں تک کہ مقتول ہوا

قال ابو عبد الله عليه السلام ... [illegible]

... [illegible]

فقلت محمد عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد اللہ ما لنا من تخبرنا بما یکون کما کان علی یخبر اصحابہ فقال بلی واللہ ولکن ہات حدیثا واحدا حدثتکہ فکتمتہ فقال ابو بصیر فواللہ ما وجدت حدیثا واحدا کتمتہ۔

ابو بصیر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں حضرت ہم میں ایسی کیا بات ہے کہ آپ ہم کو کیفیت حال کی خبر اس طرح نہیں دیتے جس طرح کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے دوستوں کو خبر دیا کرتے تھے کہ فرمایا کیوں نہیں مگر ہاں ایک ایسی حدیث بیان کرو جو میں نے تجھ سے کی ہو اور تو نے اس کو پوشیدہ رکھا ہو ابو بصیر کہتا ہے کہ واللہ مجھے کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس کو میں نے چھپایا ہو۔

غرض ان روایات سے اور معتقدات زمانہ تقیہ تک صاف طور معلوم ہوتا ہے پھر باوجود اس کے حضرات شیعہ کے اکابر کا جو جز دان کے خلص اصحاب ائمہ تھے یہ حال ہے کہ امام کی نافرمانی کریں امام ان پر لعنت کریں پھر بھی افشا سے باز نہ آئیں۔

ظہور بدعات کے وقت سکوت کرنے والا ملعون ہے

دراصل اسی پر کیا منحصر ہے صحابہ مقبولین نے بھی تو امام کے سر [illegible] اسنے میں اطاعت میں خرابی تھی تو یہ کچھ نئی بات نہیں مگر تعجب تو یہ ہے کہ باوجود ان روایات کے یہ حضرات یہ روایتیں بھی فرماتے ہیں۔

عن محمد بن جمہور القمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ظہرت البدع فی امتی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل فعلیہ لعنۃ اللہ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا جب میری امت میں بدعات کا ظہور ہو جائے تو عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا ضروری ہے اگر اس کو ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

پھر آپ فرمائیے کہ روایت مذہب کی [illegible] زمان کا غلبہ و جبر کے ساتھ موافق [illegible] ہے مخالف ہوا [illegible] کے ساتھ [illegible] سے خارج ہوتا ہے یہ مخالف کرنے سے [illegible]

قال الفاضل المجیب: [illegible]

صاحب اثنا عشری متعلق بحث امامت میری نظر سے گذرا، اگرچہ پہلے اس مسئلہ میں اور اس کے متعلقات میں طرفین سے دفاتر سیاہ ہو چکے ہیں اور ہنوز فیصلہ نہیں ہوا اور جب تک قائد توفیق راہ ہدایت کی طرف کشاں کشاں لا دے اور عنایت خداوند تعالیٰ شانہ دستگیری فرمائے تب تک فیصلہ ممکن ہے۔

اقول: مجھ جیسے ہیچمدان کی نسبت لفظ مولوی تحریر فرمانا محض تواضع و عنایت سامی ہے ممنون ہوں۔ واقع یہ ہے میں بیچارہ فارسی خواں ہوں ہرگز مولویت کی لیاقت نہیں بلکہ ہاں یہ ضرور ہے کہ ابتدائے سن تمیز سے مناظرہ مذہبی کا شوق رہا ہے کسی قدر طرفین کی کتابیں دیکھی اور باتیں سنی ہیں۔ لفظ مولوی اپنے نام کے ساتھ لکھا جانا ایک قسم کی ہنسی و استہزا سمجھتا ہوں اس لئے آئندہ معافی کا خواہاں ہوں۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ: اگر آپ اپنے اس بیان میں سچے ہیں، اور آپ محض فارسی خواں ہیں اور عبارات عربیہ کو نہ سمجھ سکتے ہیں نہ ترجمہ کر سکتے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ آپ اپنی تحریرات کے مواقع اعتراض و جواب میں جو عبارتیں اپنی یا خصم کی کتب مذہبیہ سے نقل کرتے ہیں جن کا سمجھنا بجز استعداد علوم عربیہ کے نہیں ہو سکتا ان عبارات کی نقل اور ان سے استدلال کرنے میں اپنے مذہبی بھائیوں سے مدد لیتے ہوں گے اور آپ کے علماء کی اعانت و امداد اس میں آپ کے شامل حال ہوگی۔ چنانچہ اس قسم کی تحریرات حضرات شیعہ کے ان بلاد میں شائع ہوا کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں میرے مخاطب اور میرے مجیب و معترض آپ مع اس قوت اور تائید برادران ایمانی اور امداد روحانی کے ہوں گے جو شامل حال سامی ہے علی ہذا جس عنوان سے میں آپ کو تعبیر کروں آپ اس قوت کے ساتھ ملکر معبر عنہ ہوں گے تو اگر میں نے لفظ مولوی آپ کے لئے اطلاق کیا تو خلاف واقع اور بیجا نہیں کیا کیونکہ میرے مخاطب محض آپ ہی نہیں ہیں بلکہ آپ مع تقویت و تائید کے ہیں اور اس کے لحاظ کے ساتھ بے شک آپ مولوی ہیں تو مجموعہ پر لفظ مولوی حمل کیا گیا ہے، اور اگرچہ یہ تقویت و تائید عوارض خارجیہ سے ہے لیکن چونکہ بمنزلہ لوازم غیر منفک حق الذات ہے اس لئے اس کو وصف ذاتی سمجھ لیجئے بس آپ کو محض تواضع اور عنایت پر محمول فرمانا محض تواضع و عنایت ہے ممنون ہوں۔

قول: حدیث کتمت [illegible] فرقہ سے [illegible] بیان کم

مسبب ہوگئی ہو کہ فریق ثانی کی کتابوں کا دیکھنا ان سے ملنا ہو رہن جو میں گفتگو کرنا خصوصاً مشاجرت صحابہ میں گناہ سمجھتے ہوں اور ان باتوں کو اپنے مذہب کا خلل جانتے ہوں عاد سماعت میں ان فرقوں ہدیت کی کیا امید ہے

اقول [illegible]

[illegible]

اوقات بڑی کس قدر خطرناک ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک امر کے امتحان کے ادراک سے عقول انسانی ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے

[illegible]

فرمایا [illegible] کلام مجید میں مخالفین کے ساتھ [illegible] کی دوستی [illegible]

[illegible]

قول [illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

صاحب کتاب مسلوۃ الشیعہ وغیرہ ہے جس میں دلائل ثبوت ایمان ابی طالب

الزدولۃ علی تحقیق ایمان ابی طالب کے ہیں

اب آپ غور فرمایئے کہ اس شخص کو امام کے حفظ سے تعبیر کیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ غیر معصوم کو امام کہنا شیعہ کے نزدیک الحاد ہے جیسا غیر خدا کو خدا کہنا اور غیر رسول کو رسول کہنا تو معلوم نہیں اس قسم کے کلمات کو جو عموماً علماء کی نسبت کتب شیعہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں ہمارے حضرت مخاطب کس قدر مستنکر اور مستبعد سمجھتے ہوں گے اور ان کے قائلین کو کس وجہ دراز نفسی اور بد تہذیبی سے مطعون فرماتے ہوں گے۔ والحاصل جو کچھ میں نے نقل کیا ہے وہ ان کلمات کا عشر عشیر بھی نہیں۔ باقی رہا یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ ایسے الفاظ اور ان کے ترک پر ترکی جواب کو خلاف تہذیب گنتے ہیں اور یہ سکوت کہ جواب نہیں دیئے جاتے آپ کی اس تحریر کے حیرت وتعجب انگیز ہے کیونکہ آپ نے اس تحریر میں باوجود ادعائے تہذیب کے کوئے دقیقہ دقائق خلاف تہذیبی کا اٹھا نہیں رکھا جیسا کہ ہم ثبوت دیں گے انشاءاللہ چنانچہ متعدد جگہ ایسے کلمات آپ کو ملیں گے جن کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔ یہ معلوم نہیں آپ نے تہذیب کس چیز کا نام رکھا ہے مگر شاید آپ کے نزدیک کوئی خلاف تہذیب نہ ہوں اور یہ کلمات خلاف تہذیب ہوں پھر اگر ان کلمات کو آپ [illegible] خاص بہت تکلف سے جتلاتے ہیں مگر وہ خصوصیت جب خیال فرماتے ہیں تو بہت ہی معاف کرتے ہیں اور ممنون ہوں کہ [illegible] آپ [illegible] فرما دیں کیونکہ [illegible] آپ کے ساتھ برابری نہ ہو سکے گی

قال الفاضل المجیب قولہ وہ یہ ہے کہ [illegible] مستشرقین امامت [illegible] ان کی نسبت دعویٰ فرمایا ہے [illegible] منقولہ سے ثابت ہیں اس کے بعد کلمات کو جو صاحب جواب تحریر فرماویں ان کو چاہیئے کہ [illegible] تو محض [illegible] کر کے [illegible] تعجب [illegible]

قولہ [illegible] سبب [illegible] نہیں [illegible] ہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible]

صاحب شوستری نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے امام غزالی کے بیان میں نقل کیا ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں اور انصاف سے فرمائیں کہ مستلزم جرح ہے یا نہیں اشعار درج یہ ہیں

[illegible] | ہم نے [illegible] کوشش [illegible] سے حاصل نہیں ہوا [illegible]
[illegible] | وہ [illegible] اپنے دوستوں کے دلوں
[illegible] | میں ڈال دیتا ہے جب ان کے ساتھ کسی [illegible]
| بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

پس اگر [illegible] تاویل کریں [illegible] وجہ سے خارج کریں تو ہم [illegible] طرف سے بھی وہی تسلیم کر لیں

قال الفاضل المجیب قولہ لیکن جناب [illegible] انصاف سے [illegible] کام [illegible]

قولہ [illegible] نہیں [illegible] جواب نہیں دیتے

یقول العبد الفقیر [illegible] تعجب ہے کہ آپ [illegible] [illegible] مستحق [illegible] کے مخفی [illegible] سے تعبیر [illegible]

[illegible]

شیعہ زبان الفابات کی درازی اور [illegible] کی قباحت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس پر ہم کہیں گے کہ علمائے شیعہ ... [illegible] ... لکھتے آئے ہیں ... اس سلسلے میں نے
ان کے دلائل ... عقلیہ و نقلیہ لکھا ہے ... [illegible] ... مشرح و مفصل موجود ہے
... دلائل ... لکھے ... [illegible] ... اپنے دعویٰ ... [illegible]
... [illegible] ... حضرت ... [illegible]
... [illegible] ... فرمایا ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... حضرت ... [illegible]

یعقوب ... الفقیرانی ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

اسلاف سے بڑھ کر قدم رکھنے میں تین احتمال اور ان کی غلطیاں

... [illegible]

بجواب ... [illegible] ... مسئلہ ... [illegible]
... [illegible] ... انصاف ... [illegible] ... شیعہ ... [illegible]
... [illegible] ... ہمیشہ ... [illegible]
... [illegible]

[illegible] صاف ثابت ہے کہ آپ کی غرض محض نقل [illegible] مذہب [illegible] آپ [illegible] مقصود تھا اس لئے آپ کو مدعی قرار دیا گیا ہیں کو جناب سے بار رد و انکار نہیں کر دیا ہے اگر آپ تامل فرمائیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ جس اس خلافت میں آپ کا شریک نہیں ہو سکتا۔

قولہ [illegible] ہیں تحقیق و اثبات [illegible] [illegible]

[illegible]

قرآن افضلیت و خصوصیت خلفاء ثلاثہ و افضلیت [illegible] کو نہیں

[illegible]

تمام صفات موجود کی فرد [illegible] ہے اس سے [illegible] بعض [illegible] کیونکہ ظاہر ہے کہ تمام صفات موجود کی [illegible] موجود ہو [illegible] جائیں [illegible]

[illegible]

قال [illegible] المجیب [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

مانا کہ ہماری تحریر میں شاید نقلیات تا دقیق کے سہو ہو گئے ہوں گے لیکن سیاق عبارت کیا چلا کر نہیں کہ رہا ہے کہ اس جگہ اعتراض کے کچھ معنی نہیں ہے۔ اور یہاں لفظ اعتراض ہی مناسب ہے کیونکہ دو امر متقابل ذکر کئے گئے ہیں۔ اول اعتراض دوسرا موقع جواب، وجہ یہ ہے کہ اعتراض و جواب دو متقابل ہیں اور خود موقع جواب خود مقتضی سبقت اعتراض کو ہے تو اس سے صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ پہلے جو کہا گیا تھا وہ لفظ اعتراض ہی تھا اب تو کہنا ہے تعجب ہے [illegible] کہ آدمی بے سوچے سمجھے اتنا بڑا اعتراض کرتے

و سیاق و سباق عبارت میں "اول" [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] ہے [illegible] عبارت کیا [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] فرماتے ہیں [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] ضرور ہوگی تو [illegible] دیکھئے [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں جو بیہ اعتراض و سکوت محمود و پسندیدہ ہے اور ہر چیز اپنے موقع پر پسندیدہ ہوتی ہے۔ ؎

دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن | بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

در حاشیہ کر سکوت و اعتراض علما شیعہ کی نسبت خیال کرتا ہوں۔ مجیب شیعہ جن کے مرتب ربانی دعوے اطاعت ائمہ کے ہیں [illegible] کرا طاعت فرمانے اور [illegible] جس کو عزم اور موجب لعنت فرمایا ہے اس سے کیوں کر احتراز کرتے

امام المتکلمین شیعہ مومن الطاق ایک طفل مکتب سے مغلوب ہو سکتے تھے

[illegible]

[illegible]

ہنسی و مذاق کے جواب نہیں دیا اور یہ ہی فرمایا کہ ما بین دوستی سے اور دوستی میں مذہبی گفتگو نہ چاہیئے حالانکہ یہ گفتگو کسی طرح مخل دوستی نہیں ہے اگر انصاف مد نظر ہو۔

اقول فی الواقع عوام کو یہی چاہیئے اس لئے کہ جب وہ کہ اپنے مذہبیات پر مجبور ہوں نہ دوسروں کے مذہب کی اطلاع رکھتے ہوں نہ مباحثہ کے ڈھنگ سے واقف نہ جواب دے سکیں نہ دوسروں کے جواب کی صحت و غلطی پر مطلع ہو سکیں تو وہ کیا مباحثہ کریں گے اور کیا انصاف کر سکیں گے پس ایسے لوگوں کو یہی چاہیئے۔ مذہبی گفتگو سے پہلو تہی کریں [illegible] تعلق دوستی نہ چاہیئے آپ تو [illegible] اگر یہی صورت [illegible] تشیع کو ترجیح [illegible] تو [illegible] کیا شکر فرمائیں گے۔ ظاہر ہے کہ [illegible] کا شکر فرمائیں گے [illegible] لگائیں گے [illegible] جواب [illegible] حضرت شیعوں کی عادت ہے کہ شعار اہل سنت سے احتراز کرکے [illegible] میں [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] میں [illegible] تصدیق [illegible] کے اعتراف [illegible] آپ [illegible] حضرات سے گفتگو [illegible] ہنسی و مذاق کے سوا جواب [illegible] دوستی میں مذہبی گفتگو نہ چاہیئے۔

قولہ [illegible] بالمطلق [illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible] فقط لی موص [illegible]
[illegible] الی [illegible]

ستے مجھ سے کہا کہ [illegible] حضرت [illegible] میں [illegible] جب میں خدمت مبارک میں حاضر ہوا [illegible] آپ کی خدمت میں [illegible] کی اجازت [illegible] آپ [illegible] وہ [illegible] چھوڑ [illegible] جواب [illegible] آپ [illegible] کوئی [illegible]

[illegible]

اقول: میں عرض کر چکا ہوں میر سعدی علی صاحب نے بے شک آپ کو جواب نہ دیا ہوگا۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو مخاطب صحیح تصور نہیں کیا اور قابل خطاب نہیں سمجھا نہ یہ کہ عجز کی وجہ سے سکوت اختیار فرمایا۔ یہ محض جناب کا خیال ہی خیال ہے۔

قولہ: خود اس شہر میں مجھ سے تین حضرات تحریری گفتگو کر چکے ہیں اور آخر کو اعراض ہی کرتے بن آئی۔

اقول: ایسے ہی حضرات کی بے اعتنائی اور کم التفاتی نے آپ کے عجب کو اس درجہ پہنچا دیا۔ اگر یہ حضرات توجہ فرماتے تو آپ کے ان دعووں کی کیونکر یہاں تک نوبت پہنچتی۔ پس آپ کے جواب سے اعراض یا تو عدم قابلیت [illegible] کے سبب یا اس وجہ سے ہے کہ آپ نے حسب عادت [illegible] تحریر فرمائی ہوں گی اور ظاہر ہے کہ ان کے جواب میں ایسے ہی کلمات [illegible] جاتے تو عجب نہیں کہ [illegible] ایسے [illegible] سے اگرچہ [illegible] ہی سہی جواب سے اعراض فرمایا ہوگا پس یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ آخر کو اعراض ہی کرتے بن آئی جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ [illegible] جواب نہ دے سکے [illegible] ہے [illegible] تحریر ایسا [illegible] ہے کہ اس سے کوئی شخص عاجز نہیں ہو سکتا [illegible] تو کچھ لکھ سکے اور [illegible] کسی کی تحریر کی نسبت [illegible] نہیں کر سکتا کہ کوئی مخالف اس کا معارضہ نہ کر سکا یا جواب نہ کر سکے [illegible] آپ ہی کا عقیدہ ہے کہ علماء شیعہ کی کتب [illegible] ان کا معارضہ خارق [illegible] ہے [illegible] بشارت امام معصوم [illegible] متکلمین شیعہ [illegible] ایک حرف تک سے مناظرہ نہیں کر سکتے تھے [illegible] ان کو [illegible] کر سکتا تھا [illegible] اگر [illegible] یہ سکوت عجز کی وجہ سے تھا تو یہ بھی [illegible] کی بہت بڑی دلیل ہے [illegible] حضرات شیعہ کے [illegible] مخالفین کی تحریر کو [illegible] حق [illegible] ہوتی [illegible] اہل سنت کی تحریرات کے ساتھ [illegible] [illegible] نہیں ہوتی [illegible] [illegible] سکوت [illegible] علماء شیعہ [illegible] اہل سنت کی [illegible] جواب [illegible] اپنے [illegible]

شیعہ کو مخالفین سے جھگڑنا نہیں چاہیئے کیونکہ ان کو حجت تلقین ہوتی ہے

بایں ہمہ اگر ہمارے فاضل مخاطب کے نزدیک اہلسنت کا سکوت اسی وجہ سے ہے کہ آپ کے مستدلات کا جواب نہیں دے سکے تو واضح رہے کہ اس صورت میں فاضل مخاطب نے تو خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کی تکذیب کی کیونکہ [illegible] جدال و مناظرہ سے اس وجہ سے ممانعت فرمائی کہ مخالفین کو [illegible] حجت تلقین کی جاتی ہے۔ پس اگر حسب تحقیق فاضل مخاطب [illegible] آپ سے اور آپ کے علماء سے ساکت ہوتے ہیں اور ان کو جواب نہیں آتا تو معلوم ہوا کہ ان کو حجت تلقین نہیں ہوئی اور [illegible] کی بابت فرمایا ہے معاذ اللہ [illegible] ہے [illegible] روایت کے [illegible] آپ کے علامہ مجلسی [illegible] کی روایت نقل کرتے ہیں۔

عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] حجت تلقین کی جاتی ہے [illegible] [illegible] کو [illegible] جائے گا۔

[illegible] ثابت ہوا کہ [illegible] سکوت عجز کی وجہ سے نہیں ہو سکتا [illegible] تو بندہ بھی عرض کرتا ہے کہ اس شہر میں بندہ کی بھی ایک حضرت [illegible] سے [illegible] سمجھے جاتے تھے تحریری گفتگو ہوئی [illegible] انھوں نے [illegible] سکوت فرمایا تو حسب قاعدہ حضرت مجیب [illegible] آخر کو [illegible] ہی کرتے بن آئی۔

قولہ: [illegible] مجیب [illegible] آئی ہے۔

اقول: دیکھتے [illegible]

قیس افراد سے گروہ کو [illegible] بستر باندھ کے چل دیں [illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

بنا بر اصول شیعہ [illegible]

[illegible]

یہی معنی مسئلہ حسن و قبح عقلی کے ہیں یعنی حکم وجوب و حرمت و حسن و قبح اس فرق کی عقل کا محکوم ہے جو وجوب نفس و عوض کا خدا تعالیٰ پر قائل ہے بلکہ کفار کی عقل کا بھی محکوم ہوا یہی تھے اللہ ما قدروا اللہ حق قدرہ [illegible] عقل کا [illegible] حسن و قبح عقلی ہیں [illegible] ایک عقل ہی محض [illegible] اور وہ [illegible] اور [illegible] ذات پاک خداوند تعالیٰ شانہ و جوب عقلی ہی موجب ہونے [illegible] وہی مجرد اور [illegible] ہوتی و عبادت [illegible] حکم ہوتی [illegible] مذہب سے قرآن حسن [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] عقل کا محکوم [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] مطلقاً [illegible] اگرچہ اس موقع پر بہت مضامین باقی ہیں [illegible] بحث کی [illegible] لیکن خوف تطویل اور تنگی وقت [illegible] حضرت مجیب [illegible] [illegible] کتابوں [illegible] خوف [illegible] ہوتی [illegible] اور بعض جز علم [illegible] [illegible] کا [illegible] سمجھے [illegible] کتاب سے سمجھتے ہیں [illegible] باب [illegible]

[illegible]

[illegible]

پس اگر اس کا ترک راجح ہو تو اس کی نقیض ممنوع ہو گی پس وہ حرام ہے جو موجب تردد کا مکروہ ہے اور اگر اس کا فعل راجح ہے پس یا اس کا ترک ممنوع ہو گا پس وہ واجب ہے یا اس کا ترک جائز ہے پس وہ مستحب ہے پس جب مقرر ہو چکا تو جاننا چاہیے کہ حسن اور قبح کا حکم [illegible] پر ہوتا ہے [illegible] [illegible]

[illegible]

الخبیث فہو محرم [illegible] فہو مکروہ [illegible] ترجیح فعلہ [illegible] مع المنع [illegible] فہو [illegible] مع جواز ترکہ فہو [illegible] فقرر [illegible] الحسن و القبح [illegible]

[illegible]

بہ نسبت کرنے کے وہ علی العموم حسن و قبح عقلی کا قائل نہیں غلط اور افترا ہے۔ اسی طرح اس کلام سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو فرقہ حسن و قبح کے عقلی ہونے کا قائل ہے وہ علی العموم باعتبار تینوں معانی کے حسن و قبح کے عقلی ہونے کا معتقد ہے گویا شرع سے ایسی دست برداری ہے کہ کسی اعتبار سے حسن و قبح میں شریعت کے حکم کو دخل نہیں ہے تو اس سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ قائلین حسن و قبح شرعی بعض اعتبارات و معانی کی رو سے حسن و قبح عقلی ہونے کے بھی قائل تھے اور جامع بین العقل و الشرع ہیں [illegible] قبح عقلی کسی اعتبار سے حسن و قبح شرعی کے قائل نہیں ہیں اور سب قاعدہ مسلمہ خود مشہور ہے گویا بالکل دست بردار ہیں بلکہ شرع سے دست برداری کو بنا دیا تھا [illegible] [illegible] [illegible] شریعت سے دست برداری کے [illegible] [illegible] دست بردار ہوتے ہیں [illegible] شرع کو طرف توجہ کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کرتے ہیں

شیخ علم الہدی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرماتے ہیں

مسئلہ تفضیل [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

والا لکان الواجب التوقف والشک — قرآن پر اعتبار کیا جائے گا ورنہ توقف اور شک واجب ہوگا

اس میں علم الہدی نے صاف طور پر فرمایا کہ عقل او امر کے ظہور سے قطعیت کسی مکلف کے دوسرے مکلف پر دریافت نہیں ہو سکتی تو لامحالہ سوائے حکم شرع اس کی دریافت کی کوئی سبیل نہیں حالانکہ یہ حکم آپ کی عقل کے خلاف ہوگا جیسے شرع سے وہاں دست برداری تھی عقل سے یہاں بیزاری ہے تو جب فرقہ کو جو عقل و شرع دونوں سے دست بردار ہو آپ ہی فرمائیں کہ کیا فرمائیں گے ہم تو کچھ نہیں کر سکتے اور اس پر کچھ انحصار نہیں اس قسم کے بہت سے [illegible] ہیں۔

قال الفاضل المجیب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بصیرت [illegible] [illegible] اقول [illegible] آپ نے [illegible] بصیرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

یقول العبد الفقیر الی مولاہ [illegible] سکوت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

نہیں سکا اس کی جرات [illegible] بجز اس کے جواب لکھنا [illegible] کا جواب
تو یک حرف [illegible] سے آیات بینات کا جواب نہایت ہو چکا ہے [illegible]
[illegible] اس بات کے کسی مذہب کی [illegible] جرات کرے [illegible]
پیدا ہیا ہے [illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

و اخبار و آثار کہ خلاف آنرا شیخ ابن بابویہ غالبا در ہر یہ نقل کردہ تشبث دارند و درین صورت
قطع نظر ازین تحالف مذکور حدیث اول ہم معارض حشود والا باینکہ بزرگان قائل شوند باینکہ معاذاللہ
حق اہلبیت [illegible] و بعضی بر حال خویش راسخ
ماندند [illegible] لہذا حیرت [illegible] باب نسبت بحیرت جناب [illegible]
[illegible] و قلب و جگر [illegible]
[illegible] بلکہ [illegible] دین است انتہی

پس [illegible] کا حال بخوبی واضح ہے [illegible]
[illegible] سے کیا تعلق [illegible] کا قول [illegible]
[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

کا نام جواب متین و مسکت خصم نہیں بلکہ اس کو موت کے پنجہ سے جان چھڑانا کہتے ہیں۔ ہاں
رہا یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے رسالے لکھتے ہیں۔ اور جوابات تحفہ کی تردید نہیں لکھتے
پس اس کا جواب پہلے معروض ہو چکا ہے کہ علماء اہل سنت امر فروغ عشق کی طرف
بلا ضرورت داعیہ متوجہ نہیں ہوتے اور بوقت ضرورت بقدر ضرورت اس کی طرف توجہ فرماتے
ہیں جب کبھی علماء شیعہ وہی اپنے پرانے اعتراضات جو قدیم سے ان کے اسلاف نقل کرتے
چلے آئے ہیں علماء اہل سنت کے پاس بھیجتے ہیں یا ضعفاء اہل سنت کے سامنے فخریہ طور
پیش کرتے ہیں اور وہ ان اعتراضات کے جواب کے لئے اپنے علماء کی طرف رجوع کرتے
ہیں تو اس وقت علماء اہل سنت بقدر تردید ابطال اعتراضات الزاماً و تحقیقاً تحریر فرماتے
ہیں جو کل الشمس فی نصف النہار روز گار ہوتا ہے۔ اس اگر جوابات تحفہ کا مسکت خصم ہونا
اس اعتبار سے آپ فرمائیں کہ وہ جوابات خود آپ ہی اپنے جواب ہیں کہ ان میں مضامین
تعصب آمیز حق سے عاری اور انصاف سے خالی اور تقریرات باطلہ اور عبارات لاطائل
مذکور ہیں اور اس وجہ سے مخالفین کے مسکت ہیں اور ضرورت جواب نہیں تو مسلّم لیکن
آپ کو کچھ مفید نہیں اور اگر اس اعتبار سے مسکت خصم ہیں کہ ان میں ایسے مضامین غایت
حد صحیح مندرج ہیں کہ ان میں ہو جانے کے بعد مجال سخن باقی رہی ہے اور مکابرت و تعصب
اور خدمت کسی مستدل کو بجز تکذیب کے مجال باقی نہیں چھوڑی تو غلط ہے کیونکہ
اول جواب تحفہ کا جو بنام [illegible] لکھا گیا ہے جب وہی نہ ثابت متین و مسکت خصم ہو۔
غایت درجہ [illegible] رسالہ و [illegible] واسطے [illegible] مختص ہے چنانچہ ہمارے حضرت [illegible]
[illegible] میں سے نقل کرتے ہیں جس کی کیفیت اپنے موقع پر واضح کی جائے گی [illegible]
کے بعد [illegible] کی [illegible] تھی جو [illegible] تھے بعض [illegible] کے بزرگ خود جواب
[illegible] شائع فرمائی اس سے معذور ہو [illegible] اپنے مذہب کا [illegible]
[illegible] رسالہ [illegible] کی [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] سے [illegible] رہ سکا [illegible]
[illegible] اپنے سابق [illegible] پس [illegible]
[illegible] سنت [illegible]
سے اس کے مضامین کی [illegible] مسکت خصم [illegible]

قولہ: اگر حضرت مجیب کو دعویٰ اور حوصلہ ہے تو لیاقت کسی جواب کا جواب تحریر
فرماویں آیات بینات کے جواب کا ہی جواب لکھیں۔ تحفۃ الاثنا عشریہ جواب ہدیۃ الشیعہ
چھپ کر شائع ہوا ہے اس کے جواب الجواب کی طرف متوجہ ہوں اور نہیں تو ایک چھوٹا سا
رسالہ برق لامع منظوم ہے اس کا ہی جواب لکھیں مگر جب مناظرہ کی کتابیں ہی نہ دیکھیں تو
دور کیا ہے۔

اقول: جناب میر صاحب گستاخی معاف چونکہ بعد اس عمر کے کتب مناظرہ ہی
آپ نے دیکھی ہیں اس لئے تخیلات کا وسیع طومار پھیلا رکھا ہے اس کا علاج کتب مذہبی دیکھو
[illegible] انصاف و [illegible] تحقیق حق سے فرمائیے۔ جتنی اس تحریر کا مضمون کہ وہ جواب نفس ہے
مستحق الجواب تو آپ کے اسلاف مثل شیخ مفید و شیخ صدوق وغیرہ کے رسائل و کتب
بھی شیعہ ہیں بلکہ مستحق الجواب تو کیا سب الجواب ہی نہیں ان بزرگوں کے بعض رسائل
کتب موجود ہیں جن کا بحول اللہ تعالیٰ بآسانی تردید ہو سکتی ہے۔ مگر اصل یہ ہے کہ اہل سنت
نے حضرات کو ان حضرات کی کتب کو ان حضرات کے مذہب کو اور اس طرح و خوارج کو بھی کسی
قابل ہی نہیں سمجھا اور ہمیشہ سے حقیقت اور [illegible] محض لکھے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب
مذہب [illegible] وغیرہ میں جب خلافیات مسائل ذکر کئے جاتے ہیں آپ صاحبوں کا کوئی
[illegible] نہیں سمجھا [illegible]

اور آپ کے بے جا [illegible] جواب دینا سراسر ناز و افتخار ہے جیسا کہ آپ کی
[illegible] کتب مذہبی اس دعویٰ کی شاہد ہیں چنانچہ ہمارے اقوال کا ذکر آپ کے علماء [illegible]
[illegible] ذکر کرتے ہیں [illegible] مذاہب [illegible] الاعتقادی مذہب سمجھا جاتا ہے جس کے
قائل کچھ وقت [illegible] مگر آپ [illegible] مذہب کو کچھ سمجھتے [illegible]
بلکہ ان میں اس قدر کیوں [illegible] سے اس کی طرف اعتنا [illegible]
[illegible] بوقت ضرورت یا [illegible] موقع [illegible] خوف [illegible]
مذہب [illegible] ہے کہ [illegible] سے اہل مخالفین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور اہل اسلام میں سے کوئی ان کے جواب کی طرف قلم بھی نہیں اٹھاتا تو کیا کسی عاقل کے نزدیک
یہ دلیل عجز و بیچارگی ہو سکتی ہے۔ میں حضرت ہی سے پوچھتا ہوں کہ جس قدر تحریریں مسودہ
انصاری کی مثل منتہی المقال وغیرہ شائع ہو چکی ہیں کیا علماء شیعہ نے ان سب کا جواب لکھا ہے تو
کیا اس کو دلیل عجز و بیچارگی تصور فرمائیں گے۔ حاشا و کلا پس عدم تحریر جواب کو دلیل عجز و بیچارگی
سمجھنا غلط ہے۔ قطع نظر اس سے جن رسائل کے جواب کی نسبت دعوت فرماتے ہیں وہ جن کو
کیا [illegible] میں مستحق جواب تصور فرماتے ہیں اگر اس [illegible] کی یہ وجہ ہے کہ ان کی
فحش اور بیہودہ گالیوں کا جواب نہیں ہو سکتا ہے تو منظور اس خیال سے [illegible] مسکت
حضرت ہیں [illegible] باعتبار حقیقی مضامین کے [illegible] اور دلائل عقلیہ و نقلیہ مذہب کی پختگی کے اعتبار سے
فرماتے ہیں تو آپ ان [illegible] کو غور سے پڑھ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ [illegible] دلیل مجوب ہو سکتا
حضرت [illegible] نہیں [illegible] بندہ کی نسبت کتب مناظرہ [illegible] قدر صحیح ہے کہ مجھ
کو تو البتہ اس نسبت اس کا شوق نہیں ہوا [illegible] خلاف [illegible] آپ صاحبوں
کی حقیر چھاپ کے بدولت فی زمانہ اس طرف توجہ ہوئی [illegible] مذہب کی تصنیفات
خاص کی اور کتب مناظرہ کی [illegible] تصنیفات [illegible] متعلق
ہو جاتے ہیں لیکن [illegible]
[illegible] شیعہ سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
قال [illegible]
[illegible]

رہیں گے تو آپ پر بھی بخوبی روشن ہو جائے گا۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ: اہل سنت کا عقیدہ جو بیان ہوا تحریرات منشی سبحان
علی صاحب و مولوی نور الدین صاحب سے بخوبی واضح ہے اور نیز یہ آپ کی تحریر بھی گویا
خلاصہ مضامین سابقہ کا ہے اس کے جواب سے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ بخوبی واضح ہو جائے
گا کہ فریقین میں کون سا فریق دوسرے کے جواب سے [illegible] نہیں ہو سکتا
اور کس قدر اس تحریر کے [illegible] سے واضح ہو جاتی ہے کہ [illegible] کہ اس فقرہ
[illegible] کے صورت پر یہ دھمکیاں [illegible] ثابت [illegible] تو آپ پر
بھی بخوبی روشن ہو جائے گا کہ کوئی دروازہ [illegible] محفوظ رکھ چھوڑا ہے
اہل انصاف ذرہ خود غور فرمائیں [illegible] ان شاء اللہ [illegible]
[illegible] کے شیعہ کے نزدیک [illegible] توحید و نبوت کے واجب الایمان ہے [illegible]
اہل سنت [illegible] اعتقادی نہیں [illegible] وغیرہ میں گفتگو ہے
شیعہ ان کو واجب الایمان اعتقاد کرتے ہیں [illegible] اہل سنت کے نزدیک ان کا ثبوت [illegible]
توحید اور نبوت [illegible] معاد اخروی [illegible] کبری سے تعبیر [illegible] وہ بھی
متفق علیہ [illegible] ان کے [illegible] شیعہ کا [illegible]
رجعت اور امامت [illegible] کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے مختلف فیہ ہے کہ شیعہ کے نزدیک
واجب الاعتقاد [illegible] اہل سنت کے نزدیک نہیں [illegible] اہل سنت کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتی ہے ثانی کو نہیں ہوتی، پھر اس کے معارضہ میں اہلسنت کہتے ہیں کہ آپ نے ان امور کو
جن کا دلائل تعدیہ سے اصل اعتقادی ہونا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا اصلی و اعتقادی اعتقاد کر رکھا
ہے اور جیسا اعتقادی کا انکار مذموم ہے غیر اعتقادی کو واجب الاعتقاد اعتقاد کرنا بھی مذموم ہو
گا تو اس تمام گذارش سے جو اجمالاً عرض کی ہے، اہل فہم و انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ ہم میں سے کون
فریق عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اور کس فریق کو دوسرے کے مقابلہ میں دشواری پیش آ رہی ہے۔

قولہ: یہ ہر دو احتمال بجائے خود نہیں ہیں نہ خدانخواستہ مجھ کو اپنے عقیدہ میں کسی طرح کا
شک و ریب نہیں، میں نے اپنے علم و عقل کے موافق اپنے مذہب کی حقیت میں حق الیقین
کا مرتبہ حاصل کر لیا ہے اور یہ محض دعویٰ لسانی ہی نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ ثابت بھی کر سکتا ہوں
بایں ہمہ بفرض محال عقل سلیم شریک حال رہی، مگر اس کے خلاف حق ثابت ہو تو اس کے تسلیم کرنے
میں کچھ عذر نہیں۔

اقول: سبحان اللہ میاں تو بجائے حضرت مجیب مجتہد کیا ناگہ اور ہی بیٹھے یا یہ شور و شوری
یا وہ بے نمکی، یا تو یہ ارشاد تھا کہ میں محض فارسی خواں ہوں اور لفظ مولوی کے اطلاق کو بھی تحریۃ
و استہزا سمجھتا ہوں، یا یہ کہ اپنے مذہب کی حقیت میں حق الیقین کا مرتبہ یہاں تک حاصل
کر لیا ہے کہ اس کا حق الیقین ہونا اپنے خصم پر بھی محقق و ثابت کر سکتے ہیں، پھر اس نقل و
تحمل پر اگر عوام و خواص شیعہ آپ کے قدم لیں اور آپ پر فدا ہوں تو ان کا فرض ہے، اور امام
المتشیعین، اور فخر الاولین والآخرین کے لقب سے ملقب کریں تو ان کو زیبا ہے۔ اب اس سے
خیال فرمائیے کہ بندہ نے جو سابقاً عرض کیا تھا کہ سابقین سے سبقت کا قصد کیا جس پر آپ
جھلا اٹھے وہ کچھ بیجا نہ تھا مگر میں حیران ہوں کہ حصول مرتبہ حق الیقین کے ساتھ یہ جو آپ نے
قید لگائی ہے، اپنے علم و عقل کے موافق اس قید کے کیا معنی ہیں کیا مرتبہ حق الیقین میں بھی
باعتبار علم اور عقل اشخاص کے تشکیک ہوتی ہے اس سے اہل خرد بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ
محض تخیلات و تصورات کو مرتبہ حق الیقین میں سمجھتے ہیں اور آپ جانتے ہی نہیں کہ حق الیقین
کس کو کہتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حصول مرتبہ حق الیقین بجز طریق کشف یا الہام یا تحدیث یا مشاہدۂ
ذات و صفات کے تو نہ ہو گا کیونکہ نہ یہ طریق حق الیقین ہیں، اور نہ ان سے خصم پر مدعا کا اثبات ممکن
اور نیز نہ آپ کو ان میں سے کسی طرح مدارج سے حصہ ہے نہ آپ پر وحی نازل ہوتی اور علاوہ ان کے اور کوئی
طریق حق الیقین کا ایسا حاصل نہیں ہو جو خصم یقینی کو موجب اس کے ہو مرتبہ حق الیقین کا ہ

آپ نے اصولاً و فروعاً حاصل کیا ہے بعد استیفاء اور تفصیل کے ان میں نظر و استدلال سے
اور بعد اجتہاد ما یتوقف علیہ الاول اور ان سے کہ حقہ ماہر ہو کر حاصل کیا ہو گا کیونکہ تقلیداً اس
مرتبہ کا حصول ممتنع ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ علوم آلیہ کے جاننے پر موقوف ہے اور نیز
اس پر موقوف ہے کہ کتاب اللہ کو بسلاسل سے متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اخذ کیا ہو اور نیز احادیث کو باسانید صحیح یاد کیا ہو حالات رجال سے آگہی ہو اور مطالب
اصولیہ کتاب و سنت کی اور امور وجوہی عام و خاص و مؤول و مشترک و حقیقت و مجاز و ناسخ و
منسوخ وغیرہ کا واقف ہو اصول صحیح جامعہ اس کے پاس موجود ہوں، اور ان کے ہر ایک موقع
کا واقف ہو اور مواد اجماع بھی محفوظ ہوں جب یہ امور حاصل ہوں گے تو بطریق نظر و استدلال
یقین باطن مسائل کا حاصل ہو گا، لیکن آپ فرماتے ہیں کہ میں محض فارسی خواں ہوں، کتاب اللہ
کی یہ حالت ہے جس پر دار و مدار اصول عقائد کا ہے بلکہ کتاب اللہ منقول متواتر تحریف سے محفوظ
شیعہ کے پاس موجود بھی نہیں ہے اور جو موجود ہے وہ نہ متواتر شیعیان ثابت ہے اور
نہ حسب اعتقاد محدثین و مفسرین شیعہ تحریف سے خالی بلکہ متواتر محرف ہونا اس کا روایات
سے محقق ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ کتاب اللہ موجود متواتر غیر محرف ہے تو ان اکابر بزرگان
دین کی نسبت کیا فتویٰ دیں گے جنھوں نے بڑی شد و مد سے اس کو محرف ثابت کیا ہے
چنانچہ بحث تحریف میں مفصل اس کا ذکر آئے گا اور یہ آپ جانتے ہیں کہ تکذیب کتاب اللہ
اور انکار متواتر کیسا ہے اور حدیث سے آشنائی ہے اور ان کے سمجھنے میں دوسروں
کے محتاج ہیں کہ وہ ترجمہ عبارات کریں اور آپ سمجھیں خواہ غلط ترجمہ کریں یا صحیح، علاوہ ازیں
علوم آلیہ کی بھی تقریباً ایسی ہی حالت ہوگی صرف و نحو سے بے خبری معانی و بیان وغیرہ سے
ناواقفیت تو اس صورت میں تو آپ کو صحت مذہب میں مرتبہ علم الیقین کا بھی حاصل نہیں
ہو سکتا ہے چہ جائیکہ مرتبہ حق الیقین کا جو بالاترین مراتب یقین ہے حاصل ہو، بہر کیف
اگر دعویٰ محض فارسی خوانی کا سب و دروغ نہ ہو اور یہ سب مبادی مذکورہ آپ کو مستحضر ہوں
تو نہایت سے نہایت آپ کو صحت مسائل میں علم الیقین کا مرتبہ حاصل ہو گا جو مرتبہ مجتہد
ہے لیکن آپ کو حصول مرتبہ حق الیقین جو اعلیٰ ترین مراتب ہے سے اور محسوسات
و بدیہیات اولیہ سے بھی زیادہ اطمینان بخش ہے اور انبیاء و صدیقین کے مراتب سے
ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید دعویٰ نبوت یا امامت مکنون خاطر ہو گا مگر

محض فارسی خوانی کا اور اس مرتبہ کے حصول کا محال تھا اس سے زیادہ اجتماع کذب و حصول مرتبہ حق الیقین ممتنع ہے پس میں متحیر ہوں۔

حضرت یا زمین پر سے یا آسمان پر جب بیٹھے شاید فارسی خوانی اس غرض سے ظاہر کی ہوگی کہ اگر مناظرہ میں الزام کھا جائیں تو کچھ بہت ندامت و بدنامی نہ ہو زیادہ سے زیادہ یہی مشہور ہو کہ ایک فارسی خواں تھا کیا ہوا جو الزام کھا گیا۔ غرض اگر اس تحریر کو لحاظ کیا جاتا ہے تو محض فارسی خوانی کی ہی تصدیق ہوتی ہے بلکہ اس تحریر کے آپ کی طرف منسوب ہونے میں بھی شک ہوتا ہے اور بھی کچھ نہیں تو دوسروں کی [illegible] ضرور ہوگی اور اگر دعاوی حق بنفس کو دیکھا جاوے تو قطع نظر اس سے کہ اس دعوی کو یہ آپ کی تحریر زبان حال سے مکذب ہے محض فارسی خوانی غلط ہوئی جاتی ہے جہاں تک اس تحریر میں بغور تامل نظر کرتے ہیں کہیں بھی [illegible] دعوی کا ثبوت نہیں دیکھتے بلکہ ہر بحث سے اس کی نقیض کا ثبوت پیدا ہوتا ہے چنانچہ بعض مسائل سے جو مباحث سابقہ کے ضمن میں مذکور ہوئے ثابت ہوتا ہے اور مباحث آئندہ سے بخوبی ثابت ہوگا۔ پھر دو [illegible] کی تردید و تغلیط سے [illegible] ہوتا ہے کہ آپ کو تحقیق حق ہرگز منظور نہیں ہے کیونکہ حقانی اہل تحقیق حق سے [illegible] تو حدود [illegible] تحریر کی نظر [illegible] تعلیق [illegible] مزعوم [illegible] ہے آخر کس [illegible] کو [illegible] ثابت کرتا ہے پھر [illegible] انصاف و تحقیق حق کا کم مصداق [illegible] [illegible] جو دوسرے کے [illegible] ہے [illegible] آئندہ میں حقانی کو تسلیم کر لیا اور [illegible] فرقہ اہل سنت کی [illegible] اپنے شفیق و مخصوص ایک [illegible] بندہ کی [illegible] [illegible] مضامین اس مناظرہ [illegible] پر تعجب خیز ہے

قولہ: [illegible] مشہور ہے [illegible] مولوی [illegible] [illegible] سے [illegible] خود [illegible] دکان [illegible] سے [illegible]

قولہ [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] تعریفات [illegible] [illegible]

بندہ عاجز یا اس کے دوسرے ہم مذہب مراد ہوں گے لیکن بفرض و تسلیم اگر ان تعریفات کا اطلاق ہم پر کسی وجہ بھی ہو سکے گا تو حضرات مجتہدین شیعہ جن میں یہ سب اوصاف مع شئی زائد پائے جاتے ہیں ان تعریفات کے ساتھ اولیٰ و احق ہوں گے۔ مہ

شادم کہ از رقیبان دامن کشاں گذشتی ... گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

قطع نظر اس سے ہمارے حضرت مجیب بھی تو بزعم خود درجہ اجتہاد حاصل کر چکے ہیں تو اور مرجع خلائق ہیں اور دوکان جمانے کے لئے کیا سر پر سینگ نکلتے ہیں۔ مذہبی خدمات سے معاش یوں ہی پیدا کی جاتی ہے قبلہ و کعبہ بننے کی دیر تھی سب کچھ موجود۔ مجالس میں مناظرہ کر کے شہرت پیدا کی موافقین کو فتوے دیئے نا بنا بر ادعائے اجتہاد فرمایا مجتہد بن بیٹھے پھر کیا تھا چندے [illegible] مراد حاصل [illegible] حضرت آج [illegible] تھا اس [illegible] کا ثمرہ [illegible] دیکھئے گا [illegible] اہل سنت تو قریب میں [illegible] اپنے ہم مذہبوں سے توقع مدد رکھنی چاہئے اہل سنت کو تو اگر پرواہ ہے تو یہ کہ سنی بن کر فریب دیئے تو شاید کوئی شئی [illegible] ہو جاتا۔ چنانچہ حضرت کے بعض بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔ رشید الدین محمد ابن علی بن شہر آشوب سروی اپنی کتاب معالم العلماء میں جو اس وقت پیش نظر ہے فرماتے ہیں:

ابو الحسن [illegible] محمد [illegible]	[illegible] بن یوسف [illegible]
یوسف [illegible] علی [illegible]	[illegible] مذہب [illegible]
یعنی علی [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] کشف [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب [illegible]

مذہب شیعہ میں دوسروں کو اپنے مذہب میں ملانا حرام ہے

قولہ [illegible] اہل سنت کی [illegible] اور [illegible] تحقیق [illegible] [illegible] شروع ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

گنہگار ہوتے اپنے مذہب کے ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے مذہب کی کچھ خبر نہیں ہے۔ لیجئے ہم ہی بتلاتے ہیں کیا احسان ملنے کے لئے گا۔ علامہ مجلسی بحار میں نقل کرتے ہیں اس میں سے چند روایات نقل کرتا ہوں ان کو ملاحظہ فرمائیے۔

عن ابی المغرا عن یحییٰ الحلبی عن ایوب بن الحر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان رجلا اتی ابی فقال انی رجل خصم اخاصم من احب ان یدخل فی ھذا الامر فقال له ابی لا تخاصم احدا فان اللہ اذا اراد بعبد خیرا نکت فی قلبه نکتة حتی انه لیبصر به الرجل منکم لیشتھی لقائه

یحییٰ نے امام ابو عبد اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے ایک شخص میرے والد کے پاس آیا اور کہا کہ میں بحث کرنے والا ہوں جس کو میں پسند کرتا ہوں کہ وہ تشیع میں داخل ہو جائے اس سے بحث کرتا ہوں میرے والد نے اس کو فرمایا تو کسی سے نہ جھگڑ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں نکتہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے سبب تم میں سے جس کو دیکھتا ہے اس کی ملاقات کی خواہش کرتا ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تخاصموا الناس فان الناس لو استطاعوا ان یحبونا لاحبونا ان اللہ اخذ میثاق شیعتنا یوم اخذ میثاق النبیین فلا یزید فیھم احد ابدا ولا ینقص منھم احد ابدا

امام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا لوگوں سے بحث و مباحثہ نہ کرو کیونکہ اگر یہ لوگ دوست رکھ سکتے تو ہمیں دوست رکھتے اللہ تعالیٰ نے جس دن انبیاء سے عہد لیا تھا ہمارے شیعوں سے بھی عہد لیا تھا اب ان میں نہ کوئی زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی کم ہو سکتا ہے۔

فی عن صفوان وفضالة عن العلاء عن محمد قال کان ابی یقول ما علینا ان ندعو الناس انه لا یدخل فی ھذا الامر الا من کتب اللہ له

میرا باپ کہتا تھا ہمیں لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلانے کا حق نہیں کیونکہ اس دین میں کوئی شخص سوائے اس کے جس کو خدا نے لکھ دیا ہے داخل نہیں ہو سکتا۔

ان روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دینی بحث سے جھگڑنا لوگوں سے مذہب سے مجبور تھے یہ بحث منہی عنہ اور ناجائز ہے پس اس سے آپ جس قدر بھی بچتے ہیں آپ نے جو بحث و مباحثہ سے کہ شیعہ کو ہے اس قدر ہو جب اور جو تحریر عمر رضی اللہ عنہ

ہے اور نیز سابقاً بروایات معتبرہ ثابت ہو چکا ہے کہ ظہور امام آخر الزمان تک زمانہ تقیہ مستمر ہے تو یہ نہی از گذشتہ کے زمانہ امامت پر بھی منحصر نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اگر مباحثہ و گفتگو سے آپ کی غرض اصلی یہ ہی تھی تو اول غلطی یہ کھائی کہ آپ نے اپنے آپ کو شخص فارسی خواں ظاہر کیا کیونکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جس کو علوم کتاب و سنت کی خبر نہیں محض فارسی خواں ہے وہ کیونکر مطالب عالیہ کتاب و سنت کی طرف دوسروں کو ہدایت کر سکتا ہے بلکہ وہ مصداق اس مصرعہ کا ہے۔ مصرعہ: او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ معہذا اگر لفظ ہدایت سے ہدایت مزعومہ مراد ہے تو حسب قول مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور تسمیۃ الشیء باسم ضدہ اور اگر ہدایت حقیقی الارض الامری مراد ہے تو یہ حضرت کا کام نہیں حق تعالیٰ شانہ نے اپنے فضل و کرم سے اہل سنت کو تمسک بالثقلین اور تتبع صحابہ کرام نجوم ہدایت فرما کر حقیقی و نفس الامری ہدایت پر ایسا مضبوط و مستحکم فرما رکھا ہے کہ تشکیک مشکک سے تذبذب محال ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ

قولہ: شعر جو حضرت نے لکھا ہے شوخی طبع پر دال ہے اس کا جواب کیا لکھیں مگر بات یہ ہے کہ ہمارے مجیب عالم و فاضل ہیں اور اہل علم کی نظر دال پر ہوتی ہے اور مدعی فرما کر اپنے نفس نفیس سے ہی مخاطب ہیں۔

اقول: سبحان اللہ ابھی تو میں آپ کے نزدیک گمنام تھا ابھی عالم و فاضل ہو گیا خیر بہر کیف اگر بنظر انصاف و دقت سے اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیے گا تو واضح ہو جائے گا کہ اس شعر میں آپ کا مخاطب آپ سے مخاطب ہے یا اپنے نفس سے ورنہ انصاف پشیمان رہو گے سے دریافت فرما لیجئے گا۔ اس سے زیادہ اور کیا عرض کریں

قولہ: جو کچھ بار روشن دل ماشاد تحریر فرمایا درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اگر اس مباحثہ سے آپ کا دل شاد و چشم روشن ہوئی تو شروع ہی میں یہ سخت کلامی نہ فرماتے بلکہ نہایت نرمی و ملاطفت و خلق سے پیش آتے

اقول: کسی قدر سخت کلامی اگر کی گئی ہے تو وہ حضرت کی تحریرات کے مقابلہ میں کی گئی ہے ورنہ اگر آپ تہذیب کا جامہ باندھتے تو بندہ سے بھی کوئی کلمہ ثقیل نہ نکلتے مخالفین کے مقابلہ میں بھی نرمی و ملاطفت و خلق پیش کرو دشمن دل شاد ہونے کو مستعد

نہیں ہے بلکہ بعض مواقع میں غفلت و شدت محمود ہوتی ہے تو یہ تفریع غلط ہے۔ ہاں اگر بجائے اس کے یہ فرماتے کہ ہم کو تحقیق حق مدنظر نہیں ہے اچھا پڑا بھی صاف انکار کرچکے تھے تو چشم ما روشن دل ما شاد فرمانا درست معلوم نہیں ہوتا تو بجا تھا کیونکہ چشم کا روشن اور دل کا شاد ہونا تو تحقیق حق پر مترتب تھا اور جب وہی جاتا رہا تو یہ بھی درست نہ ہوا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر تحقیق حق سے انکار کریں تو کیونکر کریں کہ صریح خلاف انصاف ہے اور اگر قرار دیں تو کس طرح قرار دیں کہ مستلزم تشکیک فی المذہب کو ہے۔ خیر حسب موقع اقتصار [illegible] جو مناسب جواب ہے وہ دے رہے ہیں۔

قال الفاضل المجیب قولہ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ چند اپنے وقت کو اس [illegible] میں صرف کروں [illegible] مع الخصمین سے فائدہ نہ ہوگا۔ قول مباحثہ مذہبی کو [illegible] وقت صرف کرنے کو وقت گزاری [illegible] ذرمیئے [illegible] کی عبارت ہے

بحث مذہب شیعہ میں مباحثہ مذہبی حرام ہے

یقول العبد الفقیر الی مولاہ [illegible]

[illegible]

اباناہ عن علی علیہ السلام لعن اللہ الذین یجادلون فی دینہ اولئک ملعونون علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا [illegible] جو خدا کے دین میں جھگڑا کرتے ہیں یہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون ہیں

اس حدیث سے مناظرہ کرنے والوں کا ملعون ہونا بعبارت النص ثابت ہے

عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق [illegible] اصحابہ اسمعوا منی کلاما هو خیر لکم من [illegible] سوقفہ [illegible] حذ [illegible] صادق [illegible] سفیہ [illegible]

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے یاروں سے فرمایا کہ میری بات سنو جو [illegible] زبان پر [illegible] مشکل گھوڑوں سے بہتر ہے [illegible] سفید [illegible] جو جھگڑا [illegible] دور [illegible] سفیہ سے جھگڑے [illegible] کو ہلاک کر دے گا

اس حدیث سے بھی مناظرہ مباحثہ کی مذمت ثابت ہوتی ہے [illegible] فضل منی سے [illegible] [illegible] محمود دشمنوں کا فائدہ [illegible] مباحثہ [illegible]

عن ابی عبد اللہ [illegible] اصحاب [illegible] ان المسلمین [illegible]

[illegible]

[illegible] الناس [illegible] محمصہ بالقلب

[illegible] الخرس

قال [illegible]

[illegible]

سمعت ابا عبد الله يقول مثلكم هذه الجماعة من شرار من هو منهم.

میں نے امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے اس گروہ میں کے شکلیں شیعہ سے بد تر ہیں

اس باب میں جس قدر روایات وارد ہوئی ہیں اگر ان کا استیعاب کیا جائے اور بسط کے ساتھ ان پر گفتگو کی جاوے تو ایک کتاب جداگانہ تیار ہو سکتی ہے مگر بطور ایک [illegible] پر گفتگو کرتے ہیں جو امام جعفر صادق سے علامہ مجلسی نے نقل کی ہے اور چونکہ عبارت بہت طویل ہے اس لئے مختصر نقل کرتے ہیں

عن ابی محمد العسکری [illegible]

[illegible]

[illegible]

عليك فيه حجة فلا تك لو تدري كيف ينخلس منه [illegible] عن شيعتنا [illegible] على ضعفاء اخوانهم [illegible]

[illegible]

رد کر سکے لیکن تو اس کے قول کا انکار کرے یا اس حق کا جس کے سبب سے وہ مبطل پر غالب ہو کی اہانت و تقویت چاہتا ہے منکر ہو جاتے ہو اور اس خوف سے کہ مبادا تجھ پر اس کی حجت قائم ہو جائے اس حق کا بھی انکار کر دیوے کیونکہ اس سے خوف ہے کہ وہ [illegible] ہے تو یہ ہمارے شیعہ کے لئے ضرر ہے کہ اپنے ضعیف بھائیوں اور اہل باطل کے حق [illegible]

[illegible]

ثابت ہوتا ہے کہ رسالت گراں سوائے انبیاء اور ائمہ کے دوسرے شخص کا کام نہیں ہے بلکہ دوسروں کو نا جائز و حرام ہے کیونکہ سوائے انبیاء و ائمہ کے کوئی شخص تحت منصوب من اللہ کو نہیں پہچان سکتا [illegible] یا مجتہدین کے حق میں فقہ ہونے سے [illegible] علی الخصوص ایسے شخص [illegible] کو [illegible] مذہبیت کی بھی پوری واقفیت نہ ہو اور محض فارسی خواں [illegible]

[illegible]

وہ بے شک مباحثہ میں اپنے وقت کے صرف کرنے کو وقت گراں شاید کہے گا۔

قولہ اس خیر فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تحقیق حق و ابطال باطل منظور نہیں بلکہ [illegible] اصل غرض [illegible] ان میں سے کوئی غرض بھی حاصل [illegible] نہیں ہے

قول جب آپ کے [illegible] تحقیق حق [illegible] مذہب [illegible]

[illegible]

قول الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ خلافت کی اہمیت

[illegible]

[illegible]

دین و ایمان کے ماخذ شیعہ و اہلسنت کے یہاں کون ہیں

[illegible]

ناشی ہے تو آخری تفریع جو بطور نتیجہ مقدمات و دلائل سابقہ کے ذکر کی ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ مبنی منشاء اختلاف کا یہ مسئلہ ہو بلکہ مسئلہ امامت ہی اس اختلاف کثیرہ کا مبنی ہے" غلط اور غیر مرتبط اور دعویٰ بے دلیل رہ گیا ہے۔ خوش گفت ہے۔ میں الزام اس کو دینا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

چونکہ اس جگہ ہمارے حضرت مجیب نے ماخذیت اہلبیتؑ و صحابہؓ کا ذکر فرمایا اور بہت غلطیاں کھائیں اور حق سے مراحل دور ہو گئے اس لئے کسی قدر اس کا بیان بھی واجب ہوا پس واضح ہو کہ فی الاصل ماخذ دین و ایمان ذات بابرکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس قدر دین ہے وہ ماخوذ مشکوٰۃ نبوت سے ہے ولی اور واسطہ تبلیغ دین بین اللہ تعالیٰ والامت رسول ہی ہوتا ہے اور علاوہ رسول کے جس قدر آحاد امت ہیں وہ سب محتاج تبلیغ رسول ہیں اور مکلفین و مبلغین اور فی الحقیقت متبع ور آخذین دین ہیں نہ متبوع اصلی کیونکہ اگر ان کو مانند اصلی دین کا قرار دیا جاوے گا تو ان کا خلیفہ ہونا باطل ہوگا اور نبی ہونا لازم آوے گا اور یہ باتفاق فریقین باطل ہے۔ حسب مذہب اہل سنت تو اس کا بطلان بدیہی ہے۔ اور شیعہ اگرچہ ائمہ کو انبیاء علیہم السلام کے خواص و لوازم میں شریک کرتے ہیں جو ان کی نبوت کو مستلزم ہے بلکہ انبیا سے رتبہ میں بڑھاتے ہیں۔

محققین شیعہ کے نزدیک جناب امیرؓ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں

چنانچہ حضرت علیؓ کو تمام انبیاء سے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عقل و نقل افضل اعتقاد کرتے ہیں۔ شیخ مفید نے رسالہ تفضیل امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں

اختلف الشیعۃ فی ہذہ المسئلۃ فقال رجال منہم انہ کان علیہ السلام افضل من کافۃ الصحابۃ ومن غیرہم [illegible] وافضلیۃ علی کافۃ [illegible] بعد رسول

مسئلہ تفضیل میں شیعہ مختلف ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ تمام صحابہ سے تو بے شک [illegible] لیکن سوائے [illegible] کے سب سے افضل ہونے کا علم یقین نہیں

سوی نبیہ و بین من سلف او فضلہ او شک فی ذلک وقطعوا علی فضل الانبیا علیہم السلام کلہم علیہ واختلف اہل الامامۃ فی ہذا الباب فقال کثیر من متکلمیہم ان الانبیاء علیہم السلام افضل منہ عن الشیخ والثبات وقال جمہور اہل الآثار منہم والنقل والفقہ بالروایات وطائفۃ من المتکلمین منہم واصحاب الحجاج انہ علیہ السلام افضل من کافۃ البشر سوی رسول اللہ محمد بن عبد اللہ صلوات اللہ علیہ فانہ افضل منہ ووقف منہم نفر قلیل فی ہذا الباب فقالوا لسنا نعلم ان افضل من سلف من الانبیا او کان مساویا لہم او دونہم فیما یستحق بہ الثواب تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ محمد بن عبد اللہ فکان افضل منہ علی غیر ارتیاب وقال فریق منہم آخرون امیر المومنین صلوات اللہ علیہ افضل البشر سوی اولی العزم من الرسل فانہم افضل منہ [illegible]

کر سکتے اور ان کو مقدم کہا ہے جنہوں نے گزشتہ لوگوں کے حضرت امیر کو برابر کہا یا حضرت کو بڑھایا یا اس میں متردد رہے۔ لیکن علاوہ ان کے حضرت امیر سے تمام انبیاء کو یقیناً افضل کہتے ہیں اور امامیہ بھی اس باب میں مختلف ہوئے بہت سے متکلمین ان میں سے کہتے ہیں کہ انبیا حضرت سے قدر و یقیناً افضل ہیں اور جمہور اہل اخبار و حدیث اور فقہا اور متکلمین اور اہل حجت کہتے ہیں کہ حضرت سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آدمیوں سے افضل ہیں لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے افضل ہیں اور تھوڑے سے لوگوں نے اس باب میں توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ حضرت امیر انبیا گزشتہ سے باعتبار زیادتی استحقاق ثواب کے افضل ہیں یا برابر یا کم لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے بے شک و شبہ افضل ہیں اور امامیہ میں سے ایک فریق کہتا ہے کہ حضرت امیر افضل البشر ہیں سوائے رسل اولوالعزم کے وہ ان کے نزدیک حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے فضیلت میں زیادہ ہیں۔

اور اس روایت میں کسی قدر آگے بڑھ کر یہ روایت کی ہے۔

وقیل لہ علیہ السلام [illegible] امیر المومنین [illegible] النبی صلی اللہ علیہ [illegible] وعلیہ افضل [illegible]

امام رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا جناب حضرت امیر کا مرتبہ بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا ہے تو فرمایا بجز [illegible] کے جو حضرت

وجعلها مثل ذلک بجمیعہ عن ابیہ عن ... صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی اور پھر
جعفر وابی الحسن وابی محمد العسکری علیہم السلام ... زیادتی ہوتی تھی۔

اصول شیعہ کے موافق جناب امیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں

اس سے صاف ظاہر ہے ... وصف رسالت کے جناب امیرؓ ... جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ... سے [illegible] جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت
... [illegible] ... ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ... اس صفت میں ... افضل
کی ... مثل ... [illegible]
... [illegible] ... افضلیت ...
... [illegible] ...
نبوت و رسالت ... [illegible]
ان سے ... دوسری صفات کے ... [illegible] ... فضیلت کا
سبب ... [illegible] ... فضیلت ... [illegible]
... [illegible] ... روایات شیعہ ... جناب امیرؓ کی فضیلت ... رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ... [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم ... جناب امیرؓ ... [illegible] ... سے بہت سے
فضائل ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
... [illegible] ... جناب امیرؓ ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم
... [illegible]

... [illegible] ...

والبصیر ام ھل تستوی الظلمات والنور ... میں یا تیرگی اور نور برابر ہیں۔
حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ نور ظلمت سے افضل
ہے اور شیعوں کی روایت سے ثابت ہے کہ ... رسول اللہ ظلمت ہیں اور جناب امیرؓ
نور ہیں۔

ملا مجلسی ... ابونصر ... سے اور وہ امام صادقؑ سے روایت کرتا ہے
قال مسوداً ... فی ... محمد — امام صادقؑ نے فرمایا کہ ... کی سیاہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
اور تفسیر صافی ... تفسیر ... فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ
واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون ... ہے
... [illegible] ... حضرت علیؓ ہیں
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... بعض ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... شیخ ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...

حدثنا ... [illegible]
... [illegible] ... محمد بن
محمد بن سعید ... حدثنی محمد بن
عبید ... حدثنی
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

[illegible]

شیعوں کے راوی ائمہ کی طرف سے ان پر حجت ہیں

[illegible]

شیعہ کے ہاں مخالف مذہب والوں کی روایت بھی مقبول ہے

اب کسی قدر تفصیل اس اجمال کی سنیئے اور اپنے حضرت کلثن کی تحقیق کی داد دیجئے اور دیکھئے کہ جو خاص تلامیذ ائمہ ہیں اور تشیع کے ماخذ ہیں ان کے کیسے کیسے عجیب و غریب حالات ہیں، آپ کے ثقۃ الاسلام کلینی روایت کرتے ہیں۔

عن ابن الطیار و ابن الحسین ان مثنی یقولون ان لعون اجوف الی السرۃ والباقی صمد کما یقول الجوالیقی وصاحب الطاق

میثمی کہتا ہے کہ (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ ناف تک کھوکھلا ہے اور باقی ٹھوس ہے جیسا جوالیقی اور صاحب الطاق کہتے ہیں

اور یہ کلینی نے روایت کی ہے

عن الحسن بن عبد الرحمٰن الحمانی قال قلت لابی الحسن انہ قد روی عن ہشام بن الحکم انہ یزعم ان اللہ تعالیٰ جسم فقال قاتلہ اللہ

حسن بن عبد الرحمٰن حمانی کہتا ہے کہ میں نے امام کاظم کی خدمت میں عرض کی کہ ہشام بن حکم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ (معاذ اللہ) جسم ہے فرمایا خدا اس کو ہلاک کرے

اور نیز کلینی کی کتاب التوحید کو دیکھیے

عن محمد بن الفرج الرخجی قال کتبت الی ابی الحسن اسئلہ عما قال ہشام بن الحکم فی الجسم و ہشام بن سالم فی الصورۃ فکتب دع عنک حیرۃ الحیران واستعذ باللہ من الشیطان لیس القول ما قال الہشامان

محمد بن فرج رخجی کہتا ہے کہ میں نے امام کی خدمت میں لکھ کر بھیجا کہ ہشام بن حکم خدا کو جسم کہتا ہے اور ہشام بن سالم صورت ثابت کرتا ہے حضرت نے ان کے جواب میں لکھا کہ حیرت کو چھوڑ کر شیطان سے پناہ مانگو۔ یہ دونوں جو کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

وان مرض فلا تعدہ وان مات فلا تشہد جنازتہ قال قلت زرارۃ متعجبا مما قال قال نعم زرارۃ شر من الیہود والنصاری ومن قال ان مع اللہ ثالث ثلثۃ

اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں مت جانا۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ زرارہ کی نسبت ایسا فرماتے ہیں فرمایا ہاں زرارہ یہود و نصاریٰ سے اور ان سے جو تثلیث کے قائل ہیں بدتر ہے

اور یہ زرارہ وہ ہے جو حضرت امام پر تہمت لگاتا ہے اس روایت کو بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔

حدثنا محمد بن مسعود قال حدثنا جبرئیل بن احمد قال حدثنا العبیدی محمد بن عیسیٰ عن یونس عن عبد الرحمٰن بن مسکان قال سمعت زرارۃ یقول رحم اللہ ابا جعفر واما جعفر فان فی قلبی علیہ لفتۃ قال قلت وما حمل زرارۃ علی ہذا قال ابا عبد اللہ اخرج مخازیہ

عبد الرحمٰن بن مسکان کہتا ہے میں نے زرارہ سے سنا کہ خدا ابو جعفر پر رحمت کرے لیکن جعفر پر میرے دل میں خفگی ہے میں نے کہا زرارہ کو کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا کہ ایسا کہے تو کہا ابو عبد اللہ جعفر صادق نے اس کی برائیاں ظاہر کر دی تھیں

اور ابو بصیر کا نام بھی لیا جاتا ہے جو بعض کبار اصحاب سے ہیں کہ ان کو قاضی نور اللہ شوستری نے نقل کیا ہے۔

قال ابو بصیر [illegible] کثیرا [illegible] والوا [illegible] [illegible]

[illegible]

اور [illegible]

حدثنی محمد بن [illegible] [illegible] الی عبد اللہ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

فلعلہ لو دن فقال لو کان معنا [illegible]

[illegible]

کلب شعرفی [illegible]

[illegible] علاوہ مجلسی نے [illegible] سے نقل کیا ہے

[illegible]

[illegible] فیخرج من [illegible]

[illegible] غیرتا [illegible]

امرت قومنا [illegible] نھیت قوما

[illegible] العصبیة

للہ ولرسولہ [illegible]

[illegible] محمد بن [illegible]

[illegible]

میں نے اذن [illegible]

میں نے ایک گروہ کو کلام و گفتگو کی اجازت دی

اور ایک گروہ کو اس سے روک دیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اس صورت میں ماخذ اصلی اپنے دین کا اہل بیت کو قرار دینا سراسر غفلت اور محض سہو ہے ہاں شاید کوئی شخص ان حضرات کی توجہ و اعانت سے دو چار ہوا ہو اس کے متعلق مختصر گزارش ہے کہ اس کا فیصلہ پہلے ہی آپ کے قاضی نور اللہ شوستری صاحب مجالس المومنین میں اور علامہ مجلسی بحار میں علی شیخ امثال [illegible] سے فرما چکے ہیں قاضی صاحب جو حنفیہ کے آخر میں لکھتے ہیں مخفی نماند کہ جواب حسن ظن بخدائے تعالیٰ و انبیاء و اوصیاء معصومین معقول و مسموع است اما بغیر ایشاں کہ جائز خطا باشند ممنوع است۔ علامہ مجلسی روایت کرتے ہیں

عن ابن عباس عن علی بن محمد [illegible]	[illegible]
محمد بن جمهور القمی [illegible]	[illegible]
قال قال رسول الله صلی الله علیه [illegible]	[illegible]
وسلوا [illegible]	[illegible]
قيل يا رسول الله [illegible]	[illegible]
[illegible] فضله عليه	[illegible]

تو اس روایت سے [illegible] [illegible] دین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ حسب شام و خوارج نہروان ہو اور ان سے روایت کریں ان کا بھی رد کرنا جائز نہیں ہے تو جب روایات ہی ماخذ دین ہوئی تو اس صورت میں صرف اہل بیت کو ماخذ دین کہنا اور یہ کہ [illegible] کے نزدیک بجز معصوم کے دوسرا کوئی شخص ماخذ دین نہیں ہو سکتا سراسر دھوکا اور خرافات ہے

پھر جب ہم کو اپنے [illegible] کی دیانت و انصاف پر گمان [illegible] افسوس ہے کہ اس قول [illegible] ماخذ دین تو صرف [illegible] بتلایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] حدیث سفینہ و حدیث ثقلین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تطبیق درمیان حدیث سفینہ و ثقلین در حدیث نجوم

[illegible] حدیث سفینہ [illegible] حدیث ثقلین [illegible] [illegible]

تمسک کے معنی حقیقی اتباع اور پیروی کے نہیں اور نہ کوئی منجملہ جو حدیث سفینہ میں واقع ہے
اس کے معنی حقیقی اقتداء کے ہیں اور ظاہر ہے کہ لفظ اقتداء کے حقیقی معنی پیروی کے ہیں منتہی
الارب میں لکھا ہے امساک چنگ در زدن [illegible] امسک بالشیٔ و تمسک به چنگ در زد به تمسک
چنگ در زدن و بازداشتن از چیزے اور حقیقت سے اقتداء [illegible] جب یہ امر
ثابت ہو چکا کہ تمسک کے معنی اتباع کے نہیں بلکہ پکڑنے اور چنگل [illegible] کے ہیں اور اقتداء
کے معنی اتباع کے ہیں تو جب [illegible] قرینہ سے [illegible] حدیث ثقلین
میں لفظ تمسک سے معنی اتباع کے [illegible] ہو سکتے [illegible]
حسب تحقیق [illegible] شیعہ [illegible]
[illegible] مجاز [illegible] قرینہ [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] قرینہ [illegible]
[illegible] ترجیح ہوتی

[illegible] حدیث [illegible] عترت [illegible] اہل بیت [illegible]
[illegible]
[illegible] عصمت [illegible] عترت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] عترت [illegible] اہل بیت [illegible]
[illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] شیعہ [illegible]
[illegible] عترت [illegible]
[illegible] کوئی صورت نہیں ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شیعہ کو فرد فاسق کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ تمسک کی علت اس جگہ جزئیت اور عترت ہونا
واقع ہے اور جب علت ہی مقتضی وجوب اتباع بلکہ جواز اتباع کو نہ ہوئے تو پھر تمسک کو
اتباع پر محمول کرنا بعید از عقل ہے
دلیل ثقلین کتاب اللہ اور عترت ہیں اور ان کی نسبت [illegible] الا [illegible]
ہے اور حضرت مجیب بھی فرماتے ہیں کہ عترت کو [illegible] کے حکم سے جدا نہیں تو جس نے
کتاب اللہ کا [illegible] کو عترت کا اتباع خاص ہو گیا تو اس صورت میں تمسک کے معنی
[illegible] عترت کے [illegible] اور ظاہر ہے کہ [illegible] ضلالت جیسا اتباع ہے
[illegible] تو تمسک [illegible] نہیں ہو گا [illegible]
[illegible] واسطے ہے

[illegible] عترت میں سے [illegible] اتباع صرف [illegible]
[illegible]
[illegible] عترت [illegible]
[illegible] تمسک کے معنی [illegible]
[illegible] صاف سمجھ سکتے ہیں [illegible] تمسک [illegible]
[illegible] اتباع ہو [illegible] شیعہ [illegible]
[illegible] ثقلین میں [illegible] اثنا عشریہ [illegible]
[illegible] و موضوعات حول الشیعہ
باقی [illegible] تمسک کے معنی [illegible] اتباع [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] کہ حضرت نے ارشاد فرمایا
[illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible] حدیث ثقلین [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] عترت [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیں ان کی اتباع پر حدیث نجوم دلالت کرتی ہے اور باقی ائمہ کا اتباع دوسرے دلائل سے ثابت ہے تو اس حدیث سے کل صحابہ کرام کا بفضلہ تعالیٰ عدل اور ناجی ہونا ہی نہیں ثابت ہوا بلکہ ان کا مقتدا اور ہادی ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ پس اس تمام گذارش سے ثابت ہوا کہ حضرات شیعہ کے ماخذ دین و ایمان و عقیدہ ذریت طاہرین اور ملعونین اور منکرین امامت اور کافرین دونوں قسمیں [illegible] بیت طاہرین اور اہل سنت کے ماخذ دین و ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ سے علی لسان سید الورٰی اور عترت طاہرین ہیں۔ والحمد للہ علی ذلک۔

قولہ معتذا اگر یہی اختلاف کثیر کا یہی مسئلہ ہوتا تو صاحب تحفہ جنہوں نے ایک کتاب ضخیم اس باب میں لکھی اور دیگر ابواب کے لکھے ہیں [illegible] وقت نہیں ہوئی صرف صواعق کا ترجمہ ہی کرنا پڑا اسے کوئی باب خاص اس مسئلہ میں لکھتے حالانکہ کوئی باب تفضیل صحابہ میں نہیں لکھا

اقول [illegible] اس باب میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی [illegible] مستکلمین مولانا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] باب [illegible] مذہب شیعہ یا اہل سنت حضرت شاہ صاحب سے کیا ہے [illegible] شاہ صاحب سے تحریر فرمایا ہے وہ بھی نقل [illegible] سے متعلق [illegible] شاہ صاحب نے [illegible] مخصوص [illegible] ہے

[illegible]

انصاف و راستی گزیدند و خدمت اہلبیت و محبت آنہا بجا آوردند و امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہمیشہ با آنہا نشست و برخاست نمودہ و ہمراہ آنہا با کفار جہاد کردہ و در پس آنہا نماز خواندہ و ہمیشہ با آنہا صحبت داشتہ و بعد وفات آنہا در حق آنہا دعای خیر نمودہ و لب بمدح و مناقب آنہا گشودہ و بناء مذہب شیعہ بر کفر و نفاق خلفاء ثلثہ و قریب بہ ہزاران صحابہ سید ابرار ست کہ ایشان میگویند کہ بعد آنہا ایمان بہ نفاق آوردہ بودند و ہجرت [illegible] ریاست و [illegible] دنیا کردہ بودند و ہمہ جہاد و عبادت آنہا [illegible] ریا بودہ [illegible] و بعد وفات آنحضرت صلعم با اہلبیت عداوت ورزیدند و حق علی را [illegible] و متابعت و نماز علی ہمراہ آنہا بنابر خوف و تقیہ بودہ حتی کہ علی دختر طاہرہ خود را در نکاح عمر برای تقیہ دادہ [illegible] انتہیٰ ملخصاً

قال بلفظہ الشریف

اور تحفہ میں باب فضائل صحابہ کی نسبت [illegible] درست نہیں [illegible] سے کوئی باب منعقد نہیں کیا لیکن اس کو عدم ثبوت فضائل صحابہ پر دلیل بنانا انصاف سے بعید ہے کیونکہ باب امامت کا [illegible] بالکل تفضیلت صحابہ پر ہے باب مطاعن سے اگر اثبات فضائل صحابہ مقصود نہیں تو اور کیا ہے باب تولا و تبرا کا بھی بجز فضائل صحابہ کے اور کچھ نہیں [illegible] حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بطور تتمہ تحفہ کے ایک باب تفضیل جدا گانہ تالیف فرمایا ہو وہ کسی وجہ سے تحفہ کے ساتھ لاحق نہیں ہوا [illegible] بعض احباب کے پاس موجود ہے۔ باقی [illegible] صواعق کا ترجمہ کرنا پڑا ہے حضرت مجیب [illegible] انصاف [illegible] کی دلیل ہے [illegible] اگر آپ صواعق کو دیکھتے تو ہرگز یہ کلمہ منہ سے نہ نکالتے آپ بلا تحقیق [illegible] حضرت تحفہ اور صواعق دونوں [illegible]

[illegible]

سے ہی اخذ کیا ہے کسی یہودی یا نصرانی یا شیعہ یا خارجی سے تو نہیں لیا جو شاید محل طعن ہوتا۔

قولہ خلفائے ثلثہ کی افضلیت کا جو آپ اعتقاد رکھتے ہیں تحفہ کے باب ہشتم میں اسی بحث میں وہ فرماتے ہیں: ودر افضلیت ہم گنجائش بحث بسیار است وہ تو اس باب میں مشکک اور متردد ہیں اور ان کا بہر اہل سنت سے [illegible] ہیں۔

اقول افسوس کہ اس عبارت کے سمجھنے میں بھی آپ نے غلطی کی۔ مشکک اور متردد ہونا [illegible] سالقعدوات [illegible] کیا بحث کی گنجائش ہونا مشکک اور متردد ہونا مستلزم ہے [illegible]

شیعہ کے وہ مسائل جن میں بہت قیل و قال ہے

[illegible] ہے جن میں گنجائش بحث بہت ہے بلکہ بار [illegible] سے نہ حضرت [illegible] میں مشکک و متردد ہیں جیسے [illegible] فضیلت [illegible] بحث [illegible] خود مسئلہ امامت اور اس کے [illegible] ہوئے ہیں بہت قیل و قال ہے مسئلہ رجعت جس کو قیامت صغریٰ کہتے ہیں اور مسئلہ غیبت امام آخر الزمان [illegible] ہیں حضرات متردد ہیں باوجودیکہ بہت مسائل ہیں [illegible] بحث [illegible] نہیں جب کوئی دلیل عقل و نقل [illegible] تو یہاں تک [illegible] مسئلہ غیبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ بہر حال [illegible] کہ یہ اعتقاد اہل سنت کا مدلل بدلائل عقلیہ و نقلیہ مسلم خود یقینی ہے بالکل تقلید سلف اور ظنی ہے [illegible] کوئی دلیل عقلی و نقلی [illegible] نہیں چنانچہ شعرانی [illegible] قول ان حضرات کے نقل ہوتے ہیں موافق [illegible] کے صفحہ ٤١٦ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

[illegible] ان مسئلۃ الافضلیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خلاصہ [illegible] ہے کہ مسئلہ تفضیل قطعی و یقینی نہیں ہے بلکہ ظنی ہے اور سلف [illegible] الفضل [illegible] مترجم [illegible] بہ تفصیل [illegible] ترتیب خلافت [illegible]

[illegible] علماء کے قول بھی [illegible] ہیں۔

اقول [illegible] عبارت [illegible]

[illegible] حضرت ابو بکر صدیق [illegible] افضلیت [illegible]

[illegible]

[illegible] متکلمین [illegible]

[illegible]

[illegible]

اجماع دلیل قطعی ہے

چنانچہ سابقاً بشہادت علم الہدیٰ رحمہ اللہ بیان ہو چکا ہے۔ یا نص قرآنی ہو جو لیے رتبہ النص اس کو ثبت ہو وہ بھی نہیں ہے یا کوئی حدیث متواتر مفید یقین ہو وہ بھی مفقود۔ احادیث احاد جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں معارضہ سے قطع نظر وہ مفید یقین نہیں تو اہل کلام کے طرز پر اس مسئلہ کا ثبوت یقینی نہ ہوا۔ لیکن ہمارے مجیب اس سے یہ سمجھ گئے کہ یہ مسئلہ کسی طرح یقینی نہیں حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اس کے آگے ہی صاحب موافق نے بطور استدراک و دفع توہم کے یہ فرمایا۔ لیکن ہم نے سلف کو پایا کہ وہ افضلیت بترتیب خلافت کہتے تھے اور حسن ظن حاکم ہے اگر ان کے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی تو اس پر متفق نہ ہوتے۔ اور اجماع ذکر کرتے تو ہم پر ان کی پیروی واجب ہوئی۔ یہ عبارت صراحۃً اس امر پر دال ہے کہ مسئلہ افضلیت صاحب مواقف کے نزدیک اجماعی ہے اور اس کے نزدیک اجماع اس پر واقع ہے کہ افضلیت بترتیب خلافت ہے اور اگر باہم ختنین کے افضلیت پر اجماع نہ ہو تو شیخین کی افضلیت تو قطعاً اجماعی ہے۔ اور اجماع اگرچہ کلامی طور پر یقینی حجت نہ ہو سہی تاہم باتفاق شیعہ و اہلسنت اصولیین اور فقہاء وغیرہ کے نزدیک حجت ہے جمال الدین ابی منصور حسن بن زین الدین بن علی بن احمد شہید ثانی شیعی معالم الاصول میں بعد امکان اور وقوع اور حجیت اجماع کے تحریر فرماتے ہیں

ونحن لما ثبت عندنا بالادلۃ العقلیۃ	اور جب ہمارے نزدیک دلائل عقلیہ و نقلیہ سے
والنقلیۃ کما حقق مستقصی فی	ثابت ہو چکا جیسا کہ ہمارے اصحاب کی کتب
کتب اصحابنا الکلامیۃ ان زمان	کلامیہ میں مفصل مذکور ہے کہ امام معصوم کا زمانہ
التکلیف لا یخلو عن امام معصوم	شرع کے جس کے قول کی طرف رجوع ہو سکتا ہے زمانہ
حافظ للشرع یجب الرجوع الی قولہ	تکلیف کا خالی نہیں ہوتا پس جب کسی قول پر امت
فیہ فمتی اجتمعت الامۃ علی قول	مجتمع ہو جائے گی امام کا قول بھی اس میں شامل
کان داخلا فی جملتہا لانہ سیدہا	ہوگا کیونکہ وہ امت کا سردار ہے اور خطا
والخطأ مامون علی قولہ فیکون ذلک	اس کے قول پر مامون ہے تو وہ اجماع حجت
الاجماع حجۃ	ہوگا

اس سے صاف واضح ہے کہ شیعہ کے نزدیک اجماع حجت ہے وہ امام معصوم کے شمول

کی نسبت جو کچھ فرمایا ہے یہ محض ایک لغو بات ہے امام کا شمول اس میں بھی قطعی نہیں کیونکہ اس کی قطعیت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہے۔

حضرات شیعہ کا عجیب و غریب اجماع

اجماع کے ساتھ قول امام کے انضمام پر اگر کوئی دلیل خارجی مثل وجود امام بعینہ یا وجدان قول بعینہ اور تواتر نقل کے دال ہو تو اجماع کا نام لینا ہی لغو اور بے فائدہ ہے کیونکہ اس وقت معتبر اور حجت قول امام ہے نہ اجماع اور اگر یہی اجماع قول امام پر دال ہے تو مغالطہ اور محمل پر بناء اجماع ہے اور محض توہمات پر مذہب کی بنیاد قائم کی ہے۔ اور ظاہر حسب مذہب شیعہ شہید ثانی ہے کیونکہ صاحب معالم آگے بڑھ کر لکھتے ہیں۔

وهو مخفي ان فائدۃ الاجماع تنعدم عندنا	اور پوشیدہ نہیں کہ جب بعینہ امام کا وجود معلوم ہو
اذا علم الامام بعینہ نحو حصول وجودہ	تو اجماع کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ اس کا وجود اس جگہ
حیث لا یعلم بعینہ ویمکن بعلمہ کونہ فی	معلوم ہے جس جگہ امام بعینہ معلوم ہو لیکن مجمعین اہل
جملۃ المجمعین ولابد فی ذلک من	اجماع کے اس کا ہونا معلوم ہو اور اس کے لئے ایسے
وجود من لا یعلم اصلہ ونسبہ فی جملتہم	لوگوں کا ہونا ضروری ہے جن کے اصل و نسب کی اطلاع
اذ مع علمہم اصل الکل ونسبہم یقطع	نہ ہو اس لئے کہ اگر سب کے اصل و نسب کی اطلاع ہو
بخروجہ عنہم	گی تو امام کا اس اجماع سے خارج ہونا یقیناً معلوم ہوگا

اب آپ بغور ملاحظہ فرمائیں کہ یہ اجماع جس میں وجود امام اور اس کے قول کے دخول کی بناء محض تخیلات و توہمات پر قائم ہو کس طرح حجت ہے۔ ظاہر ہے کہ ایام غیبت کبریٰ میں نہ امام کے وجود پر کوئی دلیل قطعی یا ظنی قائم ہے اور نہ اس کے قول کے دخول پر کوئی حجت ہے تو ایسا عجیب و غریب اجماع حضرات شیعہ کے ہی نزدیک حجت ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس جگہ بحث کی بہت گنجائش ہے لیکن بخوف تطویل اس سے اغماض کرتا ہوں۔ اس سے ہم کو کیا بحث آپ جانیں اور آپ کے شہید ثانی اور آپ کا اجماع۔ صرف مقصود یہ ہے کہ اجماع اہل تشیع کے نزدیک حجت ہے اور جیسا کہ یہ بھی حضرت شہید ثانی کے کلام سے ثابت ہوا اس کا ثابت ہو گیا

اہل سنت کے نزدیک حجت سنیے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرۃ العینین کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں باید دانست کہ مذہب حق کہ شاہراہ ...

صحابہ وتابعین بآن رفتہ اند تفضیل حضرت ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ است بر غیر ایشان از صحابہ چہ علی مرتضیٰ و چہ حسنین رضی اللہ عنہم اجمعین و از عجائب امور آنست کہ این مسئلہ در زبان سلف از جملہ جزئیات بود کہ ہیچ عاقل دران شک نمی کرد اما قومی از مبتدعان کہ تتبع آثار صحابہ و تابعین [illegible] نباشد۔ دوسری جگہ اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ساوسا اجماع کہ اصل ثالث قرار دادہ اند از امور [illegible] باوجود کہ اجماع مستند نمی شود الا بعد قیاس دلیلی از کتاب وسنت و قیاس برای دو فائدہ است یکی آنکہ بسبب اجماع مسئلہ قطعی میشود و اگر اجماع نمی بود بسیار است کہ قطعی نباشد مثلاً صورتی مستند اجماع کتاب خبر واحد یا قیاس باشد دیگر آنکہ فاما چون مجتہدین بر مسئلہ اجماع کردند ماخذ خود ش بیان نمودہ اند [illegible] نقل ماخذ فاتر میگردد بجہت کفایت اجماع ازان [illegible] کہ مسئلہ اجماعیہ ماخذ آن [illegible] با [illegible] شبہہ منقول نیست۔ پس جب کہ یہ مسئلہ اجماعی اور مجمع علیہ سلف کا ہے بلکہ نزد سلف میں اجلی بدیہیات سے ہے تو یہ کہنا کہ مطلق اس پر کوئی دلیل قائم نہیں اور مجمع [illegible] کذب محض غلط ہوا۔

محدثین شیعہ کے نزدیک اصول و فروع خبر واحد سے ثابت ہوتے ہیں

معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ قطعی ہے اور کوئی دلیل عقلی و نقلی یقینی اس کے اثبات پر قائم ہے [illegible] مجیب کو باعتبار اپنے مذہب کے اعتراض کی گنجائش نہیں کیونکہ حضرات شیعہ کے مذہب میں اصول و فروع دین خبر آحاد و روایات سے ثابت ہو سکتے ہیں جیسے کہ معتبر اصول [illegible] دیکھئے خبر واحد جو قرائن [illegible] للعمل [illegible] اس کی بحث میں بعد بیان اختلاف کے [illegible] دلائل حجیت خبر واحد [illegible] لکھتے ہیں

[illegible]

اور اس سے کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں

وھو اتفاقنا من اھل الحرمین احتجوا [illegible] الصحابۃ والتابعین [illegible] ذلک [illegible] فی وقائع [illegible] [illegible] وتکرر ذلک [illegible] [illegible] ولم ینکر علیھم احد [illegible] لو [illegible] لنقل [illegible] [illegible] العادیۃ [illegible]

یعنی ہمارے موافقوں اور مخالف نے اسی جیسے طریقے سے حجت پکڑی ہے پس کہا کہ صحابہ اور تابعین نے اس امر پر اجماع کیا اس دلیل سے کہ وقائع مختلفہ کثیرہ میں خبر واحد پر عمل اور اس سے مستدل منقول ہے اور یہ امر مرۃ بعد اخری واقع ہوا ہے اور ان میں شائع ذائع ہے اور کسی نے ان کا انکار نہیں کیا ورنہ منقول ہوتا تو یہ [illegible] عادی [illegible] کو موجب ہے

تو اس بیان سے ثابت ہوا کہ [illegible] فضیلت پر [illegible] اخبار احاد [illegible] تو [illegible] مجیب کو [illegible] اعتراض نہیں جا سکتا [illegible] دلیل قطعی [illegible] تمام ہے اور یہ [illegible] خبر واحد [illegible] سے [illegible] قرائن [illegible] شروع بحث [illegible] ہے [illegible] اگر خبر واحد [illegible] قرائن [illegible] وجود قطعی ثابت ہے چنانچہ [illegible] سے مشہور [illegible] مسئلہ افضلیت میں قطع [illegible] کی جا سکے تو قرائن [illegible] مثل [illegible] فی العبادۃ [illegible] [illegible] قرائن [illegible] اہلبیت [illegible] کی حمایت [illegible] کتاب [illegible] شیعہ [illegible] واسطے [illegible] ہے اس [illegible] حجیت پر قائم [illegible] اعتبار احادیث [illegible] مسائل [illegible] نہیں کیونکہ [illegible] تعصب [illegible] قرائن کو [illegible] نہیں [illegible] خیال [illegible] عقل و نقل [illegible] ہے تو [illegible] حق کا عدول کرنا ہے

قولہ [illegible] متقدمین [illegible] ہیں [illegible]

عقائد نسفی کے شروع میں لکھا ہے و معرفۃ معتقداتهم ولقب التفصيلية بالکلام [illegible]
بغیر تفصیل علماء کا عقیدہ میں دخل کرنا اور بدون اقامت دلیل اس کا قائل ہونا اور ظنی جاودجہا
ثابت نہ کیونکر جائز ہوگا

اقول گذارش سابق سے واضح ہے کہ یہ اعتراض بالغور و تدبر جناب کا نہ ہوا ہے اگرچہ مقام غور کا تھا لیکن حضرت نے غور نہیں فرمایا ورنہ بمقتضائے خصلت یہ اعتراض نہ فرماتے کیونکہ اسی گذارش سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ بات کہ یہ اعتقاد بلا دلیل قطعی نہیں۔ لیکن حضرت مجیب بہانکو فرماویں ان کے علاوہ دیگر سامعین سے بھی حصول وثوق کا اثبات ہو سکتا ہے اور یہ بات سید علی ہمدانی کے دعوی تو آپ کے شبہ [illegible] قطعی [illegible] محسوس ہوا پس ان کے جواب کا تذکرہ تو قطع نظر ہے آپ کو اپنے ہوں کے ثبوت قطعی کا دعوی ہے تو [illegible] سے ثابت ہے کہ شیخ محمد بن حسن واسحاق نے [illegible] میں لکھا ہے

[illegible]	یعنی [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] بالرجعة وهي عقيدة [illegible]	[illegible]

[illegible] مذہب شیعہ [illegible] عقلی یعنی
معتقد [illegible] فرما دیجئے [illegible] قطعی نہ ہوسکے تو قطعی ہی سے ثابت کیجئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قول [illegible]

مگر ہمارے حضرت مجیب نے صرف خلفائے ثلاثہ پر ہی اکتفا فرمایا، اور با اعث منافیت محبت و وفاء تمسک بہ اہل بیت اپنے شیعہ رابع کا ذکر تک نہ کیا۔

اقول یہ امر بدیہی ہے کہ عدم ذکر شئے اس کے نفی اور بطلان کو مستلزم نہیں تو عدم ذکر حضرت امیر المومنین اور شیخین کا عدم ذکر اس وجہ سے نہیں کہ ان کی خدمت میں وا [illegible] ہیں کہ آیا ہی جو حضرت کے ساتھ حسن اعتقادی رکھتے ہیں جیسے دینی اعتقاد رکھتا ہوں جیسے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن اعتقادی ہونے دینی سمجھتا ہوں لیکن چونکہ مناظرہ میں متعلق شیعہ کے ذکر کی کچھ ضرورت نہیں ہوئی مختلف فیہ کا ذکر ہے چنانچہ بہی مثال سے خلفائے ثلاثہ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ورنہ حضرت مجیب بھی جانتے ہوں گے لیکن تحریر کرنے آپ کے ذمہ یہ انصاف اور تحقیق حق سے دور چھوڑ کر یہ اعتراض نہ فرماتے۔

قال الفاضل المجیب۔ [illegible] اس سے [illegible] سے قرما [illegible] شیعہ صحابہ کرام کو بر [illegible] جب [illegible] سے ثابت کرتے ہیں [illegible]

یقول العبد الفقیر الی مولاہ [illegible]
[illegible] حضرت مجیب نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انبیاء کے کفر کا ثبوت مذہب شیعہ کے موافق

[illegible]

شیخ صدوق علیہ الرحمہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی خصال میں روایت فرماتے ہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اصول الکفر ثلاثۃ الحرص و الاستکبار و الحسد فاما الحرص فان آدم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منہا و اما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم فابی و اما الحسد فابنا آدم حیث قتل احدہما صاحبہ حسدا۔

یعنی اصول کفر تین ہیں: حرص، تکبر اور حسد۔ لیکن حرص پس آدم جب کہ منع کیا گیا درخت سے تو حرص نے اس کو اس پر برانگیختہ کیا کہ اس میں سے کھا لیا، اور تکبر پس ابلیس جب کہ حکم کیا گیا سجدہ کا پس اس نے انکار کیا، اور حسد پس آدم کے دو بیٹے جب کہ ان میں سے ایک نے بھائی کو حسد سے قتل کر ڈالا۔

یہ حضرت آدم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کے بارے میں [illegible] روایت [illegible] صدوق [illegible] نقل [illegible] کتاب [illegible] ہے [illegible] حضرت [illegible] روایت [illegible] موجود ہے [illegible] صدوق [illegible] حضرت صادق [illegible] علامہ [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

عن عبد السلام بن صالح الہروی قال قلت للرضا یا ابن رسول اللہ اخبرنی عن الشجرۃ التی اکل منہا آدم و حوا ما کانت فقد اختلف الناس فیہا فمنہم من یروی انہا الحنطۃ و منہم من یروی انہا العنب و منہم من یروی انہا شجرۃ الحسد فقال کل ذلک حق قلت فما معنی ہذہ الوجوہ علی اختلافہا فقال یا ابا الصلت ان شجرۃ الجنۃ تحمل انواعا فکانت شجرۃ الحنطۃ و فیہا عنب و لیست کشجرۃ الدنیا و ان آدم علیہ السلام لما اکرمہ اللہ تعالی ذکرہ باسجاد ملائکتہ لہ و بادخالہ الجنۃ قال فی نفسہ ہل خلق اللہ بشرا افضل منی فعلم اللہ عز و جل ما وقع فی نفسہ فناداہ [illegible] ساق العرش [illegible] مکتوبا [illegible] رسول اللہ علی [illegible] امیر المؤمنین و زوجتہ فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین و الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ [illegible]

لوگوں نے اس میں بہت اختلاف کیا ہے، کچھ ایسے کہتے ہیں کہ وہ گندم کا درخت تھا اور بعض ایسے روایت کرتے ہیں کہ وہ انگور کا درخت تھا اور بعض نقل کرتے ہیں کہ وہ حسد کا درخت تھا۔ آپ نے فرمایا [illegible] درخت [illegible] جنت [illegible] فرشتوں [illegible] آدم [illegible] سجدہ [illegible] بہشت [illegible] حضرت [illegible] امیر المومنین [illegible] فاطمہ [illegible] حسن [illegible] حسین [illegible]

فتسلط الله عليه الشيطان حتى أكل من | اور ان کے ترجمہ کی ضرورت کہ پس خدا تعالیٰ نے ان
الشجرة التي نهى عنها وتسلط على حواء | پر شیطان مسلط کر دیا یہاں تک کہ اس درخت
فنظرت الى فاطمة بعين الحسد حتى اكلت | سے کھایا جس کی ممانعت تھی اور حوا نے فاطمہ کی
من شجرة ... | طرف حسد کی نظر سے دیکھا تو اس پر بھی شیطان مسلط
من ... [illegible] | ہو اور اس نے بھی اسی درخت سے کھا لیا پس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسد ناجائز اور مذموم ہو تو اس حدیث کو اس جگہ غبطہ پر محمول کرنا ممکن ہے۔ اور اگر بفرض محال حسد کے معنی غبطہ کے ہوں تاہم جب کہ خود وہ تعالیٰ نے سخت تاکید سے ممانعت فرمائی اور ان الفاظ سے فرمایا ... [illegible] تو اس کے بعد اور مثل حسد ہونے میں کیا کلام باقی رہا تو اس صورت میں اس کا ارتکاب مثل ارتکاب حسد کے ہوا اور ارتکاب حرام ہوا تو کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت آدم کو صرف ترک عزیمت الٰہیہ پر اس قدر مغضوب اور مطرود فرمایا حالانکہ اس وقت ... [illegible] تو کسی کا کچھ نقصان نہ تھا لیکن دین میں جس جگہ ... [illegible] ... مغضوب ہو گئی ... [illegible] ہوئے اور خدا تعالیٰ ... [illegible] ہے کہ ... [illegible] نے بھی ذکر ... فرمایا ... روایت ...

[illegible]

[illegible]

[illegible] — گیا اس سبب سے کفر کو پہنچ گیا تھا [illegible]

[illegible] — نہیں بلکہ ایسی حالت کو پہنچ گیا تھا کہ بس

[illegible] — حالت میں [illegible] ہلاک تھی

[illegible] ظاہر ہے کہ یہ حالت جس میں موت ہلاکت کے ساتھ تعبیر کی جاوے یہ وہی حالت ہے جو معصیت کے ارتکاب کی حالت ہوا کرتی ہے۔

ملا باقر مجلسی سے مولانا مولوی حیدر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے [illegible] حضرت جناب امام زین العابدین [illegible] [illegible]

[illegible]

اور روایت [illegible] بیان سے صریح انکار کر دیا پس اس کی سزا میں [illegible] بلکہ اسی طرح حضرت آدم [illegible] کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے ولایت [illegible] پیش کی گئی [illegible] سے محفوظ رہے ورنہ عقوبت میں مبتلا ہوئے چنانچہ حضرت [illegible] حضرت ابراہیم کا آگ میں [illegible] یا حضرت یوسف کا [illegible] میں مقید ہونا [illegible] چنانچہ صاحب [illegible]

[illegible]

اہلبیت کی جناب میں حضرات شیعہ کی گستاخیاں

[illegible]

علاوہ ازیں اگر آپ ساکت و صامت رہے تو اور کیا یہ وصیت ابوبکر و عمر کے قتل کے وقت فراموش ہو گئی تھی اور نیز جب حضرت عباس کے جھگڑا میں [illegible] منہیں ہوئی تھی اور تاشیب کی حضرت فاطمہؓ منع کو حضرت امیرؓ تھیں اور کیا حضرت امیرؓ کی نسبت ایسے کلمات مستثنیٰ جو اور دن میں بھی معیوب ہیں ان کو ناجائز نہ تھے اگر [illegible] کو حضرت کا یہ ارشاد حق کا [illegible] میں نماز متکلمین نے نقل کیا ہے [illegible] فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبها اغضبنی [illegible] بات یہ ہے کہ آپ کا سکوت حق تھا تو معاذ اللہ حضرت فاطمہؓ سے ایسے کلمات مستثنیٰ حضرت [illegible] شان میں ہرگز عصمت سے نہیں ہو سکتی

شیعہ کے نزدیک حضرت فاطمہؓ اہلبیت سے خارج ہیں

علاوہ ازیں [illegible] شیعہ نے حضرت فاطمہ [illegible] اہلبیت سے [illegible] [illegible] جیسا کہ صاحب [illegible] نے اصول کافی سے نقل کیا ہے

[illegible]

اور نیز بعض علمائے شیعہ کے کلام سے بھی [illegible] تقویت ہوتی ہے چنانچہ شیخ مفید [illegible] میں [illegible] شیعہ کا بیان کیا ہے کہ [illegible] معصوم [illegible]

[illegible]

[illegible] بضعۃ منہ [illegible] میں داخل ہیں کیونکہ حضرت کا جز ہیں

اس جگہ شیخ مفید نے دو دلیلیں بیان کیں پہلی دلیل بصراحت تمام لفظ آل کے ائمہ کے ساتھ خاص ہونے پر اور حضرت فاطمہؓ کی آل سے خارج ہونے پر دلالت کرتی ہے اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ آل کا ائمہ کے ساتھ خاص ہونا مجمع علیہ حضرات شیعہ کا ہے۔ دوسری دلیل جناب فاطمہؓ کے معصومہ نہ ہونے پر دال ہے کیونکہ ہمارا استحقاق غایت تعظیم کے لئے معصوم ہونا قرار دیا ہے اور ظاہر اس سے حضرت فاطمہؓ کے خارج ہونے کا شیخ کو ہوا ہو یہ بعید ہو تو بطور رفع توجہ [illegible] کہ حضرت سیدۃ النساء علیہا السلام کا استحقاق غایت تعظیم کو بسبب [illegible] حضرت علی [illegible] ثابت فرمایا۔ علاوہ ازیں علامہ مجلسی نے [illegible] [illegible] عصمت کو [illegible] امامت [illegible] ہے [illegible] [illegible] عصمت لازم امامت [illegible] تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ معصوم نہیں ہیں کیونکہ آپ قطعاً امام نہیں تو معصوم بھی نہیں

پس ان دونوں دلیلوں سے صاف واضح ہوا کہ حضرت [illegible] آل میں داخل ہیں اور نہ معصوم ہیں [illegible] ایک تعبیر سے بغیر حدیث کے حضرت فاطمہؓ کا اہلبیت میں داخل ہونا اسی قدر ثابت ہے جس قدر [illegible] کا داخل ہونا ثابت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ سوائے جناب امیرؓ اور جناب حسینؓ کے [illegible] داخل نہیں [illegible] جناب فاطمہؓ [illegible] تعجب ہے کہ [illegible] داخل۔ جس جگہ قطعاً تعبیر سے خارج ہوں وہ اہلبیت [illegible] معصوم ہو جائیں اور جو قطعاً تسلیم کیا [illegible] تعبیر سے بلکہ ان ہونے سے بھی خارج کر دیں سبحان اللہ یہ حضرات شیعہ کا ہی دل و گردہ ہے بیشک [illegible] حضرات نے [illegible] حضرت فاطمہؓ کو اہلبیت اور عصمت سے خارج [illegible] اہلبیت سے ہی نکال چکے اور عصمت سے خارج [illegible] حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی طرف منسوب کرنا [illegible] ہوگا

حضرت امام حسینؓ [illegible] کی نسبت روایت کرتے ہیں کہ [illegible] آپ نے [illegible] وقت [illegible] سے [illegible]

روایت امام اعظم شیعہ نے بیان کی ہے لیکن ترجمہ فارسی اس کا ازالۃ الغین میں فاضل جالشی کی کتاب فوائد آصفیہ و مواعظ حسنہ سے نقل کیا گیا ہے اس لئے وہ لکھتا ہوں۔ روزے مہمانے پیش حضرت امام حسینؓ نازل گردید پس امام حسین قدری قرض گرفتہ برائے خرید نان خورش نداشت کہ نان را با آن حاضر سازد و دران روز تا چند مشکہائے عسل از طرف یمن بخدمت حضرت امیر رسیدہ بود پس امام حسین بقنبر خادم فرمودند کہ دہن مشکی را از مشکہائے بکشاید چون کشود حضرت بقدر یک رطل از ان مشک عسل گرفتند و مہمان خورانیدند پس چون امیر علیہ السلام خواست کہ مشکہا را میان مستحقین آن قسمت نماید از قنبر پرسید کہ کسی دہن این مشکہا کشودہ قنبر عرض کرد کہ بلے یا امیر المومنین و سرگذشت را نقل نمود چون حضرت امیر حرف او را شنید در غضب شدہ فرمود علی بحسین حسین را حاضر سازند چون حضرت امام حسین حاضر شد حضرت امیر درہ برداشت امام حسین گفت بحق عمی جعفر یعنی بحق و حرمت عم من از تقصیر من درگذر و عادت حضرت امیر المومنین بود کہ ہرگاہ کسے بحق جعفر میگفت پس غضب آنحضرت تسکین می یافت پس حضرت امیر فرمود ما حملک ان اخذت منہ قبل القسمۃ چہ چیز باعث شد ترا کہ قبل از قسمت آن بآن متصرف شدی امام حسینؓ عرض نمود کہ حق ما در وے است چون قسمت می شد حصہ یک رطل از حصہ خود دخل میکردم حضرت امیر فرمود کہ پدر تو فدائے تو باد کہ ترا نمی رسید کہ از آن منتفع شوی پیش از انکہ مسلمانان منتفع شوند آگاہ باش کہ اگر نمی بود کہ دیدہ بودم کہ دندانہائے ترا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می بوسید ہر آئینہ من ترا درین وقت میزدم بعد ازان حضرت امیر خود درہمی کہ در کنار ردائے خود بستہ بود بقنبر داد و فرمود کہ قسم اول عسل از بازار خرید و بیار چون آورد عقیل قسم خوردہ میگوید کہ گویا می بینم کہ ہر دو دست دہن مشک را حضرت امیر گرفتہ بود قنبر عسل را دران دخل میکند بعد ازان حضرت امیر علیہ السلام دہن مشک را می بست و میگریست و میفرمود اللہم اغفر للحسین فانہ لم یعلم خداوندا تقصیر حسینؓ درگذر کہ او نادانستہ این کار کردہ است انتہی ملخصا

بموجب مضمون اس روایت کے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے شہد میں سے بلا اجازت امام و قبل القسمت کہ جس میں دوسرے مسلمانوں کے حقوق بھی تھے لے کر تصرف کیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ خیانت کچھ آپ کے نزدیک معصیت نہیں کیا مسلمانوں کے مال میں بلا قسمت و اجازت تصرف کرنا امام کے پیچھے چلے جانے سے کچھ کم

ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال تو فشت از بام ہے کہ حضرت نے خلافت نبوت جو نیابت رسول ہے۔ معاذ اللہ ایک کافر کو سونپ دی حالانکہ آپ کے ساتھ باعتبار ظاہر بھی فوج کثیر تھی اور فی الحقیقت آپ کو پھر اس کی حاجت نہ تھی۔ کیونکہ آپ کو اپنی موت کا تو حال معلوم ہوگا تو پھر آپ کو خوف کس بات کا تھا تو یہ معصیت اور ظلم و کفر پر اعانت نہیں تو کیا ہے جس کی بابت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کو علمائے شیعہ نقل کرتے ہیں۔ لو جز انفی لکان احب الی مما فعلہ اخی الحسن۔ یعنی اگر میری ناک کٹ جاتی تو اس سے بہتر تھا جو میرے بھائی حسنؓ نے کی کہ معاویہؓ کو خلافت سپرد کر دی۔ جز انفی کے آپ معنی جانتے ہوں گے۔ خواہ حقیقی سمجھئے یا مجازی ہر کیف یہ خلع خلافت و صلح معاویہ ایسی حرکت تھی جس کو امام معصوم اپنی ناک کٹنے سے بدتر ارشاد فرماتا ہے۔ تو اگر امام حسینؓ کا قول حق ہے تو فعل امام حسن رضی اللہ عنہ کا کبیرہ اور معصیت ہے اور اگر خلاف ہے تو کذب امام معصوم کے کلام میں لازم آتا ہے اور کذب معصیت کبیرہ ہے اور مکروہ کے خلاف تو پھر معلوم نہیں کہ صحابہ نے کیا ایسی خطا کی جس سے ہوئی اور فی معصیت سے کرام ہونے سے خارج ہوئے اور انبیاء اور ائمہ باوجود دیکھ ان کے کفر و معاصی نقل کئے جاتے ہیں پھر ان کو کرام کہے جاتے ہیں۔

صحابہ مقبولین شیعہ کے حالات

انبیاء و ائمہ کا حال تو مجملاً سن لیا اب اصحاب مقبولین کی کیفیات و حالات بھی ملاحظہ ہوں تاکہ اس دعوی کی تصدیق ہو جاوے جیسے مجیب نے فرمایا ہے بخوبی ہو جاوے کہ حاشا وکلا کہ شیعہ صحابہ کرام کو برا سمجھتے ہوں۔ منجملہ صحابہ کرام مقبولین شیعہ کے عبداللہ بن عباس ہیں۔ ان کی نسبت قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین میں تحریر فرماتے ہیں۔ علامہ حلی در خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال آوردہ کہ عبداللہ بن عباس بن عبد المطلب خاص حضرت امیر و تلمیذ او بود و حال در جلالت و اخلاص او با آنحضرت اشہر از انست کہ مخفی ماند و کشی بوجہ در کتاب خود بعضی از روایات آوردہ کہ متضمن قدح است در ابن عباس و حال آنکہ شان ابن عباسؓ اجل از انست و ما آن روایات را در کتاب کبیر رجال آوردہ ایم و جواب از آنہا گفتہ ایم این است تمام کلام علامہ حلی مقام و معاصر جیسے قرار دے کہ در روایات کشی مشہور در جرح بعضی آنہا ابن عباس ہست و مؤلف این کتاب را بایان آن اعتقاد است آنچہ علامہ در کتاب کبیر خود ذکر کردہ منظم

تاہم اس شعر کے سبب وہ مجملاً حال حضرت ابن عباسؓ کا تو معلوم ہو چکا۔ اب ان عباس کی تفصیل سنیئے۔ یہ ہی حضرت ابن عباس ہیں کہ آپ اور آپ کے بزرگوار اصحاب کرام میں شمار کرتے ہیں جنکو حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا فرصت و موقع پا کر بیت المال وہاں کا لوٹ کر اور خیانت کر کے اپنے گھر آ بیٹھے۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے جو اردو گیا خط ان کے نام اس معاملہ میں لکھا ہے دیکھنے کے قابل ہے نہج البلاغت سے بعینہ نقل کرتا ہوں

ومن كتاب له عليه السلام الى بعض عماله
اما بعد فاني كنت اشركتك في امانتي وجعلتك
شعاري وبطانتي ولم يكن رجل من اهلي اوثق
منك في نفسي لمواساتي وموازرتي واداء الامانة
الي فلما رايت الزمان على ابن عمك قد كلب
والعدو قد حرب وامانة الناس قد خزيت
وهذه الامة قد فنكت وشغرت قلبت لابن
عمك ظهر المجن ففارقته مع المفارقين
وخذلته مع الخاذلين وخنته مع الخائنين
فلا ابن عمك آسيت ولا الامانة اديت
وكانك لم تكن الله تريد بجهادك وكانك
لم تكن على بينة من ربك وكانك انما كنت
تكيد هذه الامة عن دنياهم وتنوي غرتهم
عن فيئهم فلما امكنتك الشدة في خيانة الامة
اسرعت الكرة وعاجلت الوثبة واختطفت
ما قدرت عليه من اموالهم المصونة
لاراملهم وايتامهم اختطاف الذئب الازل
دامية المعزى الكسيرة فحملته الى الحجاز
رحيب الصدر بحمله غير متاثم من اخذه كانك

اما بعد میں نے تجھ کو شریک کیا تھا اپنی امانت میں
اور بنایا تھا تجھ کو اپنا [illegible] اور رازدار میرے
کنبے میں [illegible]
کے لئے تجھ سے زیادہ معتبر کوئی
تھا پس جب تو نے دیکھا کہ زمانہ تیرے چچا زاد
پر [illegible] اور دشمن غضبناک ہے اور لوگوں کی
امانت ذلیل ہو گئی اور یہ امت [illegible]
ہو گئی [illegible]
[illegible] کر دی اور جدا ہو گیا [illegible] جدا ہونے
والوں کے ساتھ [illegible]
والوں کے ساتھ اور تو نے بھی خیانت کی خیانت
کرنے والوں کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حدرت الى اهلك تراثك من ابيك وامك
فسبحان الله اما تؤمن بالمعاد او ما تخاف
نقاش الحساب ايها المعدود كان عندنا من
ذوي الالباب كيف تسيغ شرابا وطعاما وانت
تعلم انك تاكل حراما وتشرب حراما وتبتاع
الاماء وتنكح النساء من اموال اليتامى والمساكين
والمؤمنين والمجاهدين الذين افاء الله عليهم هذه
الاموال واحرز بهم هذه البلاد فاتق الله واردد
الى هؤلاء القوم اموالهم فانك ان لم تفعل ثم
امكنني الله منك لاعذرن الى الله فيك ولاضربنك
بسيفي الذي ما ضربت به احدا الا دخل النار
ووالله لو ان الحسن والحسين فعلا مثل الذي فعلت
ما كانت لهما عندي هوادة ولا ظفرا مني بارادة
حتى آخذ الحق منهما وازيح الباطل عن مظلمتهما
واقسم بالله رب العالمين ما يسرني ان ما اخذته
من اموالهم حلال لي اتركه ميراثا لمن بعدي فضح
رويدا فكانك قد بلغت المدى ودفنت تحت الثرى
وعرضت عليك اعمالك بالمحل الذي ينادي الظالم
فيه بالحسرة ويتمنى المضيع فيه الرجعة ولات حين مناص

بکری کو لے بھاگے ویسا ہی تو لے گیا اس مال کو حجاز
کی طرف جہاں تیرا باش تھا اور اس کو لے جانے میں گناہ
نہ سمجھتا تھا گویا تو اپنے باپ ماں کی میراث اپنے
اہل میں لے جاتا ہے سبحان اللہ کیا تجھ کو قیامت کا یقین نہیں
ہے کیا تو [illegible]
نزدیک عقلمندوں میں شمار ہے تو کیونکر پیتا ہے اور کھاتا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نزدیک معذور ہوں گا اور تجھ کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان کے اموال سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ملک منہو نقان ہم موصوف کا جمع ... میں ہیں ان کی ہیں تھا حضرت نے فرمایا تھا

اہل اسحٰق کی ... [illegible]

[illegible]

ناصیاں اوور ثنا ... [illegible]

[illegible]

چہ بعد میں ایک دوسرے خط کے کاتب ہے اقوی مروی ہے ان ابن کتاب الاذن ابو عبداللہ

بن عباس کی اھو ... بعض نسخے میں کان ما نبالہ ... بصرہ قطع نظر اس سے

کہ حضرت رضی نے اپنی ناموس ... کی مخالفت کے سلسلے میں بعض خط تحریر فرمایا در حالت

[illegible]

حضرت عباسؓ کی درخواست بیعت اور حضرت علیؓ کا انکار

اور یہی حضرت عباس ہیں کہ انھوں نے بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہا تھا کہ حضرت علیؓ سے کہیں کہ ہاتھ پھیلائیے بیعت کروں لیکن حضرت ہی نے تعلل و تردد فرمایا اور حضرت نے بیعت قبول نہ کی [illegible] قبول فرماتے آپ کو معلوم تھا کہ حق ابوبکرؓ کا ہے نہج البلاغت میں وہ خطبہ مذکور ہے جس میں حضرت عباس کی درخواست بیعت کا ذکر ہے اور قاضی صاحب [illegible] نے [illegible] میں بعض [illegible] عباس لکھا ہے [illegible] از وفات حضرت پیغمبر حضرت [illegible]

[illegible]

باوجود حضرت عباس کے [illegible] خلافت کے [illegible] سے [illegible] بیعت [illegible] درخواست پر [illegible] فرمایا اور [illegible] حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی [illegible] رفاقت اور حضرت امیر کی ترک رفاقت [illegible] زیادہ ہے پس جب کوئی معصیت [illegible] سے نکل [illegible] تو حضرت باوجود [illegible] جوش و خروش ہوگئی [illegible] اکثر جنہوں نے صحابہ کے [illegible] سے [illegible] بن [illegible] حسب شرع [illegible] سے [illegible] میں [illegible] عباس [illegible] اور [illegible] صحابی [illegible] ہیں [illegible] محمد بن مسلمہ کے [illegible] ہونے [illegible] روایت [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] ضعیف [illegible] مشہور [illegible] ہوتے تھے

[illegible] صاحب تحفہ [illegible] کے صحابیہ [illegible] مسعود و مولائیں [illegible] سے شمار [illegible] اور [illegible] صاحب خلاصۃ الاقوال نے مخلصین کے شمار کیا ہے [illegible] حضرت [illegible] نے [illegible] اور ابو ذر و سلمان و مقداد [illegible] بڑی [illegible] کہ [illegible] علیہ [illegible] باقر کے [illegible] حاصل یہ ہے کہ [illegible] کوئی معصوم [illegible] نہیں پایا [illegible] مثل [illegible] سے [illegible] ہوں [illegible] سلمان [illegible] سے غافل ہوں [illegible] روایت [illegible] ابوذر [illegible] سلمان مقداد [illegible] معصیت سے [illegible] حضرت [illegible] ہونے سے خارج ہوئے

کوئی صحابی معصیت سے خالی نہیں

علاوہ [illegible] صحابہ سے [illegible] صحابی [illegible] معصیت نہیں [illegible] روایت [illegible] مقداد کے [illegible] عباس [illegible] ابوذر [illegible] حضرت [illegible] روایت [illegible]

الثلاثة قال وجد عمار بن یاسر [illegible] فضرب [illegible] قال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاجة [illegible]

[illegible] کے پاس [illegible] تین آدمیوں کے اور [illegible] امام ابو جعفر فرماتے ہیں [illegible] [illegible] سینہ پر ہاتھ مارا اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور تفسیر صافی میں بھی لکھا ہے ولم یبق مع رسول اللہ الا ابو دجانہ [illegible] خرشہ و علی [illegible] بن قیس بن کلاں سے مروی ہے جس کا ترجمہ [illegible] سے حق الیقین میں کیا ہے

قال علی کان اللہ [illegible]

جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں ہو سکتی اور شیعہ کے نزدیک سب غیر مومن ہیں تو ان کے نزدیک بھی صحابہ معتبر نہیں ہو سکتی تو اس سے ثابت ہوا کہ اہلسنت سب کو بہتر [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] شیعہ سب کو برا سمجھتے ہیں [illegible]

[illegible]

حضرت صحابہ کرام اور اہلسنت نیز شیعہ اور متعہ

[illegible]

صحابہ مقبولین شیعہ بارہ ہزار تھے

پس اب دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے مجیب کا فرمانا [illegible]

[illegible]

مخالفت کرنا چاہیے مثلاً کہیں کہ صحابہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں
ایسی صفات کو صفات مادحہ کہتے ہیں صفات کا شعور نہیں کہتے یاد رکھیے گا اور جب یہ صفت
مادحہ ہوئی تو بس محل ثبت بیّنا و منافرت ہی ہے

بحث فضائل صحابہ

قول۔ کل صحابہ کا کرم ہونا کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ [illegible] اقوال [illegible] صحابہ
[illegible] صاحب تحفہ کی تحقیق سے جن کو آپ خود [illegible] ثابت نہیں [illegible]
ان کے [illegible]

قول معقول شاہ [illegible] صحابہ کا کرام ہونا علاوہ کتاب اللہ کے خود آپ کی روایات
[illegible] سے بھی ثابت ہوتا ہے جیسے مختصر [illegible]

آیات دالہ بر فضائل صحابہ

[illegible] ارشاد فرماتا ہے

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	[illegible]
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ	[illegible]
الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

واختلف في المعنى بالخطاب فقيل هم المهاجرون خاصة وقيل هو خطاب للصحابة ولكنه يعم سائر الامة	اختلاف ہوا ہے کہ خطاب سے کون مخاطب مراد ہے بعض نے کہا صرف مہاجرین مراد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خطاب صحابہ کو ہے لیکن تمام امت کو شامل ہے
(۲) لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ	نہیں وہ برابر صاحب کتاب کے ایک جماعت ہے قائم پڑھتے ہیں [illegible] کے اوقات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قرآن جو اپنے دین کو چھوڑ کر [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] تفسیر صافی [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۳) [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

بنو حارثہ من اوس وکان جناح العسکر — اور بنو حارثہ قبیلہ اوس سے اور لشکر کے دو بازو تھے

اس جگہ حضرت مفسر صافی وقمی کی دیانت وامانت قابل تماشا ہے وہ طائفتان منکم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عبد اللہ بن ابی رئیس منافقین اور اس کے اصحاب ہیں اول تو اس سے لفظ طائفتان جو تثنیہ واقع ہے صریح انکار کرتا ہے۔ بعد اس کے لفظ منکم اس کی مخالفت سے پھر بالاں جو حق تعالیٰ فرماتا ہے اللہ ان کا ولی ہے تو اگر منافقین کے ساتھ خدا تعالیٰ کی موالات ثابت ہو جائے گی تو بہت سے دلائل قطعیہ شیعہ کا استیصال ہو جائے گا

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

تحقیق جو لوگ پھر گئے تم میں سے جس دن کہ ملیں دو جماعتیں سوا اس کے نہیں کہ ڈگمگایا ان کو شیطان نے بعض اس چیز کے سبب کہ کمایا انہوں نے اور تحقیق معاف کیا اللہ نے ان کو تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے

(۵) اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا

جن لوگوں نے قبول کیا حکم اللہ کا اور رسول کا پیچھے اس کے کہ پہنچا ان کو زخم واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے نیکی کی ان میں سے اور پرہیزگاری کی ثواب ہے بڑا وہ لوگ کہ کہا ان کو لوگوں نے کہ تحقیق لوگوں نے جمع کیا ہے واسطے تمہارے پس ڈرو ان سے پس زیادہ کیا ان کو ایمان میں

[illegible]

(۶) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

پس قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تمہارے بعض سے ہیں پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ میری کے اور لڑے اور مارے گئے البتہ دور کروں گا ان سے برائیاں ان کی اور داخل کروں گا ان کو بہشتوں میں جاری ہیں نیچے ان کے نہریں ثواب ہے اللہ کے پاس سے اور اللہ کے پاس ہے اچھا ثواب

[illegible]

کہ ان سے وقوع سیئہ کچھ ممتنع نہیں ہے اور نہ قادح ان کی افضلیت کو ہے۔

(۷) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ

اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ خدا کے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ وہ ہیں ایمان لانے والے سچے ان کے واسطے بخشش ہے اور رزق ہے با کرامت۔

حق تعالیٰ شانہ نے اس آیت شریفہ سے مہاجرین وانصار کے حق میں افضلیت فی الایمان کی بشارت دی اور صیغہ فصل کے توسط سے جو حصر کو مفید ہے ان کے کمال ایمان کو محقق فرمایا اور ان کے لئے مغفرت اور ثواب رفیع کا وعدہ فرمایا لیکن افسوس کہ حضرات شیعہ نے ان کے حق میں مغفرت عظیم کو لعنت فاحشہ سے اور ایمان کامل کو کفر شدید سے اور ثواب کریم کو عذاب عظیم سے بدل دیا۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم

(۸) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

اور سبقت کرنے والے اول مہاجرین اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی ان کی ساتھ نیکی کے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے اور تیار کیں واسطے ان کے بہشتیں جاری ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا بڑا۔

اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ نے مہاجرین وانصار کی جو کچھ مدح فرمائی محتاج شرح نہیں حضرات شیعہ اس کی تاویل بلکہ تحریف میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کر سکتے کہ اس کو ابوذر و مقداد وغیرہ کے ساتھ مخصوص فرمائیں اور پہلے ان کے حالات معلوم ہو ہی چکے ہیں علاوہ ازیں تخصیص بے دلیل عام الفاظ عموم سے ہے باطل بالاتفاق۔

(۹) لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا

تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے پس جانا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اتاری تسکین ان پر اور انعام دی ان کو فتح نزدیک

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور یہ لوگ واسطے ان کے بھلائی ہے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے تیار کی ہیں اللہ نے واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے یہ ہے مراد پانا بڑا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لاوے گا اللہ ایک قوم کو پیار کرتا ہے وہ ان کو اور پیار کرتے ہیں وہ اس کو [illegible] اوپر مسلمانوں کے [illegible] اوپر کافروں کے جہاد کریں گے بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈریں گے ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والے سے یہ بزرگی اللہ کی ہے دیتا ہے اس کو جس کو چاہتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا سوائے اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اس کا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں جو قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ [illegible]

یہ رسول [illegible] بعض ان کے کو اوپر بعض کے [illegible] ان میں سے وہ ہے کہ کلام کیا اللہ نے اور بلند کیے بعض ان کے کے درجے [illegible] اور دیے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے [illegible]

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

پس خوش ہو ساتھ اس سودے اپنے کے جو سودا کیا تم نے ساتھ اس کے اور یہ وہ ہے مراد پانا بڑا۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے تعریف کرنے والے سیر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے ساتھ اچھی بات کے اور منع کرنے والے بری بات سے اور نگاہ رکھنے والے حدوں اللہ کی کو اور خوشخبری دے ایمان والوں کو

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

البتہ تحقیق مہربان ہوا اللہ اوپر نبی کے اور مہاجروں کے اور انصار کے جو پیچھے ہوئے اس کے بیچ وقت تنگی کے [illegible] بعد اس کے کہ نزدیک تھا کہ پھر جاویں دل ایک فریق کے ان میں سے پھر مہربان ہوا اوپر ان کے تحقیق وہ ساتھ ان کے شفقت کرنے والا مہربان ہے اور اوپر ان تینوں شخصوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی اوپر ان کے زمین باوجود فراخی اپنی کے اور تنگ ہو گئیں اوپر ان کے جانیں ان کی اور جانا انہوں نے یہ کہ نہیں جگہ پناہ کی اللہ سے مگر طرف اسی کی پھر مہربان ہوا اوپر ان کے تاکہ توبہ کریں تحقیق اللہ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے [illegible] درجہ نزدیک اللہ کے اور یہ لوگ وہی ہیں مراد پانے والے خوشخبری دیتا ہے ان کو رب ان کا ساتھ رحمت اپنی کے اور رضامندی کے اور بہشتوں کے [illegible] واسطے ان کے بیچ ان کے نعمت ہے ہمیشہ رہنے والی [illegible] بیچ ان کے ہمیشہ تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا

وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

یہ جو اس کو تحقیق اللہ البتہ زور آور ہے غالب ہے وہ لوگ اگر قدرت دیں ہم ان کو بیچ زمین کے قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو اور حکم کریں ساتھ بھلائی کے اور منع کریں ناشائستہ سے اور واسطے اللہ کے ہے انجام سب کاموں کا

۱۵ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اور محنت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اس کی کے اس نے برگزیدہ کیا تم کو اور نہیں کی اوپر تمہارے بیچ دین کے کچھ تنگی راہ باپ تمہارے ابراہیم کی اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے سے اور بیچ اس کے تاکہ ہووے رسول گواہ اوپر تمہارے اور ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے پس قائم رکھو نماز اور دو زکوٰۃ کو اور پکڑو ساتھ اللہ کے وہی ہے دوست تمہارا پس بہت اچھا دوست ہے اور اچھا مددگار

۱۶ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا

وہی ہے جس نے اتاری تسکین بیچ دلوں ایمان والوں کے تاکہ زیادہ ہوویں ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے اور اللہ ہی کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا تاکہ داخل کرے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ ان کے اور دور کرے ان سے برائیاں ان کی اور ہے یہ نزدیک اللہ کے مراد پانا بڑا

۱۷ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ

تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تاکہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی اور پاکی بولو اس کی

قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا

پھر جاؤ گے جیسا پھر گئے تھے پہلے سے عذاب کرے گا تم کو عذاب درد دینے والا نہیں اوپر اندھے کے تنگی اور نہ اوپر لنگڑے کے تنگی اور نہ اوپر بیمار کے تنگی اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی داخل کرے گا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور جو کوئی پھر جاوے گا عذاب کرے گا اس کو عذاب درد دینے والا

۱۸ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جس وقت بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے پس جانا جو کچھ بیچ دلوں ان کے تھا پس اتاری تسکین اوپر ان کے اور بدلہ دیا ان کو فتح نزدیک اور غنیمتیں بہت کہ لیویں گے ان کو اور ہے اللہ غالب حکمت والا

۱۹ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

جس وقت کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بیچ دلوں اپنے کے ضد ضد جاہلیت کی پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر ایمان والوں کے اور لازم کی ان پر بات پرہیزگاری کی اور تھے زیادہ حقدار ساتھ اس کے اور لائق اس کے اور ہے اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا

۲۰ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ

محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کافروں کے مہربان ہیں آپس میں دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرتے سجدہ کرتے ڈھونڈتے ہیں فضل اللہ سے اور رضامندی نشانی ان کی بیچ مونہوں ان کے ہے اثر سجدے سے یہ صفت ان کی ہے بیچ توریت کے اور صفت ان کی بیچ انجیل کے مانند کھیتی کے کہ نکالی اس نے سوئی اپنی پس قوی کیا اس کو پس موٹی ہوئی پس سیدھی کھڑی ہوئی اوپر نال اپنی کے

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

چنانچہ کے خوش آتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تاکہ غصہ [illegible] مسلمانوں کے کافروں کو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو [illegible] ان میں سے بخشش اور ثواب بڑا

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ [illegible] وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

نہیں برابر تم میں سے وہ [illegible] [illegible]

[illegible]

وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رکھتے ہیں [illegible] [illegible]

[illegible]

کتب شیعہ میں صحابہ کا کرام و بزرگ ہونا

[illegible]

وكان في سنة معي ملاحة لذكوني ترك [illegible]
سني وما [illegible] في سني فان صحابي [illegible]
[illegible]

اختیار کرو گے ہدایت پاؤ گے اور
صحابہ کے جس قول کو لو گے ہدایت
پاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف
تمہارے لئے رحمت ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

اصحابه وواحد منهم [illegible]
الله عنه [illegible]
[illegible]

گو ہے یا اُن میں سے کسی سے بھی [illegible]
[illegible]

امام کی تفسیر ہی ہے

[illegible]

جمع الاخبار میں ہے

[illegible]

[illegible]

فالجواب توجیهه بعد ذلک بما یلیق — جواب میں فرما دیجئے کہ تو بعض احادیث میں [illegible]

[illegible] — کی گئی ہیں

اور کہ اس ارشاد سے صاف ثابت ہے کہ [illegible] روایات حدیث میں [illegible] اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ ہر شے کے سوا پرواز کرنے پر وہ مجبور ہو جائیں گے [illegible]

[illegible]

وهم قليل لا ينتصرون [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہو چکے ہیں

[illegible] اس طرح سے نقل کرتے ہیں

[illegible]

المصائب بعد ان الاسلام [illegible]

اور ان کے مصائب اسلام میں [illegible] ان دونوں پر [illegible] ان کو اجر [illegible] ہے

[illegible]

اور ابو سعید [illegible] سے حضرت ابوبکر و عمر کے حق میں [illegible]

[illegible]

[illegible] ابا بکر [illegible]

[illegible] قال رسول الله [illegible]

[illegible]

سلام فرمایا آپ نے [illegible] فرمایا کہ میں ابوبکر کی [illegible] اور فضیلت کا منکر نہیں ہوں [illegible] اس حدیث [illegible] حدیث کی شان [illegible]

[illegible]

اس روایت [illegible] فضیلت کا منکر نہیں [illegible] روایت [illegible] حضرات شیخین [illegible]

[illegible]

سکتے تاکہ ان سے بعض امور معلوم فرماوے حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ	اور یہ دن ایسے ہیں جو پھیرتے ہیں ہم ان کو درمیان لوگوں کے اور تاکہ ظاہر کرے حق تعالیٰ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور تاکہ پکڑے تم میں سے گواہ

پھر فرماتا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ	کیا گمان کیا تم نے کہ داخل ہو جنت میں اور ابھی ظاہر نہیں کیا حق تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو جہاد کرتے ہیں تم میں سے اور ابھی ظاہر کیا صبر کرنے والوں کو

اور نیز ارشاد فرماتا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً	کیا گمان کرتے ہو تم کہ چھوڑے جاؤ گے اور حال آنکہ ابھی نہیں ظاہر کیا حق تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو جہاد کرتے ہیں تم میں سے اور نہیں پکڑتے سوائے اللہ کے اور رسول کے اور مومنوں کے دوست دلی

ان آیات کو ملاحظہ فرمائیے اور سمجھئے کہ کیا حق تعالیٰ کو پہلے یہ باتیں معلوم نہ تھیں کیا [illegible]

کہیں اور آیت سابقہ آیت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ	اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان کو اور جانتے ہیں ہم جو وسوسہ ڈالتا ہے اس کا دل اس کو

کوئی لطف نہیں ہے پس جو کوئی ان آیات میں علم کے حاصل کرنے سے اور سوال کرنے سے کچھ [illegible] اگر یہی اور [illegible] سے تو پھر حدیث [illegible] کا باطل فرمانا ضرور ہوا ان آیات کو بھی [illegible] فرمائیے [illegible] سے [illegible] کہ دیکھئے کیا حدیث کی [illegible] کتاب [illegible] ہوتی ہے یا حدیث کی تضعیف کی [illegible] بات [illegible] اگر [illegible] سے نہیں ہوا [illegible] [illegible] کی طرف نسبت کرتے ہیں [illegible] [illegible] حدیث [illegible] سے [illegible] کی ضرورت نہیں

(۲۶) اللہ [illegible] والعمر الخ و جع قال شارح المراد منہ ابوبکر و عمر

(۲۷) ان جعفر الصادق قال ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین [illegible]	امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ابوبکر نے مجھ کو دو دفعہ جنا یعنی امام جعفر صادق ابوبکر صدیق کی طرف دو طرف سے

منسوب ہیں جس پر انہوں نے فخر فرمایا اور ان کو صدیق کہا۔

منصف مزاج اگر ان آیات و اقوال ائمہ کو دیکھئے تو ممکن نہیں کہ صحابہ کرام کی بزرگی کا عتراف نہ کرے پس جب کہ آیات کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ اور اقوال ائمہ سے اصحاب کرام کا ثابت و متحقق ہو گیا تو بفرض محال اقوال و افعال بعض یا صاحب تحفہ کی تحقیق سے نہ ثابت ہو تو کچھ حرج نہیں اور فی الحقیقت یہ محض آپ کا خیال اور توہم ہی ہے ورنہ [illegible] کی تحقیق خلاف کتاب ثابت ہو جائے

اس الزام کا جواب کہ صحابہ نماز جمعہ میں حضرت کے پیچھے سے چلے گئے

قولہ [illegible] اس باب میں مختصر گزارش ہے کتاب اللہ میں اگرچہ بہت سی آیات اس پر دال ہیں مگر صرف ایک ہی آیت لکھتا ہوں سورۂ جمعہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا	اور جب تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو تم کو کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف چلے جاتے ہیں

صحیح بخاری میں کتاب الجمعہ باب اذا نفر الناس میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے

بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذ أقبلت عیر تحمل طعاما فالتفتوا إليها حتى ما بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم إلا اثنا عشر رجلا فنزلت هذه الآية وإذا رأوا تجارة أو لهوا	[illegible]

ب [illegible] سے [illegible] روایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے نقصان کرنا اور آنحضرت کو کھڑا چھوڑنا اور لہو و تجارت میں مشغول ہونا یہ ہی کرامت کی نشانی ہے۔ کوئی شخص اگر نماز جماعت کو ایک ادنیٰ امام کے پیچھے سے قطع کر کے چلا جائے تو آپ اس کے حق میں کیا حکم فرماویں۔ ایک ادنیٰ مومن نماز مستحب کو قطع کر کے خرید و فروخت میں مشغول نہیں ہو سکتا اور اگر ایسا کرے تو مورد ملامت ہے [illegible]

اقول: اگرچہ اس شبہ کا جواب اقوال سابقہ سے واضح ہے لیکن تاہم اس جگہ بھی بلحاظ دیگر باضافہ بعض فوائد اس کے رد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ حق اس اعتراض کا وہی ایک اپنا خیالی قاعدہ ہے جو خود اپنی روایات مذہب کے حضرت مجیب نے تنقیح کر رکھا ہے وہ یہ کہ معصیت کو صحبت کو رفع کرتی ہے اور ہو سکتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ نے ان کے کفارہ سیئات [illegible] اور جنات کا وعدہ فرمایا ہے تو کوئی بڑی معصیت ان کو مضر نہیں ہے اور حرمت صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی بڑی معاصی [illegible] پس [illegible] خلاف اصول اہلسنت اسی قاعدہ مسلمہ کی بنا پر کیا ہے پس اس مناظرہ [illegible] آپ ہی ایک قاعدہ فرض کیا اور خیالی طور پر اس کو مسلم ٹھہرا کر اسی بنا پر اعتراض کر دیا حالانکہ وہ قاعدہ مسلم مانا [illegible] مذہب سے ہی خود [illegible] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا [illegible] انصاف کا خاتمہ ہو چکا [illegible] ارباب انصاف کی خدمت میں حضرت مجیب کے دعویٰ اجتہاد و تحقیق حق کا دوسرا ثبوت پیش کرتا ہوں غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارے مجیب لبیب نے حدیث بخاری کو [illegible] نماز جمعہ پر محمول فرمایا ہے [illegible] قطع کر کے صحابہ چلے گئے جو باتفاق اہلسنت [illegible] خلاف [illegible] قطع کر کے [illegible] صحابہ نہیں گئے [illegible] کا اتفاق ہے کہ وہ خطبہ کی حالت میں [illegible] چنانچہ مسلم کی روایت میں صریح مذکور ہے تو [illegible] کتاب تفسیر [illegible] روایت جابر بن عبداللہ کی جو بخاری کی کتاب التفسیر میں [illegible] اس کے الفاظ یہ ہیں

[illegible]	[illegible]
[illegible] مع النبی صلی اللہ علیہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] نماز [illegible] نہیں [illegible] حضرت [illegible]

نے بطور اجتہاد اس کو حالت صلوٰۃ پر محمول فرما لیا۔ اگر اہلسنت کی کتابوں کو نہیں دیکھا تو اپنی کتابوں کو تو ضرور دیکھ کر حق الیقین کا مرتبہ حاصل کر لیا ہے تو اب بطور نمونہ آپ کے رسالہ امامت صدیق سے جو میرے سامنے موجود ہے اس کی سند دیتا ہوں۔

فمن ذلک ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ کان	منجملہ اس کے یہ ہے کہ جمعہ کے دن حضرت
یخطب علی المنبر یوم الجمعۃ اذ	منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے قریش کا
جاءت عیر لقریش قد اقبلت من الشام	ایک قافلہ شام سے آیا [illegible]
ومعہا من یضرب بالدف ویصیح ویشتغل	ساتھ میں کچھ لوگ دف بجاتے تھے
ما قد حضروا [illegible] النبی صلی اللہ	[illegible] ہوئے اور [illegible] مشغول
علیہ و آلہ علی المنبر فتفرقوا عنہ الی	کرتے تھے تو حضرت کو منبر پر
[illegible] فیہ و [illegible]	چھوڑ کر [illegible] سے
موعظۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و صاحبہا	[illegible] کی طرف
[illegible] اللہ عز و جل	چلے گئے اس پر خدا نے
[illegible] و اذا رأوا تجارۃ او لہوا	یہ آیت نازل فرمائی

آپ کے حضرت صدیق صاحب کی عبادت سے بھی ثابت ہوا کہ یہ قصہ نماز میں واقع نہیں ہوا پس اب بھی محقق ہوا کہ آپ کا اجتہاد غلط ہے اور دیکھئے تفسیر مجمع البیان جو اس وقت میرے سامنے رکھی ہے اس میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

[illegible] خطبہ [illegible]	[illegible] سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ
[illegible] تخطب علی المنبر	[illegible] چلے گئے اور تجھ کو منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ
	پڑھتے ہوئے چھوڑ گئے

علاوہ اس کے دوسرے قاعدہ کی رو سے بھی یہ خلاف قاعدہ مناظرہ اعتراض کیا ہے اور [illegible] قاعدہ تمہید پر اس اعتراض کی بنا ہے شرعاً [illegible] نکال گئے ہیں کہ [illegible] تعلق ہے اور [illegible] نماز میں سے یا خطبہ میں سے چلا جانا [illegible] وارد ہوا اور [illegible] کے نزدیک [illegible] جمعہ کا نہیں ہو سکتا اور اس وقت تک اس [illegible] ثابت نہیں [illegible] اور [illegible] خطبہ [illegible] حالت میں [illegible]

ممانعت نہیں فرمائی تو اس سے اس فعل کے غیر منع عنہ ہونے کی زیادہ تقویت ہو گئی ورنہ ممکن تھا کہ جب لوگوں نے اٹھنے کا قصد کیا تھا یا اٹھے تھے آپ ممانعت فرما دیتے تو اس کو اس زمانہ کے اہل ایمان پر قیاس کرنا غلط ہے اور مع الفارق کیونکہ اس وقت بسبب ورود منع کے قبیح ہو چکا ہے اور اس وقت میں بوجہ عدم ورود منع کے قبیح نہ تھا و من ادعیٰ فعلیہ البیان معہذا اگر بالفرض والتقدیر نہی بھی وارد ہو چکی تھی اور منظر عام پر فعل قبیح ہی تھا اس کے علاوہ ہیں وہ اصحاب بھی تو داخل ہیں جن کو مجیب لبیب نے برخلاف شہادت قرآن کریم مجبور کیا ہے علی الخصوص عموم روایت صدوق نے تو کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑا پس اس اعتراض کا جو جواب اپنے صحابہ کرام کی طرف سے عطا فرماویں گے وہی تمام صحابہ کی طرف سے قبول فرماویں اور حسب روایت اہلسنت بارہ شخص مستثنیٰ ہیں جو عشرہ مبشرہ اور عمارؓ اور ابن مسعودؓ ہیں لیکن شیعہ کی روایت سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں اغلب ہے کہ صحابہ تک سب ہی داخل ہیں پس فرمایئے وہ کون ہیں جو باقی رہے اور جن کو آپ کرام سمجھتے ہیں وہ لوم اور ملامت سے بچے ہوئے ہیں ہاں یہ صاحب بقول شیعہ ثانی اہلسنت کی لوم و ملامت سے تو ہرگز نہیں بچے ہوئے ہیں لیکن حضرات شیعہ کے لوم و ملامت سے بچنا محال ہے کہ اس سے انبیاء اور ائمہ اور صحابہ میں سے کوئی بھی بچا ہاں یہ بات باقی رہ گئی کہ آپ نے نماز کو معراج المومنین اور محل مناجات پروردگار فرمایا اور اس سے چلے جانے کو مستحق لوم و ملامت قرار دیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ نے استبصار کی حدیث کو ملاحظہ نہیں کیا۔

بحسین بن سعید عن فضالة	میں نے امام ابو عبداللہ سے
عن معاویة بن عمار قال سألت	پوچھا کوئی شخص نماز
ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یعبث	میں اپنے ذکر سے کھیلے
بذکرہ فی الصلوة المکتوبة فقال	کہا کچھ خوف مضائقہ نہیں

لا باس علیہ

میں پوچھتا ہوں کہ جو نماز معراج مومن ہے جس میں ذکر سے کھیلیں اور ... کو اور محل مناجات سے اور اس سے تسبیح کرنے سے لوم و ملامت سے تمہیں نجات سبحان اللہ کہ جو ... ہو ... تو وہ محل مناجات اور معراج ہوا اور تعجب ہے کہ وہ سب فعل ہو جاوے کہ اس میں ذکر سے کھیل بھی نہ ہو

صحابہ کرام کے متعلق شیعہ مغالطوں کا جواب

قولہ: اما حدیث پس بخاری کی کتاب حوض اور کتاب فتن اور کتاب الاحکام ملاحظہ فرمایئے بہت سی احادیث میرے قول کے مصداق پائے گا بخوف طوالت عرض نہیں کرتا۔

اقول: اس جگہ تو حضرت مجیب نے کمال ہی تہور ظاہر فرمایا کہ کتاب پر کتاب گنتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ اجمالی طور پر بیان کیا ہے اس لئے جواب بھی پیرایہ اجمالی گذارش ہوتا ہے کہ عنوان اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو صحابیت کے معنی سے اغماض ہے شاید لغوی معنی پر اعتراض کا دار و مدار رکھا ہے واضح ہو جب کہ اہلسنت کے نزدیک صحابیت کے لئے خاتمہ تک ایمان مشروط ہے تو ممکن نہیں کہ بخاری کی کتب مذکورہ کی احادیث میں آپ کے قول کے مصداق ہوں اور بالفرض محال اگر تسلیم کر لیا جاوے تو وہ جواب آپ نے اپنے معصومین کی طرف سے تجویز کر رکھا ہے وہی جواب سب کی طرف سے قبول فرماویں

قولہ: اما اقوال صحابہ بخاری کی کتاب الاحکام دیکھئے اس میں اجماع کی کیفیت معلوم ہوگی اور ایک مسئلہ متعلقہ کتاب مذکور بھی دیکھئے گا۔

اقول: میں بخاری اور اس کی کتاب الاحکام دیکھ چکا اجماع کی کیفیت معلوم ہے مسائل متعلقہ کتاب مذکور بھی بخوبی معلوم کر چکا ہوں لیکن ان باتوں سے مدعا سامی حاصل نہیں ہے اور موقع استدلال و احتجاج میں ایسی مجمل تقریر قابل سماعت و التفات نہیں ہاں اس قدر کہنا ضرور ہے کہ کتاب فضائل و مناقب صحابہ سے ... امر اور ان کے مناقب بے شمار ہیں چنانچہ ایک حصہ ان کا اقوال سابقہ میں ظاہر کر چکا ہوں جو اس سے حاصل ہوا تھا

قولہ: اور حضرت خلیفہ ثانی نے جو سعد بن عبادہ رئیس انصار کے حق میں فرمایا ہے قتلہ اللہ سعد بن عبادہ بھی ملاحظہ اقدس میں گزرے گا اور قتلہ اللہ کے معنی آپ جانتے ہی ہوں گے

اقول: ...

کی جائے بجائے خود ہے کیونکہ ابوبکر کے لئے کوئی احترام باقی نہیں رہا ور نہ بر طبیعت دون الکفر کسی معصیت کو بلحاظ کثرت صحابیت باعث اختلاط نہیں سمجھتے تو لیجیے، اقوال کو ان کے متعلق میں پیش کرنا محض ایک خیال خام ہے۔ معہذا اس جملہ سے یا مراد اخبار ہے یا انشاء، اگر اخبار مراد ہے تو کچھ قابل گرفت نہیں کیونکہ اخبار صحیح مطابق نفس الامر ہے بایں معنی کہ خداوند تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا کہ اس کا مدعا جو خلافت تھی حاصل نہ ہوا، اور اگر انشاء ہے تو چونکہ سعد بن عبادہ سے اس وقت نصرت حق ترک ہوئی اور ایسی خطا سرزد ہوئی تھی جس سے اسلام میں وقوع فتنہ کا اندیشہ تھا اس لئے خلیفہ ثانی نے ان کو بددعا دی پس یہ کچھ الزام خلیفہ دوم کی طرف ہے نہ سعد ابن عبادہ کی طرف، صرف باعث اس کا عناد و بغض صحابہ ہے کہ جس سے محاسن بھی قبائح نظر آتے ہیں۔ ؎

وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ — ولکن عین السخط تبدی المساویا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کلمات حضرت امیر کے حق میں فرمائے اور مساوی ابحاث سابقہ میں مذکور ہوئے ان کا اور ان کلمات کا اپنی عقل و انصاف کے میزان میں موازنہ کیجیے اور پھر اعتراض کیجیے۔

شیعہ مصنف کا صاحب تحفہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے نام سے مغالطہ دینا

قولہ: آپ تحفہ کے باب مطاعن کو ملاحظہ فرمایئے اور مطاعن عمر میں سے طعن دہم نکالیے۔ میں مفید مطلب فقرات لکھتا ہوں آپ اصل کتاب کو دیکھ کر مطابق کر لیجیے۔ آپ کے خاتم المحدثین فرماتے ہیں و اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانی ست و گفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وجہش آنست کہ این تخویف و تہدید مر کسانی را بود کہ خانہ حضرت زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ و حکم حرم مکہ معظمہ دادہ در آنجا جمع می شدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند و بہ عزم زوال خلافت خلیفہ اول برپا کنانید شور اشاعت و فساد انگیز قصد میکردند و حضرت زہرا ہم از نشست و برخاست ایشان مکدر و ناخوش بود لیکن بسبب کمال حسن خلق با ایشان بے پردہ نمی فرمود کہ از خانہ من نیامدہ باشند عمر بن خطاب چون دید کہ حال بدین منوال است آن جماعت را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت و تخصیص سوختن درین تہدید جنبی بر استنباط دقیق است از حدیث پیغمبر کہ آنحضرت نیز در حق کسانیکہ در جماعت حاضر نمی شدند بعد از فتنہ بجماعت ہمین تہدید ارشاد

فرمودہ بود کہ این جماعت اگر از ترک جماعت باز نخواہند آمد من خانہائے ایشان خواہم سوخت و چون ابوبکر نیز امام منصوب کردہ پیغمبر بود در نماز و آشنا ترک اقتداء آن امام حق خطر خود می اندیشید در فاقت جماعت مسلمین درین باب می گردند مستحق ہمان تہدید پیغمبر شدند پس این قول عمر مشابہ است بفعل پیغمبر کہ چون روز فتح مکہ بحضور او عرض نمودند کہ ابن خطل کہ یکی از شریرترین کفار بود و بارہا بہ ہجو پیغمبر در اشعار خود ورزیدہ خود را سپید کردہ پناہ بخانہ خدا یعنی کعبہ معظمہ بردہ و در پردہ ہائے آنجا تجلی آستانہ خود را پنہان ساختہ درین باب او چہ حکم است فرمود کہ او را ہمانجا بکشید و پاس تکیہ دیگر گاہ این قسم مردودان جناب الٰہی را در خانہ خدا پناہ نباشد در خانہ حضرت زہرا چہ پناہ باید داد و حضرت زہرا ہم چرا از زوال این اشرار و فساد پیشہ مکدر گردد کہ تخلقوا باخلاق اللہ شیوۂ آن پاک طینت بود انتہی بقدر الحاجۃ۔ اگرچہ اس عبارت کے ہر ہر لفظ پر بحث ہو سکتی اور تشیید المطاعن میں ہر قول کا ہیچ سا ملاحظہ رد کیا گیا ہے مگر اس مقام میں حضرت مجیب کی خدمت میں صرف اس قدر عرض ہے کہ اگر کل صحابہ کرام تھے اور کتاب اللہ ان کے فضائل سے پر ہے اور اقوال عترت ان کی مدح میں بے شمار وارد ہیں جیسا کہ قول آئندہ میں آپ فرمائیں گے تو یہ لوگ صاحب خیانت و اشرار و فساد پیشہ و این قسم مردودان جناب الٰہی جو خانہ حضرت زہرا میں جمع ہوتے تھے کون تھے صحابہ ہی میں سے تھے یا یہود و نصاریٰ و مشرک وغیرہ تھے۔

مثالب صحابہ میں عبارت تحفہ کی توجیہ

اقول: اس جگہ بھی مجیب لبیب نے حسب عادت قدیمہ وہی اعتراض بابت مثالب صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر فرمایا جس کا جواب ابحاث سابقہ میں کئی دفعہ دیا جا چکا ہے لیکن چونکہ بہ نسبت اجمال و تبعیت کے تفصیل و تصریح کا جدا رنگ ہے اور خالی از زیادتی فوائد نہیں اس لئے اس جگہ بھی جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن بطور مقدمہ چند امور ملحوظ خاطر سامی رکھئے اول سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی شخص معصوم نہیں۔ دوم کوئی معصیت دون الکفر نفس صحبت کو رفع نہیں کرتی۔ سوم بہ نگاہ مصلحت کلی مثلاً جبکہ امور مہمہ میں اختلال کا اندیشہ ہو تو اس فعل کو نادر نہیں کیا جاتا۔ چہارم ابوبکر صدیق خلیفہ راشد اور امام حق تھے۔ پنجم مشابہت ایک شے کی دوسری شے کے ساتھ کسی خاص فعل میں اس کو مقتضی نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ تمام امور میں مشارک اور مساوی ہو جائیں۔ اگرچہ یہ مقدمات سابقہ بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہو

متحقق ہیں لیکن [illegible] بنا بر مجیب [illegible] اہلسنت ذکر کئے گئے ہیں پس واضح ہو گیا کہ جناب امیر
مستحق ثبوت طعن کے ہیں تو حسب قاعدہ مناظرہ آپ کو لازم ہے کہ آپ یہ ثابت فرمائیں کہ وہ لوگ
صرف صحابہ ہی تھے سوائے صحابہ کے اور کوئی شخص ان فتنوں میں نہ تھا جب تک آپ یہ
ثابت نہ کریں گے آپ کا دعویٰ ثابت نہ ہو گا کیونکہ بات یہ پہنچی ہے کہ وہ ان فسادوں کو تسلیم [illegible]
[illegible] ہو گئے [illegible] کوئی صحابی ہی تھے بلکہ ممکن ہے بعض منافقین کو جو بصورت [illegible]
فتنہ انگیزی بھی ان میں شامل ہوں [illegible] روز اسلام [illegible] کا خیال [illegible]
[illegible] سب [illegible] وہ تو لیس [illegible] معروف [illegible] منافقین [illegible]
[illegible] اشتعال فساد [illegible]
[illegible]

پر اطلاق کیا گیا ہے جس کو خانہ خدا حرم محترم کعبہ میں پناہ نہیں ملی جلا در خانہ خدا پناہ نباشد جو
متصل مذکور ہے وہ اس کی دلیل اور اس پر شاہد ہے تو تحفہ پر عبارت اس طرح ہے و دیگر
این قوم مردودان جناب امیر [illegible] زبیر [illegible] خود [illegible] کردہ [illegible] وچنین کردہ [illegible] خانہ
خدا پناہ نباشد [illegible] امر حق [illegible] فتنہ و فساد میکرد
بخانہ [illegible] پناہ [illegible] مردودان جناب امیر کا صرف این
[illegible]

شیعہ مصنف کی فریب دہی

[illegible]

جلانے کی دھمکی دی اور طرح طرح کے ظلم و ستم کئے اور کل جور و جفا کے جو بعد میں حضرت فاطمہ پر واقع ہوئی بانی ہوئے کچھ بے ادبی کریں تو رافضی و کافر و بے دین ہوں اور اگر خود اہل سنت ہی ان نصوص قطعیہ کی مخالفت کریں تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد ان کلمات کے جواب سے عاجز ہو کر [illegible] تحریر فرماتے ہیں مستحق ہوں گیا انصاف [illegible] مطاعن صحابہ [illegible] ہوں اور کوئی عداوت کے [illegible] کریں جس پر بجز اجماع صحابہ بزعم اہل سنت کوئی دلیل عقلی نقلی وارد نہیں [illegible] اجماع کا بھی [illegible] ہے [illegible] جناب [illegible] کہ وہ منافقین کا [illegible]

جواب مطاعن صحابہ

قول [illegible]

[illegible]

کے مقابلے میں [illegible] قدر مذکور ہو چکی ہیں اور کچھ آئندہ بحکایت میں اپنے اپنے موقع پر بیان ہوں گی۔ [illegible] کے اس قول پر چند وجوہ سے کلام ہے [illegible] معصوم ہیں تخصیص بالخصوص اور ترجیح بلا مرجح کی کیا وجہ ہے بعض [illegible] کو ہی کیوں ذکر فرمایا جب حسب تصریح شیعہ ثبوت سوائے حضرت مقداد وغیرہ کے سب مرتد ہو چکے تھے [illegible] مقداد بھی [illegible] کے زمرہ میں شامل ہو گئے تو آپ کے کون باقی رہا [illegible] علامت سے بری ہو پھر [illegible] کی کشتی کو کہاں تک بچائیں گے [illegible] موقع و فرصت پا کر [illegible] حکومت و ریاست حاصل نہیں کی [illegible]

[illegible]

اس طعن کا جواب کہ صحابہ تجہیز و تکفین حضرت کی طرف متوجہ نہ ہوئے

[illegible]

کے اندر وہ بھی معاذ اللہ صحابہ مع مہاجرین و انصار میں در بدر پھرتے تھے اور اس کے پیچھے نہ مصطفےٰ کے غم کا خیال تھا نہ مرتضیٰ کی بیوہ کا پاس تھا تو جب اہل بیت کا بھی یہی حال تھا تو جو الزام آپ صحابہ کو دیتے ہیں وہ بھی اہل بیت کی طرف رجوع ہوتا ہے ۔ ثانیاً مسئلہ خلافت بہ نسبت دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اہم ضروری اور خطرناک تھا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر تو حرکت و تعفن ہونے سے پاک و منزہ تھا تو اس لئے دفن کی عجلت کی ضرورت نہیں ہے اور خلافت میں اگر خلل واقع ہوتا اور [illegible] خلافت منعقد ہوتی تو ہمیشہ کے لیے اسلام تباہ ہو جاتا اس لئے [illegible] ایک [illegible] سب کا جمع ہونا ضروری نہیں [illegible] وہ متفق تھے [illegible] حضرت [illegible] کے صدوق [illegible] حدیث [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ حضرت کے غسل و تکفین [illegible] اور [illegible] سے باز رہے تھے

[illegible]

یہ حدیث نقل صریح ہے اس امر میں کہ صحابہ نے شرکت تجہیز و تکفین سے تغافل نہیں کی بلکہ حضرت امیر نے ہی بنظر [illegible] ان کو شریک نہیں کیا اور شکایت کا کیا موقع ہے اور حضرت امیر نے اس جواب محبت آمیز کے یہ معنی سمجھے کہ [illegible] سے آگاہی ہوئی تو حضرت امیر یہ فرماتے کہ تم خود ہی اپنی [illegible] میں مشغول رہ کر [illegible] سے باز رہے ہو تو شرکت سے کب منع کیا تھا [illegible] اس حدیث سے [illegible] تجہیز و تکفین میں شریک ہونے سے [illegible] حضرت امیر [illegible] حضرت کے ساتھ [illegible] محبت تھا [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible]

احراق بیت کی دھمکی کا جواب

[illegible]

[illegible]

دوسری روایت سنیئے ابن میثم شارح نہج البلاغہ اپنی مختصر شرح میں جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے اس کتاب کی شرح میں جس کا شروع یہ ہے [illegible]

[illegible]

طلبی کی غرض سے حضرت معصومہ کا بھی مع فدک و ذوی القربیٰ و نبار و دستار و شمشیر وغیرہ کا ذکر ہے کس درجہ کی بے دینی بلکہ [illegible] سے بالاتر ہے قرار دیں گے [illegible] اہلبیت طاہرہ میں سے کسی کو حضرت کے انتقال کا غم تھا ہی نہیں تو تعزیت اور تسلی کس کی کرتے ثانیاً پیشتر گذارش ہو چکا کہ اہل بیت کو خلفائے ثلاثہ کی دشمنی ہرگز نہیں [illegible] جو لوگ خلافت حضرت کے [illegible] مشورہ کرتے تھے [illegible] دشمنی [illegible] پس اگر [illegible] تو [illegible] ایک [illegible] تو انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر [illegible] زیادہ ثابت ہوں

خاندانِ حضرت علیؓ پر صحابہ کی طرف سے زیادتیوں کی من گھڑت داستانیں

[illegible]

موضوعات اور مخترعات سے ہر روایت [illegible]

[illegible]

حضرت عباس اور ابوسفیان نے چاہا تھا کہ حضرت امیر سے بیعت کریں آپ نے قبول نہ کی

[illegible]

خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

[illegible]

[illegible]

اس کو ظاہری قوت اعوان و انصار کے اور باطنی قوت حقانیت کی حاصل ہے اور دونوں قوت
سے [illegible] اس نے فلاح پائی دنیا و آخرت میں دونوں سے وہ لوگ ہے اور ایک وہ ہے کہ جس
کا حق اطاعت تھا وہ صحیح ہو گیا اس نے اپنے آپ کو تکالیف سے راحت دی یہ اپنے نفس
[illegible] گناہ کیا اس خلافت کی شان کو پامال کی ہے [illegible] کی سے تو کھٹ [illegible] کے
گلے میں پھنسے یعنی جو شخص ناحق اس کا غاصب ہو [illegible] جس کو منظور نہیں کرنا چاہیے کہ
پہلے [illegible] وفات کے وقت میں ایسا ہے جیسا [illegible] کے [illegible] کی طرف اشارہ ہے کہ
آپ کو معلوم تھا کہ [illegible] خلافت کا وقت [illegible] [illegible] سے [illegible] اگر میں
[illegible] کی جرح کی اور سکوت کرو [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی جرح سے [illegible] کا [illegible] وقت [illegible]
[illegible] سے [illegible] کو [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کو [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] سے [illegible] دونوں سے [illegible]
[illegible] [illegible] کو [illegible] سے
[illegible] [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے حقوق [illegible]
[illegible] [illegible] دیکھتے [illegible]
[illegible]

حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ پر شیعہ اعتراض

[illegible]

خود اس کتاب کو ملاحظہ فرماویں تو معلوم ہو کہ شاہ حضرت زہرا ہیں کون بزرگوار جمع ہوتے تھے
جن کی شان میں گستاخانہ ایسے کلمات کو لکھتے ہیں اور پھر خاتم المحدثین کا خطاب پاتے ہیں سبحان اللہ
ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جواب اعتراض

اقول اس قول میں مجیب جیب نے دو امر تحریر فرمائے جن کا جواب لکھنا اور ان دونوں امر
کے رو برو پیش کرنا ضروری معلوم ہوا [illegible] کی شرح [illegible] دیکھنے کی نسبت مولانا مولوی
حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible] ترتیب [illegible] تحفہ [illegible] کی نسبت
[illegible] دیکھے [illegible] حضرت مجیب [illegible] صاف [illegible]
[illegible] [illegible] سے صاف [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible] شرح [illegible] تو اس [illegible]
کے نزدیک [illegible] حضرت [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] [illegible] عقیدت [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] کے ساتھ [illegible]
کے جو صاحب تحفہ [illegible] کیا معنی؟

در باب خطبہ للہ بلاد فلان علامہ کنتوری کی تکذیب

جو کہ مجیب صاحب نے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے جواب [illegible]
[illegible] سب معلوم ہو [illegible] علامہ کنتوری [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] حضرت علامہ کی [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] للہ بلاد فلان [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] خلافت [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

شاہ ولی اللہ کی ازالۃ الخفاء کے حوالے سے شیعی مغالطہ دہی

[illegible]

علیہ وسلم کان علی [illegible] و انز میراث [illegible] خلاف [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] تجھو [illegible] امر [illegible] بنت [illegible] خطاب [illegible]
[illegible] فاطمۃ تعالیٰ یا بنت رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور اکثر اس روایت کی صحت میں [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
سمجھتے ہیں

بحث اس حدیث کی جو مشہور نقل خلافت پر دال ہے اور اس مغالطہ کا جواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] | کہ ہر آئی [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible] | [illegible] تحقیق [illegible]

اور کوئی معصیت ان کے مرتبہ عالیہ کو [illegible] حسب وعدہ خداوند [illegible]
تعالیٰ [illegible] مشہور [illegible] کی [illegible] معاصی مشہور [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی [illegible] دیا

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] حقوق [illegible]
[illegible] حقوق تمام مسلمانوں کے [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] لوگوں کی [illegible]
ارشاد فرمایا آپ جانتے ہیں [illegible] اہل بیت [illegible] آنحضرت کا ارشاد آپ کو
معلوم [illegible] سیرت [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] سیرت [illegible] خود آنحضرت
کے طریقہ پر [illegible] آنحضرت
صلی اللہ علیہ [illegible] وفات شریف [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت
[illegible] غصب حقوق [illegible] وصیت [illegible]
[illegible] غصب [illegible]
[illegible] خلافت [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] روایات شیعہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت شاہ ولی اللہ کے خلاف شیعوں کی زبان درازی اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible]

ہوگا جیسا ان کے فعل کو خطا پر محمول کرتے ہیں ویسا ہی حضرت امیر کے فعل کو محمول بر خطا کرے گا اور اگر شیعہ مراد ہے تو اولاً یہ کتاب شیعہ کے واسطے لکھی نہیں گئی کیونکہ دلائل الزامیہ مسلمات خصم سے اس میں استدلال نہیں کیا گیا۔ اور ثانیاً شیعہ تو پہلے ہی سے اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت علی اس بیعت صدیقی کے مخالف رہے۔ پس اگر وہ اس عبارت سے حضرت امیر کی بھی شرکت جانے گا تو کیا حرج ہوگا۔ پس یہ مجیب لبیب کی نظر تعصب و عناد ہے جس نے دانش مندی و انصاف کو خاک میں ملا رکھا ہے۔ ہاں چالاکی و ہوشیاری اکابر علماء شیعہ کی قابل دید ہے کہ وہ اپنے مذہب کے حفظ ناموس کے لئے روایات میں تراش خراش کر ڈالتے ہیں۔

شیعہ حضرات کا عبارات میں تحریف کرنا

ملا باقر بحار الانوار میں آپ کے مادر الحمہ شیخ کلینی کی روایت نقل فرماتے ہیں اور اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس میں صدوق صاحب نے تغیر تبدل کیا ہے

هذا الحديث خرّجه من الكافي ووجدته غير	یہ خبر کافی سے خود سے اور اس میں عجیب
بحيث تورث سوء الظن بالصدوق وهو	تغیر ہے جس سے صدوق کی نسبت سوء ظن ہوتا
انما غيره ليوافق مذهب اهل العدل	ہے کہ انہوں نے تغیر اس لئے کیا کہ اہل عدل کے موافق
	ہو جائے

اور نیز سید رضی کی چالاکیاں بھی جو نقل خطبات جناب امیرؑ میں انھوں نے فرمائی ہیں جن کا شارح [illegible] بھی معترف ہے قابل تماشا ہے لیکن [illegible]۔ پس یہ چالاکیاں و ہوشیاریاں حضرت کے اکابر ہی کرتے چلے آتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ مذہب اہل سنت تراش و خراش سے پاک و منزہ ہے اور یہ حال تو اس شخص کا ہے جو جناب صدوق ملقب ہے تو جو حضرت صدوق نہیں ہیں ان کا کیا حال ہوگا

قولہ [illegible] شاہ صاحب گھر جلانے کی تمہید جس ملاطفت تحریر فرماتے ہیں [illegible] ملاطفت کہتے ہیں [illegible] ہوگا

اقول [illegible] قرین ہے کہ عبارات کا مسلسل [illegible] سیاق خود ہی بتا رہا ہے [illegible] تشیع [illegible]

مطلق تشیع سے قطع نظر کر کے مجیب لبیب کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ شاہ صاحب نے گھر جلانے کو حسن ملاطفت کہاں تحریر فرمایا۔ عبارت شاہ صاحب کی یہ ہے وحضرت شیخین ہمزا بہ تدبیر نیکو بالیستی برہم زدند و تدارک ملال کہ بر مزاج حضرت مرتضیٰ عارض شدہ بود بحسن ملاطفت فرمودند۔ اس میں دو جملے مذکور ہیں جو لاحق سابق پر حرف واو کے ساتھ معطوف ہے اور کیا آپ با ایں ہمہ ادعائے اجتہاد اتنا بھی نہیں جانتے کہ فی الاصل عطف بالواو مغایرت معطوف و معطوف علیہ کو مقتضی ہے تفسیر کا ارتکاب اس جگہ ہوتا ہے جس جگہ محل مغایرت کو محتمل نہ ہو۔ استعمالات اس کے شاہد ہیں ورنہ لازم آوے کہ تاکید تاسیس سے بہتر ہو۔

حسب روایات شیعہ جناب امیر خلفاء کے ساتھ ہمیشہ شیر و شکر اور شریک مشورہ رہے

حاصل مدعا عبارت کا جو صاف [illegible] الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے یہ ہے کہ شیخین نے اس فتنہ کو جو ان حضرت کے مشورہ سے اٹھنے والا تھا اس تدبیر اور تنبیہ سے فرو کیا اور حضرت امیرؑ کے ملال کو جو مشورہ بیعت صدیقی میں نہ شامل ہونے یا اس تنبیہ کی وجہ سے ناشی تھا حسن ملاطفت سے تدارک کر دیا اور دلیل اس رفع ملال کی یہ ہے کہ آپ ہمیشہ مشورہ میں شریک رہے اور نیک صلاح بتاتے رہے۔ نہج البلاغہ کو ملاحظہ فرمایئے۔ بہت سی قرآن کی تصدیق [illegible] اور ایک روایت استبصار کی بھی [illegible] جو باب [illegible] میں مذکور ہے سو لکھے دیتا ہوں۔

[illegible] عن الحسن بن علي الكوفي	[illegible] سے روایت کرتا ہے
عن [illegible] عن سيف بن عميرة عن	[illegible] فرماتے
[illegible]	تھے کہ ایک مرد کو [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

جواب اس امر کا کہ صحابہ کا حضرت فاطمہؓ کے گھر میں داخل ہونا شیعہ بے دینی سے کہتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] سعادت [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت فاطمہ کی ناخوشی کا فسانہ اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible]

شان یکجہتی ... کی ... بڑھی

[illegible]

ذو ... شعر ... کا ... ہے

[illegible]

[illegible]

یہ حکم مقید ہو رہا ہے۔ وہ صفت اور مدار حکم ہے گویا فی الحقیقت حکم اس حیثیت پر جو جز و وصف ہے [illegible] وجود ہے لیکن چونکہ اکثر جزئیات و اوصاف توابع ہوتے ہیں اور مدار وجود موصوفات کے وجود خارجی سے معرا ہوتے ہیں اس لئے موصوفات کا ذکر ضروری ہوتا ہے لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ ذوات موصوفات کے مطلقاً محکوم علیہا ہے علیہا ایسے خوش فہموں سے بھی بعید ہے پس اس اعتراض سے حضرت مجیب لبیب اور ان کے ان بزرگواروں کی جنہوں نے تحفہ پر اس قسم کے اعتراضات کئے ہیں کمال عقل و فہم و درستی و تحقیق حق واضح ہوتی ہے مسئلہ حضرت مجیب کا ناخوش ہونا [illegible] جناب امیر [illegible] اس قدر استنکاف محض بیجا [illegible] نسبت [illegible] کی وجہ سے [illegible] حسب تصریح علماء [illegible] حضرت مسعود کا جناب امیر [illegible] بزرگواروں جنہیں پردہ نشین [illegible] سے [illegible] خوشی [illegible] طبع پر بھی ہے اور خاص اس [illegible] ہیں کہ جب [illegible] نشست و برخاست سے [illegible] قریب [illegible] حضرت سیدہ [illegible] نہیں فرمائی [illegible] اگر حسد [illegible] جاسکتا ہے [illegible] کی طرح ناخوش ہو کر بجھ [illegible] جو جواب دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ [illegible] عظمت [illegible] حضرت جو شہ [illegible] آپ [illegible] نعت کی [illegible]

شیعہ حضرات کی جوابی کارروائی کا جواب

[illegible]

اقول: یہاں تک مجیب لبیب نے جس قدر اعتراضات فرمائے اور اغماض مقیم کیا ان میں حضرت کا مرتبہ علم و انصاف و تحقیق حق واضح ہو چکا اگر یہاں بھی کچھ فرماتے تو بجز اس کے اور کیا تھا کہ ایک وجہ تعلیق کا اور لگ جاتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اپنے دل میں کچھ سمجھ کر ہی چلے ہو رہے تھے ہم سے بھی انصاف کے منکر [illegible] ہیں گو ناقص کا ہونا اور بوجہ طوالت الحاق کرنا شیوہ بیان فرماتے ہیں۔

قال الفاضل المجیب (قول) چنانچہ کتاب [illegible] فضائل سے پڑھ لو اور اقوال عترت بے شمار ان کی مدائح میں [illegible] (اقول) کیونکر حضرت شروع میں خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کو الگ کر کے اور بعد میں فقط صحابہ لکھ کر کتاب اللہ سے ان کے فضائل کا مدعی ہونا اس کو کیا کہئے ہیں تو بیان اور کچھ نہیں سکتے مگر آپ منصف ہیں آپ ہی ارشاد فرمائیں۔

یقول العبد المفتقر الی مولاہ الغنی [illegible] حضرت مجیب لبیب عبارت کو دیکھتے ہیں نہ مطلب سمجھتے ہیں اور اعتراض فرما دیتے ہیں [illegible] عبارت کو تو دیکھئے کہ کیا عرض کیا ہے پھر اعتراض فرمائیے اب میں اپنی عبارت نقل کرتا ہوں اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ اس پر اعتراض ہمارے مجیب کا بجا ہے یا بے جا لیکن بنی معنیٰ اختلاف کا یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین علی الخصوص خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم و اہلبیت کو ہم دست سے [illegible] و لکل [illegible] جان میں محبت و لکل [illegible] کرتے ہیں چنانچہ کتاب اللہ فضائل صحابہ سے پر ہے اور اقوال عترت بے شمار ان کی مدائح میں وارد ہیں یہ عبارت ہے جس پر مجیب اعتراض ہیں اور [illegible] فرماتے ہیں کہ ہم بیان اب کچھ نہیں کر سکتے حضرت مجیب کا یہ فرمانا کہ شروع میں خلفاء ثلثہ کو الگ کر کے [illegible] سے مراد یہ ہے کہ صرف خلفاء ثلثہ کو [illegible] نہیں کیا تو محض غلط ہے شروع میں تمام صحابہ کی فضیلت [illegible] گیا ہے [illegible] بعد تعریف خلفاء ثلثہ و اہلبیت اہتمام کے [illegible] کیا ہے [illegible] بلکہ اعتراض محل ہے [illegible] جاسکتے [illegible] ان کے فضائل [illegible] جو لوگ [illegible]

[illegible]

قرآن عزیز کے متعلق شیعہ کی دریدہ دہنی اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible]

خلفائے ثلاثہ کے متعلق شیعہ کا چیلنج اور اس کا جواب

[illegible]

ہے اگر مقبول خود مردود ہے تو وہ خصم پر حجت نہیں

اقول اگر قول مذکور مقبول خود مردود ہوں تاہم مطلقا مردمانا کر خصم پر حجت نہیں آپ کے اپنے بزرگوں کے اقوال کی نا مقبولیت کی دلیل ہے بے شک عدم حجت اس وقت ہے جب کہ خود [illegible] خصم [illegible] ان کو تسلیم کرتے ہوں تو اگرچہ مقبول خود ہوں خصم پر حجت [illegible] علماء [illegible] صحت روایات اہل سنت کی [illegible] [illegible] حضرت [illegible] شیعہ [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] اخصاص [illegible] جب کہ خصم [illegible] حجت [illegible]

شیعہ کتب سے فضائل صحابہ کے اقوال

[illegible] تو سب سے پہلے [illegible] علماء کے [illegible] اقوال سے [illegible] نقل کرتے ہیں [illegible] صحابہ کرام کے مناقب [illegible] ہے [illegible] اقوال بے شمار لکھتا [illegible] شمار [illegible]

[illegible]

[illegible] مثلاً [illegible] و [illegible] غیرہ [illegible] مشتبہ [illegible] روایات معمولہ [illegible] حسنہ [illegible]

[illegible] کو اس نے [illegible] ہو گئے تھے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible]

اور [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] و [illegible] مغفور

[illegible] ہے

[illegible]

[illegible] کا مخالفین پر حجت ہونا

[illegible]

الا منت بھی ثابت ہیں تو اس وقت حضرت مجیب کو معلوم ہو، جس وقت ایک حدیث طویل کافی کے ذہن میں ہے لیکن خوف تطویل اجازت نہیں دیتی لیکن مختصر عبارت دیتا ہوں کہ فروع کافی کے باب من یجب علیه الجهاد ومن لا یجب میں علی بن ابراهیم عن ابیه عن بکر بن صالح عن القاسم بن یزید عن ابی عمرو الزبیری عن ابی عبد الله قال قلت اخبرنی عن الدعاء الی الله والجهاد فی سبیله هو لقوم لا یحل الا لهم [illegible]

روایت سے [illegible] حذف [illegible] ہے اور غور کیجئے کہ کس طرح خلفائے ثلاثہ کے مستحق امامت کو ثابت کرتی ہے [illegible] رفاقت کو حضرت کے ساتھ [illegible] کرتی ہے اور یہ کہ ان حضرات نے باجازت خدا و رسول کسری و قیصر پر جہاد کیا اور کفار پر [illegible] پر چڑھے اور یہاں تک [illegible] عبادت خداوند تعالیٰ کی [illegible] کی توریت و انجیل میں بھی [illegible]

حسب تصریح علمائے شیعہ حضرت پیغمبر نے شیخین کو ابراہیم و نوح علیہم السلام سے تشبیہ دی

[illegible]

اس جگہ عبارت فخر رازی امامیہ کی [illegible] کلام سے نقل کرتا ہوں، روایت است کہ در روز بدر ہفتاد تن اسیر گرفتہ بودند و از آن جملہ عباس و عقیل بودند حضرت رسالت صلی اللہ در باب ایشان با اصحاب مشورہ فرمود ابوبکر گفت کہ اکابر و اماثل این قوم اند و اب و عشائر تو اند اگر ہر یک بقدر طاقت و استطاعت فدائے بدہند باشد کہ روزی بدولت ہدایت برسند و حالا عدد مسلمانان زیادہ شود و عمر گفت یا رسول اللہ ایشان تکذیب کردند ترا و بیرون کردند [illegible] ہمہ را بفرما تا گردن زنند و ہر یک از ایشان [illegible] عقیل را بسپار و عباس را بحمزہ و فلان را بمن تا گردن بزنیم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ حق سبحانہ و تعالیٰ دلہا [illegible] است کہ نرم [illegible] و دیگر [illegible] شده کہ سخت تر از سنگ [illegible] و اے ابوبکر مثل تو مثل ابراہیم علیہ السلام است کہ گفت فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم و مثل تو اے عمر چون مثل نوح است [illegible] گفت رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا [illegible] [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو ان کی کتابیں دیکھیں مذہبیہ علماء کی شمار میں مستفیض ہیں صحابہ کس گنتی میں ہیں آپ کے بزرگوں نے کوئی [illegible] کو بھی کفر و خیانت سے نہ چھوڑا اور صحابہ میں سے تو [illegible] تعداد سے شاید ہی کوئی بچا ہو تو شاید [illegible] تسلیم علی حسب الفرض ہوگی پس اس کو [illegible] کا [illegible] حرف ناشناسی ہے یہ وصف گذشتہ [illegible] صحابہ جناب کے [illegible] پایا جاتا ہے کو [illegible] افترا کئے گئے بہتان باندھے گئے جھوٹی روایتیں بنا کر ان کی طرف سے شائع کر دئے گئے اور حضرت [illegible] کی کتابوں میں یہ بھی موجود ہے۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] اعتقاد [illegible] صحابہ کرام کو [illegible] کرتے ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible] وحیدالاذان [illegible]

صحابہ کے نفاق کے متعلق شیعہ کی یاوہ گوئی اور اس کا جواب

[illegible] بات [illegible] اس [illegible] بات لکھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور صحابہ [illegible] ان کا [illegible] آپ تعلیمات [illegible] اور [illegible] تحقیق فرمائیے [illegible] دیجئے گا تو معلوم کیجئے گا کہ یہ طریقہ ان حضرات کا [illegible] کا زیادہ خیرخواہ ہے کہ ہمیشہ تراش خراش کر [illegible] [illegible] محبت کرتے تھے اور [illegible] کی کذب فرماتے تھے کس [illegible] [illegible] صحابہ [illegible] جو ہم [illegible] بزرگوں [illegible] جب کہ [illegible] ثقلین [illegible] ان حضرات کی [illegible] [illegible] کی [illegible] مقبول [illegible]

حضرات شیعہ اصول و فروع میں ثقلین کے مخالف ہیں

[illegible] حضرات [illegible] روایات سابق [illegible] ثقلین [illegible] موافقت [illegible] ثقلین [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحابہ کرام کے فضائل و محامد سے شیعہ کو پریشانی اور اس پریشانی کا ازالہ

قال فاضل مجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

چھوڑتے ہیں۔ بادی برصدق المتقین باوجود ارتداد صحابہ کے خلفاء میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ بعد [illegible]

[illegible] صحابہ ایسے تھے جو کوئی ان میں سے جبری اور قدری اور حروری [illegible] خدا کے

خوف سے رویا کرتے تھے [illegible] تھے اور آنکھیں [illegible] تھے اور [illegible]

[illegible] پس کیا ان [illegible] اہلسنت [illegible]

[illegible] ہیں اور ان کے مطابق [illegible] اہلسنت [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ثابت ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اچھے تھے اس پر شیعہ کا اعتراض اور اہلسنت کا جواب

قال الفاضل النجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یقول العبد الفقیر الی مولاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نے جو یہ قابل تحریر فرمایا کہ کل صحابہ اچھے نہ تھے اگر مراد اس سے سلب کلی ہے تو البتہ کہا جا سکتا ہے

کیونکہ جو ہے وہ انصاف و راستی و صدق سے باعتبار اپنی روایات و اصول مذہب کے [illegible]

ہوا ہے اور اگر کل کی طرف نفی راجع ہے تو خلاف نصوص و روایات ہے چنانچہ بار [illegible]

غلطی پر [illegible] جا چکا ہے [illegible] اگر اس سے مراد یہ ہے کہ

[illegible] انبیاء سے بھی [illegible]

[illegible] صادق بھی نہ تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

محک امتحان ایمان صحابہ مقدمہ خلافت نہیں ہے

قولہ [illegible]

[illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بحث حدیث مستحمون علی ادبارہم ... الخ

[illegible]

[illegible]

[illegible] قافیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیکھے تھے ہر چند چاہا حضرت میر [illegible] حضرت [illegible] صاحب کے جانشین ہوں [illegible]

[illegible]

[illegible] نقل کرتا ہوں [illegible]

[illegible]

شیعہ کا اپنے دعوے سے انحراف

[illegible]

ترکِ عصمت کا متحقق ہونا محال ہے

[illegible]

[illegible]

خلافت سے متعلق شیعہ حضرات کے مغالطے اور ان کے جوابات

[illegible]

یہ فرمانا کہ بعد میں اثنا عشریہ و علویہ کو بڑھایا بجائے خود نہیں۔

اقول: جس قدر افراد خاصہ ہوتے ہیں وہ سب اپنے عام کے نیچے داخل ہوا کرتے ہیں قاعدہ مسلمہ ہے اس کا کون منکر ہے لیکن کلام اس میں ہے کہ عام میں انواع خاصہ کے تقیید محض بوجہ تقلیل اشتراک بنتی گئی پس اس کا کیا جواب حضرت کے کلام میں پیدا ہوتا ہے اور یہ جواب ہو سکے یہ کہنا کہ خاص بھی اس عام میں داخل ہے مصداق اس جملہ کا ہے کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان علاوہ اس کے یہ داخل ہونا بانضمام قیود کی تقیید کے سبب ہے جو کہ خصم اس کو بھی موضوع قرار دیتا ہے معہذا اگر داخل ہونا ہی باعث ترک ذکر اشتراک ہے تو پھر تو نانہ فرش کے ساتھ عصمت و افضلیت کا ذکر بھی بے فائدہ ہے پھر آپ کی تفریع اور فرمانا کہ اثنا عشریہ و علویہ بجائے خود منہ محض آپ کے ذہنی مقدمہ پر متفرع ہوگی اس عبارت موجودہ میں ہرگز بجائے خود نہیں۔

قول: اور چونکہ امامیہ کے نزدیک امامت و خلافت راشدہ و شرائط مذکورہ سے ہی متحقق ہوتی ہے مطلق غلبہ و تسلط و حکومت و ریاست ظاہری سے اور جو شخص بدون تحقق شرائط مذکورہ مسند امر خلافت ہو اور تو اس کو حکومت و ریاست ظاہری حاصل ہو وہ خلیفہ مستحق و راشد نہیں ہے پھر عباسیہ کی خلش دور کرنے کی جو کیا ضرورت تھی وہ تو شرائط مذکورہ سے ہی دور ہو چکے تھے جو اور خلفاء غیر مستحقین کا حال ہے وہی بنی عباسیہ وغیرہ کا۔

اقول: اختلاف خیابہ نص کی بابت تو واقعہ میں بھی موجود ہے باقی رہی عصمت و افضلیت اور پھر [illegible] معلوم ہوئے تو ہر عالم کی ایسی بدیہی [illegible] ضرورت [illegible] جس میں مجال [illegible] اس سبب سے خلفاء غیر مستحقین کی خلش دور کرنے کی ضرورت پڑی اثنا عشریہ [illegible] ہیں جس [illegible] کو [illegible] تو حسب مناسب مصلحت وقت [illegible] ذکر نہ کرے گئے تو یہ فرمانا کہ کیا ضرورت تھی محض اس وجہ سے کہ زمانہ سابق کو جب [illegible] تجاہد و تجاہل [illegible] فرماتے [illegible] تسلط سے [illegible] ثابت کرو [illegible]

[illegible]

[illegible]

خروج جاد لو و تولى الامر كثير من العلويين و قليل من العباسيين و لو اوردا حدامن الخلفاء الجليليين لان امامتهم غير صحيحة لامور منها انهم غير قرشيين انما ستحقهم بانها طبين جهال العوام و لا نجد لهم مجيرى ۔ انتهى بقدر الحاجة۔

اقول: پھر اس سے کیا حاصل، اس کا انکار کس نے کیا تھا آپ پہلے اعتراض کو بھی نہیں سمجھے اول اس کو بغور سمجھے اس وقت جواب کے در پے ہو جیئے۔

شیعہ کا خلافت سے متعلق شرائط کا دعویٰ بلا ثبوت و دلیل

قول: اور جو تحریر شرائط مذکورہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ و روایات ائمہ کرام و اقوال صحابہ قطعیہ سے ثابت ہیں اور واقعہ میں جامع مانع ہیں اس سے ہر دو اور شرائط کے وضع کرنے کی کیا حاجت ہے

اقول: شرائط مذکورہ کے ثبوت کی نسبت کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ و روایات ائمہ کرام و اقوال صحابہ کبار کا اس وقت دعوے فرماتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ اپنے [illegible] ان شرائط کے ثبوت کے وقت وہ آیات و احادیث و روایات و اقوال کیا غائب ہو [illegible] گئے تھے [illegible] یا فراموش ہو گئی تھی اور نیز [illegible] بھی عجیب ہے کہ زمانہ مناظرہ مولوی [illegible] صاحب مکرم [illegible] سوال جیتہ سے معترض کے انتظار میں ہو [illegible] سب ساکت ہوئے اور تمام ذکر سکے اور [illegible] اس وقت تک یہ آیات و احادیث و روایات و اقوال تصنیف و تالیف نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ تحریر تو خود ہی [illegible] ہے پھر معلوم نہیں [illegible] رکھی گئی تھیں اور شرائط مذکورہ کی نسبت جامعیت و مانعیت کا دعویٰ بھی بالکل غلط ہے [illegible] جامع تو اس لئے نہیں کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ اگر مامور بصبر اور راضی بالسکوت تھے تو انہوں نے اس حکم اور وصیت کے برخلاف کیا جو سراسر معصیت تھی اور خلاف عصمت [illegible] نسبت کچھ روایت [illegible] ہو چکی ہیں اور اگر زیادہ [illegible] چاہتے تو کتب مذہب شیعہ [illegible] قول [illegible] کو ملاحظہ فرمائیے اور [illegible] مامور بصبر و سکوت نہیں تھے تو پھر اہل بیت کی تعظیم قرآن کی تحریف [illegible] [illegible] معاذ اللہ حسب اصول شیعہ یہ سب حضرت کے [illegible] علاوہ اس کے [illegible] خلاف عصمت ہیں [illegible] شرط ہونے سے تو حضرت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يهلك فيّ صنفان محب مفرط يذهب به الحب الى غير الحق ومبغض مفرط يذهب به البغض الى غير الحق وخير الناس فيّ حالاً النمط الاوسط فالزموه والزموا السواد الاعظم فان يد الله على الجماعة انتهى لفظه بحاجة

قریب ہے کہ میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے ایک تو افراط کے ساتھ مجھ کو دوست رکھنے والے کہ میری محبت ان کو ناحق کی طرف لے جائے گی دوسرے نہایت دشمنی رکھنے والے جن کو دشمنی ناحق کی طرف لے جائے گی اور میرے بارے میں متوسط حال والے سب سے بہتر ہیں پس متوسط لوگوں کو اور بڑی جماعت کو اختیار کرو کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے

اور نہج البلاغہ میں دوسری جگہ فرمایا

يهلك فيّ رجلان محب مفرط وباهت مفتر

ہلاک ہوں گے میرے بارے میں دو شخص زیادہ دوست رکھنے والا اور مفتری بہتان باندھنے والا

حسب ارشاد جناب امیرؑ کرار فرقۂ شیعہ دو طرح ہلاک ہوا [illegible] کس قدر افراط فی المدح اور افراط فی المحبت سے کہ حضرت کا مرتبہ نبیوں سے بھی [illegible] اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین [illegible] الاعتقاد اور [illegible] میں [illegible] کے درجہ میں رکھ کر ان کے درجہ میں اعتقاد سے [illegible] درجہ کو اعتقاد سے گھٹا یا بڑھا دیا اور اگر روایت شیعہ کو تحقیق کیا جائے [illegible] ہے کہ حضرات شیعہ نے ائمہ کی وجہ سے عصمت انبیاء میں جرح و قدح کیا ہے [illegible] علیہ السلام کی [illegible] عصمت کی روایت اور [illegible] کا قصہ [illegible] کا ذکر اوپر ہو چکا [illegible] علاوہ ازیں روایت [illegible] سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] قتل ہوئے سب [illegible] امامت [illegible] ہوئے اور [illegible] کا انکار [illegible] سے اہل انصاف واعتقاد صاف کو [illegible] حضرات شیعہ نے ہی ائمہ کے لئے [illegible] عصمت میں جرح و قدح کی ہے نہ اہل سنت نے

قولہ غرض کہ امامت و نبوت [illegible] ہیں کہ حضرت [illegible] جاری رکھیں [illegible] تعالیٰ [illegible] مجبور ہو سکے گا

قولہ [illegible]

حضرات شیعہ نے ائمہ کے لئے انبیاء کی عصمت میں قدح کیا ہے نہ اہل سنت نے

قولہ اگر خلفاء ثلثہ کے لئے انبیاء کی عصمت میں قدح کریں گے

اقول اس جملہ کا مطلب تو آپ یا آپ کے مذہب والے جانیں [illegible] کی عصمت میں قدح کرنے سے کیا مراد ہے اگر یہ مطلب ہے کہ جو [illegible] معصوم نہیں [illegible] اور انبیاء [illegible] معصوم اعتقاد کریں گے تو خلفاء [illegible] انبیاء پر [illegible] انبیاء کی عصمت میں قدح کرتے ہیں [illegible] معصوم ہوتے [illegible] لیکن علاوہ [illegible] سے [illegible] مذہب اہل سنت یہ ہے کہ انبیاء معصوم ہیں اور سوا انبیاء کے کوئی شخص خلفاء میں سے ہو یا غیر [illegible] معصوم نہیں [illegible] سیاق عبارت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وجہ [illegible] شیعہ کی روایت [illegible] خالی کر دیتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] نسبت [illegible] معصوم [illegible] نسبت [illegible] وغیرہ سے بھی دریغ [illegible] [illegible] ان کی طرف منسوب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جناب [illegible] [illegible]

کون سا اختلاف و اضطراب اہلسنت کا مسئلہ امامت میں ذکر کیا ہے جس کی طرف یہ اشارہ کرتی ہے اگر بفرض اہل سنت کو مسئلہ امامت میں باہم اختلاف ہو تو یہ اختلاف کچھ قابل اعتراض نہیں کیونکہ اہلسنت کے نزدیک مسئلہ امامت فروعی ہے [illegible] اختلاف فی الفروع ممنوع نہیں ہے [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہے لیکن اگر اختلافات فرقہ شیعہ کا عموماً اور [illegible] دو تین میں [illegible] کچھ [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

شیعہ میں اختلاف ائمہ کا ہی ڈالا ہوا ہے

[illegible]

اور کافی میں ہے

[illegible]

[illegible]

قال ان اصل الحدیث [illegible]

[illegible]

کا یہ قول کہاں تک درست ہے معلوم نہیں ہوتا

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: حضرت مجیب نے بہ تعجب تمام کے اعتراض فرمایا

[illegible]

... کے جواب سے متعلق اعتراض

[illegible]

مستجمعین تصور کی پیدا کنند و قوم برو لازم است کہ چون شخص را خلیفہ سازند انعقاد خلافت
حضرت فاروق بدین طریق بود و طریق سوم شوری ست و آن آنست کہ خلیفہ شائع گردد انعقاد خلافت
در میان جمعی از مستجمعین شروط و گوید درمیان این جماعت ہر کرا اختیار کنند خلیفہ او باشد پس
بعد موت خلیفہ مشاورہ کنند و یکی را معین سازند اگر بر دست اختیار شخصی یا جمعی ...
اختیار اول شخص یا اتفاق جمیع حاصل باشد و انعقاد خلافت ذی النورین ہمین طریق بود ...

[illegible]

اہل سنت نے جو طریقے انعقاد خلافت کے لکھے ہیں ان پر دو وجہ

مصادرۃ علی المطلوب ... سے اعتراض سابقہ ...

[illegible]

نہیں بلکہ محض غلط ہے اور منشا اس کا یہ ہے کہ [illegible] کے مطلب کو نہیں سمجھے پس
وضح ہو کہ حاصل اعتراض اول امر یہ ہے کہ اہل سنت نے چند اصول وضع کیے ہیں جن
سے ان کے نزدیک خلافت متحقق ہوتی ہے اور چونکہ یہ اصول موضوعہ کتاب و سنت سے
ثابت نہیں [illegible] ہوئے اور خلافت جن کا ثبوت ان اصول پر موقوف تھا وہ بھی باطل ہوگئے
دوسرا امر یہ ہے کہ [illegible] سے خلافت خلفا [illegible] ثابت ہوتی ہے ان کو [illegible]

[illegible]

اصول پر وہ خلافت واقع ہوئی وہ اصول صحیح اور اصول بھی حق ہوں گے تو اس اعتبار سے جب
خلافت خلفا منصوص ہوئی اور حق ہوئی تو وہ اصول صحیح و اصول کہ جن پر خلافت متفرع تھی
وہ بھی حق ہوئے تو پھر یہ کہنا کہ جن پر خلافت کا تحقق موقوف ہے اگر اس سے مراد ثبوت خلافت
عند اللہ ہے تحقق خارجی نہیں ہے تو لازم باطل ہے [illegible]
کیونکہ [illegible] خلافت کا [illegible]

[illegible]

دوسرا جواب

[illegible]

خود شارح نہج البلاغہ سے منقول ہوتی ہے ۱۱ انما الشوریٰ للمهاجرین والانصار فان اجتمعوا علیٰ رجل وسموه اماماً کان ذلک للہ رضیً۔ اس پر جو کچھ جواب کا خلاصہ ہے وہ اس کو دلیل الزامی قرار دیتا ہے اس کا جواب ہم اس موقع پر بیان کریں گے کہ مختصر بیان اس قدر جاننا چاہیئے کہ خود اس عبارت کا سیاق اور دوسری عبارات کا جواس [illegible]

[illegible] اور مزدور مصادرہ علیٰ المطلوب جواب اور بعض پر آب بلکہ نقصان مترتب ہے۔ ہمارے مجید کی تقریر پر [illegible] مثال ہے [illegible] کا قصد رکھتا ہے [illegible] کسی جگہ بھی تقریر یا تحریر [illegible] جواب کی ٹھیک نہیں پھر اس پر [illegible] مسلک ثانی پر [illegible] قرار دینا [illegible]

قال الناصب المجیب [illegible]

بعض اصول مذہب شیعہ دوازدہ امام عقلی و نقلی سے ثابت نہیں

اقول [illegible]

[illegible] ہے۔ کیونکہ ان کے بعد کی بعثت [illegible] غیوب
[illegible] صاحب
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

خلافت و امامت کیلئے شیعہ کے نزدیک عصمت شرط ہے

قولہ پس جب [illegible]
[illegible]
[illegible]

اس لغویت کا جواب

اقول [illegible]
[illegible]

ہمارے حضرت [illegible] جیسے منصف [illegible] کا ہی کام ہے [illegible] غور کرنے پر
تو اس کو خلاف عقل اور خلاف کتاب اللہ اور خلاف احادیث رسول اللہ اور خلاف اقوال
صحابہ پاتے ہیں [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہے

قولہ [illegible]

اجمالی طور پر روایات شیعہ سے شرائط ثلاثہ کا ابطال

[illegible]

امر الله وجبه ولو ان لو يقوم له المكروب — امر کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں جس کے لئے مختلف
ولو تشتت عنه العقول وان الوفاق قد — طریقے اور رنگ ہیں کہ دل اس کے لئے ٹھہر نہ
اغاضت والمحجة قد تنكرت وعلموا — سکیں اور عقلیں اس پر ثابت قدم رہ سکیں اور دنیا
انى ان اجبتكم ركبت بكم ما اعلم ولم اصغ — تاریک ہوگئی اور صاف راستہ ناآشنا ہوگیا، اور جان لو
الى قول قائل وعتب العاتب وان تركتمونى — اگر میں تمہاری درخواست قبول کر لوں گا تو تم کو اپنے علم
فانا كاحدكم ولعلى اسمعكم واطوعكم — کے موافق لے چلوں گا اور کسی قائل کے قول اور عاتب کے
لمن وليتموه وانا لكم وزيرا خير لكم — عتاب کی طرف کان نہ دھروں گا اور اگر تم مجھ کو چھوڑ دو گے
منى اميرا — تو میں تم ہی کا ایک جیسا ہوں اور شاید میں زیادہ مطیع

ہوں جس کو تم امیر بناؤ اور میں اس سے کہ تمہارا امیر ہوں یہ بہتر ہے کہ وزیر ہوں۔

اور ذوالفقار میں مجمع البیان طبرسی سے منقول ہے

روى محمد بن ابى عمير عن ابن عبيد بن — امام زین العابدین سے مروی ہے کہ آپ سے کسی
عبد الحميد عن يحيى بن عبد الله الحسين — شخص نے کہا کہ تم لوگ اہل بیت بخشے ہوئے ہو
بن علي قال قال رجل منكم من بحث — آپ ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم زیادہ مستحق ہیں
مغشوش بكم فاعصب بقارعتهن حتى — کہ جو حکم [illegible] ہم میں بھی جاری
ان معشري بينا ما ابري [illegible] — جو ہم میں نیکوکار ہے اس کے لئے دو چند اجر ہے اور
[illegible] تنعطفين من روحه — اور ہم میں گنہگار کے لئے دو چند عذاب کی صورت
[illegible] من لقد [illegible] يا — [illegible] آپ نے یہ [illegible]
[illegible] بنيات [illegible] — [illegible] بات [illegible] جاتی ہے

اگر بیعت خلافت پر موقوف پائی جاتی تو اس روایت [illegible] واضح ہو جائے گا کہ یہ شرائط
[illegible] نہیں اور ان کے اپنے اور [illegible] کے معتبر تھے یہ بعد [illegible] کے
[illegible] دونوں شرعیہ سے ثابت ہیں بعد اس کے قول و افعال [illegible]
[illegible] شرائط کا قائل ہو کر اقوال
و [illegible] میں معتبر [illegible] کوئی عاقل اس کو ثبوت نہیں
[illegible] کا ثبوت قیاس [illegible] سے [illegible] قیاس
[illegible] ہے۔

قولہ: پس شیعوں کی اصلی غرض اپنے اصول کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کرنا و احقاق حق و ابطال باطل ہے۔

اقول: ولن یصلح العطار ما افسدہ الدہر۔ جب وہ اصول خلاف عقل و نقل ہیں تو حضرات شیعہ کی سعی و کوشش سے اثبات منجملہ محالات ہے اور اس جد و جہد کا نتیجہ بجز ابطال حق اور اثبات باطل اور کچھ نہیں اور نہ یہ غرض حاصل شدنی ہے۔

قولہ: اور یہ ظاہر ہے کہ اس صورت میں غیر مستحقین کی خلافت ثابت نہ رہے گی

اقول: بلکہ ظاہر ہے کہ مستحقین کی بھی خلافت اس صورت میں ثابت نہ رہے گی بلکہ ائمہ کی بھی خلافت باطل ہو جائے گی

قولہ: اور یہ کوشش ابطال خلافت خلفائے ثلاثہ کی غرض سے بدون قیام دلیل و حجت ان حضرات کو خلافت و امامت میں معتبر جانتے ہیں جیسا کہ حضرت مجیب [illegible] اہلسنت کا وہم و خیال ہے حاشا وکلا

اقول: اہلسنت کا یہ طریقہ نہیں کہ بدون قیام دلیل و حجت ان حضرات کو خلافت و امامت میں معتبر جانتے ہیں بلکہ اہلسنت بدلائل و حجج و شہادات نص یہ ثابت کرتے ہیں کہ بلا حجت قیام دلائل عدم [illegible] ان حضرات کو حضرات شیعہ نے خلافت میں معتبر مان رکھا ہے پس جب یہ حال ہے تو اس [illegible] موضوع کی وضع محض بغرض ابطال خلافت خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم ہے و بس

قولہ: ہاں چونکہ بدون قیام دلیل حضرات اہلسنت ان خلفاء کی خلافت کے قائل ہیں اس سے ان کو ضرورت ایسے اصول کی نہیں کے سوا و ثبوت خلافت کوئی دلیل نہیں تحت حاجت تھی اس لئے حضرات نے ایسے اصول وضع فرمائے

اقول: خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی حقیقت مثل روز روشن ظاہر و باہر ہے آفتاب نص قرآنی اور احادیث نبوی و اقوال و افعال ائمہ نے اس کے چہرہ ثبوت سے حجاب ہر یک تحت دور کر دیا آیات و احادیث کس قدر مذکور ہو چکی ہیں اس وقت شیخ [illegible] کے شعر کا ایک مصرع یاد آیا جو [illegible] منصفان سے دیکھا و سے لائق ہے۔

[illegible] کہ وہ جیرہ کو پیٹتا ز مرے گئے ہیں کہاں

تعلی [illegible] سے [illegible] کیا مضمون پیدا ہوتے ہیں جو چاہیں کھو سے

خلیفہ اول کی خلافت کا ثبوت

سقیفہ بنی ساعدہ کے مسئلے پر شیعہ کے شبہات کا جواب

قولہ اس عنوان سے [illegible] صاحب [illegible] کا نات کے [illegible] فرماتے ہیں سقیفہ بنی ساعدہ میں [illegible] [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

بکہ یہ موقع [illegible] جب [illegible] جناب امیر [illegible] کے [illegible] دیکھتے ہیں جب آپ کو اس بیعت کی خبر پہنچی اور آپ نے ارشاد فرمایا تو وہ [illegible] سے زیادہ نہیں ہے [illegible] منقول ہے کہ آپ نے فرمایا [illegible] بات [illegible] کا حاصل [illegible] درخت کو لیا اور پھل [illegible] چھوڑ دیا

قولہ [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کہ دونوں [illegible] ہو گئے

[illegible]

ائمہ مصیبت کے وقت تو صبر کرتے ہیں لیکن حلول مصیبت سے پہلے جزع فزع فرماتے ہیں

اور پانچواں [illegible] مشتبہ ہو [illegible] اس کا جواب ابحاث سابقہ میں گذر چکا ہے کہ حسب روایت [illegible] معلوم ہے [illegible] وفات تشریف [illegible] مبتلا تھے [illegible] اگر تو [illegible] دنیاوی محبت سے [illegible] رنج والم میں مبتلا [illegible] کا تو مطلب [illegible] دست قدرت سے [illegible] ظاہری [illegible] آپ کے فضل سے مطلب ہوا تو اسی کا رنج والم تھا [illegible] صبر تو [illegible] مصائب کے وقت تو عین صبر و استرجاع کو اختیار فرماتے ہوں گے اور [illegible] خدمت خاص یعنی ہدایت خلق میں مشغول ہوتے ہوں گے چنانچہ [illegible] اس کی مؤید روایات بھی موجود ہیں

حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا الحسن [illegible] قال حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن [illegible] عن [illegible] قال لما حضرت اسماعيل [illegible] جزع ابو عبد الله [illegible] فلما [illegible] وغمضه [illegible] ثم تسريح وخرج يا [illegible] قال [illegible] بعض [illegible] لقد [illegible] من [illegible] قال انا اهل بيت نجزع ما لم [illegible] فاذا [illegible] صبرنا [illegible] من [illegible]

جب اسماعیل بن ابی عبد اللہ کی وفات قریب پہنچی تو امام ابو عبد اللہ نے شدت [illegible] اور جب وفات ہو چکی تو آپ نے [illegible] مگر [illegible] آپ کے [illegible] جب آپ کا [illegible] دیکھا تو [illegible] ہم [illegible] آپ کی [illegible] گے [illegible] اہل بیت [illegible] جزع [illegible] آپ [illegible] صبر کرتے ہیں

وقال [illegible] انا اهل بيت [illegible] نجزع قبل المصيبة فاذا وقع امر الله [illegible]

اور حضرت صادق نے فرمایا ہم اہل بیت مصیبت سے پہلے جزع کرتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کا حکم [illegible]

عز وجل رضينا بقضائه وسلمنا لامره وليس لنا ان نكره ما احب الله لنا [illegible] من [illegible] لا [illegible] حضره القضية

ہوجاتا ہے تو راضی بقضا ہوتے اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو [illegible] نہیں کہ جو چیز خدا نے ہمارے لیے پسند کی ہے اس کو مکروہ سمجھیں

پس جب کہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ امر کو مکروہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ محبوب سمجھتے ہوں گے تو رنج والم کیا اور جزع وفزع کیونکر؟ ہاں جزع وفزع قبل المصیبت حسب روایت [illegible] مشہور قبل [illegible] لیکن [illegible] شک [illegible] کی شان کے منافی ہے حضرت [illegible] اس کے جناب کی طرف نسبت فرمائیں [illegible] جزع وفزع قبل [illegible] اگر [illegible] بالوجود ہے تو جزع وفزع بعد حلول [illegible] بلکہ قبل الوجود زیادہ مستحق ہونے [illegible] اور اگر امر قریب ہے تو [illegible] بیان ہے [illegible] دیکھنے ہی میں یہ بھی موجود ہے

وقال عليه السلام ان الجزع والصبر يستبقان الى المؤمن فياتيه البلاء وهو صبور وان الجزع [illegible] البلاء [illegible] الكافر فياتيه البلاء وهو جزوع

امام علیہ السلام نے فرمایا مصیبت [illegible] صبر [illegible] مصیبت [illegible] صبر [illegible] مصیبت اس کے پاس پہنچتی ہے

[illegible] صبر [illegible] ہے

اور [illegible] مذکور ہے

ولما قبض محمد بن علي العسكري رأى الحسن بن علي عليهما السلام قد خرج من الدار وقد شق قميصه من خلف وقدام

جب محمد عسکری کے فرزند [illegible] کی وفات ہوئی تو [illegible] حسن کو دیکھا گیا گھر سے نکلے اور آپ [illegible] قمیص [illegible] چاک تھا

اب [illegible] انصاف [illegible] روایات [illegible] جزع [illegible] اور جناب [illegible] مضمون [illegible] کی شان سے [illegible] اگر [illegible] سے [illegible] اگر [illegible] بیان [illegible]

[illegible] جزع [illegible] مصیبت [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible]

کے برہم کرنے کی تدبیریں فرماتے تھے جس کے لئے خلیفہ ثانی نے ان پر گھر جلانے کی دھمکی دی تھی کیا اسی کا ہی نام شہادت ہے۔

نقض خلافت کے مشورے اور تدبیریں کرنے کے الزام کا جواب

اقول: اگرچہ ماسبق میں اس کا جواب مذکور ہو چکا ہے لیکن اس جگہ بھی چونکہ ہمارے مجیب لبیب نے مکرر ذکر فرمایا اس کا اعادہ باضافہ افادات کیا جاتا ہے واضح ہو کہ اگر مذہب تشیع پر بنا گفتگو ہو تو حضرت مجیب ہی جواب کا فکر فرما دیں کہ اولاً حضرت بسبب ترک تقیہ واجبہ و سکوت مامورہ و عدم منازعہ آثم ہوتے ہیں۔ اور ثانیاً حضرت ایک لغو اور بے فائدہ امر میں مبتلا ہوئے کہ بسبب علم ما کان و ما یکون آپ کو معلوم تھا کہ یہ امر شدنی تو ہے نہیں اور نیز اس روایت کی بھی تکذیب ہوتی ہے جو آپ کے عالم الغیب والشہادۃ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ثالثاً باوجود اس قوت و شجاعت معروفہ کی جو روایت [illegible] سے یعنی [illegible] قوم عاد و معاملہ قتل ابوبکر شجیع عالی نہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے اور باوجود اس عقل و فراست کاملہ کے جس کا بیان ناممکن ہے آپ کا زنان پردہ نشین میں حسب روایات شیعہ [illegible] دسیسات کے بیٹھ کر خفیہ مشورہ کرنا اور اپنے مدعا پر کامیاب نہ ہونا اور ذرا سی دھمکی سے [illegible] دھوکے سے [illegible] ہو کر بیعت کرنا علاوہ اس کے کہ اصول تشیع پر حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے مکذب روایات سے ہیں جن میں تو وہ آپ کے مجاہد کی روایت کی ہیں۔ اور گر مذہب اہل سنت کے اعتبار سے گفتگو منظور ہو تو سنیئے کہ اہل سنت جناب امیر کو معصوم کب کہتے ہیں اور عالم ما کان و ما یکون کب تسلیم کرتے ہیں اگر آپ نے ابتداء میں بالفرض نقض خلافت کے مشورے کئے تو چنانچہ یہ ممکن ہے تک خطا اجتہادی کی اور بعد اس کے جب آپ متنبہ ہوئے اور اس کی حقیقت پر کامل وقوف حاصل کیا تو بیعت بھی کی اور شہادت بھی بیان فرمائی۔ غرض جب تک بیعت نہیں کی ممکن ہے کہ شہادت بیان نہ فرمائی ہوں اور جب حق منکشف ہو گیا اور بیعت کر لی اور رنجش دور ہو گئی بعد اس کے شہادت بھی بیان فرمائی جو بوجہ اس میں کوئی منافات نہیں اور [illegible] اور بعد تقریر اس وقت [illegible] ہم بھی [illegible] نقض خلافت کے مشوروں کے وقوع کو تسلیم کریں لیکن [illegible] یہ تو نہ مانا جائے گا کہ مشوروں کو ہی [illegible] کریں یعنی حق کے نزدیک خلافت صدیقی حق ہے۔ اور وہ بیعت [illegible] وجود صحابہ [illegible] سے [illegible]

ہوئی اور صحابہ میں سے کوئی فرد اس کا مخالف نہ تھا اور کسی کو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استحقاق خلافت میں انکار یا شک و تردد نہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اگر ملال تھا تو اس امر کا تھا کہ ہم کو شریک مشورہ کیوں نہ کیا جب ہم اہل حل و عقد میں سے تھے تو ہم مستحق مشورہ تھے چنانچہ جو عذر روا بھی کیا گیا وہ پذیرائی جناب ہوا اور بعد اس کے رنجش دور ہو گئی اور بیعت علی الاعلان فرمائی اور فرمایا کہ ہم کو اس میں کلام نہیں تھی کہ ابوبکر احق بالخلافت ہیں چنانچہ اس مضمون کو حدیث بخاری صراحۃً مثبت ہے اور جب ہم حدیث ازالۃ الخفا کو جو جناب مجیب کا مستدل ہے دیکھتے ہیں تو اس میں یہ الفاظ ہیں فیتشاورون فیہا و یرتجعون فی امرھم جس کا ترجمہ مجیب لبیب نے یہ کیا ہے اور جناب سیدہ سے مشورہ کرتے تھے اور اپنے کام میں مراجعت کرتے تھے اور ان الفاظ میں کہاں ہے کہ آپ نقض خلافت ہی کے مشورے کرتے تھے اور صرف مشورہ کرنے سے کیونکر ثابت ہوا کہ وہ مشورے نقض خلافت ہی کے تھے بلکہ حضرت امیر کے نزدیک وہ خلافت منعقد ہو چکی تھی اگرچہ بعض اکابر شریک نہ تھے کیونکہ بیشتر روایات شیعہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کے نزدیک سب کا حاضر ہونا انعقاد کے واسطے ضروری نہیں تھا تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے نقض کی بابت ویسے ہی خفیہ مشورے اور تدبیریں کرتے اور کیا ضرور ہے کہ ہم خطا آپ کی جناب میں منسوب کریں بلکہ فی الحقیقت یہ مشورے اس امر کے لئے تھے کہ جب اہل حل و عقد نے بیعت صدیق میں بلا مشورہ سبقت کی اور استبداد کیا اگرچہ ضرورۃً ہوا تاہم مقتضائے بشریت باعث ملال اور باعث تاخیر بیعت ہوا اور عموماً صحابہ کو آپ کا یہ ملال اور یہ تاخیر باعث ناخوشی اور کشیدگی ہوئی تو جب کشیدگی اور شکر رنجی فریقین سے ہوئی تو جناب امیر اور ان کے ساتھیوں نے چاہا کہ کسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ تنہا ہمارے پاس آئیں اور ہم ان سے برادرانہ شکایت کریں اور وہ عذر روا بھی بیان فرما دیں تو باہمی شکر رنجی دور ہو اور ظاہری ملال رفع ہو اور بیعت کریں کیونکہ اگر یہ قصہ مجمع میں ہو تو مبادا بسبب اس کے کہ مختلف الطباع لوگ جمع ہوں گے کوئی امر نہ ہو جاوے جو باعث زیادتی فتنہ ہو لہٰذا صرف اسی امر میں مشورہ تھا اور اسی بابت تخلیہ میں گفتگو ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تنہا بلایا اور گو حضرت عمر تنہا جانے سے مانع ہوئے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اس میں ابوبکر کی حقیت بالخلافت کا اعتراف کیا اور عدم مشورہ و استبداد بالبیعت کی شکایت فرمائی حضرت ابوبکر نے جواب اس کا یہ دیا

خصائل و محامد بیان رہائے اور عدم مشورہ و استبداد کا عذر کیا جو قبول ہوا اور شکایت رفع ہوئی اور
مشرالحمد بیعت ہو گئی چنانچہ آخر تک باہم شیر و شکر رہے یہ اور شہادت فضائل و محامد خلفاء رضی اللہ
عنہم بیان فرماتے رہے یہ روایت صحاح اہلسنت و تصریح علماء شیعہ سے بدلالت مطابقی ظاہر و باہر
ہے چنانچہ میر محمد باقر داماد نے نبراس الضیاء میں تسلیم کیا ہے اور کشف المطاعن کے مجلد ثامن میں
عبارت مذکور ہے چونکہ توقف تطویل تھا اس لئے بخوف طول روایات مختصراً عرض کیا گیا اب باقی رہا یہ
امر کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں یہ جملہ جو تحریر فرمایا ہے [illegible] خلق
خلافت مشورہ تھا یکارہ [illegible] پھر اس کے کیا معنی ہوں گے سو اس کا جواب یہ ہے کہ ازالۃ الخفاء میں
ہے کہ منشا اس سوال کا یہ ہے جو خلافت تھا سبب گروہ مخالف نے تقضیہ مشورت کے تو اگرچہ یہ مشورے
بابت نقض خلافت کے نہ ہوں تاہم عوام میں شورش و اختلال پیدا ہونے کے باعث مثل نقض خلافت
کے ہو سکتے ہیں علی الخصوص ایسی حالت میں جب کہ منافقین اور اعداء دین تخریب دین متین کے
کمین میں بیٹھے ہوں تو چونکہ یہ مشورے فتح نقض خلافت تھے تو اس لئے ان پر اطلاق کیا
گیا کہ یہ مشورہ نقض خلافت کے بارہ میں تھا اس کی صد ہا نظیریں عالم میں موجود ہیں چنانچہ فاتح حنظلہ
کو قاتل کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس راز مخفی کو جو حضرت زہرا کے دولت سرا میں ہوتا تھا حضرت
عمر تک ان بزرگواروں میں سے تو کسی نے نہیں پہنچایا ہو گا جو باعث اس قدر جوش و خروش
کا ہوا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے ان مشوروں کی ظاہری حالت سے
سبب نقض خلافت کا سمجھ کر اس قدر تشدید فرمائی اور اسی وجہ سے کہا گیا کہ یہ مشورے نقض خلافت
کے باب میں تھے نہ یہ کہ یہ مشورے وہ لوگ نقض خلافت کرتے تھے لیکن اس کے معنی یہ
کہاں سے پیدا کئے کہ وہ مشورہ کرتے تھے کہ جس طرح ہو سکے خلافت کو توڑ دیجئے بلکہ در باب نقض
خلافت مشورہ تھا میگوید کے معنی یہ ہیں کہ نقض خلافت کے بارہ میں مشورے کرتے تھے کہ آیا
نقض خلافت مناسب ہے یا نہیں چنانچہ بالآخر یہ قرار پایا کہ نقض خلافت مناسب نہیں
اور بیعت فرمالی تا شاہ صاحب کا یہ مشورہ [illegible] نقض خلافت [illegible] مراد تھے جو حضرت مجیب
نے سمجھے لیکن یہ فعل مجموعی کی طرف نسبت کیا گیا ہے جس کا صدور بعض کی طرف نسبت کرنے سے بھی
ہو سکتا ہے تو ہم یہ نہیں تسلیم کرتے کہ یہ تقضیہ جناب [illegible] کی طرف رجوع ہے
بلکہ یہ فعل مجموعی [illegible]
پورا وثوق [illegible] لیکن [illegible] تھے [illegible] تو

بشرکت مجموعی مجازاً ان حضرات کی طرف بھی وہ فعل منسوب ہو گیا چنانچہ عبارت تحفہ اسی
طرف ناظر ہے پس انصاف سے ملاحظہ فرمائیے اگر بالفرض ان حضرات سے اس قسم کے
مشورے واقع ہوتے بھی ہوں تو بھی ذریعہ شہادت کو مستلزم نہیں ہاں اس قدر گزارش باقی
رہ گئی کہ ہمارے مجیب صاحب یہ جو تحریر فرما رہے ہیں کہ خلیفہ ثانی نے ان پر گھر جلانے
کی دھمکی دی تھی اور یہی تحریر میں یہ عبارت ہے "اور بیعت لے لی گئی گھر جلانے کی دھمکی
دی" اگرچہ قصہ احراق بیت فاطمہ ہی سے اہل سنت کی کتب معتبرہ میں درج ہے مگر چونکہ بعض
علماء عظام انکار کرتے ہیں اور شیعوں کا افتراء بتاتے ہیں اس لئے گزارش ہے کہ تو اس سے معلوم ہوا
کہ مجیب کو دھمکی اور قصہ احراق میں امتیاز اور فرق نہیں حالانکہ فرق بدیہی ہے۔

قولہ: پھر جناب امام حسن و امام حسین علیہما السلام نے جو بالکل بالغ تھے خلیفہ اول و ثانی
کو ہر ایک کی خلافت کے زمانہ میں فرمایا کہ منبر سے اتر کیونکہ یہ میرے باپ کی جگہ ہے اور دو
خلیفوں نے بجز اقرار کے چارہ [illegible] چنانچہ کتب معتبرہ اہلسنت مثل تاریخ خلفاء [illegible]
میں یہ حال تحریر ہے پھر بھی حیران ہوں کہ کس جرأت سے ہمارے مجیب فرماتے ہیں کہ اصحاب
خلفاء ثلاثہ شہادت ائمہ سے واقف ہوں

بحث حضرات حسنین کا حضرات شیخین کو یہ کہنا کہ ہمارے باپ کی جگہ سے اترو اس پر تفصیلی بحث

اقول: ہمارے حضرت مجیب نے جوش [illegible] رو بکشتہ [illegible] شد [illegible]
سے چشم پوشی فرما کر فرماتے ہیں [illegible] حضرت [illegible] کے یہاں تو بالغ بھی معصوم نہیں [illegible]
باینکہ اہل باطن [illegible] اپنی کتابوں کو [illegible] سمجھے ہیں [illegible] شہادتوں کو ترجیح [illegible]
میں [illegible] رفتہ [illegible] سے محمد بن مرتضیٰ معروف بہ محسن حضرت [illegible]
کے تعصب [illegible] تحریر فرماتے ہیں

وفی معیوب [illegible] — علیم [illegible]
[illegible] — [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] شد — [illegible]

[illegible]

اس قول کو حسب ارشاد جناب امیر منتشائے سنی کی نقل کے برابر سمجھتے ہیں جو حضرت کی
عید و منبر کے شانہ و دوش مبارک پر سوار ہونے کی بابت مروی ہوا تعجب تو اس سے کچھ ہے کہ
معاً اس وقت ثابت ہو جب کہ امر معصوم زینت ہوتے ہیں۔ آپ کو اس وقت رفع امر
ہو یہ لفظ ہے [illegible] حضرت علی ہوں (۲) مقصود بیان استحقاق امامت جناب امیر
[illegible] اس وقت کا [illegible] آپ کے قول و [illegible]
پر محمول ہو کر قابل [illegible] و قبول [illegible] [illegible]
[illegible] نے معاذ اللہ [illegible] کے دشمنوں کے گھر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مقصود بیان استحقاق [illegible]

[illegible] خلاف [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب تشیید [illegible]

[illegible]

[illegible]

وشہادات ہے

اہلسنت کے اصول موضوعہ متعلقہ خلافت پر اعتراض اور اس کا جواب

[illegible]

اقول [illegible]

[illegible]

قال الناصب المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہ مضمون عرض کیا کہ جب کہ خلافت خلفاء ثلثہ کتاب اللہ و شہادات ائمہ سے ثابت ہو چکی ہے
تو خصوصیت کے اثبات کے لئے اصول گھڑنے اور بنانے کی کچھ ضرورت نہیں لیکن ظاہر ہے
کہ خلافت کو خلافت خلفاء ثلثہ ہی میں محصور نہیں ہے اور اگرچہ [illegible] تھا تاہم
بقرینہ سیاق عبارت خلافت متنازعہ فیہا ہی معلوم ہوتی تھی اور ظاہر ہے کہ بعد خلافت کے
[illegible] کہ دوسری خلافتوں کے لئے اصول کی ضرورت تھی تو جب یہ خلفائے
[illegible] کا ثبوت کتاب اللہ سے [illegible] عقیدت کی سند شہادت

[illegible]

کی خاطر سے تسلیم [illegible] کہ ازالۃ الخفا کا منصب [illegible] تھا [illegible]
[illegible] تحقیقات کو دیکھا جاوے تو ہمارے مجیب اصل منصب ازالۃ الخفا تک بھی نہیں
پہنچے مگر سوچیں اور اہل علم و انصاف [illegible] پھر بھی نکات سابقہ میں اس کو اجمالاً و
مختصراً بیان کیا ہے

اصول موضوعہ متعلقہ خلافت کے متعلق لایعنی اعتراضات کا تکرار اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible] ذکر [illegible]

[illegible]

زیارت آپ کو [illegible]

[illegible] لیکن [illegible]

[illegible]

شہادت دیتے ہیں بلکہ بعضہم لبعض شہادت دیتے ہیں اور اس کو کوئی مانع نہیں پس اپنے سوا کسی کی خلافت پر شہادت کے معنی دریافت کرنا بالکل لغو اور بے معنی ہے۔ علاوہ یہ فرمانا کہ اگر گروہ ائمہ ہیں تو خود خلفاء راشدین ہیں اجماع فی الجملہ مسلم ہے لیکن یہ قضیہ محض ایک وجودی حکم پر دلالت کرتا ہے اس سے نفی غیر کی سمجھنا سراسر غلط ہے پس عبارت محرر کے معنی بلا اختیار ظاہر ہیں یا یہ معنی کہ جن حضرات کی امامت کے تم معتقد ہو انھیں کی شہادت سے خلفاء ثلثہ کی خلافت راشدہ ثابت ہوتی ہے یا یہ کہ جو متفق علیہم امامیہ و اہل سنت ہیں ان کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ خلفائے ثلثہ راشد ہیں یا یہ کہ دو امر جن کی خلافت و امامت اپنے زمانہ میں راشدہ و متفق علیہ ہے ان کی شہادات ثابت کرتے ہیں کہ خلفائے ثلثہ سابقہ خلفاء حقیقی راشدہ ہیں اور ان ہر سہ توجیہات میں کچھ نقص نہیں ہیں اگر اب بھی آپ نہ سمجھیں اور بہت دعوی کریں تو خدا سمجھے۔

قولہ۔ اور ثبوت کتاب اللہ اور شہادات ائمہ کا جواب پہلے گذر چکا ہے

اقول۔ اس کا جواب الجواب بھی تو ہم عرض فرما چکے ہیں۔

قال الفاضل المجیب: قولہ۔ بخلاف حضرات شیعہ کے ان کے اصول ثلثہ باوجودیکہ دلائل شرعیہ سے ثابت نہیں مستلزم دور ہیں بالخصوص [illegible] ثبت ثبت بجواہر [illegible] منصوص ہی اصول پر بنا ہے بالکل باطل ہے قولہ اصول مشترک نسبت آپ کا یہ کہنا کہ دلائل شرعیہ سے ثابت نہیں دعوی بلا دلیل ہے اگر ان میں غور [illegible] کرتے تو معلوم ہو جاتا۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ: سبحان اللہ ہم سے مجیب لبیب [illegible] دلائل خود ہی اپنی تحریر سابق میں اپنے اصول ثلثہ کی نسبت اپنے خلاف منصب یہ دعوی فرما چکے ہیں کہ ہمارے اصول ثلثہ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہیں اور جب ہم نے ان کے ثبوت و منشاء پر تو [illegible] سے ان کے مثبت پر دلیل کے طالب ہوئے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ جو منصب ہے اور اس کا منصب کیا ہے منصب ہی وجہ سے [illegible] معلوم دعوی کر سکتے ہیں اور [illegible] دوسرے [illegible]

[illegible]

اہل سنت بھی قائل ہیں اگر شیعہ کے اصول ثلثہ دلائل شرعیہ سے ثابت نہیں تو حضرات ان شرطوں کو کن دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔

اقول: یہ وہی غلطی ہے جو بارہا جناب مجیب لبیب سے سرزد ہوتی ہے اور ہم متنبہ کر چکے ہیں اور اب بھی ہم متنبہ کرتے ہیں کہ حضرت یہ آپ غلط سمجھے ہوئے ہیں اہل سنت ہرگز ان شروط کو شرط تقرر نہیں جانتے آپ وجود کو اشتراط سمجھ رہے ہیں جو منشاء اس غلطی کا ہے حالانکہ حد بشر وجود اور اشتراط میں بون بعید ہے جو اطفال مدرسہ پر بھی مخفی نہ ہوگا۔

قولہ۔ پھر کب ہو سکتا ہے کہ اہل سنت غیر شرعیہ دلائل سے کسی امر کے قائل ہوں

اقول۔ بے شک آپ نے یہ صحیح و راست فرمایا یہ ہرگز ممکن نہیں کہ اہل سنت کسی امر کے بغیر دلائل شرعیہ قائل ہوں اور یہاں تک ممکن بشریت ہیں ان کے یہاں تو حسن و قبح بھی شرع سے ہے وللہ الحمد والمنۃ [illegible]

قولہ۔ گو خلافت پر کوئی دلیل شرعی قائم نہ ہو

اقول۔ یہ حضرت سے کیا کہتے ہیں پس اپنی اصل حالت پر آ گئے ابھی حضرت کیا آپ کے نزدیک کتاب اللہ دلیل شرعی نہیں لیکن اس رسالہ میں تو آپ اس کی قطعیت کا اعتراف فرماتے ہیں مگر آپ کے اکابر علماء کے خلاف ہے چنانچہ اس موقع پر انشاء اللہ ہم اس کو ثابت کریں گے پھر خلافت کے بارہ میں کیوں قابل قبول نہیں اگر ائمہ نے تقیۃ کچھ فرمایا ہو تو حق تعالی شانہ نے تو تقیہ نہیں کیا ہوگا ذرا اس کو بنظر صادق دیکھئے اور اپنے علماء کی کارروائیات کو اس کے ساتھ میزان انصاف میں تولیے تو معلوم ہو جائے گا کہ اہل سنت بلا دلیل شرعی خلافت کے قائل ہوتے ہیں یا [illegible] ولکن اللہ یہدی من یشاء۔

امامت کو خلافت کے برابر بلکہ اس سے زائد قرار دینے کی

شیعہ عبارت اور اس کا جواب

[illegible]

تفصیل سے آئے گا۔ مگر یہاں اس قدر گذارش ہے کہ اگرچہ آپ امامت میں ان شرائط کے منکر ہیں مگر ثبوت نبوت میں تو ضرور ہی قائل ہوں گے جو جواب آپ وہاں فرمائیں، وہی جواب ہماری طرف سے امامت میں کہ ثانی نبوت ہے قبول فرمائیے۔

اقول: یہ غلطی وہی ہے جس پر بار ہا متنبہ کیا جا چکا ہے کہ اہلسنت کی نسبت تسلیم اشتراط افضلیت ونص کا مبنی محض ایک خفیف التباس پر ہے جو ادنی طلب پر بھی واضح ہو سکتا ہے باقی رہا لزوم دور کے جواب میں جو بطور الزام ارشاد ہوا ہے کہ اہلسنت شرائط ثلثہ کی اگر امامت میں منکر ہیں تو نبوت میں تو ضرور قائل ہوں گے سو جو جواب اس دور کا وہاں دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے یہاں قبول کریں اس الزام کا مدار محض اپنے گمان پر جناب مجیب لبیب نے رکھ چھوڑا ہے۔ کیونکہ فرماتے ہیں اگر ثبوت نبوت میں تو ضرور قائل ہوں گے، اول چاہیئے تھا کہ شرائط ثلثہ کا اشتراط اہل سنت کے نزدیک ثابت فرماتے اور بعد ہو کے مرتبہ اب بھی اگر کچھ جوش اور خیال ہو تو بسم اللہ لیکن پہلے اس سے شرائط اور لزوم ہی تھا اور بتلایا: کچھ نہیں معہذا اگر نبوت مثلاً نص پر موقوف ہو اور نص موقوف نبوت پر تو البتہ دور لازم آوے لیکن ہم کہتے ہیں کہ نبوت کا توقف محض اعجاز اور اسعاف مخالف دعاوی پر اور ظہور اس کا موقوف معجزات پر ہے نہ نص پر بخلاف شرائط ثلثہ امامت کے کہ امامت موقوف نص پر اور نص موقوف عصمت و افضلیت پر اور عصمت افضلیت موقوف امامت پر تو امامت اپنے نفس پر موقوف ہوئی اور یہی دور ہے قطع نظر اس سے ان ہی شرائط ثلثہ میں جو دوسری خرابی آپ ہی کی تقریر سے لازم آئی وہ بھی ملاحظہ فرمائیے وہ یہ کہ آپ نے امامت کو ثانی نبوت قرار دیا تو لامحالہ یہ شرائط ثلثہ امامت نبوت کی بھی شرائط ہوں گی۔ تو ہم ایک قیاس بناتے ہیں جس کا صغریٰ و کبریٰ مسلم ہوگا جو آپ اپنی تحریر سابق میں تحریر کر آئے ہیں وہ یہ کہ جس میں یہ شرائط متحقق ہوں وہ امام و نائب رسول ہے قیاس یوں ہوگا۔ الرسول قد وجد فیہ ہذہ الشروط وکل من وجد فیہ ہذہ الشروط فهو امام و نائب عن الرسول فینتج ان الرسول نائب عن الرسول جو بدیہی البطلان ہے اور دور و لغویہ کے جواب میں تو آپ صریح ہی رہ گئے معلوم ہوتا ہے کہ شاید کچھ نہیں ورنہ سے بھی نبوت کے مدار ضرور فائدہ سے ثابت۔

قولہ: اور لزوم مصادرہ علی المطلوب آپ کے ہی پچھلے قول سے ثابت ہے۔

اقول: اے جناب کس شی معاف چاہیے آپ مصادرہ علی المطلوب کی تعریف سیکھئے

اس کے بعد اعتراض کیجئے۔ اس کا کیا علاج کہ آپ یہ ہی نہیں جانتے کہ مصادرہ علی المطلوب کس کو کہتے ہیں یہ آپ کا عذر کافی نہ ہوگا کہ میں محض فارسی خواں ہوں۔

قال الفاضل المجیب: قولہ۔ پس اگر جناب مخاطب کو اصل اختلاف میں بحث منظور تھی تو اول صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان و فضائل میں بحث شروع کی ہوتی جو آخر مجوزہ بحث امامت ہوتی۔ اقول۔ مجھ کو کسی اختلاف میں خواہ اصل ہو خواہ فروع بحث کی ضرورت نہ تھی کیونکہ کتب مناظرہ فریقین موجود ہیں اور ان میں ہر قسم کی بحث لکھی ہے منصف حق کے طالب کے لئے کافی ہے۔ صرف جناب حافظ عزیز عنایت فرمائی دلی جن کا حال شروع میں تحریر ہوا یہ سوال لکھا گیا اور اب جو کچھ لکھا جاتا ہے یا لکھا جائے گا محض ان کی خاطر سے ہوگا۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: اے جناب آپ اصل منشاء سوال ہی نہیں سمجھے آپ نے اپنے سوال میں تحریر فرمایا تھا کہ فرقہ اہل سنت وجماعت و شیعہ اثنا عشریہ میں اگرچہ اصول و فروع کا بہت سے اختلاف ہیں مگر سب سے بڑی مخالفت امر خلافت میں ہے اور اس تمہید سے جناب نے گویا ظاہر فرمایا تھا کہ علت تخصیص بالبحث مسئلہ خلافت کے اس کی اہمیت ہے بندہ نے اس پر یہ عرض کیا کہ اگر یہی علت ہے تو اصل ہے نزاع معاملہ صحابہ ہے اس پر جناب اپنی ضرورت کا قصہ لے دوڑے بندہ نے کہ جو آپ کی ضرورت کا اثبات کیا تھا جو آپ نے اس سے تبری و تحاشی فرمائی شروع کی اور یہ نہ سمجھا کہ اصل غرض تحریر سوال سے بھی حافظ عزیز عنایت فرمائی دلی تھا لیکن یہ تو جناب نے تحریر کیس فرمایا کہ اصل غرض ان کی یہی تھی کہ مسئلہ امامت میں ہی سوال لکھا جائے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مدعا یہ تھا کہ کسی مسئلہ میں بحث شروع ہو جائے کیونکہ وہ خود چنداں اس مسلک سے واقف نہیں سمجھے لیکن یہ تعیین مسئلہ جناب نے بطور خود مناسب سمجھ کر فرمائی سو یہ عذر بھی حافظ عزیز کو بھی بجا نہیں۔

قولہ۔ پہلے گذارش ہوا کہ اصل اختلاف ماخذ مسائل دین ہے نہ محض فضائل بعض صحابہ

اقول: اسی جگہ یہ بھی عرض ہو چکا ہے کہ اس اصل کی اصل بھی وہ ہی معاملہ صحابہ ہے کیونکہ ان کی ماخذیت اور عدم ماخذیت باعتبار ان اوصاف کے ہے جن میں فریقین سنت و شیعہ باہم مختلف ہیں۔

شیعہ کو جملہ صحابہ کے ایمان و فضائل میں گفتگو ہے

قولہ: حضرت نے یہاں محض لفظ صحابہ تحریر فرمایا جس سے سمجھا جائے کہ شیعہ کل صحابہ کے فضائل و ایمان میں گفتگو رکھتے ہیں حاشا وکلا یہ ہرگز نہیں کہ کل صحابہ کے فضائل سے منکر ہوں بلکہ کے ایمان میں کلام ہو بلکہ بعض کے فضائل وغیرہ کی نسبت البتہ گفتگو ہے وہ بھی صرف اہل حق ہی نہیں کرتے بلکہ حضرات اہلسنت کا بھی یہی حال ہے جیسا کہ پہلے ثابت کیا گیا ہے کہ کل صحابہ کے فضائل سے یہ حضرات بھی قائل نہیں

اقول: شروع رسالہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے کہ علمائے شیعہ کو کل صحابہ کے فضائل و ایمان میں گفتگو ہے یا بعض کے ... بلکہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرات جمہور علی الخصوص جناب مجیب کو تمام صحابہ کے عدل و ایمان میں گفتگو ہے کیونکہ ان کے نزدیک معصیت تو صرف ... ہے اور صحابہ میں سے بالاتفاق کوئی معصوم نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب صحابہ ... جس سے ... بچے اور بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ ... حسب روایات ... مذکورہ سب ... ہو چکے تو فرمائیے وہ کون سے صحابہ ہیں جن کا ایمان اور جن کے فضائل ... اور بعض ... کمال ... بچے ... ہوئے ... مخصوص ہوں گے باقی ... اہل سنت ... کے فضائل سے باقی بعض محض ... واقعہ ہے اہل سنت کے نزدیک ... کوئی ... نہیں ... مگر پھر بھی عصمت صحابہ مسلم نہیں پس ... صحابہ ... کی خطا ... بیان کرنا ... اہل سنت ... کے فضائل ... عصمت ... روایات ... نہیں

قولہ: ... مرتبہ محض ... صاحب ... تحریر فرمایا ہے

اقول: ...

مردودان جناب الٰہی لکھتے ہیں محض آپ کا افترا اور بہتان ہے۔

قولہ: ہاں اگر ان امور میں خلفائے ثلثہ کی بابت تحریر فرماتے تو مضائقہ نہ تھا کل صحابہ کے فضائل کے تو آپ قائل ہیں نہ ہم۔

اقول: اگر آپ کو در حقیقت علمائے شیعہ کو صرف خلفائے ثلثہ کے ہی فضائل و ایمان میں گفتگو ہوتی تو بے شک کچھ مضائقہ نہ تھا کہ خلفائے ثلثہ کی ہی بابت تحریر کی جاتی لیکن آپ کو تو حسب روایات کافی وغیرہ سوائے چند کے یا چند تمام صحابہ ہی کے فضائل و ایمان میں گفتگو ہے مع ہذا آپ ہی اگر سوائے خلفائے ثلثہ کے باقی صحابہ کے فضائل و ایمان کو آپ تسلیم فرمائیں تو ہم صرف معاملہ خلفائے ثلثہ ہی پیش کریں گے اور جب کہ آپ کو ہزاروں بلکہ لاکھوں صحابہ کے فضائل و ایمان میں کلام ہو تو پھر خصوصیت خلفائے ثلثہ بالکل بے جا ہوگی اس وقت عام طور پر بحث ہوگی جس میں خلفائے ثلثہ بھی داخل ہوں گے باقی رہا یہ امر کہ اہلسنت کی طرف یہ نسبت کرنا کہ کل صحابہ کے فضائل کے قائل نہیں محض کذب و افترا ہے مقصود اس دعوی کا یہ ہے کہ فضائل کو مطلقاً عصمت تصور کرنا حماقت اور یہ امر خود ہے

قولہ: دوسرے یہ بحث بھی آپ کے قول کے موافق بالآخر منجر بہ بحث امامت ہی ہوگی موخر ہونے کے اول ہی شروع کردی اب آپ کا اختیار ہے

اقول: افسوس کہ فرانش کچھ سمجھتے ہیں کچھ سمجھ کر جواب دیتے ہیں سوال ازآسمان جواب از ریسمان تاہم چونکہ جواب سے جو بحث شروع فرمائی ہو خود علامت مدہت کے موافق ہو یا مخالف آپ نے بہت چنانچہ قرینہ دریں باب بھی خوش ہو تھی کہ مقدمہ کچھ بیان کی اور بحث کچھ شروع کی تو شاید بزعم خود اس خاص بحث میں وثوق کچھ زیادہ ہوگا ورنہ ہماری طرف سے تو جو بحث چاہئے شروع کیجئے ہر خود بیان ملزمی کرنی مناسب ہے تو خود مصور ہو رہے گا

قال الفاضل المجیب قولہ حضرت جناب فاضل صاحب نے یہ مسئلہ امامت میں زیادہ دخل دیا ہے اور ... اس کی بحث ... معتاد ہوگا ... قول ... کو تحریر اقول ہر مسئلہ مختلف فیہ میں ... اور ... اس مسئلہ کی خصوصیت نہیں

یقول العبد الفقیر الی مولاہ: نعم حضرت مجیب نے ... اور ... کہ ... کسی قدر ... مسئلہ میں ... معاف ... مختلف ہو چکا ... نقل ... کو ... صاحب ... ہے ... محض ... دوسرے ...

آیا اور مرتبۂ حق الیقین کا کیونکر حاصل ہوا ہم جہاں تک تحریر کو دیکھتے ہیں اس سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ اور کیا عجب ہے شاید بعض اوقات میں آدمی کو غلطی پر بھی اعتبار اور وثوق ہو جاتا ہو گا جیسے بعض بے وقوف اپنے آپ کو دانشمند تصور کر لیتے ہیں اور بعض جاہل اپنے زعم میں عالم بن بیٹھے ہیں آخر آپ کو معلوم ہو گا کہ علماء نے ایک قسم یقین کا جہل مرکب بھی تو قرار دیا ہے جو اعتقاد جازم خلاف واقع کا نام ہے۔

قولہ: اگرچہ نحو اس مسئلہ میں پہلے سے گفتگو بھی جیسا کہ گذارش ہوا اور واقعی یہ بڑا مسئلہ اہم تھا اس لئے اس کو چھیڑ دیا گیا۔

اقول: یہ عذر جناب نے اسی تحریر میں فرمایا اگر اصل یہ ہی ہو خاطر فرماتے تو کچھ گفتگو نہ تھی۔ باقی رہا اہمیت متنازعہ فیہا اس مسئلہ کی تو آپ ثابت کر ہی نہ سکے اور جو کچھ ثابت فرمایا وہ مفید مدعا نہیں تو محض اہمیت اس مسئلہ میں جس کا دعویٰ اس عبارت میں کیا گیا ہے بالکل غلط اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ پس بہ ایں خاطر جناب گزارش کرتے ہیں جناب مخاطب مانتے ہیں کہ شروط ثلثہ امامت یعنی نص و عصمت و افضلیت دریں تحقیق و تنقیح سے ثابت ہیں تو قول جناب کا مدعا ہے کہ تعریف امامت کی فرماویں اور بعد اس کے شروط ثلثہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے ہر ایک کو دلائل موجودہ سے ثابت فرماویں قول آپ کی ہر عبارت تشکر ادا کرتا ہوں۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ: سمعت مطیع۔

قولہ: مجھ کو امید ہے کہ مستقل الی آپ امامت اور شروط ثلثہ کی تعریف بخوبی جانتے ہوں گے مگر خیال میرے اس قدر اور اپنے حصول خلافت جو کتب میں ہے ان کی تعریف صراحۃً فرما کر بے مطلب کرنے کے لئے الیاکر پر فرمایا۔

اقول: میں جانتا ہوں خواہ نہیں جانتا آپ سے دریافت کرنے پر یہ فرض ہے جس کو جانتا ہوں تو گویا امر درست ہے … آپ اس کے موافق ہیں … مقصد ہے … کہ جمع مسائل … ذوق اعتقاد ہے اور حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے تو محض پوچھتے ہیں بے مطلب …

اور اس کی شرائط کی تعریف بخوبی جانتا ہوں گا اور جس جگہ امامت کے فروع میں ہونے پر میں نے مولوی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے وہاں کیوں ایسے ناخوش ہوئے کہ میرے جاننے کو بھی بے علمی سے تعبیر کیا۔

قولہ: افسوس کہ جناب نے میری عرض قبول نہ فرمائی میں آپ کے ارشاد کی تعمیل بسر و چشم کرتا ہوں متوجہ ہو جیئے۔

اقول: جناب کا ارشاد بے موقع ہے محل تقاضا اس لئے کہ مدعی ہو کر اپنے مدعا کے اثبات سے گریز و اعراض کرنا اور دوسروں سے مطالبہ اثبات معتقدات کرنا بے محل تقاضا ہے جناب سے مطالبہ کیا گیا جب جناب اپنے دعاوی سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اپنے دعوے کو خصم پر ثابت فرماویں گے تو اس وقت جناب کو استحقاق مطالبہ دلیل ہوگا ورنہ خرط القتاد باقی رہا بندہ کی گذارش قبول فرمانا تو جناب نے اپنا ذمہ ہی اس طلب سے بری تو خود فارغ کیا جو الا فی الحقیقت صحیح ہو یا نہ ہو اس کا جواب دوسری حکایات سے۔

قولہ: امامت کی تعریف یہ ہے کہ دین و دنیا کے تمام امور میں نیابت پیغمبر کی ہے: عقیدہ … عصمت ایسی حالت ہے کہ مراد ہے … خدا تعالیٰ کے لطف و عنایات سے کسی شخص میں ثابت ہو کہ اس حالت کے سبب سے باوجود قدرت کے بھی گناہوں کی خواہش بلکہ اس شخص سے منتفی ہو جاوے … اس سے … مراد رسول سے … تمام کی امامت کی بابت … افضلیت کے یہ معنی ہیں کہ کل امت سے جس کا امام ہو صفات حمیدہ و خصائل مستحسنہ میں افضل ہو۔

بحث تعریفات شرائط ثلثہ میں جرح و قدح

اقول: یہ تعریفات باوجود چند محل بحث ہیں اول یہ کہ امامت کی جو تعریف فرمائی ہے یہ تعریف … ہے … یہ تعریف لغوی ہے یا اصطلاحی اگر اول ہے تو … کتب لغت میں … یہ معنی پائے بھی نہیں جاتے اور اگر ثانی ہے تو اصطلاح … شرع سے تو تمام اصطلاحات ہیں اور اصطلاح شرع ہے تو … ثابت … واجب … ہے …

قاعدہ دلیل حقیقت شرعیہ ہونے کے ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حد اپنی محدود پر منطبق نہیں کیونکہ جامع نہیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت ابراہیم کی نسبت ارشاد فرمایا،

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا — میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

اور نیز انبیاء کے باب میں ارشاد فرمایا۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا — ہم نے ان کو ایسا امام بنایا کہ ہمارے حکم کی ہدایت کریں

اور ظاہر ہے کہ انبیاء کی امامت باعتبار تعریف مذکور کے صحیح نہیں ہے۔ ثانیاً ممکن ہے کہ یہ اصطلاح شرعی اور حقیقت شرعیہ ہے تو جس جگہ بلا قرینہ صارفہ اس کا اطلاق ہوگا یہی معنی مراد ہوں گے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ امام کے قول کو نہیں مانتے اور جو کچھ امام علیہ السلام نے نسبت شیخین فرمایا: کانا امامان عادلان اس میں کیوں معنی حقیقی شرعی مراد نہیں لیتے اور کس واسطے تاویلات بعید از عقل فرماتے ہیں۔ ثالثاً یہ تعریف مانع بھی نہیں ہے کیونکہ یہ تعریف ان انبیاء پر بھی صادق آتی ہے جو کسی رسول کے بعد اس کی شریعت کے احیاء کے واسطے بعد از ... مبعوث ہوتے حالانکہ بحسب اس اصطلاح کے ان کو امام اور خلیفہ راشد نہیں کہتے۔ رابعاً عصمت کی تعریف حالت کے ساتھ فرمائی ہے کہ جس کے ثبوت پر ثبت کریں اس کے سبب سے معصیت کی رغبت منتفی ہو جاتی ہے اور یہ غلط ہے کیونکہ عوام مومنین میں بھی بعض اوقات بحالت بعنایت الٰہی پیدا ہوتی ہے کہ رغبت معصیت اس حالت کے سبب اس وقت منتفی ہو جاتی ہے اور اس کا انکار مکابرہ ہے حالانکہ آپ ان کو معصوم نہیں فرماتے اور تعریف عصمت ان پر صادق آتی ہے ہاں اگر ... کے ساتھ تعریف کی جاتی تو شاید صحیح ہوتی کہ اس میں معنی رسوخ کے ہیں اور حالت میں معنی ... نہیں گے۔ خامساً لفظ خواہش و رغبت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بدون رغبت کے ... معنی ... صدور معصیت جائز ہے حالانکہ آپ اس کے قائل نہیں ہیں ... نے کیا خوب ... خواہش و رغبت کرتے ... ہے ...

[illegible]

یہ بھی تامل فرما کر دیکھ لیجئے کہ دور مصرح لازم آتا ہے یا نہیں کا وہ ہی مصادرہ علی المطلوب اور بعد اس مرحلہ کے یہ بھی تحقیق کیجئے گا کہ مبنی افضلیت کا صفات حمیدہ و اخلاق ستودہ پر ہے اور مدرک بالعقل ہے یا مدار کثرت ثواب اور قرب من اللہ تعالیٰ پر ہے اور غیر مدرک الا بالشرع بعد ان سب امور کے اپنی تعریف صحیح فرما کر درج جواب کیجئے گا۔ چونکہ خوف طوالت تھا اس لئے مختصراً اعتراضات بقدر فہم بعنایت الٰہی بعض عرض کر دیئے۔

عصمت انبیاء اور عصمت ائمہ کے شیعہ نقطہ نظر پر جرح

قولہ: اور ان ہر سہ شرائط کے دلائل کی نسبت، اگرچہ اس قدر گذارش کافی ہے کہ جب امامت ثانی مرتبہ نبوت ہے اور نیابت نبی سے مراد ہے پس جو دلائل کہ عصمت انبیاء پر دال ہیں وہی بعینہ یا کچھ تغیر سے عصمت ائمہ پر دال ہوں گے اور ظن غالب ہے کہ عصمت انبیاء کے آپ قائل بھی ہوں گے افضلیت خلفاء کے آپ معتقد ہیں نص کے باب میں بھی آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت نص کے علی الاطلاق منکر نہیں پس اس صورت میں ہم کو ہر سہ شرائط کے دلائل کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی مگر چونکہ آپ نے بپاس خاطر بحث منظور فرمائی ہے اس لئے اس کی رعایت ہم کو بھی ضرور ہے۔

اقول: یہ تقریر و تقریب بالکل ناتمام بلکہ فاسد ہے۔ اگر ثانی مرتبہ نبوت سے نیابت کے علاوہ کوئی دوسرا امر مراد ہے تو اس کی شرح کرنی چاہیئے اور اس کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے اور اگر نیابت ہی مراد ہے اور جملہ نیابت نبی سے مراد ہے بعض تغیر ... تو مسلم لیکن یہ کہنا کہ جو دلائل عصمت انبیاء پر دال ہوں گے وہی بعینہ عصمت ائمہ پر دال ہوں گے سراسر غلط ہے کیونکہ ان کا مدار اس پر ہے کہ اصل میں جس قدر اوصاف ہوں گے وہ نائب میں بھی ہوں گے حالانکہ یہ بداہۃً غلط ہے ہاں اگر ... میں اوصاف اصل و نائب مشابہ فرماتے تو مضائقہ نہ تھا اور اگر یہ مراد ہے کہ بعض اوصاف اصل نائب میں ہوتے ہیں تو قطع نظر ترجیح بلا مرجح کے یہ آپ کا قیاس فاسد اور باطل ہوا کہ عصمت انبیاء کا میں قائل ہوں اور اس امامت کو احیاء شرع و دین اور حفاظت شرع ... اسلام میں نیابت نبوت ... کہتا ہوں ... اس کے اوصاف نبوت کو نبی کے ساتھ مختص سمجھتا ہوں اور اوصاف امام کو ... کے ساتھ اور عصمت لوازم نبوت سے ہے ... نبوت عصمت کے لئے امام ہی ...

کے امامت کو صرف نیابت نبوت کا ہونا کافی سمجھنا محض ہمارے مجیب کی نا جائز تعلّی ہے
کیونکہ یہ ان غلطی آپ کے شیعہ ثالث وغیرہ کو بھی سدراہ حق ہوتی وہ مجالس المومنین کے ذکر محمد بن
بابویہ قمی میں فرماتے ہیں زیرا کہ امام قائم مقام نبی ست در جمیع امور مگر در امر نبوت و نزول وحی
اور اگر زیادہ تتبع کیا جاوے تو نزول وحی کا بھی مختصات نبوت سے ہونا باطل ہوگا اپنے امام
کلینی کی حدیث ملاحظہ فرمایئے۔

عن السجاد ان علی بن ابی طالب کان	امام سجاد سے مروی ہے کہ حضرت علی محدث
محدثا و هو الذی [illegible] برسل الله نبیه	تھے اور محدث وہ ہوتا ہے کہ جس کا فرشتہ
[illegible] و یسمع صوته و لا	[illegible] بھیجے اور وہ اس سے بات چیت کرے
یری الصورة من تحقق۔	اور [illegible] آواز سنے اور صورت نہ دیکھے

اور کتاب مکتوم [illegible] اور مصنف قاضی نور اللہ شوشتری کے [illegible] جب ہوتی تو گویا
[illegible] بہر کیف معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] خصوصیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مثل نکاح چار سے زائد
[illegible] نفس سے نکاح کا ہونا وغیرہ [illegible] بنسبت عوام امت کے [illegible] نسبت ہے کے تو بس
[illegible] آپ [illegible] آپ کے اہل نخلت [illegible] اہل حق کے [illegible] اپنے مسلمات سے مخصوص لازم
دنیا ہے آپ جیسے مناظر [illegible] کا کام ہے [illegible] کے یہ محض قیاس ہے جس کو آپ خود [illegible]
بھی قابل اعتبار نہیں سمجھتے تو معلوم نہیں کہ یہ کیا مجبوری پیش آئی کہ جس کی ضرورت [illegible]
میں [illegible] کے مستند قرار دیا [illegible] آپ نے [illegible] کو جو کہ [illegible] ہوں گے
[illegible] عصمت انبیاء پر باعتبار اس مذہب کے وارد کئے ہیں
جس میں انبیاء کی عصمت صرف زمانہ نبوت میں تسلیم کی گئی ہیں اور عصمت معتقد [illegible]
جو کہ آپ اثبات کے در پے ہیں وہ بھی [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] لغو و باطل ہے
[illegible] انبیاء کی نسبت عصمت کا قائل ہونا [illegible] کو مستلزم نہیں [illegible]
قیاس مع الفارق اور فضول ہے [illegible] نفس نبوت میں صرف [illegible]
[illegible] فضیلت [illegible] نسبت ہی کافی سمجھ [illegible] قول کو حقیقی [illegible]
[illegible] منکر نہیں [illegible] بھی [illegible] ہمارے [illegible]
[illegible] جاتے ہیں [illegible]

واضح ہو گیا کہ ہمارے مجیب لبیب کو ہر سر شر اللہ کے وہابی کے بیان کرنے کی کس قدر ضرورت
تھی لیکن کیا کریں ہمارے پاس خاطر کی رعایت لابدی تھی اس لئے جب کوئی دلیل بہم نہ پہنچی تو
امام رازی کے ہی دامنوں میں پناہ لی ولات حین مناص۔

قولہ: لہٰذا گذارش ہے کہ اگرچہ دلائل عقلیہ و نقلیہ عصمت امام پر بے شمار ہیں اور ان
میں سے بہت سے ہمارے علمائے کرام نے کتب مبسوطہ کلامیہ میں تحریر فرمائے ہیں مگر یہاں
صرف اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ آپ کے محققین فخر رازی نے بھی ان کو لکھا ہے تاکہ آپ کو بھی
جائے اعتراض نہ رہے۔ بیت

خوبی کہ شنو ز خصم تو عاجز و سخن — کی بند بکار قول پیغمبر ان کہن
حصر از سخن تو نیو [illegible] — او را بشمر بہائے خود [illegible]

قولہ: سے حضرات اہل انصاف ہمارے مجیب کے شیعہ انصاف کو دیکھیں اور بتائیں
کہ اس میدان مردانہ میں کس قدر طریق صدق سے منحرف ہیں کہ بحث اثبات عصمت امام سے
[illegible] عصمت انبیاء کے جو وجوہ نبوت میں ہی تسلیم کی گئی ہے پیش فرماتے ہیں
اس کا مفصل جواب گذشتہ قریب کی بحث میں عرض کر چکا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ [illegible]
ماحقہ اس پر جرح و قدح کرتے [illegible] گا جو ہمارے مجیب [illegible]
گو وہ تسلیم ہوتی ہے [illegible] سے [illegible] جواب فرماتے ہیں

بحث عصمت

قولہ: پوشیدہ نہ رہے کہ امام فخر الدین رازی صاحب نے سورہ بقرہ میں عصمت انبیاء
پر [illegible] اور سب پیغمبروں [illegible] عصمت [illegible] نقل [illegible]
بحث کئے جاتے ہیں حضرت [illegible] امام صاحب موصوف سورہ بقرہ
پارہ اول رکوع ۴ [illegible] فازلهما الشیطان [illegible] عصمت [illegible] اختلاف
مذاہب کے ذکر کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
بیان المذاهب [illegible] الانبیاء [illegible]

[illegible]

اثبات اشتراط عصمت امام کی پہلی دلیل کا ابطال

[illegible]

[illegible]

مدرک تعریف مراد جو اس جگہ صادق آتی ہے اب ہم اس کی علت کو دیکھتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ علت منصوصہ تو نہیں ہے تو مستنبط ہوتی پھر اگر آپ معالم الاصول وغیرہ کتب اصول دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ قیاس جس کی علت مستنبط ہو آپ کے نزدیک بالاجماع باطل ہے معالم الاصول میں مذکور ہے۔

والمشترک حجة معاد بعلة [illegible]	اور [illegible] کہ جس [illegible] ہیں [illegible]
مستنبط لا منصوصة وقد اطبق اصحابنا	مستنبط ہو [illegible] ہے [illegible]
علی [illegible] مستنبط العلة [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] اهل البيت [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اور بالفرض ہم نے قیاس کیا کہ علت منصوصہ ہی ہوتی [illegible] جو [illegible] ہوتی [illegible]
[illegible] اعتقاد [illegible] ہیں [illegible] نہیں ہے پس [illegible] ثبوت عصمت [illegible]
[illegible] خاص وصف جلال وشرف جو دنیا میں موجود ہے ہو سکتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] عصمت نبوت سے [illegible] عصمت نبوت [illegible]
[illegible] ہے کہ وہ جلال وشرف جس کی صفت نبوت [illegible] ہے [illegible]
[illegible] قیاس [illegible] عدالت [illegible] مشترک [illegible]
[illegible] علی الحق [illegible]
[illegible] علت نبوت [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوگا اور [illegible]
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible] کے معنی [illegible]
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

جریان اسی وقت ممکن ہے جب کہ نبوت ہو اور جب نبوت نہیں تو امت کہاں ہوگی کیونکہ امت بعد بعثت ہوگی اور جب امت نہ ہوئی تو اقل درجہ ہوتا اور صورت صدور معصیت لازم نہ آئے تو عصمت قبل نبوت ثابت نہ ہوئی تو اس دلیل سے عصمت قبل الامامت کیونکر ثابت ہو گی پس ہمارے حضرت مجیب ذرا انصاف سے ملاحظہ فرمادیں کہ یہ دلیل عصمت امام میں کیوں کر جاری ہوسکتی ہے۔

قولہ: پھر امام صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ ثانیها ان یقتدین اقتدا امه علی الحق وجب ان لا یکون [illegible] شهدة لقول تعالی ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا [illegible] [illegible] عدم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عليكم شهيدا۔ چونکہ امام بھی احکام شریعت بیان فرماتا ہے اور شہادت دیتا ہے کہ جب [illegible] رسول نے یہ فلاں [illegible] سے شروع کیا ہے پس یہ دلیل بھی عصمت امام میں جاری ہے کیونکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں قول خلیفہ کو دین میں حجت اور خلافت کے حجت کا ثمرہ فرماتے ہیں چنانچہ مقصد اول کی فصل دوم میں عبارت درج ہے [illegible]
[illegible] آنست [illegible] باشد [illegible]
[illegible] اجتہاد است [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
چنانچہ کہ قول [illegible] ثابت [illegible] اقوال مجتہدین وغیرہ [illegible]
[illegible] قراءت [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

ثابت ہوتی ہے سوائے خلفاء کے۔ اور جو انتہی بقدر الحاجۃ۔ پس یہ دلیل بھی عصمت ائمہ میں جاری ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کا شاہد ہونا احادیث اہل سنت سے ثابت ہے پس وہ جناب بھی معصوم ہیں۔

اثبات اشتراط عصمت ائمہ کی دوسری دلیل ماخوذہ تفسیر کبیر کا ابطال

اقول: یہ دلیل بھی مثبت مدعا نہیں، اور باوجود چند در چند [illegible] خلل سے چنانچہ وجوہ اختلال جو دلیل اول کے ابطال میں بیان کی گئی ہیں اس دلیل میں بھی جاری ہیں اور علاوہ ان کے اور بھی بعض وجوہ ہیں جو قادح استدلال ہیں پس مختصراً بیان کی جاتی ہیں [illegible] اس دلیل کا مدار اس پر ہے کہ رسول بحکم نص [illegible] پر شہید ہے یا بامر [illegible] پر شہید ہے کہ جس نے یہ احکام [illegible] اور نیز [illegible] رسول کا عدول امت سے [illegible] ب [illegible] ہیں تو وہ [illegible] امت پر شہید ہے [illegible] اور اول کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ [illegible] ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ [illegible]

اور اس آیت شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ [illegible] امت [illegible] بالضرور جب [illegible] اپنے رسول کی تبلیغ کا انکار کریں [illegible] ان کے رسول کی تبلیغ کی شہادت دو اور رسول تمہاری تزکیہ [illegible] تمہارے صدق کی [illegible] شہادت پر شہادت دیوے [illegible] حسب قاعدہ [illegible] موجود تھے یا خیار امت [illegible] شہادت [illegible] مستلزم عصمت ہے تو [illegible] امت معصوم ہوں گے کیونکہ [illegible] شہادت [illegible] سب [illegible] شہادت رسول [illegible] نے کسی [illegible] امت میں سے [illegible] دوسرے کے شریک [illegible] شہادت [illegible] مستلزم [illegible] میں سے شریک شہادت رسول ہونا [illegible] شہادت [illegible] اور وہ یہ ہے کہ جب یہ شہادت جناب [illegible] عصمت [illegible] امت [illegible]

امر ثانی کی وجہ یہ ہے کہ جمل۔

وَاِنَّہٗ مَعْنٰی لِلشَّہَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ اَنْ یَّشْہَدَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنَّہٗ شَرَّعَ ہٰذَا الْحُکْمَ وَذٰلِکَ۔

[illegible] رسالت کے سوائے اس کے اور کچھ معنی نہیں ہیں کہ خدا پر گواہی دے کہ اس نے یہ حکم مشروع فرمایا ہے۔

کے یہ معنی ہیں کہ رسول [illegible] کسی بشر کے بلکہ [illegible] کی طرف سے یہ شہادت دیتا ہے [illegible] خود خدا تعالیٰ نے مشروع فرمائے [illegible] شہادت [illegible] شہادت شہیدانِ [illegible] ثابت ہو چکا کہ نزول وحی خاصہ رسول ہے اور اگر شہادت دیتا ہے تو رسول پر شہادت دیتا ہے اور بواسطہ رسول کے [illegible] حق تعالیٰ نے بواسطہ اپنے رسول کے امت کے لئے [illegible] مشروع [illegible] خلق [illegible] کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک علماء و فقہاء و مجتہدین قضات [illegible] سب کو سب اپنے اپنے [illegible] کے موافق اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ [illegible] خدا تعالیٰ نے [illegible] احکام امت کے لئے مشروع [illegible] شہادت بھی کسی [illegible] مستلزم عصمت کو نہیں [illegible] سب [illegible] معصوم ہوں [illegible] صاف [illegible] ہے کہ ہمارے [illegible] سے جو عبارت [illegible] کفایت استدلال [illegible] ہے وہ [illegible] اور [illegible] سے بھی [illegible] الفاظ کی عبارت سے [illegible] ہے [illegible] سے کچا جا سکتا ہے [illegible] کا قول [illegible] استدلال [illegible] نہیں [illegible] معنی [illegible] تفسیر [illegible] حضرت [illegible] اس عبارت سے جو مطلب [illegible] ظاہر ہے [illegible] فارسی [illegible] بھی کچھ [illegible] نہیں [illegible] حضرت [illegible] ان [illegible] اہل [illegible] حضرت [illegible] اہل سنت سے ثابت ہے [illegible] اگر [illegible] ثابت ہے تو [illegible] کا [illegible] احادیث [illegible] صحیح [illegible] آپ حضرت [illegible] احادیث [illegible] شہادت [illegible] شہادت مستلزم عصمت [illegible] عصمت [illegible] امت معصوم [illegible] امت [illegible]

پہلی دلیل کے جواب میں اس کی بحث گذر چکی ہے مع خوف تطویل اس کا اعادہ نہیں کرتے ماحصل
غرض یہاں اگر جناب امیر کا رسول کی شہادت میں شریک ہونا ثابت ہو بھی تو آپ کا مدعا ثابت
نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ صرف عصمت جناب امیر ہی کے تو قائل نہیں ہیں بلکہ آپ کے نزدیک
ائمہ اثنا عشر باقی بھی معصوم ہیں ان کی شہادت بھی ثابت کیجئے ورنہ ان کی عصمت سے استبداد
ہو جیے ثالثاً یہ دلیل مثبت مدعا کچھ نہیں ہے کیونکہ مرد منافات عصمت کا ... معصیت
صغیرہ و کبیرہ ... [illegible]
[illegible] عصمت ... شہادت [illegible]
کے ساتھ مخصوص ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
... جناب امیر ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... عصمت کو لگایا ہے
[illegible] جناب امیر ... فرمایا ... معصوم

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مستحق عذاب
[illegible] جناب امیر [illegible]
[illegible]
[illegible]

اثبات اثنا عشر عصمت ائمہ کی تیسری دلیل ماخوذ و تفسیر کبیرہ کا ابطال

[illegible]
[illegible] مستحق [illegible] معصوم [illegible]
[illegible]

کا یہ ہے کہ عصمت کو منصب نبوت جیسا کہ خود معتقد ہیں ویسا ہی خصم کے نزدیک بھی سمجھ لیا ہے حالانکہ
خصم اس کو تسلیم نہیں کرتے اور ہونکہ وصف نبوت یا بعد جو بالاتفاق ایک ایسا وصف ہے جس میں
غایۃ تقرب اور کمال خصوصیت حق تعالیٰ کی جناب کے ساتھ حاصل ہے اور کوئی وصف امامت
وغیرہ اس منصب کو بالاتفاق نہیں پہنچتا تو جو منافات کہ اس وصف عالی کو مع استحقاق عذاب
ولعن کے ساتھ ہوگی وہ منافات کسی دوسرے وصف کے ساتھ نہ ہوگی اور جو استحقاق ... اس
وصف کے ساتھ اجتماع استحقاق لعن وعذاب سے لازم آوے گا وہ کسی وصف کے ساتھ ...
[illegible] نبوت [illegible] جاری [illegible] نہیں ہو سکتا
[illegible] جناب امیر [illegible]
[illegible] مستحق لعن و عذاب [illegible] حضرات [illegible]
[illegible] مستحق لعن و عذاب [illegible]
[illegible] سے بھی حضرت کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہو سکتا

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اثبات اثنا عشر عصمت ائمہ کی چوتھی دلیل ماخوذ و تفسیر کبیرہ کا ابطال

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اولی بالذات انبیاء کو ثابت ہے اور ثانیہ و بالتبع، تمر و تفصات و متبعین و دو عاملہ میں بھی پایا جائے تو جو امر ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی شان کے لائق نہیں وہ اعلیٰ درجہ والوں کے لئے ممتنع و محال ہوگا۔ کیونکہ اس مرتبہ کے ساتھ اس امر کو منافات تامہ ہوگی اور یہ ضرور نہیں کہ اگر کوئی امر اعلیٰ درجہ والوں کے واسطے ممتنع ہو جاوے تو ادنیٰ درجہ سے بھی ممتنع ہو جاوے لائق نہ ہونا دوسری بات ہے اور ممتنع ہونا دوسری۔ ہاں اس قدر مراتب متفاوتہ میں ضرور ہوگا کہ جو مراتب بجز درجہ عالیہ کے ساتھ ہوں گے ان کو لحوق اور قرب اور تشابہ اس مرتبہ کے ساتھ زیادہ ہوگا تو جو مراتب درجہ سافلہ سے اقرب ہوں گے ان کو اسی درجہ کے اوصاف کے ساتھ زیادہ و تشارک ہوگا پس چونکہ مرتبہ امامت و خلافت کو مرتبہ نبوت سے زیادہ لحوق و قرب ہے تو اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر معصوم نہیں تو محفوظ ہیں اس تقریر سے واضح ہو گیا کہ یہ ممانعت اسی صورت کے ساتھ مختص ہے جب کہ درجہ عالی سے متجاوز ہو کر کسی دوسرے مرتبہ سافلہ میں بھی جاری کیا جاوے اور کسی مرتبہ پر منحصر رکھا جاوے تو معارضہ نہیں ہو سکتا۔ مع ہذا سہو و نسیان میں بھی یہ دلیل جاری نہیں ہو سکتی ہیں مدعا حضرت مجیب ثابت ہونا بھی ممتنع ہے اب اس مختصر جواب تقریر کی جو امام رازی سے منقول ہوئی مختصر اس قدر اور گزارش ہے کہ علاوہ مفاسد مذکورہ کے عموماً آپ کے استدلال میں یہ فساد ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ عدم عصمت انبیاء کی صورت میں جو محالات لازم آتے ہیں ان محالات کو عدم عصمت ائمہ کی صورت میں کون سا لزوم [illegible] [illegible] آپ نے صرف بن قلت استعداد کے سبب سے دھوکا کھایا اور آپ کی تو کیا حقیقت ہے آپ کے حق و [illegible] تفسیر وغیرہ میں جن سے آپ خوشہ چیں ہیں یہ غلطی کھائی۔ ایسے علما ماہرین کی نسبت قلت استعداد کا گمان تو مستبعد ہے لیکن ان اعتقاد مذہب کے واسطے بجز حق فریب دہی [illegible] [illegible] ہو سکتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امام رازی نے دلائل منقولہ میں عدم عصمت انبیاء کی صورت میں جو لزوم محالات بیان کیا ہے مثلاً پہلی دلیل میں [illegible] [illegible] [illegible] کا لزوم ہے اور دوسری میں غیر مقبول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مستحق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] داخل تحت قوله تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عدم عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو کر ثبوت دعویٰ نہیں، لیکن ثبوت لزوم اول اور ثانی ائمہ میں محال، کیونکہ مستلزم افضلیت یا مساوات ائمہ کی انبیاء سے ہے جو محال ہے سو ثبوت لزوم بالاولیۃ و لا اولویۃ اور بالمساوات باطل ہوا اور ثبوت لزوم بالضعف والقلت مفید ثبوت مدعا نہیں تو اس پر استدلال کا مدار رکھنا محض قلت فہم و استعداد یا دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ اب آپ میری گزارش کو خوب غور سے ملاحظہ فرمائیں اور سوچیں واللہ الهادی۔

قولہ: غرض کہ اسی طرح کل دلائل جو امام صاحب نے عصمت انبیاء میں تحریر فرمائی ہیں وہ بعینہٖ یا کسی قدر تغیر سے عصمت ائمہ میں جاری ہیں، بخوف طوالت اسی پر اکتفا کیا گیا آپ تفسیر کبیر کا یہ مقام ملاحظہ فرماویں۔

اقول: میں نے ارشاد سامی کی تعمیل کی اور تفسیر کبیر کا یہ مقام دیکھا اس کے دیکھنے کا جو نتیجہ پیدا ہوا وہ جناب پر بخوبی منکشف ہو گیا ہوگا غالباً جناب نے یہ دلائل نقل فرماتے وقت بلا تغیر عصمت ائمہ میں برعم جناب جاری ہوتے ہیں سو ان کا بعینہٖ یا بلا تغیر بھی عصمت ائمہ میں جاری ہونا جناب پر خصوصاً اور ارباب انصاف پر عموماً منکشف ہے اور ان دلائل سے جو تغیر یسیر عصمت ائمہ میں برعم جناب جاری ہوتی ہیں جن کو بہشتی اور اصحاب فرمانا مارکر ثبوت عصمت میں بعض ان دلائل میں سے اقویٰ نہ ضائع رحلت ہیں، غرض اہل عقل و انصاف کے نزدیک دلائل مذکورہ سے جو بعینہ عصمت ائمہ میں برعم مجیب صاحب مدعیٰ ہو سکتے ہیں حال دلائل غیر مذکورہ کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔

بحث دلائل عصمت ائمہ از تحفہ اثنا عشریہ

قولہ: اب آپ کے خاطر الحمد ہوں صاحب کی تقریر جو تحفہ کے باب ششم عقیدہ دوم میں تحریر فرمائی ہے نقل کی جاتی ہے۔ اس سے بھی عصمت ائمہ ثابت ہے صاحب تحفہ اس کے [illegible] میں وہ عبارت یہ ہے۔ [illegible] [illegible] بعثت منتفی عصمت این [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بقول ماحذا محبت تضاعف ہوا و ثواب و حب شدن [illegible] عذاب
منافی و مخالف منصب نبوت است [illegible] امت [illegible]
و جون خود [illegible] تضاعف [illegible] سیو [illegible]
مثل سلاطین [illegible]
[illegible]

[illegible]

اثبات اشتراط عصمت امام کی پہلی دلیل مذکورہ تحفہ کا ابطال

[illegible]

اگر معصیت کا حکم کریں تو تمام امت [illegible] واجب [illegible] کیونکہ مطاع مطلق نہیں بلکہ مطاع محدود ہیں
کیونکہ واسطہ اطاعت [illegible]

[illegible] مخلوق فی معصیۃ الخالق [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہیں تو پھر حدوث امر کی عصمت کے ... تمر کی عصمت بھی قبول فرماویں ... [illegible]

[illegible]

جمعیت [illegible] صحیح نہیں علاوہ اس کے یہ کہنا کہ [illegible] نقل کرتے ہیں [illegible]

قولہ [illegible] دلیل دوم کا بیان [illegible] امام رازی صاحب کے بیان میں ہو چکا [illegible] شفاعت [illegible] بھی شبیہ ہوں گے [illegible] میں حضرت امام رضا [illegible] کے [illegible] کتب اہل [illegible] سے نقل کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اثبات اشتراط عصمت امام کی دوسری دلیل ماخوذہ تحفہ کا ابطال

قولہ [illegible]

[illegible]

کہ [illegible] معجزات [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

کہ [illegible] احادیث میں [illegible] موضوع [illegible] شفاعت [illegible] قبول [illegible] حدیث [illegible] شفاعت [illegible] شفاعت [illegible] شاہ صاحب [illegible] عصمت [illegible] شفاعت [illegible] شاہ صاحب [illegible]

اقول [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

اثبات اشتراط عصمت امام کی تیسری دلیل ماخوذہ تحفہ کا ابطال

[illegible]

تا لحد سہوا و عمدا اس دلیل سے عصمت ثابت کیجئے تب مدعا ثابت ہوگا۔ افسوس کہ سوق دلیل کے وقت آپ اپنے مدعا کو بھول جاتے ہیں اتنا بھی خیال نہیں رہتا کہ مدعا کیا ہے اور ہم دلیل کیا بیان کر رہے ہیں علاوہ ازیں وہ ائمہ خیالی جو از عہد تا لحد عوام کے زی میں رہے اور تمام عمر بھی کسی رائج حکومت کا نہیں سونگھا ذرہ بھر دنیٰ کا اختیار رہا نہ ذرہ بھر سیاست کبھی کی ہمیشہ دوسروں کے محکوم و مطیع رہے ان کو ملوک سے کیا مناسبت اور سلاطین سے کیا نسبت پس اس دلیل سے ان کی عصمت پر استدلال ہونا اور دلیل کے مضمون سے چشم پوشی و تغافل کرنا ہمارے مجیب جیسے منصف کا ہی کام ہے۔ ہاں اگر اس دلیل سے بالفاظ ارشاد جناب امیرؑ کے جو نہج البلاغہ میں منقول ہوا ہے۔ "و انه لا یصلح ما سلمت امور المسلمین" خلفاء ثلثہ کی عصمت پر استدلال کیا جاوے اور شارح ابن میثمؒ نے جو کچھ اپنی شرح کبیر میں اس کی شرح میں تحریر فرمایا ہے ملحوظ رکھا جاوے تو ہمارے منصف مزاج مجیب سے کچھ بعید نہیں کہ اس استدلال کو حق سمجھیں شارح ابن میثم فرماتے ہیں۔ "و فیه اشارة الی غرضه من المنافسة فی هذا الامر هو صلاح حال المسلمین و استقامة امورهم و سکوته عن المنافسة و تنحیه و قد کان لو لم یسلم من اخذ منه قبل استقامة و ان کانت لا تبلغ عنده ذلک الاستقامة الوفیه هو هذا الامر فالذی اقسم بان لا یسلمن الی رضی بتسلیم و یبالغ فیه۔" حاصل جناب امیرؑ کے ارشاد کو دیکھئے بعد اس کے شارح کی عبارت میں غور فرما ہو تو تحقق امامت حقہ اور خلافت راشدہ کا اس سے ہی معلوم ہوگا اور پہلے اس سے عنقریب گذشتہ اقوال میں حضرت کی ارشادات سے خلفاء کی اطاعت کی تسلیم گزارش کر چکا ہوں تو اس سے عصمت خلفاء بخوبی ہمارے مجیب مستنبط کر سکتے ہیں اگرچہ بخوف تطویل اس ارشاد میں ہم بسط کے ساتھ بحث نہیں کر سکتے لیکن تاہم اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس ارشاد سے وہ الزامات کہ جن سے شیعہ خلفاء ثلثہ کے دامن پاک کو ملوث کرتے ہیں یا وہ شہادت جناب امیرؑ باطل اور لغو ہیں نہ جناب سیدہ پر کوئی ظلم ہوا معاذ اللہ نہ بات جبت غصب ہوئیں نہ قرآن میں تحریف ہوئی نہ صحابہ پر ظلم و زیادتی ہوئی یہ سب جتنا بیں وزر رہ و تبصیر وغیرہ کے جاعلوں اور ابن بابویہ و مجلسی وغیرہ کے اذہان کا ذخیرہ ہے جو سر موضع ہی خیا

۔۔ اس کا ترجمہ سابق میں ہو گر چکا ہے ۔۔ اس کا ترجمہ ... میں کر چکا

رنگ پکڑتا ہے اور کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتا خود جناب امیرؑ کا کلام اس کا مکذب ہو رہا ہے۔

قولہ: اور وجہ چہارم کی تقریر یہ ہے کہ اگر امام گناہ کرے تو مستوجب ایذاء و اہانت و عقوبت ہو وقد قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔ اس آیت کے تحت میں نیشاپوری لکھتے ہیں۔ قیل نزلت فی اناس من المنافقین کانوا یوذون علیا کرم اللہ وجهه اور نیز احادیث سے ثابت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی ایذاء رسول خدا کی ایذاء ہے من اذی علیا فقد اذانی۔ اور جب ایک امام میں یہ بات ثابت ہو تو کل میں ثابت ہو گی

اثبات اشتراط عصمت ائمہ کی چوتھی دلیل ماخوذہ تحفہ کا ابطال

قولہ: یہ وجہ بھی ثبوت عصمت ائمہ میں غلط اور پوچ ہے اور نہ یہ دلیل وہ دلیل ہے جس کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عصمت انبیاء میں بیان فرمایا ہے بلکہ یہ صرف جناب مجیب ہی کا ایجاد بندہ ہے شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ دلیل شاہ صاحب کا خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ انبیاء کے حق میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا	جو لوگ ایذا دیتے ہیں خدا کو اور اس کے رسول کو خدا نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے خواری کا عذاب تیار کیا ہے۔

اس میں حق تعالیٰ نے رسول کے ایذاء کو اپنی ایذاء فرمایا اور مطلق ایذاء کو سبب لعن و عذاب کا قرار دیا۔ اور جب مطلق ایذاء سبب لعن و عذاب کے ہوئی تو اس سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ ان سے معصیت کا صدور ممکن نہیں ورنہ وہ مستوجب ایذاء کے ہوتے اور ان کی مطلق ایذاء سبب لعن و عذاب کا نہ ہوتی اور یہ دلیل ائمہ میں بالمرہ مفقود ہے کیونکر جو دلیل عصمت ائمہ میں جاری کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ مومنین کی شان میں فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا	اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بدون کئے کام کے تو اٹھایا انہوں نے بہتان کا بوجھ اور صریح گناہ۔

اول تو حق تعالیٰ شانہ نے اس آیت میں علم مومنین اور مومنات کی نسبت یہ حکم فرمایا اور عموم جمع معرف باللام سے مستفاد ہے اور نیز حکم علی المشتق علیت ماخذ پر دلیل ہے سو جس جگہ علت پائی جاوے گی یہ حکم پایا جائے گا مسلما اگر نزول خاص جناب امیر کی ہی نسبت ہو لیکن العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب قاعدہ مسلم فریقین ہے ورنہ کوئی آیت ہی نفع ہو سکے گی کیونکہ اکثر آیات خاص مواقع اور خاص لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں اگر خوف تطویل نہ ہوتا تو ہم اس کو فریقین کی تفاسیر سے ثابت کرتے۔ افسوس کہ ہمارے مجیب کو اتنی بھی خبر نہیں۔ دوسری یہ کہ مومنین کے ایذاء کو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی ایذا نہیں فرمایا جیسا کہ رسول کے ایذاء کو اپنی ایذا فرمایا اور اس صورت میں ذکر جلال [illegible] توضیح و تشبیہ کے واقع ہوا ہے تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جس طرح ایذاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایذاء خدا تعالیٰ ہے اس طرح ایذاء مومنین ایذاء خدا تعالیٰ نہیں پس اس میں ما الفرق اگر پیدا ہوگا تو یہ ہی ہوگا کہ رسول معصوم ہے اس لئے اس کی ایذا میں حق تعالیٰ نے اپنی ایذاء کو شامل فرمایا اور اس کی ایذاء کو اپنی ایذاء قرار دیا اور مومنین و مومنات معصوم نہیں تو ان کی ایذاء کے ساتھ اپنی ایذا کو شامل نہ فرمایا بلکہ بغیر ما اکتسبوا کی قید کے ساتھ مقید فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے الگ سببی افعال کا بھی مستحق ایذاء کے ہوں ممکن ہے۔ تیسری یہ کہ اگر مومنین سے مراد اگر وقت دیا تو لفظ مومنات کو کس لئے جاکر ڈالیں گے اور کس محل پر محمول کریں گے جو حق تعالیٰ شانہ نے ایذاء مومنین کو بغیر ما اکتسبوا کے ساتھ مقید فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ ناحق بے بات بار کسی پر بہ تہمت مومنین و مومنات کو ایذا دیتے ہیں وہ احتمال افتراء بہتان اور گناہ میں ایسے اور جو لوگ کسی قسم کے جرم میں ایذا دیتے ہیں وہ اس وعید سے خارج ہیں تو اس [illegible] اور یہ [illegible] مراد مومنین و مومنات عموما [illegible] کے ہو سکتے ہیں جس کی پاداش میں مستوجب [illegible] کے ہوں [illegible] رسول خدا [illegible] کی ایذا کو کسی قید کے ساتھ مقید نہیں فرمایا بلکہ اس کو مطلق [illegible] سے [illegible] ہوتی ہے [illegible] عصمت [illegible] ہو گیا [illegible] مومنین [illegible] عصمت [illegible] جناب امیر [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] معصوم اگر ہوتے

مجیب لبیب ایسی ہی مطلق ایذاء جناب امیر کو ایذاء جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور رسول کی ایذاء خدا کی ایذا ہے اور خدا کی ایذاء کفر ہے تو پھر ان کلمات موذیہ کی نسبت جن کا جناب سیدہؓ کی زبان مبارک سے نکلنا نسبت جناب امیرؑ کی علماء اہلسنت بیان فرماتے ہیں کیا فرمائیں گے۔ مانند جنین پردہ نشین شدہ۔ الخ ظاہر ہے کہ ایسے کلمات ناسزا اگر بالقصد ہیں تو عصمت سے بعید ہیں اور اگر بغیر ما اکتسبوا ہیں تو حسب روایت خود جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کے ایمان سے معاذ اللہ ہاتھ دھو لیجئے کیونکہ ایسے کلمات جگر خراش ممکن نہیں کہ باعث کوفت قلب و سوزش دل نہ ہوں خصوصا بے وجہ ناحق اور ایسی ضیق کی حالت میں چنانچہ روایت [illegible] سے جو ایک یہودی کے جواب میں جناب امیرؑ نے اپنی مواضع ابتلاء ذکر فرمائی ظاہر ہے اور نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حسب روایت [illegible] جب کہ بصرہ کے بیت المال کا مال تحصیل کر کے مکہ چلے گئے یہ بھی جناب کے ایذاء کا باعث ہے چنانچہ جیسا کچھ درد آمیز خط آپ نے ان کو لکھا ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہم سابق میں بخوف اطالت اس کی نقل کرتے ہیں خود ابن عباسؓ نے بھی جب نامہ مکتوبہ کا نکلا حضرت عمرؓ سے بہ وجہ خلاف رضا جناب امیرؑ بطمع نفسانی کیا کچھ جناب کو ایذا پہنچائی علی ہذا القیاس امیر معاویہ سے جا ملنے یہ بھی آپ کی ایذا کا باعث تھا صحابہ مقربینؓ نے [illegible] مقداد کے آپ کو تنہا چھوڑ دیا اور تحقیق اس وغیرہ میں اضافت نہ کی یہ بھی آپ کی ایذا کا سبب تھا۔ امام حسینؑ نے بیت المال کے عمل میں بلا اجازت تصرف فرمایا جس سے آپ یہاں تک ناخوش ہوئے کہ [illegible] رسول کے جس کو آپ دوش مبارک پر سوار کرتے تھے مارنے کا قصد کیا اور جابجا ہے ہر ایک کا فعل دوسرے کے [illegible] ہوا امام حسنؑ نے خلافت امیر معاویہ کے سپرد فرمائی یہ بھی آپ کے ایذاء کا سبب تھا اگر آپ بقید حیات ہوتے تو [illegible] ہوتے قطع نظر اس سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایذاء کا سبب ہوا یہاں تک کہ آپ نے اس کو [illegible] ناک مبارک کے کٹنے سے بدتر کہا [illegible] قاعدہ [illegible] [illegible] کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible]

ثابت ہوتی تو پھر کل امور میں اس کا ثبوت بطریق قیاس ہوگا، اور وہ باب اعتقادات میں مفید نہیں یا کسی دوسرے طریق سے ہوگا اس کو بیان کرنا چاہیئے کہ وہ کیا ہے اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ شرعاً باب اعتقادات میں کارآمد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بہرحال اہل انصاف روزگار اس دلیل کو دیکھ کر ہمارے مجیب کے فہم و انصاف کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ کیا عرض کریں۔

قولہ: وجہ پنجم کا بیان ظاہر ہے کہ اگر ائمہ کے گناہ امت پر ظاہر ہوں تو اطاعت سے استنکاف کریں اور ان کی نظروں سے گر جائیں اور ان کے احکام وغیرہ کی تصدیق و تعمیل نہ کریں بلکہ تکذیب کریں کہ اگر یہ مواعید وغیرہ کے بیان میں سچے ہوتے تو خود کیوں ان کاموں کے مرتکب ہوتے۔

اثبات اشتراط عصمت ائمہ کی پانچویں دلیل ماخوذہ تحفہ کا ابطال

اقول: عصمت ائمہ میں اس کا ذکر ہنسی کے قابل ہے۔ اہل انصاف سمجھ گئے ہوں گے کہ عصمت ائمہ میں اس کا بیان مصداق اس شعر کا ہے بیت

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا — الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

بداہۃً اس دلیل کا بطلان اس امر پر ہے کہ ائمہ بالاستقلال مبلغ شریعت ہیں پس اگرچہ تو یہ مسئلہ علمائے شیعہ کے مسلمات سے ہے کہ تمام امور شریعت کے مثلاً تحلیل و تحریم وغیرہ سب ائمہ کو سپرد کر رکھے ہیں۔ اہل حق ہرگز اس کو تسلیم نہیں کرتے وہ انبیاء کو نبی سمجھتے ہیں اور ائمہ کو ائمہ اصل کو اصل اور تابع کو تابع پھر اپنے مسلمات سے خصم کو الزام دینا ہمارے مجیب جیسے عاقل و انصاف پرست کا ہی کام ہے۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام حیات میں دین تکمیل ہو چکا ہے اور الیوم اکملت لکم دینکم نزول اجلال پا چکا تھا اور امام صرف مروج شرع ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ امت کو شریعت کے حکم پر چلا دے تو وہ اگر مرتکب معصیت ہو تو اس کی اطاعت سے استنکاف کے کچھ معنی نہیں ہیں اور نہ اس کے حکم جو مطابق شرع ہوں عدم تصدیق و تعمیل کی کوئی صورت ہے اور جو حکم کہ شرع کے موافق نہ ہوں وہ خود بھی واجب الاطاعت نہیں تو امام کی اطاعت بہ حیثیت مروج الشرع ہے نہ بحیثیت مبلغ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

بیان میں صاف ارشاد فرمادیا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی امر میں امت اور اولوالامر باہم تنازع کریں اس کو کتاب و سنت کی طرف لوٹا دیں اگر موافق ہو قبول کریں ورنہ رد کریں تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ کچھ ضرور نہیں کہ امام کا قول و فعل موافق شرع ہی ہو اور یہی عدم عصمت ہے پس جب کہ امت کے ہاتھ میں میزان مستقیم شرع موجود ہے تو ان کو امام کے غیر معصوم ہونے سے کیا ڈر۔ اور کسی حکم میں امام کی تصدیق کرنے سے کیا خوف بلکہ نبی کے کہ اگر اس سے استنکاف کریں اور اس کی تصدیق نہ کریں بلکہ تکذیب کریں۔ تو دین و شریعت ہی درہم برہم ہو جائے پس اس دلیل سے عصمت ائمہ میں استدلال کرنا ایک تعجب انگیز قصہ ہے۔ علاوہ اس بحث کے باقی نقوض و اعتراضات جو اس استدلال پر وارد ہوتے ہیں۔ وہ ان اعتراضات سے جو ہم دلائل سابقہ کے ابطال میں بیان کر آئے ہیں معلوم ہو سکتے ہیں بخوف طوالت ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیزؒ کے معاملہ میں شیعہ کی مغالطہ انگیزی کا جواب

قولہ: الحمد للہ کہ آپ کے خاتم المحدثین کی ہی تقریر سے عصمت ائمہ ثابت ہے شاید اب تو آپ بھی مان لیں۔

اقول: ہمارے مجیب یہ آپ کا محض زعم و توہم ہے جو مقتضائے تنگ ظرفی ہے ورنہ آپ کا مدعا تحقیق ہے ورنہ فی الحقیقت جو امر کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو بلکہ عقل و نقل کے خلاف ہو اس کا ثبوت خاتم المحدثین کی تقریر سے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ بنظر انصاف و تحقیق اس مسئلہ میں غور فرمائیں گے تو آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ واقعی یہ مسئلہ محض خلاف عقل و نقل ہے بلکہ آپ کی روایات مذہب کے بھی مخالف ہے۔ علامہ مجلسی نے جلد اول بحار الانوار کے باب کتمان العلم میں چند روایات تخریج فرمائی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ کا مصداق خود معصومین ہیں۔

عن حمران بن اعین عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ ان الذین یکتمون [illegible]

امام محمد باقر نے [illegible] فرمایا [illegible]

الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ يعني بذلك نحن والله المستعان۔

عن ابن ابي عمير عن ذكره عن ابي عبد الله عليه السلام إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ في علي عليه السلام۔

عن عبد الله بن بكير عن حدثه عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ قال نحن هم وقد قالوا هو ام الارض عن بعض اصحابنا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له اخبرني عن قول الله إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ قال نحن يعني بها والله المستعان ان الرجل منا اذا صارت اليه لم يكن له او لم يسعه الا ان يبين للناس من يكون بعده ورود عن محمد بن مسلم قال هم اهل الكتاب

بعد اس کے کہ بیان کر دیا ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں، یہ مروی ہے کہ اس سے ہم اہل بیت مراد ہیں اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

امام ابو عبد اللہؑ سے مروی ہے کہ آیت ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدیٰ حضرت علی کے باب میں نازل ہے۔

امام ابو عبد اللہؑ سے تفسیر قولہ تعالیٰ اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون میں مروی ہے فرمایا وہ ہم ہیں اور کہا ہے کہ حشرات الارض ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے راوی نے آپ سے سوال کیا کہ مجھ کو خبر دیجئے ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات … فی الکتاب سے مراد کس سے ہے فرمایا ہم … اللہ سے مدد مطلوب ہے

ان روایات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت حق تعالیٰ کے دین کے چھپانے والے اور معاذ اللہ … خدا کے اور لعنت کرنے والوں کے ملعون ہیں … ثابت ہے چوتھی روایت … ثبات کے … دلیل ہے کہ جب حضرت شمر نے … کے دشمنوں کو … چھپانے … معلوم ہوتے ہیں

ثابت نہیں کیا بلکہ کفار سے بھی بُرائی میں بڑھا دیا۔ حضرت علامہ باقر مجلسی نے اس صریح کفر کو اس طرح چھپانا چاہا ہے کہ وہ صرف تیسری روایت کی تفسیر میں جو عبد اللہ بن بکیر سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

بیان ضمیر ہم راجع الی اللاعنین — بیان ضمیر ہم لفظ لاعنین کی طرف پھرتی ہیں۔

بھلا کوئی عاقل متدین علامہ کی اس پوچ توجیہ سے اس کفر صریح کو جو ان روایات سے مثل آفتاب روشن ہے پوشیدہ سمجھ سکتا ہے۔ اگرچہ ہم کو علامہ کی اس تاویل بلکہ تحریف کے ابطال کی کچھ ضرورت نہ تھی کیونکہ اہل فہم و انصاف سیاق عبارت سے خود سمجھ سکتے ہیں لیکن بنظر تسکین خاطر مجیب لبیب کے ہم مختصر بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ پہلی اور دوسری روایت میں جن میں تصریحاً فرمایا ہے کہ اس سے ہم مراد ہیں۔ ان میں لاعنین کا ہرگز ذکر نہیں کیا بلکہ اس میں صرف کاتمین کا ہی ذکر ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہم کاتمین ہیں نہ لاعنین۔ علاوہ ازیں لفظ واللہ المستعان فرمانا خود اس کے ثبوت کی دلیل ہے کہ آپ کاتمین ہیں کیونکہ اس کا اطلاق مشقت اور تکلیف کے وقت ہوتا ہے چنانچہ واللہ المستعان علی ما تصفون۔ چوتھی روایت اس کے ثبوت میں نص صریح ہے کیونکہ اس سے صاف ثابت ہے کہ یا ہم دو ائمہ ہیں یا اہل کتاب اور ظاہر ہے کہ لاعنین میں یہ دونوں احتمال جاری نہیں ہو سکتے کیونکہ اہل کتاب لاعنین نہیں۔ ہاں ان میں بعض کاتمین حق ہیں جو ملعونین ہیں نہ لاعنین تو یہ دونوں احتمال کہ مراد یا ائمہ ہوں یا اہل کتاب اسی صورت میں صحیح ہو جب کہ ضمیر ہم کی مرجع لفظ الذین یکتمون یا اولئک کی طرف ہو قطع نظر اس سے اس روایت میں حضرت امام نے بعد اس بیان کے کہ اس سے ہم مراد ہیں اس کی تائید میں یہ بھی فرمایا کہ ہر امام سابق پر واجب ہے کہ وہ خلافت خلیفہ لاحق پر نص فرما دے اور اس کو ہرگز جائز نہیں کہ وہ نص ذکر کرے اور اس کو چھپا دے تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ مقصود اس آیت سے بیان تہدید ہو ہے لیکن اس میں کوئی ایسا لفظ جو عدم وقوع کتمان یا وقوع کے متحمل ہونے پر دلالت کرے وارد نہیں بلکہ یہ کلام صریح وقوع کتمان پر دال ہے چنانچہ اہل کتاب اسی وجہ سے اس کے مصداق ہیں تو اس سے معاذ اللہ ائمہ کے دشمنوں کا بروایات حضرت شمر کاتمین حق ہونا ثابت ہوا اور علامہ مجلسی کو یہ دھوکا شاید تیسری روایت سے پڑ گیا ہو گا کہ اس میں وقد قالوا ہو ام الارض مذکور ہے تو اس کے مقابل سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تفسیر عنوان کی ہے نہ کاتمین کی لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب کہ یہ مقولہ ائمہ کا تفسیر ہو … اس کو …

کرے اور کہے کہ یہ جملہ بعض روایت شیعہ کا اپنی ناموس مذہب کی حفاظت کے لئے تراشا ہوا ہے تو اس وقت علامہ کا یہ قول بھی باطل ہو گا۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ علامہ مجلسی کو خود بھی اس جملہ کی نسبت یقین نہیں کہ یہ جملہ ائمہ کا مقولہ ہے بلکہ علامہ کے نزدیک احتمال ہے کہ یہ جملہ ائمہ کا ارشاد ہو اور احتمال ہے کہ مولف کے جس سے علامہ نے نقل کی ہے کلام ہو اور احتمال ہے کہ بعض رواۃ کا اضافہ ہو پھر جب اس قدر احتمالات قائم ہیں تو استدلال نہیں ہو سکتا ہے علامہ مجلسی فرماتا ہے۔

قوله وقد قالوا اما لو انه علیه السلام فضمیر الجمع راجع الی الصحابة او کلام المولف او الرواة فیحتمل ارجاعه الی اهل البیت علیهم السلام ایضاً۔

وقد قالوا اما لو انہ علیہ السلام کا کہا ہے تو اس صورت میں جمع کی ضمیر عامہ راویان سنت وغیرہ کی طرف پھرتی ہے یا یہ کہ دوسری کتاب صحیح بلاغی کہ ہے یا دوسرے راویوں کا کلام ہے تو اس صورت میں احتمال یہ بھی ہے کہ ضمیر اہل بیت کی طرف راجع ہو۔

چنانچہ عرض کمال سلمنا کہ ضمیر ہم لاعنین کی طرف ہی راجع ہے اور حضرات ائمہ ہی بقول حضرات شیعہ کے لاعنین ہیں لیکن ہم کہتے ہیں یہ بھی برائی سے خالی نہیں کیونکہ جناب امیر نے اپنے شیعہ کے سباب اور لعان ہونے کو مکروہ اور ناپسند فرمایا ہے تو جو امر ادنیٰ امت کے لئے ناپسند ہو ائمہ کی جناب میں کیونکر نسبت کیا جا سکتا ہے۔

ومن کلام له وقد سمع قوما یسبون اهل الشام ایام حربهم بصفین انی اکره لکم ان تکونوا سبابین۔

آپ کا کلام ہے جبکہ آپ نے ایک گروہ کو اہل شام کو دشنام دیتے سنا جو دن کہ تھے یہ جنگ صفین کے میں تمہارے لئے ناپسند سمجھتا ہوں کہ تم گالی دینے والے بنو۔

تعجب ہے اپنے شیعہ کے لئے تو لعان و سباب ہونا ناپسند فرماتے ہیں اور خود اس قدر لعان ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو اس وصف سے ذکر فرماوے یہ صرف حضرات مدعیان ودروغ گو کی زبانی ودہن کا مقتضا نہیں تو اور کیا ہے۔

بحث نص

قولہ۔ اب نص کا بیان سنئے کہ آپ نے بہ تقلید اپنے خاتم المحدثین کی اس شیر زوری کی نسبت فرمایا ہے کہ باوجودیکہ دو دن سیری سے ثابت نہیں مستند ہر ادا میں عرض کا وجوب

اقوال صحابہ و علمائے کرام اہلسنت سے ثابت ہے صحیح مسلم کی کتاب الامارت میں باب الاستخلاف ملاحظہ فرمایئے کہ جناب ابن عمر ترک استخلاف کو ضیاع و فساد مردم کا سبب جانتے تھے چنانچہ اپنے اس عقیدہ میں ایسے راسخ تھے کہ جب سنا کہ ان کے پدر بزرگوار بدوں استخلاف دنیا سے انتقال فرمانا چاہتے ہیں تو نہایت ہی تیزی و تہور سے اپنے باپ اور امام وقت کو نصیحت فرمائی بخوف طوالت نقل عبارت نہیں کرتے آپ دیکھ لیں کہ وہ استخلاف کو نہایت ہی ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے ترک کو عین تضییع و افساد مردم جانتے تھے اور اس کے تارک کو اس راعی سے مشابہت دی ہے کہ شتر و غنم کو مہمل چھوڑ کر کہیں چلا جاوے غور فرمایئے کہ آپ کے خاتم المحدثین جو اس عقیدہ کو مخالف عقل و نقل فرماتے ہیں کیا حضرت ابن عمر کی شان میں بھی ایسا ہی فرمائیں گے یا خاتم المحدثین صاحب نے صحیح مسلم ملاحظہ نہیں فرمائی تھی۔

شیعہ سنی نزاع پر مسئلہ عصمت ائمہ کی دلیل

اقول: بحول اللہ و قوتہ جب کہ ہم دلائل عصمت کا ابطال و استیصال کر چکے تو ہم کو کچھ ضرورت نہ تھی کہ ہم ابطال دلائل نص و افضلیت میں اپنا وقت گراں بہا ضائع کریں کیونکہ جب عصمت ہی باطل ہو گئی تو تمام امامت ہی اصولاً و فروعاً باطل ہو گئی تو پھر اشتراط افضلیت و نص باطلہ کے ابطال کی کچھ حاجت نہ رہی لیکن ناظرین مناظرہ کے رفع خلجان اور اپنے مجیب لبیب کے مزید اطمینان کے لئے ہم اس طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں اور مختصر گذارش کرتے ہیں چونکہ ہمارے مجیب کی عادت ہے کہ استدلال کے وقت اپنے دعوے کو بھلا دیتے ہیں مدعا کچھ ہوتا ہے اور دلائل کچھ لاتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ما بہ النزاع مسئلہ مجملاً بیان کریں اور ناظرین اوراق اور اپنے مجیب کو یاد دلائیں کہ آپ کا یہ دعویٰ ہے اگر دلائل اس کے مطابق ہوتے تو البتہ قابل التفات ہوں گے ورنہ لائق توجہ بھی نہیں سمجھے جائیں گے پس واضح ہو کہ اس جگہ ما بہ النزاع اہل سنت و شیعہ میں مسئلہ اشتراط نص و افضلیت ہے شیعہ معتقد ہیں کہ امام کے لئے نص و افضلیت مثل عصمت کے شرط ہے اگر نص و افضلیت نہ ہو تو امامت باطل ہے اور اہل سنت کہتے ہیں کہ جیسے امام کے واسطے عصمت شرط نہیں اسی طرح نص و افضلیت بھی شرط نہیں ہے عصمت سوائے انبیاء کے کسی بشر میں نہیں پائی جاتی نص و افضلیت کا تحقق ہو سکتا ہے لیکن اگر ان کا تحقق نہ ہو تو بھی امامت متحقق ہو

سکتی ہے ہمارے مجیب اس جگہ اس امر کے اثبات کے درپے ہیں کہ اشتراط نص کو ثابت فرمائیں اور اس کے اثبات کے لیے ہم کو مسئلہ اعتقادی ہے دلائل قطعیہ بہم پہنچائیں تو بس خلاصہ دعویٰ مجیب لبیب یہ ہے کہ امامت کے لیے شرط نص جلی خدا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے شرط ہے اگر نص نہ پائی جائے گی تو امامت و خلافت منعقد نہ ہوگی پس مدعا کو اپنے حافظہ میں محفوظ رکھ کر ہماری گزارش سنیں کہ جب یہ مسئلہ آپ کے نزدیک اصول بلکہ اصل اصول دین میں سے ہے تو اولیٰ واجب تھا کہ اس کے اثبات کے واسطے دلائل قطعیہ پیش کرتے اس مقام میں جس قدر آپ نے دلائل ذکر فرمائے ہیں اگر ان کی غلطیوں اور مفاسد سے جو مسئلہ خلافت منصوصہ میں جاری کرنے سے لازم آتی ہے چشم پوشی کی جاوے اور بفرض محال ان کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تاہم آپ کے مدعا کی مثبت نہیں ہو سکتیں پہلا قطعی مدعا دلائل ظنیہ سے کیونکر ثابت ہو سکتا ہے مضافاً قطع نظر اس سے کہ آپ کا مدعا قطعی ہو یا ظنی اس قدر تو ضرور ہے کہ دلیل اس امر کو ثابت کرے کہ در صورت عدم تحقق نص کے عدم تحقق امامت ہوگا۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کی کونسی دلیل سے بدلالت مطابقی یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اگر نص نہ ہو تو امامت متحقق نہ ہوگی۔

اثبات اشتراط نص کی پہلی دلیل کا ابطال

اب میں تفصیل وار ہر دلیل دلیل پر بحث کرتا ہوں بغور و انصاف سنیے: دلیل اول صحیح مسلم کی کتاب الامارۃ سے جو ابن عمرؓ کے قول کا ماحصل نقل کر کے اس سے اس مدعا پر استدلال کیا ہے بالکل غیر مفید مدعا ہے اور غلط کیونکہ ابن عمرؓ کے قول سے آپ کا مدعا اس وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ یہ ثابت فرمائیں گے کہ جو خلافت و امامت بلا نص و استخلاف واقع ہوتی وہ ان کے نزدیک باطل ہے اور ظاہر ہے کہ خلافت ثالثہ اور خلافت مابعد ابن عمرؓ کے نزدیک بلا نص واقع ہوئی [illegible] ان میں ابن عمر نے [illegible] حقیقت ہے کہ جناب خلیفہ ثانی کے اس قول کے جواب میں کہ [illegible] استخلاف فرمایا۔ اور رد نہیں کیا اور شاید [illegible] ہی کہ ہے تو مدعا مجیب لبیب اس وقت ثابت ہو جب کہ ابن عمرؓ کے قول سے بطلان خلافت [illegible] جو بلا عدم وجود نص کے ثابت ہو جاوے [illegible] مسئلہ دینی میں روایت سے استدلال [illegible] اس پر موقوف ہے کہ صحابہ مجیب لبیب اپنے مدعا سے متعلق نہیں ابن عمرؓ کے اس قول سے اگر بفرض محال وجوب نص ثابت ہو بھی تو مسئلہ اشتراط میں کہ مفید مدعا ہو آپ نے دیکھا ہوگا کہ امام نووی نے

اس حدیث کی شرح میں عدم وجوب نص پر اجماع لکھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نص کو اولیٰ و مستحسن سمجھتے ہوں، لیکن مثلاً علماء اسلام مستحبات کو بھی عمل میں مثل واجب کے سمجھتے ہیں اور نیز قاعدہ ہے کہ ہر شخص اپنے مدعا کو حتی الوسع مدلل و مبرہن بیان کیا کرتا ہے تو اس لئے انھوں نے اس کو اس مدلل پیرایہ میں ظاہر فرمایا لیکن جب جواب سن لیا تو چونکہ امر مردود ہی نہ تھا اس لئے سکوت فرمایا اور مکرر اس باب میں لب کشائی نہ ہوئی کیونکہ جو دلیل حضرت عمرؓ نے ذکر فرمائی وہ بداہۃً اس امر پر دال ہے کہ استخلاف و عدم استخلاف ہر دو جائز ہیں واجب نہیں اور نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ابتداء میں دفعۃً حضرت ابن عمرؓ کے ذہن میں لزوم نص آیا ہو لیکن جب کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق رضی اللہ عنہ کی زبانی دلائل قاطعہ سے عدم لزوم معلوم ہو گیا تو اپنے قول سے رجوع فرمایا۔ مضافاً اس کے جب کہ خلیفہ ثانی نے ان کے جواب میں عدم وجوب نص بیان فرمایا اور صحابہؓ میں سے کسی نے اس کا رد و انکار نہیں فرمایا تو اجماع سکوتی ہو گیا۔ پس خاتمہ دلیل پر جو کچھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ہمارے مجیب نے تحریر کیا وہ کمال وقاحت کی دلیل ہے مدعا کو دلیل سے ثبوت کی بو بھی نہیں پہنچی اور زبان درازی شروع کر دی حضرت ابن عمرؓ کا عقیدہ اشتراط نص کا جو مستلزم عدم انعقاد خلافت غیر منصوصہ کو ہی پہلے ثابت فرمایا ہوتا اور اس کے بعد کچھ کہا ہوتا لیکن جب دیدہ بصیرت کو فہم و انصاف سے عاری ہو تو بجز سکوت کے کیا جواب دیا جاوے۔

قولہ: جناب ابن عمرؓ ہی پر منحصر نہیں ہے اور صحابہ کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ چنانچہ کابلی صواقع میں جس کا ترجمہ آپ کے خاتم المحدثین نے فرما کر اور تھوڑا سا تغیر و تبدیل کر کے تحفہ لکھا ہے۔ ذیل قول جناب امیر علیہ السلام [illegible] الذی [illegible] باب [illegible] مطلب ثانی مقصد رابع امامت میں فرماتے ہیں وذهب بعضهم الى ان الامام يجب ان يكون منصوصاً عليه نصاً جلياً او خفياً واليه ذهب عبد الله بن مسعود و[illegible] وحذيفة بن اليمان وانس بن مالك وابو هريرة وغيرهم وجم غفير من المحدثين وشرذمة من الاصوليين وطائفة من المتكلمين وجماعة من الفقهاء انتهى حیرت و تعجب ہے کہ آپ کے خاتم المحدثین نے باوجودیکہ اس کتاب کے اکثر بلکہ کل مضامین ترجمہ کئے ہیں اس مقام کو بلا عذر ترک فرمایا [illegible] اس عقیدہ کی نسبت [illegible] عقیدہ عقل و نقل کے خلاف ہے۔

اثبات اشتراط نص کی دوسری دلیل کا ابطال

اقول: یہ دلیل بھی زبان حال سے چلا کر کہہ رہی ہے کہ ہمارے مجیب کو اپنے مدعا کی خبر نہیں رہی اور نیز اس دلیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مجیب نے یا ہمارے مجیب کے اس بزرگ نے جس سے وہ اس کو نقل فرماتے ہیں نقل عبارت صواعق میں کمال دیانت فرمائی ہے اور جو جملہ کہ اپنے مذہب کے مخالف اور اس عبارت کے مابعد بہت ہی قریب مذکور ہے اور گویا آخر اس عبارت کا ہے اس کو حذف کر دیا سمجھا ہوگا کہ صواعق عزیز الوجود کتاب ہے کہاں دستیاب ہوتی ہے جو کوئی مقابلہ کر کے غلطی نکالے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز کو یہ کتاب بلا دقت میسر ہو گئی اس لئے اصل کتاب سے پوری عبارت اہل انصاف کے سامنے پیش کرتا ہوں اہل انصاف ملاحظہ فرما دیں اور یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے مجیب لبیب کے مدعا سے اس دلیل کو کچھ تعلق ہے یا نہیں۔

ذهب بعضهم الی ان الامام یجب ان یکون منصوصا علیه نصا جلیا او خفیا والیه ذهب عبد الله بن مسعود و ابی الدرداء و حذیفة بن الیمان و انس بن مالك و ابی هریرة وغیرهم وجم غفیر من المحدثین و شرذمة من الاصولیین و فائة من المتکلمین و جماعة من الفقهاء و تمسکوا بالاحادیث الواردة فی خلافة الخلفاء الاربعة واختلفوا فی النص و الجمهور علی انه خفی و جمع علی انه جلی والیه ذهب الحسن البصری و اتفقوا علی انها تثبت بالاجماع ان لم یتعین بالنص ولم یوجد النص حقیقة۔

بعض اس طرف گئے ہیں کہ امام کا منصوص ہونا خواہ نص جلی ہو یا خفی واجب ہے اور اسی طرف گئے ہیں عبد اللہ بن مسعود اور ابو درداء اور حذیفہ بن الیمان اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ اور محدثین کی ایک بڑی جماعت اور اصولیین کا ایک گروہ اور متکلمین میں کا ایک فرقہ اور فقہا میں سے ایک جماعت اور ان احادیث سے دلیل پکڑی ہے جو خلفائے اربعہ کی خلافت کے بارے میں وارد ہوتی ہیں اور نص کے باب میں خلاف ہے جمہور اس پر ہیں کہ نص خفی ہے اور ایک جماعت اس پر ہے کہ نص جلی ہے حسن بصری اسی طرف گئے ہیں اور اس پر سب متفق ہیں کہ اگر نص متعین نہ ہو اور نص نہ پائی جاوے تو خلافت اجماع سے منعقد ہو جاتی ہے۔

اس عبارت کے آخر کا جزو و اتفقوا سے جو مجیب نے مدعا کی تضعیف کو ثابت کرتا تھا ترک فرمایا

تاکہ استدلال بوجہ اتم راست ہو لیں، گر یہ نقل میں خیانت نہیں تو کیا ہے لیکن اگر اس سے قطع نظر کی جاوے تاہم یہ عبارت ہمارے مجیب کے ثبوت مدعا میں کچھ فائدہ بخش نہیں ہے کیونکہ نص عام ہے جلی ہو یا خفی اور آپ کا دعویٰ اثبات نص جلی کا ہے تو اس صورت میں آپ کا دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام ہے اور دلیل عام سے خاص مدعا کا ثبوت ناممکن ہے اور اگر بغور و تامل دیکھا جاوے تو دلیل و مدعا میں باہم عموم و خصوص نہیں بلکہ تغائر و تباین ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ آپ کے نزدیک انعقاد امامت کے لیے یہ شرط ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اس طرح نص وارد ہوتی ہو کہ فلاں شخص بعد فلاں نبی یا فلاں امام کے اس کا خلیفہ ہے اگر اس طرح نص نہ ہوگی تو امامت و خلافت متحقق نہ ہوگی اور صحابہ میں سے کوئی اس کے لزوم و اشتراط کا قائل نہیں اور کسی نے اس کو ضروری نہیں سمجھا اور نص جلی سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ جو متفقہ علیہ سامی ہے۔ چنانچہ جملہ و تمسکوا بالاحادیث الواردۃ فی خلافۃ الخلفاء الاربعۃ اس مدعا پر ظاہر دلیل ہے تو بس دلیل و مدعا باہم متغائر ہوتی پس ایسی پوچ اور غلط دلیل پر اس قدر ناز و افتخار، اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت صواعق میں اس مقام کے نزدیک کا الزام بالکل لغو اور ناجائز ہے علی الخصوص جب کہ شاہ صاحب کی عبارت کو جو تحفہ میں مذکور ہے دیکھا جاوے وہ فرماتے ہیں: و امامیہ میگویند کہ نصب امام بر خدا واجب است پس میباید کہ منصوص بود از جانب خدا و این عقیدہ مخالف عقل و نقل است۔ معلوم نہیں یہ مدعا جو مجیب مرحوم امر بن کلب ہے اور جس کو شاہ صاحبؒ مخالف عقل و نقل فرما رہے ہیں اس کو ہمارے مجیب نے کیونکر موافق عقل و نقل کے ثابت کیا ذرا تو انصاف فرمائیں اپنی دلیل کو بھی ملاحظہ فرمائیں اور جس کی نسبت شاہ صاحب نے فرمایا کہ خلاف عقل و نقل ہے اس کو بھی دیکھیں اور سوچیں بعد اس کے اپنے طعن کو میزان انصاف میں رکھ کر تولیں تو صاف معلوم کر لیں گے کہ آپ نہ عبارت صواعق کو سمجھے اور نہ تحفہ کو سمجھے اور نہ خود اپنا مدعا ہی ضبط فرمایا۔ خدا تعالیٰ توفیق انصاف و راہ راست عطا فرما دے۔

خاندان شاہ ولی اللہؒ کے معاملہ میں شیعہ حضرات کی بدزبانی اور تعریض کا جواب

قولہ: اگرچہ اس مقام میں ہم بہت کچھ گفتگو کر سکتے ہیں مگر بنظر اختصار ترک کر کے

ابھی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی نص کے باب میں شہادت لکھتے ہیں کہ حضرت بنا بر مشہور آپ کے خاتم المحدثین کے والد ماجد ہیں، گرچہ تحفہ میں ان کے الوہیت میں تو یہ فرمایا ہے مگر نہایت ہی درجہ کی تعریف و ستائش فرمائی ہے حتیٰ کہ آپ نے از آیات، لئی و معجزہ از معجزات جناب رسالت پناہی ان کی شان میں لکھا ہے جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔

اقول: نہایت افسوس رہا کہ اس مقام پر آپ نے بہت کچھ گفتگو فرمائی جس قدر اس مقام پر گفتگو واقع ہوئی ہے اس سے آپ کے علم و فہم و انصاف کی کیفیت اور استدلال کی حالت بخوبی منکشف ہو گئی ہے اور اگر اور کچھ گفتگو فرماتے تو اور زیادہ اغلاط فاحشہ ثابت ہو کر اس دعویٰ کو باطل کرتے جو آپ نے ابتداء جواب میں فرمایا ہے بہتر ہوا کہ آپ نے اختصار کے پیرایہ میں اس کو ترک فرمایا۔ اور جو کچھ حضرت شاہ صاحب کی نسبت فقد بنا بر مشہور لکھ کر تعریض فرمائی اور باوجود ادعاء تہذیب و اخلاق کے بد تہذیبی کا جامہ پہنا اس کے جواب میں ایسی تعریضیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہم بھی بہت سے مجتہدین و علماء کی نسبت عرض کر سکتے تھے لیکن ہم بجز سکوت و صبر کے اس کا کچھ جواب نہیں دیتے۔ اس کے بعد جو شہادتیں کہ نص کے ثبوت کی بابت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمائی ان کی کیفیت بھی ملاحظہ ہو

قولہ: آپ بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیے کہ جو تحریریں ہم نص کے باب میں کرتے ہیں بعینہ وہی حضرت شاہ صاحب ازالۃ الخفاء میں تحریر فرماتے ہیں مقصد اول فصل دوم لوازم خلافت خاصہ کے نکتہ سوم میں جو منشا میں واقع ہے یہ عبارت تحریر ہے کہ سوم آنکہ خلافت امر خطیر است و نفوس بنی آدم مجبول بر اتباع سوء شیطان و در بنی آدم جاری مجری، اگر چوں خلافت برای شخصی مستقر شود احتمال دارد کہ جور پیش گیرد و در مفاسد خلافت تعاون صریح بعمل آرد و مضرت این خلیفہ در امت مرحومہ اشد باشد از ضرر ترک استخلاف وی و این احتمال کثیر الوقوع است نمی بینی کہ بعد از … ہر از ما شاء اللہ درین سلک گرفتار شدہ اند و ہیچ تدارک … ممکن نشود بوعدہ الٰہی یا … حصول تنا جور و تعاون ممتنع عادی گردد … قوی … قیام خلیفہ … استخلاف چنین شخصی غیر محض باشد و نفوس بنی آدم … اقامت … گردد … در ظاہر و باطن … خود … باشد و دیگران … متمسک … فطرا … باشد … نہ قلیل بیت۔

اما ابلیس آدم روی ہست
بس بہر دستے نباید داد دست

کار اعتقاد بر علم و حال شخصی بحدیث مستفیض صادق و مصدوق و اشارات او حاصل نشود کار ہا تمام است پس خلافت … کو ثقی بصاحب آن داشتہ باشم چنیں شارع و اشارات او انتہی بقدر الحاجۃ۔ اس عبارت کو تامل و انصاف سے ملاحظہ کیجئے جیسے کہ اس سے نص کا وجوب ثابت ہوتا ہے ویسے ہی عصمت خلیفہ بھی ثابت ہے بباعث خوف طوالت ہم اس کے الفاظ پر بسط و نشاط سے بحث نہیں کرتے اسی قدر اشارہ کافی سمجھتے ہیں۔

اشتراط نص کی تیسری دلیل کا ابطال

اقول: اس دلیل کو بھی مدعا سے کچھ ربط نہیں ہے، اور یہاں بھی بنا مدعا جناب جو جو نص کہ عبارت منقولہ ازالۃ الخفاء سے مفہوم و مستنبط ہوتی ہے اگر وہی نص معتقد علیہ جناب مجیب اور ان کے ہم مذہبوں کی ہے تو مرحبا بالوفاق لیکن یہ نص وہی نص ہے جو آیت سورہ نور وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ اور حدیث ان تومروا ابابکر اور اس کے امثال سے ثابت ہوتی ہے اور نیز یہ وہی وعدہ خداوندی ہے جس نے احتمال اتباع جور کا استیصال کر دیا اور وقوع جور و تعاون کو ممتنع عادی بنا دیا اور یہ نص و اشارات وہ ہیں جن سے صرف استحقاق خلافت مستخرج ہوتا ہے نہ انعقاد اور یہ نص و اشارات متعدد اشخاص کے واسطے بھی ایک وقت میں بلا تعیین تقدم و تاخر ممتنع نہیں ہیں پس اگر آپ اس کے قائل ہوں تو ہمارے آپ کے کچھ نزاع نہیں ورنہ اگر نص معتقد علیہ سامی جس کے اثبات کا دعویٰ کیا گیا ہے یہ نہیں ہے بلکہ وہ نص جلی ہے کہ جو علماء قوم ائمہ اثنا عشر کے واسطے دعویٰ کرتے چلے آتے ہیں تو اس کے اشتراط کو اس دلیل سے یا کسی دلیل سے ثابت فرمائیے میں اس استدلال پر سخت حیرت ہوں کہ مجیب لبیب نے اپنے آپ کو کم از کم فارسی خوان تو ضرور ہی تسلیم کیا تھا لیکن اس استدلال سے تو اس دعویٰ کے بھی ثبوت میں تردد قوی ہے کیونکہ اگر فارسی خوان ہوتے تو کیا اس عبارت کا بھی مطلب نہیں سمجھ سکتے تھے کہ جس کا حل المغلق ہونا مثل روز روشن ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے کسی نے یہ عبارت پڑھ کر سنادی ہوگی آپ نے لفظ نص کا سن کر اپنی دانشمندی سے سمجھ لیا کہ بس ثبوت نص میں حجت قاطعہ مل گئی اور خصم کے سامنے پیش بھی کر دیا۔ افسوس کہ آپ نے بسط دانش وہ سے اس عبارت کے

الفاظ پر بحث نہیں فرمائی، پھر جب کہ آپ اس عبارت سے نص کو جو اسکا موقوف علیہ تھا ثابت نہیں کر سکے تو عصمت کو تو کیا ثابت کریں گے

قولہ: اور اپنے مقصد اول کی فصل ہشتم کے مقصد دوم مقدمہ نخستین صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ مطبع مذکورہ میں یہ فرماتے ہیں دلیل اول استقراء احادیث کہ در باب فتن روایت میکنند دلالت ظاہرہ دارد بر آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وقائع آئندہ تقریر فرمودہ است و ہر واقعہ را بفعل آوردہ کہ رضائے خدا تعالیٰ یا سخط بآن واقعہ منوط شود چون این مقدمہ را شناسیم بجزم قوی یقین می نمایم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اول و ثانی و ثالث کہ بر نزدیک بودند در اختلاف بود در استخلاف ایشان فتنہ برخاست و کارہائے عظیمہ شد فتح فارس و روم بر دست ایشان وابستہ تبیین فرمودہ اند عاقل نتواند تجویز کرد کہ این مہمات را نگذاشتہ اند و ... امور جزئیہ را بیان نمایند سبحانک ھذا بہتان عظیم انتہی بقدر الحاجۃ۔ یہ دلیل بعینہ وہی تقریر ہے کہ اہل حق خلیفہ کے منصوص ہونے میں بیان کرتے ہیں اور حضرت شاہ صاحب نے اسی اصل دلیل کی جاری یہی تقریر سے خلفاء کے بعض الفاظ اپنی طرف سے زیادہ کئے ہیں اور بجائے مطلق خلیفہ و امام کے خلفاء ثلثہ کا بالخصوص ذکر کیا ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر نہایت شفقت و عطوفت رکھتے تھے کہ احکام جزئیہ و مسائل فرعیہ نہایت تشریح و تفصیل سے بیان فرمائی حتی کہ آپس کی مصاحبت و عورتوں سے مباشرت بلکہ بیت الخلا تک کے آداب پر وقت فرمایا کوئی مسلمان کب تجویز کر سکتا ہے کہ آنحضرت باین ہمہ شفقت و رأفت ایسی مہمات کو کہ امت کے تمام مصالح دینی و دنیوی اس سے وابستہ ہیں مہمل چھوڑ دیں اور اس پر نص نہ فرمادیں اور امت کو معاذ اللہ عمداً اختلاف و تنازع و تشاجر میں ڈال دیں۔

اشتراط نص کی چوتھی دلیل کا ابطال

اقول: ہمارے علامہ مجیب نے جو اس جگہ عبارت ازالۃ الخفاء سے نقل کی وہ بالکل بے سود ہے کیونکہ ثبوت مدعا مجیب سے اس کو کچھ تعلق نہیں نہ بالخصوص حضرت صاحب ازالۃ الخفاء مقصد اس بحث میں تقریر کرنا چاہتے ہیں وہ ... ترجیح ... ہے شمرہ ترتیب ... تین مسائل پر موقوف ... ثابت کرنا ...

تعیین خلیفہ را بوجوب و لزوم کہ زبان میکشاید آنست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بوفات خود مسلمانان را جمع فرماید و در بیعت آن خلیفہ امر نماید الخ اس سے صاف واضح ہے کہ وہ نص جس کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ مراد نہیں اور وجہ اس کی بجز مطلب کے اور کوئی نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وقائع آئندہ کی تقریر فرمائی جس سے رضا یا سخط خداوندی اس کے ساتھ معلوم ہوتی تو وہ خلافت حقہ جس میں اختلاف کے سبب فتنہ کا اندیشہ تھا اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے کاموں کے درہم برہم ہونے کا خوف تھا اولیٰ و احق بالبیان ہے بہ نسبت اس خلافت کے کہ جس میں یہ اندیشہ نہ تھا بلکہ اس میں خود اختلاف واقع ہونے والا تھا اور اس اختلاف پر بھی مطلع فرمایا اور یہ تقریر و اطلاع بطور کشف واقعہ اور بطور اخبار بالغیب وقوع ہوئی تو یہ غلط ہے کہ بجائے مطلق خلیفہ کے خلفاء ثلثہ کو ذکر کیا کیونکہ حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کی ذوات مقدسہ کے ساتھ وقائع عظیمہ متعلق تھے کہ جس میں کوئی ان کا شریک نہیں ہے اس لئے بالخصوص ان کا ذکر کیا نہ کسی دوسری وجہ سے باقی رہا یہ کہ یہ دلیل حضرات شیعہ کی تقریر سے اخذ کی گئی ہے اور کچھ الفاظ کو حذف کئے گئے ہیں سو اہل انصاف جنہوں نے اول سے آخر تک کتاب ازالۃ الخفاء کا مطالعہ کیا ہے اور حضرات شیعہ کی تقاریر ان کے پیش نظر ہیں معلوم کر سکتے ہیں کہ بات صرف مذہب تشیع سے یا جس راز سے کہ اس مذہب کے علماء نے حجاب تقیہ کا چہرہ مذہب سے اٹھا کر ... تک کسی شخص نے علماء شیعہ میں سے بیان معانی کتاب و سنت میں ایسی ... کوئی تقریر کی ہے اگر کوئی ہو تو مجیب ہی کا ... اس کے ابتداء زمانہ خلافت خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم میں جناب امیر ہی کے ہم مشرب رہے ... ہی کے موافق مسائل فرماتے رہے اپنا قرآن بہ شکل عظیم و ثقل ... پردہ تقیہ میں چھپایا کہ بجز ... کسی نے پڑھا نہ کسی نے دیکھا اپنے زمانہ خلافت میں بھی تقیہ کی ... حالت رہی اور جو ان کے تلامذہ ... بعد دیگرے حضرت ہی کے قدم بقدم چلتے آئے اور بھی تقاریر علمیہ اور مسائل فقہیہ موافق اہل سنت کے بیان کرتے چلے آئے پھر اگر یہ کلام اہل سنت سے اخذ نہیں کیا تو ... سے کیا اپنے مفسرین کو دیکھئے کہ علوم مختلفہ کے بیان میں جو شرح تفسیر اہل سنت میں ... کو دیکھئے اس کے مصنف نے اس بارہ میں اپنے مضمون ... تفسیر مجمع البیان جو شیعہ معتبر تفاسیر میں سے ہے ایک صفحہ اس کی آپ ... سے قول کی تصدیق ہو جائے۔ اگر زیادہ تحقیق ... طبع سامی نہ ہو تو ...

الکاتیب ہی دیکھ لیجئے کہ فاضل اجل مولوی نور الدین حسین اس بارہ میں کس درد انگیز افسوس کے ساتھ فرماتے ہیں صفحہ ۲۹ پر یہ عبارت مکتوب ہے متاخرین بسبب عدم مہارت فن حدیث حقیقت الامر را ادراک نکردہ بکار سلیس عامہ پرداختہ اند و منشاء این امر غیر از قلت استعداد در فن حدیث شریعت چیزی دیگر ملحوظ نیست جب کہ علماء اہل تشیع باعتراف خود ہمیشہ کاسہ لیس اہلسنت رہے تو بڑی شرم کی بات ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جھوٹا الزام اخذ دلیل کا لگاتے ہیں اور کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے اور اپنے علماء کے حالات کو لحاظ نہیں فرماتے بے شک نمک حلالی اسی کا نام ہے لیکن جو دلیل کہ مجیب لبیب نے ثبوت نص میں بیان فرمائی اور ان کے اکابر بڑے اتفاق کے ساتھ ثبوت اس مدعا میں بیان فرماتے چلے آئے ہیں اہلسنت اس کی تردید اور اس کا جواب ضرور ہے پس واضح ہو کہ حضرات شیعہ کا قول مشہور

الغریق یتشبث بکل حشیش ۔ ڈوبتا ہر ایک گھاس پھوس پر ہاتھ مارا کرتا ہے

جب کوئی دلیل ثبوت مدعا میں بہم نہیں پہنچی تو ایسی ایسی واہی دلیلوں سے ہی اپنا دل خوش کر لیتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جیسا مدعا ہوتا ہے اس کے لئے ویسی ہی دلیلوں کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ امامت اور اس کی منصوصیت موقوف علیہ اور اصل اصول دین سے ہیں تو پھر ان کا ثبوت ایسی ایسی دلیلوں سے جو محض خیالی ہیں اور جن کی تائید کسی کتاب و سنت سے نہیں ہوتی بلکہ بالعکس کتاب و سنت سے ان کی تکذیب ہوتی ہے ہو سکتا ہے ہرگز نہیں قطع نظر اس سے یہ دلیل خود مستلزم پر منتسب ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے کلام مجید میں جس کی محافظت کا وعدہ فرمایا اور اکمال دین کا مژدہ سنایا اور اصول دین میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کو حق تعالیٰ نے بیان نہ فرمایا ہو بلکہ فروعات فقہیہ عبادات و معاملات میں سے صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ نکاح و طلاق بیع و شراء اعتکاف وغیرہ تک بیان فرمائی تو باوجود اس رأفت و رحمت کے کہ حق تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ ہے کوئی مسلمان کیونکر تجویز کر سکتا ہے کہ حق تعالیٰ فروعات کو تو بایں اہتمام مکرر سہ کرر بیان فرما دے اور کسی ہی اصل اصول دین اور امہات کو مہمل چھوڑ دے جس کے ساتھ عباد کے تمام مصالح دینی و دنیوی منوط ہوں اور خود عباد کو تنازع و تشاجر میں ڈال دے بلکہ علاوہ فروع دین کے منشیں اور بے واسطے قصے بلکہ قصص سابقات تک فرما دے اور اصول دین کو چھپا رکھے اور نص نہ فرما دے ہو تارک و جب ہم [illegible] ہذا بہتان عظیم تعجب ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رسالت کی کتب سے [illegible] ہوتی ہیں

خداوند تعالیٰ نے خبر دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اوصاف تمام ظاہر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۔ اور خوشخبری دینے والا رسول کے جو آئے گا میرے پیچھے نام اس کا احمد ہے۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ راشد جو انبیاء و رسل سابقین سے افضل ہے اس کا کہیں ذکر نہیں فرمایا حالانکہ عباد کا ایمان اسی پر موقوف تھا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یا اصلاً دین ہی میں سے نہیں ورنہ خود خداوند تعالیٰ ہی اپنے کلام میں نص فرماتا مستند ہم کب کہتے ہیں کہ امر امامت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمل چھوڑ دیا اور مفوض امت کر دیا ایں ہمہ شفقت و رأفت اختلاف و تشاجر میں ڈال دیا اور یہ کچھ اسی پر منحصر نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بنام نص فرماتے اور کہتے کہ میرے بعد فلاں اور اس کے بعد فلاں خلیفہ و امام ہے بلکہ ہر گاہ خداوند تعالیٰ اس امر کا متکفل ہوا اور تمکین دین کا وعدہ فرمایا اور حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ حسب وعدہ خداوندی جو خلافت واقع ہو گی وہ حق ہو گی اور منہاج نبوت پر ہو گی تو آپ کو کچھ حاجت نہ رہی کہ آپ خلافت پر تنصیص خاص فرماویں لیکن آپ نے خلفاء اور ان کے اوصاف اور مدت خلافت کو صراحۃً اور اشارۃً بیان فرما دیا اور سب سے آخر میں بطور تمہید تنبیہ کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے قائم مقام امام صلوات مقرر فرمایا بعد وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و التسلیمات کے وعدہ صادقہ خداوندی نے جلوہ ظہور پکڑا اور خلافت موعودہ مروجہ کا رواج اور تمکین دین مرضیہ حاصل ہوئی تو اب اس سے جس کو ذرا سی بھی عقل ہے معلوم کر سکتا ہے کہ نص نہ ہونے کی صورت میں کس امر کا احتمال باقی رہا اور کون سا تخالف و تشاجر ہے کہ جس میں امت کو ڈال دیا تنازع و تشاجر کے اندیشہ کو تو خود خداوند تعالیٰ کے بھی وعدہ صادقہ نے بیخ و بن سے اکھاڑ دیا تھا بلکہ اگر بقول شیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نص فرمائی تو باوجود اس شفقت و ملاطفت و رأفت و رحمت کے جو امت مرحومہ کی حالت پر مبذول تھی تمام امت کو جس کو سالہا سال کی محنت و مشقت میں صد طرح کی اذیتیں اٹھا کر مسلمان کیا تھا اس نص کی بدولت ورطہ ضلالت میں ان کو ڈال دیا اگر یہ نص نہ ہوتی تو کیوں لاکھوں آدمی کفر میں مبتلا ہوتے کیا توحید و نبوت و معاد کا اعتراف کافی نہ تھا غرض جس قدر خلاصہ کہ یہ نص متضمن ہے ترک نص ہرگز نہیں بایں ہمہ نص نہ کی ہے [illegible] فرمائی یا کوئی [illegible] نص ہوتی تو ظاہر ہے اور اگر کوئی اور صورت ہے تو پیش کیجئے علاوہ ازیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود رأفت و رحمت نص فرمائی بھی سہی لیکن کیا فائدہ ہوا جبکہ خداوند تعالیٰ نے ان کو تمکین نہ دی اور اپنے واجب کو جو حق تعالیٰ اپنے ذمہ سے فرما رہا تھا تو جو امور دینی و دنیوی اس کے ساتھ وابستہ تھے وہ کیونکر حاصل ہوتے اور نیز نص سے کیا فائدہ ہوا جبکہ امام نے غائب ہو کر باوجودیکہ تمام منافع دینی و دنیوی اس کے ساتھ وابستہ تھے سب کو خاک میں ملا دیا اور امامت کو عمداً اختلاف و تنازع و تشاجر میں ڈال دیا کیا کوئی شخص جس کو ذرا دین اسلام کا لحاظ ہوگا وہ ایسا کر سکتا ہے۔ علاوہ ان سب کے بات عجیب ہے کہ نزدیک اگر قطع تنازع نص ہی پر منحصر تھا تو یہ بھی بداہتہً غلط ہے کیونکہ جو تنازع و تشاجر شیعہ مذہب والوں میں [illegible] فرق شیعہ میں عموماً اور امامیہ میں خصوصاً واقع ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر [illegible] اللہ المؤمنین [illegible] زبان پر جاری ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر واقعی نص ہوتی تو یہ اختلاف و تنازع جو شیعوں کے ہیں اختلاف و تنازع سے بدرجہا بڑھ کر [illegible] واقع ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ باتیں تراشی ہوئی ہیں [illegible] بخوف تطویل اس اختلاف کو مفصل بیان نہیں کیا جو کہ صواعق و تحفہ و سیف مسلول وغیرہ میں بشرح و بسط مذکور ہے جس کا دل چاہے وہاں دیکھ لیوے۔

حضرت شاہ ولی اللہ اور خلیفہ رابع رضی اللہ عنہم

قولہ۔ اگرچہ اس عبارت پر بہت کچھ گفتگو ہو سکتی ہے مگر بخیال اختصار [illegible] اسی قدر گفتگو [illegible] ہے کہ [illegible] صحابہ کے خلفائے راشدین سے ہیں [illegible] خلافت بھی [illegible] ثابت [illegible] شاہ صاحب نے [illegible] سے محض [illegible] کا ذکر [illegible] کے بڑے معنی [illegible]

اقول [illegible]

ہیں سوائے کا بیان کرنا منظور یا اس سے ہے اگر ایسے مواقع میں خلافت رابعہ کا ذکر کیا جاوے تو جب کہ اس کو خلافت حقہ تسلیم کر لیا ہے تو ہماری تمسک و دلائل میں کچھ قصور واقع نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ مدعی ہیں تو وجوب ذکر کو کسی دلیل عقلی یا نقلی سے ثابت کیجئے وہمیات سے صرف استدلال میں کام نہیں چلتا اور نیز بیان کرنا اس امر کا مقصود تھا کہ ان خلافتوں میں اختلاف واقع ہوتا تو جو منفعت دینی و دنیوی کو یہ خلافتیں متضمن تھی مثل فتح روم و فارس وغیرہ ممالک اور شیوع اسلام کے وہ سب درہم برہم ہو جاتے کیونکہ یہ حصہ خاص خلافت اے ثلثہ ہی کا ہے اسی لئے وہ اس بیان کے لئے مخصوص ہیں تو انہیں کا ذکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں تم آپ کی روایات میں بہت زیادہ دیکھتے ہیں کہ صرف جناب امیر کا ذکر ہوتا ہے اور باقی ثلثہ کا نہیں ہوتا تو کیا اس سے استدلال ہو سکتا ہے کہ حضرات ثلثہ [illegible] سے بعض تھا قرآن شریف میں حق تعالیٰ نے بعض مواقع میں بعض انبیاء کا ذکر فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں فرمایا اسی طرح بعض انبیاء کا ذکر فرمایا اور بعض کا ذکر ترک فرمایا چنانچہ ارشاد ہے

مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ	بعض ان میں سے وہ ہیں کہ ہم نے تم سے بیان کردیا
مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ	اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ ان کا قصہ تم سے بیان نہیں کیا

حالانکہ وہ بھی انبیاء تھے اور نیز ترک کا ذکر کیا تو اس سے سب قاعدہ ٹوٹ گیا سمجھئے گا یہ حضرات بھی اس [illegible] ذکر کو دلیل بغض کی قرار دیتے ہیں اور بلا دلیل خلاف [illegible] تمسک کرتے ہیں

امامت کے متعلق سنی شیعہ نقطہ نظر کی تفصیل

قولہ [illegible] عبارت سے ثابت ہے کہ [illegible]

[illegible]

اقول جب کہ آپ [illegible]

اس کا ہر گز اصول دین میں سے ہونا ثابت نہیں ہوتا اگر آپ اس عبارت یا کسی عبارت سے امامت کا اصول میں سے ہونا ثابت فرماتے تو کلام خود تمام ہو۔ صرف یہ فرمانا کہ اس عبارت سے امامت کا جزو ثابت ہونا ثابت ہے اس پر دلیل ہے کہ آپ نے محل نزاع سے تجاہل فرمایا ہے

قولہ: اور یہی اس فصل و مقصد و مقدمہ میں مسطورہ ہے یہ عبارت مرقوم ہے۔ دلیل ثانی [illegible]

[illegible]

اس قدر ہے کہ خلیفہ کا منصوص علیہ ہونا واجب ہے اور یہ شاہ صاحب کی اس دلیل سے مجمل واضح ہے شاہ صاحب اس باب میں کلام کر شارع علیہ السلام نے خلفائے ثلاثہ کی صحت خلافت میں نص فرمائی یا بعنوان خلافت میں اللہ اور رسول کی صحت خلافت میں فضول معلوم ہوتی ہے

اشتراط نص کی پانچویں دلیل کا ابطال

قولہ: یہ دلیل بھی جو بیان ہے مجیب نے ازالۃ الخفا سے نقل کی ہے ان کے مدعا [illegible]

[illegible]

خلفائے ثلاثہ کے معاملہ میں شاہ عبدالعزیزؒ کی عبارت سے مغالطہ انگیزی کی شرمناک مثال اور اس کا جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ورثہ میں [illegible] حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

کو پتا تو درکنار [illegible] کہ حضرت کے [illegible] نفس و [illegible]

مورد اجتہاد کی تحقیق پر واضح دلائل [illegible] پیش [illegible] فاضل مجیب نے [illegible]

[illegible]

ہوں گے اگر قطعی یا غیر قطعی سے مرکب قیاس بنائیں ہو سکتا ہے مصور نہیں کرتی استقرار کی
نے آپ کو کیا فائدہ دیا اور بیزوں خیال اگر قیاس بالاولویت ثابت بھی ہو تو آپ کو کیا مفید ہے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی ساتویں دلیل کا ابطال

[illegible]

پر محمول ہے جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے الا یہ کہ اس نص پر حمل کیجئے گا جو ہمارے خالص
محبوب کا مقصود بالاثبات ہے اگر بفرض محال وہ نص مراد ہو جس کے اثبات کے محبوب درپے
ہیں تو مانع کو گنجائش ہے کہ وہ اس استدلال کو منع کرے اور وہ یہ کہے کہ محتمل ہے کہ وہ نص
مراد ہو کہ جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور قاعدہ ہے اذا جاء الاحتمال بطل
[illegible]

[illegible]

[illegible] کی تحریر دلیل کا ابطال

[illegible]

لیکن فی الحقیقت اگر آپ نظر غور سے ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو واضح معلوم ہو جائے گا کہ یہ دلیل آپ کے خرمن مطالب کے لئے صاعقۂ آتش بار ہے کہ جس نے اصول مطالب کا بیخ و بن سے استیصال کر دیا قطع نظر مناقشہ و استدلالات سابقہ کے جو یہاں بھی نظر آتی ہیں۔ اس اجمال کی شرح ذرا گوش منصف و ہوش سے سنیئے واضح ہو کہ خلاصہ مطالب کی دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ شانہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے دین اسلام کا جمیع ادیان پر غالب کرنا مقصود تھا چنانچہ لیظہرہ علی الدین کلہ ارشاد ہوا اور نیز وعدہ تھا کہ دین اسلام کو تمکین کامل دیں گے اور خوف کو زائل کر دیں گے اور اس کی جگہ امن تام عطا فرمائیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی اور یہ امور حجاب قوۃ سے منصہ فعلیت پر جلوہ گر نہ ہوئے کیونکہ خود دو سلطنتیں عظیم پہلو بہ پہلو تھے وہ اس وقت تک اسی قوت و شوکت پر تھے کہ جن کو ہر طرح غلبہ تھا اور ان سے مامون ہونا عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے تھے تو لامحالہ ایسے شخص کی ضرورت ہوئی جو نبی کے قائم مقام ہو اور اس کا فعل بمنزلہ فعل رسول ہو اور مرد خداوند تعالیٰ کے ظہور کا باعث بنے ہو دو سلطنتیں زوال ہوں مرتدین نے جو اس وقت سر اٹھایا تھا ان کی سرکوبی فرمادے اور نائرۂ فتن مطاعین کو آب تدبیر حسنہ سے فرو کرے اور جس قدر امور داخلی و خارجی پریشانت ہو اس کو منتظم فرمادے اور ایسے شخص کا دریافت ہونا عقول عامہ سے خارج ہے تو اس لئے ضرور ہے کہ ایسے مرد ذی وجود کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب سے تعلیق فرما کر متعین فرمادے کہ جس کے ہاتھ پر یہ صورت سرانجام ہوں اب ہم اس کے بعد اس دلیل کے مطالب کو آپ کے مد کے حالات سے مطابقت کر کے دیکھتے ہیں تو مثل روز روشن صاف اور واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے ہاتھوں سے روم فتح ہوا نہ فارس فتح ہوا اور مرتدین کی بیخ کنی ہوئی نہ اسلام غالب نہ شین ہوا نہ دین کو تمکین ہوئی نہ خوف زائل ہوا نہ امن حاصل ہوا بلکہ برخلاف اس کے ہمیشہ مخافت و تخوف و بے امنی رہی بلکہ دین ہمیشہ مغلوب رہا کہ وہ منافقین کے ہاتھ سے ہمیشہ جھوٹ بولتے رہے اور غلط مسائل امت کو تبلاتے رہے نقل متعہ تک یہ سو برس گذر گئے دین کی حرف اور غلط امت میں مروج رہا کبھی اس کو ضمیمہ لاتقل حضرت کے ساتھ کیا کچھ سلوک ہوتے اور پھر اس کا چارہ نہ ہو سکا بلکہ سنت خلافت حقہ جیسے ہوں ان سے چھڑا کر کے ایک ایسے غیر مستحق کو عطا فرمایا کہ جس سے کیا کچھ دین و اسلام میں فتن چھیڑے کہ جن کی نظیر شاید عالم میں نہ ہو جو کیا ہے تو شخص ایسا غیب سے الزام حالات کے لئے متعین ہوتی ہیں اور ایسے ہی حضرت معاویہ جیسے

آپ کے جو اخلاط دولت دین کے جارحہ ہوتی سبب غلبہ دین کے ہو سکتے ہیں سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ ہم کہاں تک عرض کریں در خانہ اگر کس است یک حرف بس است پس اگر بفرض محال اس دلیل سے وجوب نص مدعا ثابت ہو جاوے تو اس کا مصداق کون سے ائمہ کو قرار دیجئے گا اور ثبوت اشتراط نص محال ہے وجوہات گذشتہ سے یہ امر بخوبی واضح ہو چکا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قولہ۔ اگرچہ کسی قدر طول ہو گیا مگر شاہ صاحب کا ایک دقیقہ اور سن لیجئے پھر افضلیت کے دلائل گوش توجہ سے اصغا فرمیئے انصاف کرنا آپ کا کام ہے عبارت مسطورہ کے متصل ہی فرماتے ہیں وازینجا دقیقہ دیست اگر فہم کنی اکثر معضلات آسان شود سنۃ اللہ جاری است بر آن کہ چون اکثر خلق بشدۃ در مانند مدبر السموات والارض السابع بالتقریب می فرستد تا اصلاح حال آن تدبیر و دفع شدت صورت گیرد و بعثت رسل و نصب مجددین بر ہر مائۃ و چیزہائے لبسید منشعب بر ہمین اصل است سری کہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در وقت غلبہ کفر در آفاق تقاضا کردہ است کما جاء فی الحدیث ان اللہ نظر الی اہل الارض فمقتہم عربہم وعجمہم الا بقایا من اہل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک ... بعد بعثت پس ہر چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از عالم ادنی بعالم اعلی انتقال فرمود و ہنوز ظہور دین حق چنانچہ شرط است نشدہ و اسباب اختلال دین حق بہم رسید و بار دیگر مترقع از روئے خود کشاد و تعیین خلیفہ تو تعلیق نمود تا آنکہ مراد حق تمام شدہ موعود و منجز گشت و چنانچہ معرفت شخص کہ محل اعباء نبوت میشود از طور بشر خارج است و لہذا جاہلان گفتند لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم ہمچنان معرفت شخصی کہ اعباء خلافت حمل نماید و آن مراد حق بکمال رساند مقدور بشر نیست این ہم تدبیر غیب است کہ از پس پردہ کار میکند و لہذا جاست کہ پیغامبر آن شخص معین ارشاد فرماید انتہی بقدر الحاجۃ یہ کلام بلاغت نظام اہل حق کے مطلب کو نہایت ہی صراحت سے ثابت کرتا ہے اور مطلب حق کو حد نہایت کی منزل پر پہنچاتا ہے کیونکہ اس سے بہ بعد وحی یزدانی و ارشاد رسول ربانی خلیفہ کا منصوص علیہ ہونا ہر ادنی و اعلی پر بالوجوب ثابت ہے اور یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ انسان کا مقدور نہیں کہ شخص اعباء خلافت در وقت مسند امامت کو پہچان سکے

اشتراط نص کی نویں دلیل کا ابطال

اقول: اس کلام بلاغت نظام کی نسبت جس قدر تعریف و توصیف درمدح و ثنا فرمائی بجا و درست ہے وہ اسی کے قابل ہے لیکن میں اس تعریف کی نسبت وہ ... گیا ہوں جو جناب امیر رضی اللہ عنہ نے کسی موقع پر فرمایا تھا کلمۃ حق اریدبہا الباطل گرچہ دلائل سابقہ کے جوابات میں آپ کے ... کا کوئی احتمال ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی اس قدر گذارش ضرور ہے کہ جو آپ فرماتے ہیں کہ ... [illegible] ... کا منصوص علیہ ہونا الوجوب ثابت ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ وجوب سے مراد حسب قاعدہ وجوب علی اللہ ہے اور اس دلیل سے وجوب علی اللہ کا عدم ثبوت ... [illegible] ... سے بھی زیادہ واضح ہے جو وجوب علی اللہ کا ابطال جا بجا قرآن مجید اور احادیث ... [illegible] ... اور قول ... سے ثابت ہے ... [illegible] ... مستلزم ... سے تو ... کی علت غائی ... [illegible] ...

[illegible]

استخلاف سے اس کے بعض پر پوری ہوں اور کفار و فجار و فساق و اشرار کا مرتبہ پامال و برباد ہو جائے تو مسلم فی الواقع ایسے شخص کی پہچان متعذر و دشوار نہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ آپ کو کچھ مفید نہیں اور اگر مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کی پہچان متعذر و دشوار نہیں ہے جو بوجہ خلافت اٹھانے کے بلا کفار و فجار کے جیش پر پامال و برباد ہو ... ہے بلکہ اس کی مسامحت و مداہنت و ضعف اور بعض کے سبب دین اسلام تباہ و برباد ہو اور باوجود قدرت کے کسی امر کی اصلاح اس سے نہ ہو سکے: فرض کرو ایسا شخص ہو کہ جس کی نسبت نص اور لیاقت خلافت میں تردد ہو ... معلوم نہ ہو کہ انجام امور خلافت اس سے ہو سکے گا یا نہ ہو سکے گا تو یہ غیر مسلم ہے اور ایسا غلط ہے کہ محتاج دلیل نہیں پھر باوجود ... کی تصریحات کے دیکھنے کے جو ... کے حالات کے متعلق ... فرمانا کہ ان کی پہچان متعذر و دشوار نہیں ... [illegible]

[illegible]

فقط عصمت کے ہونے نہ ہونے میں ہے ورنہ مطلب ایک ہے۔

عصمت ائمہ کے شیعی تخیل سے خاندان ولی اللہی کا کوئی تعلق نہیں

قول: اول تو یہ ہی غلط کہ بجز عصمت کے آپ کی تقریر میں اور حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریر میں درباب نص کچھ فرق نہیں کیونکہ اولاً آپ اس کے وجوب علی اللہ کے قائل ہیں اور حضرت شاہ صاحبؒ اس کے قائل نہیں اور نہ کوئی عاقل مومن اس کا قائل ہو سکتا ہے اور ثانیاً آپ ایک نص کے فرد خاص کے مثبت ہیں جس کا اثبات نہ عقل سے ہو سکتا ہے نہ نقل سے اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے ہرگز اس کا اثبات نہیں ہوتا۔ معہذا یہ فرق جو عصمت کے ہونے نہ ہونے کا ہے کہ جو فرق عینیہ و ظلمہ کے فرق سے بھی زیادہ ہے کیا آپ کے نزدیک کچھ فرق نہیں ہے۔ اس کے اوپر تو دلیل کی صحت و غلط ہونے کا مدار ہے چونکہ عصمت خود باطل ہے چنانچہ گذر چکا اس لئے جو اس پر مبنی ہے وہ بھی از قبیل بناء فاسد علی الفاسد اور باطل ہے اور حضرت شاہ صاحب کی دلیل ایک ایسے امر حق پر مشتمل ہے جس میں مخالفین کو بھی چوں کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ پس اس فرق کو کچھ فرق نہ سمجھنا اور اس دلیل و بعینہ اپنی دلیل سمجھنا اور یہ کہنا کہ ورنہ مطلب ایک ہے ہمارے مجیب صاحب جیسے عدیم الانصاف کے سوا کسی دوسرے عاقل کا کام نہیں۔

قول: مگر حضرات اہل سنت ہماری تقریر پر فقط عصمت کے سبب پسند نہ فرماویں اور اس سے گھبرائیں اور انکار کے لئے آمادہ ہوں تو حضرت شاہ صاحب کی یہ عبارتیں جو اوپر مذکور ہوئیں پیش نظر رکھیں اور ہمارے لفظوں کا خیال نہ فرما کر منازع لفظی نہ فرماویں بلکہ مطلب کے ہی وجہ نظر کرکے اس کو تسلیم کریں۔ اگر ہم حسب منقولہ ازالۃ الخفاء پر بسط سے گفتگو کرتے تو ایک کتاب ہو جاتی اور بہت طول ہوتا محض اسی خیال سے صرف اشارات ہی پر اکتفا کیا گیا حضرت مجیب صاحب بغور ان کو ملاحظہ فرمائیں۔ جس جس امر سے عصمت بھی بخوبی ثابت ہے بلکہ اگر بنظر دقیق سے دیکھا جائے تو عصمت ہی کے لئے ان امور کی ضرورت ہے جو شاہ صاحب نے بیان فرمائی ہیں مگر چونکہ خلفائے ثلاثہ میں عصمت مفقود ہے ان معانی کو دوسرے الفاظ سے بیان کیا ہے انصاف کے یہی معنی ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارات شیعہ سمجھ نہیں سکتے

اقول: بفضلہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارتیں اہلسنت کے پیش نظر ہیں اور وہ ان کے مطلب و مدعا سے بخوبی واقف و آگاہ ہیں اور کسی قدر آپ بھی سمجھتے ہیں چنانچہ آپ ہی فرما چکے اگرچہ آپ جانتے ہیں کہ ان صحیح کلموں اور عمدہ عبارتوں سے حضرت شاہ صاحبؒ کا کیا مطلب ہے لیکن آپ کیا کریں اپنے انصاف کے ہاتھ سے لاچار ہیں اگر ان عبارتوں کو اپنے مدعا کی طرف نہ کھینچیں تو اور کیا کریں۔ کتاب و سنت سے تو دلائل کا میسر ہونا معلوم تو اب ایسی مجبوری کی حالت میں اپنا دل یوں ہی خوش کرلیں پھر اس کا نام جواب رکھ چھوڑا ہے اور اس پر یہ جوش و خروش ان شاید عوام کالانعام تو دھوکا کھا جائیں گے اور کہہ دیں گے کہ جناب میر صاحب نے دلائل نص تحریر فرمائے ورنہ اہل علم و انصاف ایسے جواب سے سکوت بہتر سمجھتے ہیں۔ جب نص کا یہ حال ہے جو موقوف ان دلائل کا ہے تو واقعات مرحال ثبوت عصمت کہیں کی طرف اشارہ ہی اشارہ ہے اور تمیز عصمت جب کہ ان دلائل سے ہی ثابت نہ ہو سکی جن پر کیا کیا کچھ ناز و افتخار تھا تو ان دلائل سے آپ کیا ثابت کرسکیں گے مشتے نمونہ از خروارے و قطرہ از دریا کے کار حضرت کے اشارات ہی سے بعد گفتگو کا حال معلوم ہوگیا اور بخوبی ہیچ مہیچ اندازہ کرلیا گیا فی الحقیقت آپ نے دانشمندی کو کام فرمایا کہ کلام میں بسط نہیں کیا اور اشارات ہی پر اکتفا فرمایا۔ کہ بندہ نے بھی جواب اس کے بعض اشارات پر ہی اکتفا کیا اور مجملاً و مختصراً آپ کی غلطیوں پر متنبہ کر دیا اگر جناب بسط و تفصیل کی طرف متوجہ ہوتے تو اسی سے آپ بھی اندازہ فرمالیجئے کہ بندہ بھی جواب اس کے کیا کیا کچھ آپ کے مستدلات کے ساتھ سلوک کرتا اور آپ کے ذخیرہ دلائل پر کیسے مواقع اعتراضات وارد ہوتے باقی رہا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم میں عصمت کا مفقود ہونا سو یہ اہل سنت کے نزدیک کچھ خلفاء ثلاثہ کے ہی ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اہل بیت و صحابہ بلکہ سوائے انبیاء تمام افراد انسانی اس میں شامل ہیں لیکن اگر خدانخواستہ اہل سنت بھی معاذ اللہ خلاف کتاب و سنت مثل حضرات شیعہ کے خلفاء کے لئے مدعی عصمت ہوتے اور ان کی عصمت کے لئے ایسے ہی دلائل جیسے حضرات شیعہ ائمہ کے لئے پیش کرتے ہیں پیش کرتے تو آپ کے دلائل سے کچھ زیادہ ہی مضبوط ہوتے مگر اہل سنت کا دعا و عقیدہ تو کتاب و سنت سے جو اس سے ثابت نہ ہو وہ معتبر نہیں بخلاف حضرات شیعہ کے کہ باوجود کہ عصمت کتاب و سنت یا کسی دلیل قطعی سے ثابت نہیں پھر اس کے اپنے معتقد ہیں کہ

احوال دین میں سے کچھ رکھا ہے اور اسی پر کیا منحصر ہے بہت مسائل فروعی و اعتقادی میں یہی
میں یہی حال ہے کہ کتاب اللہ کے معانی کو پھیر پھیر کر اسی طرف کھینچتے ہیں اور سینہ کھینچے تاویلات
بعیدہ رکیکہ کرتے ہیں اور کسی کی نہیں سنتے ہیں واقعی انصاف [illegible] یہی معنی اہل سنت
کو حاشا [illegible] کہاں نصیب ہو سکتا ہے

بحث افضلیت

[illegible] باب میں بحث [illegible] اور افضلیت کی [illegible] اس کے دلائل
[illegible] نقل و عقل سے ثابت ہے [illegible]
[illegible] ریاست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اثنا عشریہ افضلیت کی پہلی دلیل کا بطلان

[illegible]

[illegible]

[illegible] داخل مجیب نے یہ فرمایا افضلیت کے یہ معنی ہیں کہ کل امت سے جس کا درجہ
[illegible] افضل ہو اس جگہ مراد افضلیت کا [illegible]
[illegible] اس دلیل کے ضمن میں [illegible] جو شخص [illegible] و عقل
و افضل ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] موجود [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ آپ ان کے موافق ہیں یا مخالف۔ مسئلہ اگر افضلیت کا مدار اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ پر ہو تو لازم آوے گا کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ سے افضل ہوں کیونکہ جب ہم تفاسیر شیعہ سے حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے حالات دریافت کرتے ہیں تو آپ کے اخلاق کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں بجائے اخلاق حمیدہ کے معاذ اللہ اخلاق ناپسندیدہ تھے۔ تفسیر صافی سورہ کہف میں جو معاملہ حضرت موسیٰ کا اپنے استاد حضرت خضرؑ کے ساتھ واقع ہوا تفصیل دیا ہے۔

القمی عن الباقر لما اخبر رسول اللہ قریش بخبر اصحاب الکہف قالوا اخبرنا عن العالم الذی امر اللہ موسیٰ ان یتبعہ وما قصتہ فانزل اللہ عزوجل واذ قال موسیٰ لفتٰہ قال وکان سبب ذلک انہ لما کلم اللہ موسیٰ تکلیما وانزل علیہ الالواح وفیہا کما قال وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ وتفصیلا لکل شیء رجع موسیٰ الی بنی اسرائیل فصعد المنبر فاخبرہم ان اللہ قد انزل علیہ التوراۃ وکلمہ قال فی نفسہ ما خلق اللہ خلقا اعلم منی فاوحی اللہ الی جبرئیل ان ادرک موسیٰ فقد ھلک واعلمہ ان عند ملتقی البحرین عند الصخرۃ رجلا اعلم منک فصر الیہ وتعلم من علمہ فنزل جبرئیل علی موسیٰ واخبرہ فذل موسیٰ فی نفسہ وعلم انہ اخطأ ودخلہ الرعب وقال لوصیہ یوشع ان اللہ قد امرنی ان اتبع رجلا عند ملتقی البحرین واتعلم منہ فتزود یوشع حوتا مملوحا وخرجا۔

قمی نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے قریش کو اصحاب کہف کا قصہ سنایا تو قریش نے کہا ہم کو اس عالم کا قصہ سناؤ جس کی تابعداری کا حکم خدا نے موسیٰ کو دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جب موسیٰ نے اپنے جوان کو کہا اس کا سبب یہ ہوا کہ جب اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا اور تختیاں نازل کیں اور ان میں جیسا ارشاد ہوا ہر شے سے نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف لوٹے اور منبر پر چڑھے ان کو خبر دی کہ خدا نے مجھ پر توریت نازل کی اور کلام کیا تو دل میں کہا کہ خدا نے کوئی مخلوق مجھ سے زیادہ عالم نہیں پیدا کی تب خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ موسیٰ کی خبر لو وہ ہلاک ہوا چاہتا ہے اور ان کو خبر دو کہ مجمع البحرین پر پتھر کے پاس ایک شخص ہے جو تم سے زیادہ عالم ہے اس کے پاس جاؤ اور اس سے علم سیکھو جبرئیل موسیٰ کے پاس آئے اور خبر دی تو موسیٰ دل میں شرمندہ ہوئے اور سمجھے کہ مجھ سے خطا ہوئی اور ڈر گئے اور اپنے وصی یوشع سے کہا کہ مجھ کو ایک شخص کی پیروی کا حکم ہوا ہے جو مجمع البحرین کے قریب ہے تو یوشع نے ایک نمکین مچھلی توشہ لی اور دونوں نکلے

اگرچہ اس روایت میں بہت سے فوائد مخفی ہیں لیکن بخیال تطویل ہم ناظرین پر صرف بیان مقصود پر اکتفا کیا جاتا ہے وہ یہ کہ بقول خدا تعالیٰ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اعلم تھے اور بحکم خداوندی حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم اور ان کی اتباع کے مامور ہوئے اور بارشاد خداوند تعالیٰ بقصد حاشیہ برداری تلمذ و استرشاد اپنے استاد کی تلاش میں اپنے وصی کو لے کر بیابان نورد و دشت غربت ہوئے اور بعد ملاقات کے کیسے کس عہد و پیمان سے ہمراہ ہوئے کہ میں کسی معاملہ میں چون و چرا نہ کروں گا۔ چنانچہ بصراحت کلام نص قرآنی میں مذکور ہے اس کے بعد کا قصہ یعنی غلام کے قتل پر حضرت موسیٰ کو کیسا کچھ جوش آیا اور اپنے عہد و پیمان کو یک لخت توڑ ڈالا اور اپنے استاد کی کیسی بے حرمتی فرمائی۔

فی العلل عن الصادق فغضب موسیٰ ومد ثم جلبہ وقال قتلت نفسا زکیۃ الخضر ان العقول لا تحکم علی امر اللہ بل امر اللہ یحکم علیہا فسلموا حتی واصبر علیہا لقد کنت علمت انک لن تستطیع معی صبرا۔

علل میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ موسیٰ غصہ ہوئے اور خضر کا گریبان پکڑ لیا اور کہا تو نے ایک بے گناہ کو مار ڈالا حضرت نے کہا عقلیں خدا کے امر پر حکم نہیں کرتیں بلکہ خدا کا امر عقلوں پر حاکم ہے پس جو کچھ تم دیکھتے ہو اس کو تسلیم کرو اور اس پر صبر کرو میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے

اس سے یہ بھی یاد رکھیے کہ عقلوں پر امر خدا حاکم ہے نہ بالعکس جیسا کہ حضرات شیعہ معتقد ہیں اور اس کے کچھ آگے مذکور ہے القمی عن الصادق فی تتمۃ الحدیث السابق فسمعا فلما جاوزا ... ساحل البحر ... مرت سفینۃ وھی ترید لتعبر فقال ارباب السفینۃ نحملہم ... لنعرف انہم قوم صالحون فحملوہم فلما جنحت السفینۃ فی البحر قام الخضر الی جوانب السفینۃ فکسرھا وحشاھا بالخرق والطین فغضب موسیٰ غضبا شدیدا وقال للخضر اخرقتہا لتغرق اہلہا لقد جئت شیئا امرا فقال لہ الخضر الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنی من امری عسرا فخرجا من السفینۃ فنظر الخضر الی غلام یلعب بین الصبیان حسن الوجہ کانہ قطعۃ قمر وفی اذنیہ درتان فتناولہ الخضر فقتلہ فوثب موسیٰ علی الخضر وجلد بہ الارض فقال اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا فقال الخضر الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا ... اس سے ... آگے بڑھ

ہاں زیادتی استحقاق ثواب پر ہے اور خیر مدرک بالعقل چنانچہ بیان تعریف فضیلت میں ہم اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں اب بعد اس کے گذارش ہے کہ افضل ہونے کی قید بھی ایسی [illegible] جسے قطع نظر اس سے عقلاً افضلیت کا جاننا اس پر موقوف ہے کہ حروب و وقائع وغیرہ معاملات میں اس سے تدابیر حسنہ ظاہر ہوں اور مثمر نتائج محمودہ کو ہوں اور اپنے ناخن تدابیر سے پیچیدہ معاملات کی گل جھڑیوں کو علاوہ طور پر سلجھا دے اور جب امر کے تاریخی حالات کو دیکھا جاتا ہے تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ افضل تھے اور نہیں تو قصہ خیبر کو ہی ملاحظہ فرما لیجئے یا خلع اپنے خلیفہ ثانی کو ہی دیکھ لیجئے غرض کہ ایام خلافت میں جس قدر معاملات پیش آئے ان میں سے کوئی بھی تھا اور کوئی بھی [illegible] ہو اور خلافت سے جو غرض حق تعالیٰ کی تھی کہ ترویج شریعت الہیہ و مصالح [illegible] احکام شرعیہ پھیلیں کچھ بھی حاصل ہوئی [illegible] حاصل ہوئی تو آپ کے وقت [illegible] معدوم ہی ہو گیا [illegible] حقیقت کی ضرورت تو اس وقت ہے جب کہ معصوم نہ ہوں اور جب معصوم ہوں اور سہو اور عمداً خطاء صادر ہونا ان سے محال ہو تو پھر یہ قید محض خوشامد [illegible] بھی غلط ہے [illegible] ہے کہ جب امامت تالی نبوت ہے تو [illegible] ہوگی نبوت کو جب نظر تامل سے دیکھا جاتا ہے تو اوصاف معدود ہوتا ہے کہ [illegible] محض عطا و عنایت خداوند تعالیٰ شامل ہے حق تعالیٰ اپنے عباد میں سے جس کو چاہے برگزیدہ فرما دے کسی کو کچھ زور خداوند تعالیٰ پر نہیں اور نہ کچھ اعتراض لایسئل عما یفعل اس کی شان ہے اور یہ بات [illegible] اہل زمان [illegible] نبوت کے واسطے برگزیدہ ہونا ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوئے اور [illegible] تعبیر نہیں [illegible] صد ہا علماء و احبار دین موسوی و عیسوی کے موجود تھے جن کو کتب سماوی [illegible] شریعت [illegible] جسمانی قوت [illegible] تھے [illegible] سلام کو ہی ملا ہوا [illegible] حق تعالیٰ [illegible] [illegible] اور اس کے قلب کو گنجینہ علوم و معارف فرما دے [illegible] امامت کا حال ہونا چاہئے کہ جو [illegible] ہو [illegible] پیدا [illegible] ہے اور قبل از امامت اس کا [illegible] کو امامت [illegible] نہ امامت [illegible] لیکن جیسے [illegible] کے [illegible]

کیا یہی ہونا تھا ہے اور آپ کو اس بحث میں حضرت موسیٰ و خضر کا قصہ یاد ہو گا باوجود کہ خضر عالم تھے تو بھی حضرت موسیٰ ان سے افضل تھے۔ باقی رہا یہ کہ خلافت فاضل سے لے کر مفضول کو دینا عقلاً نہایت قبیح ہے اس میں یہ تو فرمائیے کہ فاضل سے خلافت لینے کے کیا معنی ہیں لینا فرع استحقاق کی ہے اور جب استحقاق نہیں تو لینا کیونکر متحقق ہوگا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ فاضل کو چھوڑ کر مفضول کو خلافت دینا [illegible] صحیح ہے اگر اس کی نسبت کچھ بحث ہے کہ ہم اس کے قبیح کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ نص قرآنی سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے فاضل کو چھوڑ کر مفضول کو امامت [illegible] فضل اور [illegible] ان کو چھوڑ کر طالوت کو [illegible] سے ثابت ہو کہ فاضل کو چھوڑ کر مفضول کو سردار بنانے کا قبح محض آپ کی حکم عقلی سے ناشی ہے [illegible] حقیقت [illegible] قبح نہیں [illegible] بعید نہیں [illegible] امامت [illegible] نبوت [illegible] ہے اور عقلاً قبیح ہے کہ فاضل کو چھوڑ کر مفضول کو [illegible] اور اس سے زیادہ قبیح و شنیع یہ ہے کہ طاعت اس شخص سے [illegible] بجا لانا سوئی دوسرے ایسے ہو سے [illegible] آپ [illegible] اطاعت [illegible] ہو [illegible] فرمایئے [illegible] کس کو معزول فرما [illegible] اشتراک کی بات [illegible] کی [illegible] منتظر رہیں گے

قولہ۔ [illegible] معصوم کی خلافت سے عدول پر تقیہ [illegible] کرتی ہے [illegible] معصوم [illegible] کے ہوتے [illegible] معصوم کا [illegible] توضیح کے لئے [illegible] کرتے [illegible] کے [illegible] وضع [illegible] بعض [illegible] ملائکہ [illegible]

[illegible]

شتر وانسیت کی دوسری دلیل کا بیان

[illegible]

[illegible]

زیاد کا مختصر تاریخی بیان

[illegible]

اشارہ کرکے کہا کہ اس سے ڈرتا ہوں کہ میرے جن پر میری کمال بھی جلا دے گا چونکہ اس کے باپ
کا تعین نہیں اس لئے اس کو زیاد ابن سمیہ اور زیاد بن ابی سفیان اور زیاد بن ابیہ کہتے ہیں جناب
امیرؑ نے اپنے زمانہ امارت میں اس کو فارس کا حاکم مقرر فرمایا بعد اس کے حضرت کو معلوم ہوا کہ امیر
معاویہ اس کو تحریص و ترغیب دے رہا ہے اور اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے تو آپ نے زیاد کو خط لکھا
جو نہج البلاغۃ میں مروی ہے اس خط کو پڑھ کر فخر کیا کہ حضرت نے بھی ابو سفیان کے دعوے
کے صدق کی شہادت دی "قد شہد بہا و رب الکعبہ" انجام یہ ہوا کہ حضرت امیر المومنین
کو چھوڑ کر امیر معاویہ سے جا ملا اور اس کا جو کچھ نتیجہ نکلا وہ سب کو معلوم ہے پس کیا ایسے شخص کو جس
پر ولد الزنا ہونے کا ظن غالب تھا آپ نے فارس پر حاکم مقرر فرمایا حالانکہ ولد الزنا نجس العین ہے
اور اس کا جھوٹا تک نجس ہے من لا یحضرہ میں ہے۔

ولا یجوز الوضوء بسور الیهودی والنصرانی و ولد الزنا والمشرک۔	یہودی نصرانی ولد الزنا مشرک کے جھوٹے پانی سے وضو جائز نہیں ہے

اور ہرگز ولد الزنا مومن نہیں ہوتا ابن بابویہ قمی نے خصال میں روایت کی ہے

عن ابی عبد اللہ لا یدخل الجنۃ ...	امام ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایمان کی شیرینی
[illegible]	سندی اور خوزی اور زنگی اور کردی اور بربری
[illegible]	اور نطفۂ زنا کے دل میں داخل نہیں ہوتی اور ...
... ولا من خلقتہ امہ من الزنا	کے دل میں۔

شریح بن حارث کو جو خلفاء کے زمانہ سے قاضی تھا اپنا قاضی مقرر فرمایا ان حالات سے
دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے تعین میں افضلیت کو ملحوظ خاطر نہیں فرمایا پس اس
سے عدم اشتراط افضلیت امام بھی ثابت ہوا خاصا الحرا رازی کی دلیل کو جو تفضیل
انبیاء میں بیان کی ہے اپنا مستقل قرار دینا غلط ہے اور اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق
ہے کیونکہ امام کی دلیل کے بہ نسبت ان کا امر سجود پر سے جو نہایت واضح ہے اور نیز سجود بھی
اس طرح کہ بالاستقلال حضرت آدم کو ہی تھا یہ نہیں تھا کہ سجود فی الحقیقت خدا تعالیٰ کو تھا اور
حضرت آدم محض واسطہ تھے اور دلیل مجیب کی دلیل میں نہایت واضح ہے کہ حضرت ملائکہ کی اطاعت
کے لئے مامور سے بشرطیکہ حکم موافق شرع ہو اور یہ اطاعت ہرگز نہایت واضح نہیں نہایت
واضح جب ہو کہ جب حضرت امام کو سجدہ کرنے کے لئے مامور ہوں پس یہ کہنا کہ سجدۂ تفضیلی

یا تو واضح کے لئے مامور ہے غلط ہے اور نہ تو واضح یا اطاعت بالاستقلال ہے بلکہ امام کی اطاعت
فی الحقیقت سے ہے کہ وہ واسطہ اطاعت خدا اور رسول ہے آپ خود فرما چکے ہیں کہ مقصود امامت
سے ترویج شرائع الٰہیہ و مصالح وغیرہ ہے اور اگر آپ کو دعویٰ ہو کہ امام کے لئے امت مامور بہ نہایت
تو واضح ہے اور امام بالاستقلال متبوع و مطاع ہے تو ثابت کیجئے اور دلیل دیجئے۔ ساد شاہ اس
دلیل کا ذکر کرنا اور اس کا جواب جو امام رازی نے ان لوگوں کی طرف سے دیا ہے جو ملائکہ کی تفضیل
کے قائل ہیں ذکر نہ کرنا کس قدر ناانصافی ہے لہٰذا ہم اس جواب کو نقل کرتے ہیں اور جواب
مستدل کو اس پر ختم کرتے ہیں

اجاب القائلون بتفضیل الملائکۃ عن الحجۃ	جو لوگ فرشتوں کی تفضیل کے قائل ہیں وہ اس
الاولی فقالوا قد سبق بیان ان من الناس	دلیل کا جواب دیتے ہیں کہ پہلے ذکر ہو چکا کہ بعض لوگ
من قال الامر بالسجود ...	کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد ...
...	جو کہتے ہیں کہ ...
انہ عبارۃ عن وضع الجبہۃ علی الارض لکنہ	...
کان السجود ...	...
علی ...	...
...	شریف کے حق میں جائز نہیں ...
... الشریف	...
...	...
...	...
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

تفسیر بیضاوی سے مخالف انگریزی کی شرمناک مثال اور اس کا جواب

[illegible]

اشتعال ضدیت کی تیسری دلیل کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] افضلیت کی چوتھی دلیل کا رد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشتراکِ افضلیت کی پانچویں دلیل کا جواب

اقول [illegible]

[illegible]

بحث تفضیل

خواجہ محمد پارسا کی فصل الخطاب میں انساب سمعانی سے ابوجعفر قمی شیعی کے ساتھ امام بخاری کے استشہاد کے باب میں

[illegible]

توثیق مجمل بالکل ملغی اور نقش بر آب بالعکس سراب ہے کیونکہ یہ توثیق نہیں بلکہ حکایت محض اور توثیق ہے مگر حکایت [illegible] ہے کیونکہ خود بخاری صاحب [illegible] سے حکایت کرتے ہیں اور صاحب انتساب بخاری سے [illegible] ہے تو صحت حکایت محکی عنہ کی موافقت پر موقوف ہے اگر حکایت محکی عنہ کے خلاف ہے تو حکایت صحیح اور قابل اعتبار ہوگی اور اگر محکی عنہ کے مطابق نہیں ہے تو ہرگز قابل [illegible] اور [illegible] حکایت مردود محکی عنہ کے مطابق نہیں بخاری کے استشہاد کا حال [illegible] ہوتی جگہ سے دوسری حکایت انساب کی نسبت منقول ہے [illegible] صاحب احوال و قائع حکایت کرنا اگرچہ [illegible] صحیح ہوا [illegible] مرویات کریں گے باستثنا کسی [illegible] کیونکہ [illegible] دعوی کیلئے [illegible] صاحب [illegible] سے معصوم ہیں [illegible] الیہ [illegible] اصل [illegible] کتاب [illegible] عبارت [illegible] ہے

استشهد به البخاري في كتابه في	بخاری نے [illegible] کتاب [illegible]
[illegible]	[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] عبارت سے [illegible] شیوخ [illegible] مشہور [illegible] اصل [illegible] کہ شخص [illegible] قابل [illegible] حدیث سے [illegible] منقول [illegible]

[illegible] بوجوہ [illegible] اعتبار سے ساقط ہے علی الخصوص [illegible] تشیع میں موثق [illegible] کو [illegible] رفض سے تعبیر فرماتے ہیں [illegible] مستند اعتبار ہے اور وجہ [illegible] ہے کہ روایت کی صحت کا [illegible] پر ہے اور ان حضرت کے نزدیک تشیع [illegible] تعصب ہے [illegible] دین سے خارج [illegible] کے صدق و کذب کی حالت ایسی مشتبہ ہوگی [illegible] ثقہ [illegible] شخص کی نسبت [illegible] رفض [illegible] اعتبار سے ساقط [illegible] شخص [illegible] یقین [illegible] شخص اس جماعت کا سرگروہ [illegible] تشیع مصطلح [illegible] کا مقصود [illegible] استشہد به البخاری [illegible] صحاح [illegible] کثرت [illegible] [illegible] مشہور [illegible] بعض شروح [illegible] شخص [illegible] نقل [illegible] صحیح [illegible] سیاق و سباق [illegible] روایت کے نقل کے [illegible] بیان ہو چکا [illegible] روایت [illegible] ملاحظہ کرنے سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الوصیۃ بعدی اثنا عشر اولهم انت یا علی
وآخرهم المهدی الذی یفتح اللہ سبحانه
علی یدہ مشارق الارض ومغاربها وفی حدیث
ابی عبد اللہ جعفر الصادق رضی اللہ عنہ عن
آبائه عن علی رضی اللہ عنهم انه قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنا عشر من
اهل بیتی [illegible]
حکمتی وخلقهم من طینتی [illegible]
علیهم [illegible]
من سید الشهداء الحسین بن علی رضی اللہ عنهما
انه [illegible] اثنا عشر مهدیا [illegible]
[illegible] والمهدی
[illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور عالم [illegible] ان میں کا اول تو ہے
اور ان میں کا آخر مہدی ہے جس کے ہاتھ پر اللہ
تعالی مشارق ومغارب زمین کی فتح کرے گا امام جعفر
صادق کی حدیث میں [illegible] ان کے آباء کرام کے طرف
[illegible] مروی ہے کہ فرمایا [illegible]
علیہ وسلم نے میرے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے مروی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابی سعد عبد الملک بن محمد السمعانی
رحمه اللہ وبهذا خرج ابو جعفر العقیلی هذا
باسنادہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ
انه قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعته
یقول ان هذا الامر لن ینقضی حتی یمضی فیه اثنا
عشر خلیفۃ کلهم ثم قال کلمۃ خفیت له فیها
فقلت لابی ما قال فقال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلهم من قریش وفی روایۃ کلهم
یعمل بالهدی ودین الحق وفی روایۃ
[illegible] الی ان یجمع اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] وحدیث جابر بن سمرۃ
رضی اللہ عنهما اخرجه البخاری ومسلم
والترمذی وابو داود رحمهم اللہ وقد
اتفق علی [illegible] روایات هذا الحدیث و
[illegible] هذا [illegible]
عن علی رضی اللہ عنہ انه قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا ثم ابشروا ثم ابشروا
[illegible] مثل امتی مثل غیث لا
یدری اوله خیر ام آخرہ وکیف تهلک امۃ
انا اولها [illegible]
والمسیح عیسی بن مریم [illegible]
[illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

اسی طرح امام ابی سعد عبد الکریم بن محمد سمعانی کی کتاب [illegible]
میں ہے اور اسی ابو جعفر عقیلی نے اپنی اسناد سے جابر بن
سمرہ سے تخریج کی ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سنا آپ
فرماتے ہے یہ امر تمام نہ ہوگا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ
ہو جائیں گے اور سب کے سب قریش سے ہوں گے
اور ایک روایت میں ہے [illegible] سب کے سب
[illegible] حق پر عمل کریں گے اور ایک
روایت میں [illegible]
[illegible] تعالی اس امت کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الترمذي قدس الله تعالى روحه ونور
ضريحه في الوصل الرابع والعشرين والمائة
حدثنا الحسين بن عمر بن شقيق البصري
قال حدثنا سليمان بن طريف عن مكحول عن
ابي الدرداء رضي الله عنه انه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم خير امتي اولها واخرها
وفي وسطها الكدر حدثنا صالح بن عبد الله
قال حدثنا عيسى بن ميمون البصري عن بكر
بن عبد الله المزني عن ابن عمر رضي الله عنهما
انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
امتي مثل المطر لا يدرى اوله خير او اخره
اخبرنا صالح بن عباد الرحبي عن ثابت البناني
عن انس رضي الله عنه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمثله حدثنا الفضل بن محمد
حدثنا ابراهيم بن الوليد بن سلمة الدمشقي
قال ثنا عبد الملك بن عقبة الافريقي
ابو اسحق عن ابي يونس مولى ابي هريرة رضي
الله عنه عن عبد الرحمن بن سمرة قال
بعثني خالد بن الوليد بشيرا الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم مؤتة فلما دخلت
عليه قلت يا رسول الله فقال على رسلك
يا عبد الرحمن اخذ اللواء زيد بن حارثة
فقاتل زيد حتى قتل رحم الله زيدا ثم اخذ
اللواء جعفر فقاتل جعفر حتى قتل رحم الله
جعفرا ثم اخذ اللواء عبد الله فقاتل فقتل

روحہ اور قبر کو منور کرے ایک سو چوبیسویں اصل
میں ہے ابو درداء سے بسند مذکورہ روایت
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے میری بہتر امت
اول اور آخر اس کا ہے اور اس
کے درمیان میں گدورت ہے اور ابن
عمر سے بسند مذکورہ روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت کی شان مثل ابر
کے ہے کہ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا
اول بہتر ہے یا آخر اور واسطے انس
کے بسند مذکورہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل اس کے مروی
ہے اور عبد الرحمن بن سمرہ
سے بسند مذکورہ روایت ہے وہ
کہتے ہیں کہ مجھ کو جنگ موتہ کے روز
خالد بن ولید نے فتح کی
خوشخبری دینے کے
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں بھیجا جب میں حضور
کے پاس گیا یا رسول اللہ تو فرمایا ٹھہر جا
اے عبد الرحمن جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور لڑا
یہاں تک کہ مقتول ہوا اللہ تعالیٰ زید پر رحمت کرے
پھر جعفر نے جھنڈا لیا اور لڑا یہاں تک کہ مقتول ہوا اللہ
تعالیٰ جعفر پر رحمت کرے پھر عبد اللہ نے لیا اور لڑا

رحم الله عبد الله ثم اخذ اللواء خالد ففتح
الله لخالد فخالد سيف من سيوف الله فبكى
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم
حوله فقال ما يبكيكم فقالوا وما لنا لا نبكي و
قد قتل خيارنا واشرافنا واهل الفضل منا فقال
لا يحزنكم فانما مثل امتي مثل حديقة قام عليها
صاحبها فاجتث رواكبها وهيا مساكنها
وحلق سعفها فاطعمت عاما فوجا ثم عاما فوجا
ثم عاما فوجا فلعل اخرها طعما يكون اجودها
قنوانا واطولها شمراخا والذي بعثني
بالحق ليجدن ابن مريم في امتي خلفا من
حواريه حدثنا علي بن سعيد بن مسروق
الكندي قال حدثنا عيسى بن يونس عن صفوان
بن عمرو السكسكي عن عبد الرحمن بن جبير
بن نفير الحضرمي قال لما اشتد جزع اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم على من اصيب
مع زيد بن حارثة يوم مؤتة قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليدركن المسيح من هذه
الامة اقوام انهم مثلكم او خير منكم ثلاث
مرات ولن يخزي الله تعالى امة انا اولها
والمسيح اخرها قال ابو عبد الله رحمه الله
لن يخزي الله سبحانه على هذه الامة خصوصية
[illegible]
للناس وكذلك جعلت لهذه الامة وسطا لتكونوا
شهداء على الناس [illegible]

مقتول ہوا اللہ تعالیٰ عبد اللہ پر رحمت کرے پھر خالد نے
جھنڈا لیا پس اللہ نے خالد کو فتح دی اور خالد اللہ کی
تلواروں میں کی ایک تلوار ہے اس پر اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے لگے اور وہ آپ کے گرد تھے
آپ نے پوچھا کیوں روتے ہو عرض کیا ہم کیوں کر نہ روئیں
حالانکہ ہمارے بہتر اور اشرف اور بزرگی والے مقتول ہوئے
فرمایا مت روؤ کیونکہ میری امت کی شان مثل اس باغ
کے ہے کہ اس کا مالک اس کے لئے کھڑا ہوا اور اس کی کھجور
کے تنا میں سے دوسری کھجور نکلی ہوئی کو اکھاڑا اور اس
کے بیچ کی جگہ کو تیار کیا اور اس کی شاخوں کو بنوایا پس
اس نے ایک سال ایک جماعت کو پھل دیا پھر دوسرے
سال اور جماعت کو پھر تیسرے سال اور جماعت کو پس
شاید پچھلے پھل والا عمدہ خوشوں والا اور لمبے شاخوں والا
ہو قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے
ابن مریم میری امت میں سے حواریوں کا جانشین پائے گا
عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے مروی ہے جب کہ جنگ
موتہ کے دن ان پر جو زید بن حارثہ کے ساتھ شہید
ہوئے تھے اصحاب کا واویلا سخت ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا اس امت کے
بعض لوگ عیسیٰ بن مریم کو ملیں گے وہ تم جیسے یا تم سے
بہتر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا نہ کرے گا
جس کا اول میں اور آخر مسیح ہوگا۔ ابو عبد اللہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الموصوف بالعدل لا يميل إلى افراط
ولا إلى نقصان فالميزان لسانه في وسطه
وباستواء الطرفين والكفتين يستوي لسان
الميزان ويقوم الوزن فجعلت أوائل هذا الوصف
وأواخرها من يهدون بالحق وبه يعدلون
[illegible] وأخرها كفتي الميزان يستويان
وما بينهما من [illegible] كلسان
الميزان يستقيم ولا يميل [illegible]
الكفتين [illegible]
[illegible]
مال [illegible] الكفتين
[illegible] الوصف [illegible]
[illegible]
[illegible] في وسط الأمة [illegible]
في [illegible] استقامة اللسان [illegible]
[illegible]
الوصف [illegible] وقد جاء في الخبر [illegible]
[illegible]
[illegible] الله [illegible]
[illegible] وقد [illegible] أبو جعفر [illegible]
[illegible]

اعتدال پر ہونے کے ساتھ موصوف ہے وہی میزان
موصوف [illegible]
[illegible] بیچ میں [illegible] اور دونوں پلوں کی برابری سے
کانٹا بھی برابر ہو جاتا ہے اور وزن بھی برابر ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ انصاف کرتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

خلفه كما يرى من بين يديه وإذا وقع
على الأرض من بين أمه وقع على راحتيه
رافعًا صوته بالشهادتين ولا يحتلم
وينام عينه ولا ينام قلبه ويكون مختونًا
ويتوفى [illegible] عليه درع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ويكون عنده سلاح
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسيفه
ذو الفقار ويكون عنده صحيفة [illegible]
[illegible]

[illegible]

واستحالة [illegible] و لا [illegible] بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

خدیجه [illegible] الله [illegible]

[illegible]

مالهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غفر الله تعالى له ما تقدم من ذنبه وما تأخر و
عن الرضا رضي الله عنه من زارني في غربتي
كان معي في درجتي يوم القيامة مغفوراً له ومن
علي بن محمد بن الرضا رضي الله عنهم انه قال من
زار الرضا فاصابه في الطريق قطرة من السماء
حرم الله تعالى جسده على النار ومن
علي بن محمد الرضا رضي الله عنهم انه
قال من كانت له الى الله عز وجل حاجة فليزر
جد الرضا رضي الله عنه وهو على غسل
وليصل عند راسه ركعتين وليسأل الله تعالى
حاجته فانه يستجاب له ما لم يسأل في مأثم
او قطيعة رحم وان موضع قبره لبقعة من
بقاع الجنة لا يزورها مؤمن الا اعتقه الله
تعالى من النار واحله دار القرار ومن [illegible]
رضي الله عنه انه قال من زار [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وآله
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیدا ہوجائے گی من تمام مشائخ مروی ہے جو شخص میری
قبر کی زیارت کرے گا اس کے پہلے پچھلے گناہ خدا تعالیٰ
بخش دے گا امام رضا سے مروی ہے جو شخص میری غربت میں میری
زیارت کرے گا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں
رہے گا [illegible] علی بن محمد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے
جو شخص [illegible] کی زیارت کو جائے [illegible]
[illegible]
[illegible] علی بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] الملائكة ومهبط الوحي وخزان العلم
[illegible] الحلم ومعدن الرحمة واصول الكرم
[illegible] الامم وعناصر الابرار ودعائم الاخيار
[illegible] الايمان وامناء الرحمن وسلالة
النبيين وصفوة المرسلين صلى الله عليه
وسلم ورحمة الله وبركاته السلام على ائمة
الهدى ومصابيح الدجى واعلام التقى وذوي
النهى واولي الحجى ورحمة الله وبركاته السلام
على محال معرفة الله تعالى السلام على
مساكن ذكر الله تعالى ومساكن بركة الله تعالى
ومعادن حكمة الله تعالى وحفظة سر الله وحملة
كتاب الله عز وجل وورثة رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورحمة الله وبركاته السلام
على الدعاة الى الله عز وجل والادلاء على
مرضات الله عز وجل والمظهرين لامر
الله عز وجل ونهيه والمخلصين في توحيد
الله سبحانه ورحمة الله وبركاته اني مستشفع
الى الله تعالى بكم ومتوسل بكم [illegible]
ومسألتي وحاجتي واشهد الله سبحانه اني
مؤمن بسركم وعلانيتكم واني ابرأ الى الله عز
وجل من عدو آل محمد [illegible]
وصلى الله على محمد وآله الطاهرين
وسلم تسليما ومن [illegible] رضي الله عنه [illegible]
انه رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم انه قال يا رسول الله [illegible]

منزل کی جگہ اور علم کے خزانچی اور علم کے ختم
ہونے کی جگہ اور رحمت کی کان اور کرم کے اصل
اور امتوں کے سردار اور نیکوں کے عنصر اور
بہتروں کے ستون اور ایمان کے دروازے [illegible]
کی امانت [illegible] اور انبیاء کے خلاصہ اور رسولوں
کے برگزیدہ اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں
سلام ائمہ ہدیٰ پر اور اندھیروں کے چراغ اور
تقوے کے جھنڈے عقل و دانش والے اور اللہ
کی رحمت اور برکات ہوں اللہ تعالیٰ کی معرفت
کے محل پر سلام اللہ تعالیٰ کے ذکر اور برکت
کے مساکن پر سلام اور اللہ کی حکمت اور بھیدوں کی
کانوں پر اور اللہ کی کتاب کے اٹھانے والوں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثوں پر سلام اور اللہ
کی رحمت اور برکات ہوں خدا کی طرف بلانے والوں پر
اور اللہ کی مرضی کی طرف رہنمائی کرنے والوں پر اور
اللہ کے امر و نہی کے ظاہر کرنے والوں پر اور اللہ
کی توحید میں اخلاص والوں پر سلام اور اللہ کی رحمت
اور برکات [illegible] اللہ کے یہاں [illegible] شفاعت
چاہتا ہوں اور اپنے مطلب اور سوال اور مراد اور
حاجت [illegible] میں اللہ کو گواہ بنا
کر [illegible] آل محمد
کے دشمن سے [illegible] اللہ کی طرف [illegible]
اور رحمت [illegible] محمد [illegible] اولاد [illegible]
[illegible] رضا [illegible] سے روایت ہے
[illegible] سے [illegible] پوچھا [illegible]

القاسم من ذریتک فقال صلی اللہ علیہ وسلم
مثلہ مثل الساعۃ لا یجلیہا لوقتہا الا ہو
ثقلت فی السموٰت والارض لا تأتیکم الا
بغتۃ۔ وبروایۃ اہل البیت فی صفۃ المہدی
رضی اللہ عنہ [illegible]
من تعلقہ [illegible] اللہ عز وجل [illegible]
[illegible] اللہ عز وجل [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آپ کی اولاد سے قائم کب ظہور فرمائے گا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مثال قیامت
کی سی ہے جو اپنے وقت پر ظاہر ہوگی۔ [illegible]
[illegible] آسمانوں اور زمینوں میں تمہارے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اشعار

قبر جبوس میں امام امام [illegible] زیارۃ
والامام۔ قبر [illegible]
[illegible] الاستغاثہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بعض کبار اہل البیت [illegible]
[illegible]

[illegible] قبر ہے جس میں امام مقیم ہے اس کی زیارت
اور اس کی طرف قریب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

كلامه رضی الله عنه يا اهل العراق احبونا
حب الاسلام فما زال الحب بكم حتى صار
علينا عارا ولئن شيعتنا انا لا نغني عنهم من
الله سبحانه شيئا ولا ينال ولايتنا الا
بالورع ... بلفظه

پس وہ آپ کے کلام سے جب اے عراق والو ہم کو دوست
رکھو جیسا اسلام کی محبت کے تمہاری محبت تو ہم پر عار
ہو گئی ہماری شیعہ کو چاہا ہوں کہ ہم ان کے لیے اللہ تعالیٰ
سے کچھ کفایت نہیں کر سکتے ہماری ولایت و محبت بجز
پرہیزگاری کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

اب اہل علم و انصاف اس عبارت میں بنظر تامل ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ اول تو خواجہ پارسا نے مذہب شیعہ ائمہ اثنا عشر کی نسبت امام رازی سے نقل فرمایا اس کے بعد ان کی روایات خمسہ نقل فرمائی کہ جن سے ائمہ اثنا عشر کی امامت کا ثبوت پایا جاتا ہے اور ان روایات کے تحت کے مذہب کو بیان کر دیا کہ لوگ اس کی ان روایات سے دھوکا نہ کھا دیں جو متضمن بیان مذہب کو ہوں۔ اور اگر الحاق نہیں ہے تو غلطی سے استشہاد بجائے تعلقات الانساب نقل کر دیا۔ بعد اس کے اسی قمی راوی سے چھٹی روایت جو کتاب الفضال میں مروی ہے۔ اور مطابق روایات اہل حق ہے نقل کی اور اس کی تصریح اہل سنت کی روایات سے کر کے اس کی تاویلات سابقہ کی طرف اشارہ کیا اور ان کو یاد دلایا اور اس روایت کی نقل سے اس امر کی طرف ایما کیا ہے کہ روایات خمسہ سابقہ حضرت ابو جعفر کی موضوع و مختلف ہیں اور صحیح یہی ہے جو مؤید بروایات اہل حق ہے۔ بعد اس کے ساتویں روایت اسی سے نقل کی جو کتاب الفضال میں مذکور ہے اور اس میں بطور بشارت کے دو امر ارشاد ہوئے ہیں ایک یہ کہ امت کی مثل باران جیسی ہے جس کے اول و آخر کی تمیز و خیریت و نفع رسانی میں دشوار ہے دوسری یہ کہ جس امت کے اول میں میں اور ائمہ اثنا عشر بیچ میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم ہوں وہ کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے چونکہ فی الجملہ یہ روایت بھی روایات اہل حق کے مطابق تھی جز اول پورا مطابق ہے جز دوم میں ذکر ائمہ اثنا عشر حضرت قمی نے اپنی طرف سے تراش کر بڑھا دیا حالانکہ اپنے مذہب کے بھی خلاف تھا کیونکہ ائمہ اثنا عشر کو اوائل امت میں شمار کرنا غلط ہے امام قائم الامر اواخر امت میں متصل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں نہ اوائل امت میں پس حضرت صادق بر حسب قاعدہ کلیہ اس کا خیال ضرور کرتے اور یوں فرماتے انا و اثنا عشر خلیفۃ من بعدی والمهدی والامام القائم بالامر و عیسیٰ بن مریم آخرہا۔ اور اگر ترکیب عبارت اس طرح ہے انا و انہا و اثنا عشر خلیفۃ من بعدی و المسیح بن مریم آخرہا کہ مسیح کا عطف اثنا عشر پر ہے تو درست بھی نہیں بلکہ غلط ہے چونکہ خود ہی ہے کہ ائمہ اثنا عشر کو جناب امیر سے لے کر آخر تک جانب آخر امت

میں کتاب بہی البطلان اور خلاف واقع ہے تو اس لئے خواجہ پارسا علیہ الرحمۃ نے اپنی روایت سے جو فی الجملہ اس روایت کے مطابق تھی ذکر و اشارہ کر دیا کہ اس روایت میں انا و اثنا عشر خلیفۃ من بعدی حضرت قمی کا افترا و اختراع ہے پھر یہ روایات نقل کر کے اصل مقصود کی طرف جو ائمہ کی بابت مذہب شیعہ کا بیان کرنا تھا رجوع کیا اور اسی ابوجعفر قمی کی روایت علامات امام میں نقل فرمائی جس کو ہمارے فاضل مجیب نے اپنے استدلال میں پیش کیا اور اپنی کمال دانشمندی سے یہ کہہ گئے کہ یہ روایت خواجہ پارسا کی مقبول ہے اور اس پر یہ قرینہ قرار دیا کہ چونکہ بعد نقل روایت سکوت کیا تو سکوت دلیل قبول و تسلیم روایت ہے اور یہ نہ سمجھے کہ مقصود اس روایت کے نقل سے صرف حکایت مذہب شیعہ ہے اس کو قبول و عدم قبول روایت سے کچھ تعلق نہیں اس کے بعد اور روایتیں شیعہ کے متعلق فضائل ائمہ نقل فرمائی اور خاتمہ روایات پر تمام مرویات شیعہ کی جو ائمہ کے حق میں مبالغہ آمیز روایتیں کرتی ہیں اور ان کے مناقب و مدائح میں غلو و افراط فرماتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء کے رتبہ سے بھی بڑھا دیتی ہیں جس پر جناب امیر کی پیشین گوئی خوب صادق آتی ہے سیہلک فی صنفان محب مفرط ... روایات اہل بیت سے کہ سب فرمائی اور کبار اہل بیت سے نقل فرمایا کہ وہ اپنی دعا میں بجناب باری عز شانہ یوں عرض کیا کرتے تھے اللهم العن الی ... فانهم ... افسوس کہ اس پر بھی آپ یہی فرماتے ہیں کہ خواجہ پارسا نے بعد نقل روایت سکوت کیا اور اسی کو آپ تسلیم کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بحث کسی قدر طویل ہو گئی ہے لیکن ایک گذارش باقی رہ گئی ہے ذرا گوش انصاف و ہوش اس طرف متوجہ فرما کر سن لیجئے وہ یہ کہ کمال تعجب اور نہایت افسوس ہے کہ آپ نے باوجود دعویٰ ہمہ دانی کے یہ بھی ... آپ کو مناظرہ میں تو ... درست کچھ کتابیں دیکھ لیں اور بہت لوگوں سے مباحثہ کیا گویا اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ اس میں صرف کیا اور مسائل خلافیہ وغیرہ ... محققین کا مرتبہ بھی ... خود حاصل کر لیا اور گویا اپنے مجتہدین سے بھی فوق سبقت لے گئے ... تحفہ کو بھی ملاحظہ فرمایا ... کے لفظ کو یہاں ... کے مصنف تحفہ اثنا عشریہ رحمۃ اللہ علیہ نے ... شیعہ کا کیا استعمال کیا ہے مجھے امید ہے کہ اگر آپ اس کو ملاحظہ فرماتے تو اس دلیل کا نام بھی نہ لیتے لیجئے اب ہم تحفہ کی عبارت نقل کرتے ہیں ... محمد ... رحمۃ اللہ علیہ تحفہ کے باب ... ذکر حوال ... شیعہ ... ہیں ... محمد بن علی بن بابویہ ... بن قمی ... بڑی مستحکم ... دو روایت صحیح ... ثلث ... منجم و مشیعہ ...

[illegible]

[illegible]

شیعہ مذہب کی خرابی ظاہر ہو رہی ہے

[illegible]

کیا ائمہ شجاع تھے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ائمہ کی محدثیت کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ائمہ کے علم کی گفتگو

(۹) در میان دو خبر تمودی بود از [illegible] دوری [illegible] بندگان [illegible] ان [illegible]

اور وہ جز جو اس کے بعد متصل مذکور ہے باہم متعارض ہیں اور وہ جملہ یہ ہے وگاہی [illegible]

برای اولیں [illegible] قبض کردہ شود [illegible] پس [illegible] جملہ [illegible] کرتا ہے کہ ہر [illegible]

وقت معلوم کر سکتے ہیں تو ہر وقت [illegible] تخصیص [illegible]

حاصل معلوم کر سکتے ہیں اور جملہ دوسرا اس [illegible] ہے کہ [illegible] جاتی [illegible]

حالت قبض کی اور دوسری حالت بعد کی حالت [illegible] معلومات [illegible] ہیں دو حالت قبض

یہ غیبات کے ساتھ علم متعلق نہیں ہوتا [illegible] جواب کے علاوہ [illegible]

مسلہ تحریر سے جناب امیر [illegible] علم ما کان وما یکون [illegible] روایات سے ثابت کیا ہے کہ شاید

بعض مراتب میں [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] ثابت کیا ہے [illegible] خصال [illegible]

حدثنا [illegible] رضی اللہ عنہ قال

حدثنا سعد بن عبد اللہ قال حدثنا [illegible]

[illegible] بن عبید و ابراہیم بن [illegible]

عن [illegible]

عن [illegible] امیر المومنین علیہ السلام قال سمعت [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

من [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

بعض معلوم [illegible] جناب امیر [illegible]

وسلم نے مرض کی حالت میں سرگوشی فرما کر تعلیم فرمایا تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ علوم فوری بعض حضرات کا اختراع ہے اور ظاہر ہے کہ تعلیم اثر ماقبل تک نہیں پہنچی تو چاہیئے کہ ان کو علم ما کان وما یکون نہ ہو علاوہ ازیں کتاب اللہ کی بھی مخالفت ہے حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وما تدری نفس ماذا تکسب غدا	اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل کو کیا کرے گا
[illegible]	[illegible]
[illegible] مقرب [illegible]	مقرب فرشتہ [illegible]
[illegible]	[illegible]
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا	[illegible]
الا من ارتضی من رسول	[illegible]

(۱۰) ابن بابویہ قمی نے جو روایت خصال میں بیان علامات امام [illegible] بعض فوائد بیان کرتے ہیں

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

انبیاء کے سوا کوئی معصوم نہیں

[illegible]

طرح اپنے خوئی صاحب کی تمام روایات واجب القبول ہوں گی علاوہ ازیں سب سے کافی کلینی جو کتب اربعہ سے بھی اہم سمجھی جاتی ہے اس کی روایات تو ضرور ہی واجب القبول ہوں گی۔ البتہ متقدمین میں سے بولیق و صاحب الحدائق وغیرہ بھی ہیں [illegible] ان کی روایات بھی بلا دلیل ہر حیثیت قبول ہوں گی لیکن ہو سکتے ہیں کہ بالکل [illegible] صاحب الحدائق [illegible]

[illegible]

قولہ. چہارم یہ کہ اگر یہ روایت جو خواجہ پارسا و شیخ عبد الحق سے علامت [illegible] میں نقل کی ہے
موضوع و مفتری ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت اہل سنت کو شب پر مجبور [illegible] سوال ہے
کہ اگر حضرت خواجہ پارسا و شیخ عبد الحق صاحب [illegible] صاحب [illegible] میں [illegible]
حدیث [illegible] گمان [illegible] موضوع [illegible] جناب [illegible] کی فضیلت ثابت
کرنے [illegible] تصنیفات تشنیع و تعریف [illegible] ہوا
[illegible]
[illegible] حدیث موضوع [illegible]
[illegible]
[illegible] تصنیف [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]

اقول: [illegible]
[illegible]

قولہ باب افضلیت کے باب میں حضرت خلیفہ اول کی شہادت لیجئے۔ کنز العمال کی فرع اول خلافت ابو بکر باب ثانی کی فصل ثانی کتاب امارت حرف ہمزہ میں لکھا ہے عن ابی قحافة قال لما ابطأ الناس عن بیعة ابی بکر قال من احق بهذا الامر منی الست اول من اسلم الست الست [illegible] خلیفہ اول کی یہ کلام صریح اس پر دال ہے کہ جناب [illegible] اسلام و دیگر فضائل موجودہ ہی کو اپنی خلافت کی افضلیت پر دلیل [illegible] سے ثابت ہو کہ خلیفہ صاحب کے نزدیک بھی احق خلافت وہی ہے جو افضل ہو۔

اشتراط افضلیت کی چھٹی دلیل کا ابطال

اقول: [illegible] صاحب [illegible] نقل حق [illegible] خلافت [illegible]
[illegible] اشتراط افضلیت [illegible]
[illegible]

قولہ: [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]

ان ابابکر حین حضرہ الموت ارسل الی عمر یستخلفہ فقال الناس تستخلف علینا فظا غلیظا ولو قد ولینا کان افظ واغلظ فما تقول لربک اذا لقیتہ وقد استخلفت علینا عمر قال ابوبکر ابربی تخوفونی اقول اللھم استخلفت علیھم خیر خلقک الحدیث و خرج ابو بکر بن ابی شیبہ عن محمد عن رجل من بنی زریق [illegible] قال ابو بکر لعمر [illegible] اقوی منی فقال عمر [illegible]

[illegible]

اشتراط افضلیت کی ساتویں دلیل کا ابطال

[illegible]

[illegible]

قولہ: اب حضرت شیخین کی زبانی خلافت خلیفہ [illegible] بخاری کی [illegible] باب الرجم [illegible] من زنا [illegible]

[illegible]

اشتراط افضلیت کی آٹھویں دلیل کا ابطال

قولہ: [illegible]

[illegible]

اقول: یہ آپ کی حیرت و تعجب خود قابل حیرت و تعجب ہے کیونکہ اس قول سے اگر بسبب
حسن تدبیر ہونے خلیفہ اول کے مشورہ و تامل کے بھی احتیاج نہیں، ہرگز اشتراط افضلیت پر دلالت نہیں
بلکہ اس سے صرف اس قدر مفہوم ہوتا ہے کہ افضل اور بالکل ثابت ہے۔ پس اس سے اشتراط سمجھنا آپ
جیسے منصف [illegible] ذکی ذہین سے البتہ اس کمال حیرت و تعجب کے ہوگا پھر اس پر [illegible]
حیرت و تعجب باعث مزید حیرت و تعجب [illegible] ہے۔ آپ کے دل میں افضلیت کچھ
ایسی سمائی ہے کہ آپ کی حالت ہو گئی ہے کہ جس چیز پر آپ نے لفظ افضلیت دیکھا سمجھا کہ اشتراط
افضلیت کی دلیل ہے اور جھٹ پیش کر دیا ہے

[illegible] در حجاب [illegible] بچشم [illegible]   ہر چہ [illegible] پسند [illegible]

اور یہ نہیں خیال فرمایا کہ ایسے دلیل پیش کرنے سے بجز ندامت و شرمندگی
[illegible] نہیں

قولہ: [illegible] اجماع [illegible] حضرات [illegible] خلافت کے لئے وقت کی تحقیق اور اس
[illegible] کا بھی [illegible] ذکر فرمایا

اقول: [illegible] کے مطلب کو فرمایا اور اس
[illegible] اجماع کے بارے [illegible] عجیب [illegible] دیکھو اور
[illegible] عجیب [illegible] سبحان اللہ
[illegible] حضرت [illegible] اجماع کے ساتھ [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] ہو تو
[illegible] اجماع
[illegible] بعض [illegible]

قولہ: [illegible] آپ کے [illegible] رکھتے [illegible]
[illegible]

شاہ عبدالعزیز کے تحفہ اثنا عشریہ کے متعلق شیعہ کا اضطراب

اقول: [illegible]
[illegible]

کا حال بھی اسی پر قیاس فرمائیے گا پس آپ کا یہ افسوس قابل افسوس کے ہے کہ مطلب خود نہ سمجھیں اور
الزام قائل کے ذمہ لگائیں۔ علاوہ ازیں آپ کو معلوم ہے کہ زبان عناد سے خدا تعالیٰ اور اس کی کتاب
پاک اور رسول بھی نہیں بچے تو بیچارے ان کے تحفہ و صاحب تحفہ کی کیا حقیقت ہے یا ان پر صاحب
تحفہ کو سہو و نسیان سے معصوم بھی نہیں کہتے۔

قولہ: علاوہ اس کے اور بہت سے اقوال خلیفہ ثانی کی شرط افضلیت پر دلالت کرتے ہیں
بخوف طوالت ان کو ترک کیا جاتا ہے۔

قول: جب کہ آپ نے ان اقوال سے تعرض نہیں فرمایا تو ہم بھی ان سے تعرض کرتے ہیں
اگر آپ ان اقوال کو ذکر فرماتے تو ہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ان پر اعتبار استدلال کے دیتے

قولہ: مگر اس قدر ضرور عرض کرنا ہے کہ خلیفہ ثانی کا افضلیت کو شرط خلافت جاننا اہل سنت
کے محققین اہلسنت نے اس کا اقرار کیا ہے چنانچہ عمدۃ المحققین ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب
الاحکام میں [illegible] باب کیف یبایع الامام میں حدیث شوریٰ کی شرح میں ابن بطال سے نقل کرتے
ہیں [illegible] قیل بعض [illegible] السنۃ [illegible] بعض [illegible] عمر بن الخطاب [illegible]
[illegible] المفضول مع وجود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] افضلیت [illegible]

اشتراط افضلیت کی نویں دلیل کا ابطال

اقول: [illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت [illegible]
[illegible] اشتراط افضلیت [illegible]
[illegible]

چونکہ اعتبار اتفاقی [illegible] عقل وغیر تفضیل کے وجود سے [illegible] جس کی جہت زیادتی ہوتی ہو
ورنہ مساوات [illegible] میں [illegible] اعتبار عقلی کے [illegible] اس جملہ کا مطلب [illegible] چونکہ تو
دوسرا [illegible] سے [illegible] کے مطابق ہونا چاہئے اور اس کا بھی [illegible]
[illegible] حاصل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] جس [illegible] کے اثبات کے [illegible] مذہب کی یہی حالت ہے
کیونکہ حضرت [illegible] کا گمان یہ ہے کہ [illegible] روایات واستدلالات کافی ہوں [illegible]
سے ابتداء بحث میں ایک [illegible] جواب [illegible] جس کا اس [illegible]
[illegible] حالانکہ یہ غایت درجہ کی [illegible] غلطی ہے [illegible] ثابت ہو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عمر فاروق کے حوالے سے مغالطہ دہی اور اس کا جواب

اقول: جو کچھ میں نے ان دلائل کی نسبت گزارش خدمت کیا تھا وہ محض تطفلاً ہی نہیں تھا چنانچہ اجابات سابقہ سے جناب کو معلوم ہو ہی گیا ہوگا پس مجھ کو امید ہے کہ جناب میری معروضات کو نظر انصاف و تامل سے خالی الذہن ملاحظہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ خود ان شرائط سے دست بردار ہو جائیں گے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

قولہ: حضرت خلیفہ ثانی اور اور صحابہ کی یہ رائے کہ افضلیت کو شرط خلافت جانتے تھے اگرچہ اس روایت سے بخوبی واضح ہے مگر توضیحاً اس قدر اور گذارش ہے کہ بخاری کی کتاب الفضائل میں حدیث سقیفہ ملاحظہ فرمائیے کہ خلیفہ ثانی نے خلیفہ اول کے جواب میں فرمایا بل نبایعک انت فانت سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھ اور خلیفہ ثانی کی یہ کلام صریح دلیل اس کی ہے کہ جو شخص بہتر و افضل ہو وہ خلافت کا احق ہے۔

اشتراط افضلیت کی دسویں دلیل کا ابطال

اقول: ہم بھی کہتے ہیں کہ بے شک وہ شخص جو افضل ہو احق بالخلافت ہے لیکن اس سے آپ کا مدعا کیا حاصل ہوا بلکہ وہی غلطی ہے جو اکثر استدلالات میں آپ کو واقع ہوئی ہے پس اس کو بھی جزئی نما حضرت کی کمال فہم پر دلالت کرتا ہے افسوس فہم کا یہ حال ہے اور ان ترانیوں کا وہ حال۔

قولہ: اور یہ بھی ثابت ہے احب الی الرسول بھی احق بالخلافت ہے اس کو یاد رکھیے گا اگر آپ نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو پھر کسی کام آئے گا۔

اقول: تسلیم شکر گزار ہوں گو بندہ کو پہلے سے بھی یاد ہے لیکن تعمیل حکم یاد کر لیا ہے اور اس وقت کا بھی منتظر ہوں جس وقت یہ لفظ کام آئے گا۔

قولہ: واضح کہ اس وقت صحابہ نے خلیفہ ثانی کے اس قول کو تسلیم کر لیا اور یہ نہیں کہا کہ افضلیت کو خلافت میں کیا دخل ہے شرط خلافت افضلیت نہیں تو معلوم ہو کہ صحابہ کے نزدیک افضلیت شرط تھی۔

اقول: اے حضرات اہل انصاف ہمارے فاضل مجیب کی اس دلیل کی خوبی و متانت و برجستگی و صداقت کو تو ذرا ملاحظہ فرمائیے گا کہ کس طرح اس دلیل سے کل صحابہ کے نزدیک اشتراط افضلیت ثابت فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افضلیت کو خلافت میں دخل ہے

اجماع مسلم لیکن داخل ہونے سے یہ کیونکر لازم آیا کہ افضلیت شرط خلافت بھی ہو گئی علاوہ ازیں جواب اس قول کے سکوت صحابہ کا کیونکر اشتراط کے واسطے ثابت ہو گیا ممکن ہے کہ یہ سکوت اس وجہ سے ہو کہ جب کہ ہر ایک کے نزدیک اس خلافت کا تحقق ہو گیا تو کسی نے اس کی حقیت پر کسی دلیل سے استدلال کر کے حق جانا ہو اور کسی نے کسی دلیل سے مثلاً بعض نے نص قرآنی سے اس کی حقیت سمجھی ہو اور بعض نے احادیث سے اور بعض نے ان کے ساتھ دلائل قیاسیہ بھی منضم کیے ہوں۔ تو چونکہ مدعا و مطلوب ہر ایک کا متحد تھا تو کیا ضرورت تھی کہ ان دلائل میں الجھتے جو اپنے ہی مدعا کو مؤید تھے اور نیز باعتبار نفس الامر کے صحیح تھے اور مطابق واقع کے تھے۔ پس اس سکوت کو حجت سمجھنا الخ باعث تعجب ہے۔ معہذا اس سکوت کو تو آپ دلیل تسلیم کی تسلیم فرماتے ہیں اور تعجب ہے کہ جناب امیر کے سکوت کو جو بزمان خلفائے ثلثہ رہا بلکہ مسائل بھی ان ہی کے موافق بتلاتے رہے اور صاف ہو کہ یہ بھی نہ فرمایا کہ اہل بیت کے سوا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا ہے تسلیم کی دلیل تسلیم نہیں فرماتے علی ہذا القیاس جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کے سکوت ملا تسلیم کو بھی تسلیم نہیں کرتے اور اسی طرح ائمہ باقیہ میں سے جنھوں نے سکوت فرمایا اور سب کچھ دیکھتے رہے اور کچھ نہ بولے تو ان کو بھی تسلیم تصور کیجئے گا۔ ناخوف کی وجہ سے تقیہ کے متعلق جو خود ایک بڑی بحث ہے کہ اصول شیعہ کے موافق بھی کوئی اس کو تسلیم نہیں کرتا بحضرات اس سے تو عرض کیا جاتا ہے کہ آپ نے سکوت و تقریر کو تسلیم کر کے استدلال فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے انت سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیع صحابہ نے منظور کیا اس اعتبار سے بھی تسلیم تھا کہ باعتبار واقع کے صدیق رضی اللہ عنہ ان اوصاف کے حامل تھے تو اس اعتبار سے بھی تسلیم تھا کہ ان اوصاف کو خلافت میں دخل ہے۔

قولہ: اگرچہ بعض سنی بھی جیسے خود مثل ابن عباس و ابن حجر وغیرہ کے بہ اعتبار کتب معتبرہ سنت مثل ور تحفہ وغیرہ میں مفصل درج ہے ارادہ تھا کہ گذارش ہو مگر خوف اطناب از بادگر حضرت حبیب میں از راہ لطف و خلق فرمائیں کہ مذہب اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ افضل مقدم ہوتا ہے چنانچہ شرح مقاصد کے مبحث امامت کے تقریر تحریر ہے ذهب معظم اهل السنة وكثير من الفرق الى انه يتعين للامامة افضل اهل العصر

اشتراط افضلیت کی گیارہویں دلیل کا ابطال

اقول: ظاہر ہے کہ یہی دلیل تو جناب نے اشتراط افضلیت پر قائم فرمائی تھی

دلائل بہ نسبت ان دلائل کے جو ترک فرماتے ارجح واقوی ہوں گے تو جب میں دلائل مذکورہ کو جو ارجح واقوی تھے دیکھ چکا اور ان کو باطل کر چکا تو متروکہ دلائل کے دیکھنے کی کیا حاجت باقی رہی مگر جن کو ترک فرمایا ہے وہ دلائل مذکورہ سے کچھ کم درجہ کے ہی ہوں گے تو جو ان کا جواب ہے وہی جواب تحفہ خان کا بھی سمجھ لیجیے۔ شرح مقاصد کی عبارت آپ کے مثبت مدعا نہیں اور اس کے مطلب کو آپ نے نہیں سمجھا افضل اہل العصر کی امامت کے لئے متعین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اگر اہل حل وعقد بیعت خلافت کے لئے امام کو منتخب کریں تو چونکہ افضل احق ہے اس سے تجاوز کر کے کسی دوسرے کو امام بنایا افضل کے ہوتے فاضل یا مفضول امام بنانا نہیں چاہیے اور اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ افضل بدون بیعت اہل حل وعقد کے امام ہو جائے گا اور اس کے انعقاد خلافت کے لئے بیعت اہل حل وعقد کی حاجت نہ ہوگی اور اگر افضل کے ہوتے فاضل یا مفضول امام ہو گیا تو اس کا انعقاد نہ ہوگا اور اس کی اطاعت لازم نہ ہوگی۔ پس اس سے بھی اشتراط کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

قولہ۔ تعجب صد حیرت کا مقام ہے کہ آپ کے خاتم المحدثین باین ہمہ ہمہ دانی ان اپنی کتابوں میں احادیث واقوال صحابہ وعلماء ملاحظہ فرما کر اس مشرب کو مخصوص روافض سے فرماتے ہیں اور اس کی مخالفت کتاب اللہ سے اپنے زعم میں ثابت کرتے ہیں۔

اقول۔ یہ تعجب اس وجہ سے ہے کہ عبارت کے مطالب تک ذہن رسا نے رسائی نہیں فرمائی ورنہ اگر نظر انصاف سے ان دلائل کو ملاحظہ فرمائیں گے اور مصنفات فقیر کو بنظر استحسان دیکھیں گے تو خود اپنے فہم پر تعجب فرمائیں گے اور اسی کو حیرت کا مقام کہیں گے جیسا کہ پیشتر بھی عرض کیا جا چکا ہے

قولہ: گرچہ وہ سنت سے دلائل اس کے ثبوت میں ہیں مگر بخوف طوالت ان سب سے قطع نظر کر کے اب کچھ شواہد میں آپ کے خاتم المحدثین کے والد ماجد کا قول پیش کرتے ہیں وہ کتاب قرۃ العینین میں لکھتے ہیں کہ ایں قدر حق است کہ مسئلہ اعتقاد افضلیت بدلیل قرآن وسنت وسبیل معانی [illegible] اختراع شرع تجمع کردہ اند [illegible] ہمیں است [illegible] شیعہ قائل شدہ اند باینکہ امامی باید کہ افضل امت باشد ومعصوم ومفترض الطاعت ومنصوب من عند اللہ ورسولہ وایں قول متضمن حق وباطل ہر دو شدہ است قول محقق آنست کہ افضلیت در امامت بنسبت اہل خلافت ونبوت کہ متضمن قوانین وتبلیغ شرائع ومروج دین ایشاں شدہ لازم است والا اعتقاد کامل حاصل نشود و بجائے عصمت حفظ الٰہی وتائید ربانی بحسب عادت اللہ می باید اثبات کردہ بجائے مفترض الطاعت ومنصوب من عند اللہ ورسولہ استخلاف بنص واشارت می باید ذکر کرد [illegible] گرچہ [illegible] عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ [illegible]

بچانے کے لئے شاہ صاحب نے یہ تاویل علیل بدون دلیل فرمائی ہے اور خود ان کے اسی قول سے رد ہو سکتی ہے اور ہمارا دعویٰ ثابت ہے مگر چونکہ یہ محل صرف افضلیت کے ثبوت کا ہے اس لئے ہم اس سے تعرض نہیں کرتے اور افضلیت اس عبارت سے بخوبی ثابت ہے کہ افضلیت از امت گرداندہ رکھتے ہیں۔

اشتراط افضلیت کی بارہویں دلیل کا ابطال

اقول۔ چونکہ ہمارے مجیب لبیب نے اس جگہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کلاموں سے استدلال فرمایا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر بسط وتفصیل کے ساتھ جواب گزارش کریں تاکہ وہ شبہات جو ہمارے فاضل مجیب کو عبارت ازالۃ الخفاء وغیرہ سے واقع ہوتے ہیں رفع ہو جائیں اور اس دلیل میں قرۃ العینین سے دو جگہ کی عبارتیں نقل فرمائی ہیں لیکن ہم صرف دوسری عبارت کو جس کو ہمارے مجیب صاحب نے مثبت مدعا زیادہ سمجھ رکھا ہے بتمامہ نقل کرتے ہیں اس سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ بعض مواضع میں نقل عبارت میں شاید سہو وخطا واقع ہوئی ہے۔ وہو ہذا۔ سخن ہمان ست کہ مذکور شد شیعہ قائل شدہ اند باینکہ امام می باید کہ افضل امت باشد ومعصوم ومفترض الطاعت ومنصوب من عند اللہ ورسولہ وایں قول متضمن حق وباطل ہر دو شدہ است قول محقق آنست کہ افضلیت در امامت بہ نسبت اہل خلافت نبوت کہ متضمن قوانین وتبلیغ شرائع ومروج دین ایشاں شدہ لازم است والا اعتقاد کامل حاصل نشود و بجائے عصمت حفظ الٰہی وتائید ربانی بحسب عادت اللہ می باید اثبات نمود و بجائے افتراض طاعت ونصب من عند اللہ ورسولہ استخلاف بنص واشارت می باید ذکر کرد اہلسنت وجماعت میں قول محقق ومنقح در شیخین بجز در خلفاء ازیں جوانب اثبات نمودہ تفصیل ایں اجمال آنکہ افضلیت کہ میگوئیم در حضرت اولی می باید کہ ہنگام احکام دین وترویج شریعت وتنفیذ قوانین آن بودہ در ملک عضوض زیرا کہ در ملک عضوض حامل عور دگیر شدہ واسباب دولت دیگر چنانکہ قوی موقوف بود بر [illegible] کثیر [illegible] منقح کردہ [illegible] انتہی۔ اس عبارت میں تقید اہل خلافت نبوت بترکیب اضافی واقع ہے اور ہمارے مجیب لبیب کی عبارت منقولہ میں [illegible] وہ مورد اہل خلافت ونبوت منقول ہوا ہے فرق اہل حرف الطاق وتنبیہ ہے اور مجیب [illegible] منقول عنہ [illegible] کاتب سے ہوئی ہو غرض کہ ہم کو اس سے چنداں تعرض نہیں ہے اس کے بعد گزارش ہے کہ جو کچھ افضلیت کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے وہ آپ کے مدعا کو مثبت نہیں ہے بلکہ اس کے معنی [illegible] ہے جو حضرت خاتم المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں [illegible] افضلیت کی نسبت تحریر فرمایا ہے اور اس کی وجہ سے

الغرض حسب عبارات حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جو موقع [illegible] میں بیان فرمائی ہیں یہ
ہے کہ خلافت ایک کلی ہے جس کے نیچے افراد مختلفہ ہیں اور ان کے عوارض جداگانہ اور جنس کلی کا
ہیئت افراد پر صدق بطور تشکیک کے ہے پس حاصل مدعا یہ ہے کہ خلافت جو حقیقۃ [illegible]
حاوی ہے وہ حسب تقریر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت تیس برس تک ہے اور متصل
بعثت خلافت نبوت ہے اور خلافت میں کمی [illegible]

[illegible]

نے جس اشتراک کا انکار کیا ہے وہ اشتراک وہ ہے جس کے شیعہ قائل ہو رہے ہیں وہ یہ کہ افضلیت
کو شرط نفس خلافت قرار دیا ہے اور حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے جس اشتراک کا اثبات فرمایا
ہے وہ اشتراک وہ ہے کہ جس کے شیعہ مثبت ہیں اور صاحب تحفہ اثنا عشریہ وہ اشتراک اس سے جدا
ہے اور وہ اشتراک [illegible] نفس خلافت کی طرف ہے نفی و اثبات [illegible] متکلمین کی
طرف راجع ہیں [illegible]

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

علی خیر عمر، رواہ الحاکم۔ بخلاف خلافت ما مرکز آنجا تمکین دین مرتضیٰ من وجہ دون وجہ مطلوب
است من کل الوجوہ ازان جہت کہ خلافت خاصہ متفرع است بر نبوت زیرا کہ در حدیث آمدہ۔
خلافۃ علی منہاج النبوۃ و نیز آمدہ تکون نبوۃ و رحمۃ ثم خلافۃ و رحمۃ و ہر مع
ہر دو ریاست عامہ است در دین و دنیا ظاہرا و باطنا پس چنانکہ استنباط شخصی دلالت میکند بر افضلیت
وی بر امت تا قیامت مستثنیٰ بل ذکرہ مرتفع گردد ہمچنان استخلاف شخصی بر امت دولت می نماید
بر افضلیت وی بر امت و ازان جہت کہ عامل ساختن شخص مفضول خیانت است۔ عن ابن
عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابۃ وفی
تلک العصابۃ من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ وخان رسولہ وخان المومنین
وعن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی من امر المسلمین
شیئا فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی
یدخلہ جہنم، اخرجہما الحاکم۔ اینجا میتوان گفت کہ خلافت کبریٰ چیز ہر بود آری نزدیک
تزاحم امور و اختلاط خیر و شر و عدم انتظام امر علی ما ہو حقہ میتوان راہ ترخص پیش گرفت و ازان جہت
کہ در وقت مشاورت صحابہ در استخلاف افضلیت را اساس [illegible] ولقد احق [illegible] گفتند و جمہور قریش
داشتند در استخلاف صدیق اکبر چون حق را برائے خود پریشان ظاہر شد قائل شدند بافضلیت او
و این بحثی ست بر آنکہ استخلاف بافضلیت صادق باشد و افضلیت خفی [illegible] ثابت است
بترتیب خلافت [illegible] یعنی بر صد مسلک [illegible] گفتہ ایم [illegible] استخلاف این بزرگواران
بنص و اجماع ثابت شد و استخلاف [illegible] لازم است افضلیت را [illegible] تقریر [illegible] انتہیٰ [illegible]
اس عبارت کو بنظر غور ملاحظہ فرمائیے کہ عقلاً و نقلاً افضلیت کے قائل ہیں اور جس حدیث
کو موضوع کرا سکتے تھے وہ بھی اس میں مذکور ہے۔

اشتراط افضلیت کی تیرھویں دلیل کا ابطال

قولہ: قول سابق کے جواب میں جو تحریر مطلب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی [illegible]
[illegible] افسوس کہ آپ نے [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت شاہ صاحب [illegible]

ہے اس کے لئے افضلیت ضروری و لازم ہے جس جگہ یہ خلافت پائی جائے گی افضلیت بھی ضرور
پائی جائے گی اور جس جگہ افضلیت فوت ہوگی یہ خلافت باعتبار اپنے اس مرتبہ کے فوت ہو جائیگی
دلیل اس کی خود شاہ صاحب کی اسی عبارت سے ظاہر ہے فرماتے ہیں و نصب غیر افضل حکم رخصت
دارد بہ نسبت عزیمت و رخصت خالی از ضعفی نیست و مورد مدح مطلق نتواند شد۔ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ غیر افضل کی امامت و خلافت منعقد ہو جاتی ہے لیکن مرتبہ عزیمت میں نہیں رہتی اور
مطلق مورد مدح کے نہیں رہتی تو افضلیت شرط اکملیت خلافت ہوئی نہ شرط نفس خلافت۔ اور
اس سے آگے فرماتے ہیں آری نزدیک تزاحم امور و اختلاط خیر و شر و عدم انتظام علی ما ہو حقہ میتوان
راہ ترخص پیش گرفت۔ تعجب ہے کہ آپ نے اس عبارت کو نقل کیا اور اس سے استدلال فرمایا
اور ان جملوں کو نہ دیکھا اور نہ ان کے مطلب کو سمجھا۔ اے کاش کچھ بھی غور و انصاف سے کام لیتے آپ
ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کا استدلال ان عبارتوں سے اور جو ان کے قائل ہیں کیونکر صحیح ہوگا اور حدیث
موضوع کیا کارآمد ہوگی

شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز میں اختلاف کا افسانہ اور اسکا جواب

قولہ: حیرت ہے کہ حضرت شاہ صاحب تو اس مشرب کے عقلاً و نقلاً قائل ہیں اور ان
کے خلف رشید بیٹے آپ کے خاتم المحققین اس عقیدہ کو نصوص قطعیہ اور کتاب اللہ
سے اس کی مخالفت بزعم خود ثابت کریں اور کتب احادیث وغیرہ تو خیر۔ کاش یہ کتاب آپ کے
بزرگواروں کی بھی جس کا حوالہ خود فرماتے ہیں مطالعہ کرتے۔

اقول: اس افسوس کا مورد جناب حضرت فاضل مجیب کی ذات شریف ہی ہے اور ہم جواب
[illegible] وغیرہ کو دیکھ کر [illegible] کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ جس کے عقلاً و نقلاً قائل ہیں حضرت خاتم المحققین رحمۃ اللہ علیہ اس کے ہرگز منکر نہیں ہیں یہ
[illegible] فاضل مجیب کی خوش فہمی ہے [illegible] حضرت خاتم المحققین نے اس کی نسبت جو کچھ
تحریر فرمایا ہے [illegible] عقیدہ مخصوص شیعہ کے ساتھ ہے اور جماعت متفق الفاظ [illegible] سے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] رجوع لعموم
قولہ: حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے جس عقیدہ صحیح کی تقریر کی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] افضلیت [illegible]

دلائل دے ... لائے ہیں چونکہ وہ عبارات طویل ہے اور ہمیں تحریر میں طوالت ہو جانے کے سبب [illegible]
نہیں لکھتے اگر حضرت مجیب صاحب ... کامل خط ... [illegible]
صفحہ ... گذرے ہیں مسلک ... اثبات افضلیت شیخین کے ... صفحہ ۲۲۳ کو
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

شہزادی افضلیت کی چودھویں ... ماخوذ تحفہ کا رد

[illegible]

کی ہو مرتبہ حق یقین کا حاصل کر لیا ہو ویسی عبارتوں میں ایسی فاحش غلطی کرے فیاللعجب
لفضیحۃ الادب۔ آپ نے اس عبارت سے استدلال نہیں فرمایا بلکہ اس کو مسخ و تحریف کر
ڈالا اب ہم ... عرض ہے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کا ... [illegible]
[illegible]

کب تسلیم کرتے ہیں کہ امام آمر و نہی علی الاطلاق و حاکم علی الاطلاق ہے یہ تو صرف حضرت شیعہ ہی سے [illegible]

خلاف عقل و نقل تسلیم فرمایا گیا ہے پس اس سے مسلمات سے [illegible] ہمارے مجیب صاحب کی

[illegible]

شیعہ کی سینہ زوری اور اس کا جواب

[illegible]

ذکر سے گا کیونکہ جو امر عقل و نقل کے خلاف ہو اس کو کوئی عاقل ذی ہوش تسلیم نہیں کر سکتا والسلام

[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

پس شرائط سب خواہ بلا واسطہ خواہ بالواسطہ اسی اصل کی طرف راجع ہوں گی، لیکن وجوب لطف کا نام کیونکر لیں اس لئے کہ اس کی اصالت کا اقرار کرتے ہیں اور اس سے انکار بھی فرماتے ہیں اگر اقرار کریں تو اس کا ثبوت کہاں سے لاویں اور انکار کریں تو یہ ڈر ہے کہ کل کو خصم دست بگریبان ہوگا اس لئے آپ نے وجوب نص کا مدار وجوب عصمت کو ٹھہرایا اور اصل سوال یعنی وجوب نص کا مدار اصل پر کہ لطف علی اللہ واجب ہے بالکل نہیں، کہ وجوب میں دو تو کچھ نہ فرمایا یہ مناظرہ میں دیدہ دلیری خصومت بچنے کے ٹھکانے نہیں تو کیا ہیں، لیکن آپ کا خصم تو کب بھلا چھوڑنے والا ہے اور بغیر وجوب لطف کو [illegible] اگر وجوب عصمت پر ہی [illegible] تو [illegible] پھر مرح و قدح کی سے جواب حاضر ہے اور حضرت شاہ صاحب نے اگر عصمت کو نہیں کہا تو [illegible] بلکہ یاروں کو [illegible] سنت نہیں کہا کہ خلاف کتاب و سنت [illegible] تھے۔

قولہ: اور لطف علی اللہ کا جو ذکر ہے اور اس کا ثبوت چاہا ہے اگرچہ یہ حق ہے [illegible] ہے مگر چونکہ یہ بحث الٰہیات سے متعلق ہے لہٰذا اس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔

اقول: جناب میر صاحب یوں تو آپ کا جو دل چاہے فرمائیں [illegible] کہ ثبوت الٰہیات [illegible] ضرورت [illegible] کی طرف [illegible] امامت سے [illegible] ہے لیکن [illegible] آپ اپنے [illegible] [illegible] بیٹھئے اس کے بعد فرمائیے کہ آپ کو وجوب لطف کے ثبوت کی ضرورت ہے یا نہیں [illegible] یہ گذارش خدمت والا کرتا ہے کہ وجوب عصمت نص وغیرہ بلکہ خود مبحث امامت [illegible] وجوب لطف علی اللہ [illegible] سے یا نہیں اگر ہے اور [illegible] اتفاق آپ کے نزدیک اس کی صداقت مسلم ہے تو یہ [illegible] سے کیونکر مستثنیٰ [illegible] ہے تو وہ فرع جو اس اصل پر متفرع ہوگی وہ بھی فاسد باطل ہوگی [illegible] آپ کے خصم [illegible] صورت میں آپ کے [illegible] کو [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] بالکل [illegible] زیادہ [illegible] [illegible] ضرورت [illegible] کہ یہ بحث الٰہیات سے متعلق ہے [illegible] اس کے ثبوت کی [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو بحث امامت [illegible] [illegible] ثبوت کی ضرورت [illegible] [illegible] [illegible] الٰہیات سے متعلق ہونے سے [illegible] ہے [illegible] امامت سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امامت سے متعلق [illegible]

مگر ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں میدان مناظرہ سے صریح گریز ہے۔ بیت

حرف مطلب کو میرے سن کے بصد ناز کہا
ہم سمجھے نہیں سمجھا ہے یہ سودائی کیا

شاید لفظ چنداں اس سے بڑھایا ہوگا کہ کچھ ضرورت تو ہے لیکن بہت بڑی گنجائش نہیں [illegible] مناظرہ کے کلام گنجائش بھی گئی۔

قال القسیس المجیب: قولہ: اور اختلاف نص کی صورت میں کس کو امام مانا جائے گا اقول اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا حضرت کہ نص کی شرط سے ثابت کر دیں اختلاف نص کے کیا معنی اگر نص میں اختلاف ہے تو نص ہی کہاں ثابت ہوئی۔

امامت کی بابت ائمہ سے اختلاف نص کا ثبوت

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: حضرت میر صاحب واقعی اس کا مطلب حضرت کی فہم شریف میں نہ آیا ہوگا کیونکہ باوجود [illegible] [illegible] [illegible] آپ کو اپنے مذہب کی روایات کی خبر نہیں ہے سنیے ہم ہی خدمت سامی میں گذارش کرتے ہیں کہ حضرت امام [illegible] کے جو دو فرزند تھے ایک حضرت اسمٰعیل دوسرے حضرت موسیٰ کاظم ان میں سے آپ کے [illegible] اسمٰعیل تھے جو آپ سب سے بڑے صاحبزادے تھے اور سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے اور بہت پیار کرتے تھے [illegible] [illegible] زیادہ بزرگ [illegible] [illegible] [illegible] حضرت نے امامت کو [illegible] [illegible] اور ان کے [illegible] امامت کی نص فرمائی [illegible] [illegible] [illegible] جو خلیفہ اسمٰعیل کی امامت کا قائل ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مذہب [illegible] [illegible] شیعہ [illegible] [illegible] [illegible] جب انہیں [illegible] [illegible] [illegible] اور صادق رضی اللہ عنہ نے [illegible] [illegible] کو [illegible] کے مخصوص فرمایا [illegible] [illegible] ہیں جو بابت اختلاف نص [illegible] [illegible] [illegible] آپ کے رئیس متکلمین نے [illegible] مشہور [illegible] سے نقل کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے میر [illegible] [illegible] فرمودہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وجواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] متکلمین [illegible] [illegible] [illegible] نقل کیا ہے

[illegible]

حسب روایات شیعہ معاذ اللہ تعالیٰ کو بدا واقع ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

الامر ما ارکین [illegible] نا انصافی اور خلاف مصلحت ہوتی ہے بخلاف شیخ کے کہ شیخ میں یہ بات
[illegible] ہوتا ہے [illegible] میں ان کی [illegible] نہیں

قولہ اس کو مفصل تحریر فرما کر بتلائیں تاکہ جواب گزارش ہو

اقول : [illegible] مفصل گزارش کر کے [illegible] حسب وعدہ جواب عنایت ہو

قال الفاضل المجیب قول اور زوال قدرت [illegible]
میں ہوتا ہے

یقول العبد الفقیر [illegible]

[illegible]

زوال قدرت کے منکر ہیں لیکن بامرت فاضل مجیب نے انصاف فرمایا اور قدرت کو تو تسلیم فرمایا مگر قیاس میں فصل [illegible] کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں

قال الفاضل المجیب قول اور بعد تحقیق امامت نزع و خلع جائز ہے یا نہیں۔ اقول [illegible] سوال سے بھی تعجب ہے جب [illegible] خلع منصوص [illegible] تحقیق [illegible] نزع و خلع امامت کے کیا معنی

امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلع خلافت فرمایا!

یقول العبد الفقیر [illegible] تعجب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قال [illegible]

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

باغ فدک میں ایک دوسرے کی تکذیب کا ثبوت

[illegible]

جاوے تو چونکہ عصمت [illegible] خصوصیت [illegible] مختلف ہیں [illegible]
[illegible] کا [illegible] صحیح [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible] اثر [illegible] تصور [illegible]
[illegible] کے [illegible] جناب [illegible]
[illegible] معصومیت [illegible]
[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible] عصمت کا [illegible]
[illegible] عصمت [illegible]

اقول ایہا المحقق [illegible] چونکہ عصمت [illegible]
[illegible]
[illegible] معصوم [illegible]
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اقول ایہا المحقق [illegible]
[illegible]

اسی لئے [illegible] ثبوت [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
اس میں کسی طرح [illegible]
[illegible] معصوم [illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اقول ایہا المحقق [illegible]
[illegible]
[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اقول ایہا المحقق [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بحث نفیس

[illegible]

[illegible]

[illegible] حسن سے ثابت کیا جائے [illegible] تحقیق ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عن [illegible]

[illegible]

ناقل مصنف [illegible]

[illegible]

لازمی ہونا کہا جائے یا نہیں اور واضح رہے کہ قرینہ وہ ہے جو کلام کو معنی حقیقی پر محمول ہونے سے مانع ہو وہ ہو سکتا ہے جو عام طور پر متبادر [illegible] الفہم ہو اور ہر شخص اس سے سمجھ سکے کہ یہ کلام مصروف عن الظاہر ہے دوسری قسم میں ایسا قرینہ مفقود ہے اور جس کی نسبت ادعا ہے وہ [illegible] غیر [illegible] یہی القوم الذین [illegible] ابابکر و عمر و عثمان [illegible] علیہم [illegible] کہ یہ [illegible] کی حکایت ہے اور اپنے عقلی [illegible] کے مطابق ہے [illegible] اختیار [illegible] کے [illegible] ہے کیونکہ جن لوگوں نے خلفاء ثلاثہ سے بیعت کی تھی [illegible] وعقد تھے انہوں نے حضرت سے بھی بیعت کی [illegible] فهو [illegible] للغائب [illegible] کوئی قرینہ [illegible] نہیں کرتا [illegible] صرف [illegible] کے [illegible] لیس للشاہد [illegible] اور جب کوئی قرینہ موجود نہیں تو [illegible] معنی [illegible] پر محمول نہ ہوگا بلکہ اپنے معنی حقیقی پر [illegible] محمول ہوگا [illegible] کی [illegible] واقع [illegible] نہ ہوگا [illegible] جب بیعت [illegible] تو [illegible] [illegible] المسلمين [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] کے اثبات [illegible] لفظ [illegible] کے معنی [illegible] شوریٰ [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] نہیں تو [illegible] مستحق [illegible] [illegible] [illegible] کے نزدیک [illegible] سے [illegible] مشورہ [illegible] [illegible] خلافت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]

[illegible]

والعقد من امة محمد فاذا اتفقت كلمتهم على حكم من الاحكام كان اجتماعهم على بيعته ولتنه [illegible] ما كان ذلك اجماعا [illegible]

وعقد میں سے وہ جب عام ہو جائے کسی حکم پر متفق ہو جائیں جب کہ جا [illegible] کی بیعت پر [illegible] کا [illegible] تو [illegible] ہوگا

چوتھا جملہ ان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك لله رضى [illegible] کوئی قرینہ نہیں جس سے [illegible] کہ مراد [illegible] نہیں بلکہ [illegible] صارف عن الحقیقہ ہو تو [illegible] عبارت کا خلاف و [illegible] پر محمول کرنا [illegible] قرینہ [illegible] جائز [illegible] کیونکہ بلا ضرورت [illegible] اہل حل وعقد [illegible] کسی شخص کو [illegible] تو وہ شخص [illegible] اللہ [illegible] ہوگا [illegible] کے نزدیک [illegible] پانچواں جملہ فان خرج عن امرهم خارج بطعن [illegible] ردوه الى ما خرج منه [illegible] الحقیقہ [illegible] کسی [illegible] معنی حقیقی پر محمول ہوگا [illegible]

[illegible] غير سبيل المؤمنين [illegible] عبارت [illegible] الزام [illegible] پر دلالت کرے [illegible] عبارت [illegible] سے [illegible] قرآن [illegible] و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم [illegible] عبارت [illegible] آیت سے [illegible] قرآنی [illegible] [illegible] [illegible] سبیل [illegible] تحقیق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب امیر کے حضور میں شریف رضی کی تقریب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اتفاق [illegible] آخر کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] روایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واقف ہو گا تو [illegible] صورت میں مرجع [illegible] بیعت [illegible] کا جو روایت بخاری میں [illegible]
[illegible] یا تو عوام اور خوارج کی طرف سے کہ آپ کو بیعت [illegible] حضرت [illegible] نہیں ہوئی اور [illegible] بیعت سے
[illegible] کے [illegible] بعد [illegible] کی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] مشغول [illegible] حاضری
[illegible] کا سبب [illegible] آپ سے [illegible]
[illegible] کا [illegible] بیعت [illegible] تعریف [illegible]
[illegible]
آپ کا [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

پس معلوم ہوا کہ تحقیق سے ثابت ہوا کہ استحقاق خلافت نیز اس سے جناب امیر کو بھی انکار نہ ہو

اور روایت مانع بیعت کی رجوع سے اور اس سے مستدل ہمارے فاضل مجیب کا صحیح نہیں ہے

[illegible]

[illegible] جناب امیر [illegible] ثبوت صلاحیت [illegible]

[illegible]

مجیب لبیب کی تبحر علمی کا ثبوت اور اس الزام کا جواب جو صاحب تحفہ رحمہ اللہ پر کیا ہے

[illegible]

چنانچہ ہمارے فاضل مجیب بھی سی جگہ سے اس خد کو نقل فرماتے ہیں وہاں اس جز کا کچھ مذکور نہیں ہے اور وہاں اس کی بسالت وعدم بسالت سے تعرض فرمایا ہے اور اس جملہ سے تعرض کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے کیونکہ یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے اگر بحث وگفتگو واقع ہوتی ہے تو دلیل کی نسبت ہے کہ دلیل مقدمات مذہب مسلم خصم سے استدلال فرمایا ہے یا مقدمات حقہ ثابتہ فی نفس الامر سے اور اس جملہ کی صداقت وعدم صداقت کو دلیل کے تحقیقی والزامی ہونے سے کیا تعلق غرض جو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صداقت سے تعرض فرمایا اور اگر ہو بھی تو اس کی صداقت میں کچھ تردد نہیں ہے نقل ہو چکی ہے [illegible] جس کا ہمارے فاضل مجیب کی خوش فہمی ہے تحفہ کے جوابات میں کہیں کچھ مضمون دیکھا ہو گا جس سے کہ اس کو کچھ سے کچھ نقل و ترجمہ کر دیا ہے [illegible] سمجھنا کہ یہ جو اس کی تحریر ہوتے پیدا ہے [illegible] محض ہے مدعا کو دلیل کے الزامی یا تحقیقی ہونے [illegible] سے [illegible] دلیل الزامی ہو خواہ تحقیقی [illegible] اور خصم کو [illegible] کا ثبوت صحت وحقیت [illegible] مطلوب ہو گا تو دلیل تحقیقی [illegible] جو تحریر [illegible] سے حضرت کی [illegible] ہے اس حدیث کی تحریر علمی سے [illegible] میں جو خلط مبحث کا واقع ہو [illegible] تو اس سے جناب نے اپنی [illegible] کی جو تحریر کے [illegible] ہونے [illegible] کیونکہ [illegible] مسلمات [illegible] خصم [illegible] حضرت کی [illegible] دلیل ہے کیوں حضرت [illegible] [illegible] ہو کر [illegible] سے [illegible] جاتے تو [illegible] مستقل [illegible] اور آپ کے [illegible] [illegible] خصم موجود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کے اعتبار سے مسلم ہیں خصم پر کوئی بات لازم کرنا اب تحریر نہیں تو صحیح و مسلم لیکن آپ کو مفید نہیں کیونکہ اس دلیل کی نسبت ہم کب کہتے ہیں کہ صرف جناب امیر ہی مسلم ہے وہ اعتبار وقع تحریر کو ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ یہ مسلمات سے [illegible] اور مسئلہ خصم ہی کیوں نہ ہوں [illegible] سے خصم پر کسی امر کا لازم کرنا [illegible] تو غلط ہے اور اس کی غلطی ایسی ہی ہے کہ اس پر جواب دلیل [illegible] کی بھی نہیں [illegible] اس دلیل کو ایسا ہی کہتے ہیں مثلاً کوئی شخص اہل سنت [illegible] سے کسی مسلمان پر قرآن کی آیت پیش کرے یا حدیث پیش کرے [illegible] تو اس کو کوئی الزامی دلیل نہیں کہے گا [illegible] مسلمات سے [illegible] غرض یہ کہ عجیب و غریب ہے جو حضرت کی تحریر علمی [illegible] ہے

قولہ: جناب [illegible] شعر پر [illegible] فرمائے تھے [illegible] جواب کا موقع نہ تھا

اقول: [illegible]

شیعی الزام اور اس کے جوابات

قولہ: [illegible]

[illegible]

امامت کے بارہ میں عجیب وغریب استدلال شیعہ کا جناب امیر کی طرف نسبت کرنا

[illegible]

[illegible]

حوالہ جات میں شیعوں کی تحریف کا ایک نمونہ اور اس کا جواب

[illegible]

مطابق اس عبارت کے کیجئے اور اپنے مدعا کو بھی صادق کیجئے اور انصاف سے دیکھئے اگر ان سا تجربہ مطابق عبارت مذکورہ سے پھر کچھ ہاتھ نہیں کر دیکھئے کہ از دست یا تحقیق واللہ ھو الموفق

قولہ [illegible]

[illegible]

امیر معاویہ جناب امیرؑ کی خلافت کو کیوں تسلیم نہ کرتے تھے اور ان کے نزدیک کون سا امر شرط انعقاد خلافت تھا

[illegible]

[illegible]

خود وصول سے بھی ذکر کی تائید و تشدید کی انہیں ... [illegible] ... کے متعدد ... [illegible]
پھر کچھ ... سے بھی کبھی اپنے حق کا ... [illegible] ... سے بیعت بھی کر چکے ... [illegible]
فرما سے تقریب ... [illegible] ... جب ... [illegible]
قریب ... [illegible] ... ان کے ... بیعت کی تو معاویہ ... [illegible]
... [illegible] ... ہو سکتی ... [illegible]
... [illegible] ... خلافت ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... دعویٰ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... خلافت جناب امیر ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... جناب امیر ... [illegible]
... [illegible] ... حکومت خلافت ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

قول ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

... نے حریر بن عبد اللہ بجلی سے ایک طویل روایت کے ضمن میں روایت کی ہے ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
المسجد ... [illegible]
... [illegible] ... کے جواب ... [illegible]
... [illegible] ... سے ... [illegible] ... خود جھوٹی تھی ... جواب نہ
دے سکا ... [illegible]
موقع ... ہے

امیر معاویہ نے جناب امیر کے خط کا ایسا جواب دیا کہ اگر اہلسنت کیو فیق نہ دیکھا جائے تو پھر جناب امیر کیطرف سے کچھ جواب نہیں ہو سکتا

اقول ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

یہ ممکن ہے کہ سادہ سمجھے سے ایہام اس طرف ہے کہ یہ تقریر قابلِ جواب ہی نہیں کیونکہ پہلے آپ
اپنے آپ کو اہل اور صالح خلافت تو ثابت کریں۔ باقی رہا یہ فرمانا کہ [illegible] مجبوری الزامی حجت ہی ہیں جو
ممکن ہے [illegible] اور قسم کا جواب تو ہر شخص اپنی عقل کے موافق دے سکتا ہے۔ حضرت کی [illegible]
[illegible] سے حضرت کو یہ بھی اب تک معلوم نہیں کہ [illegible] سے کون سی دلیل زیادہ قوی اور
معتبر ہوتی ہے حضرت میر صاحب الزامی دلیل کے واسطے یہ [illegible] نہیں ہے کہ باعتبار واقع اور نفس
الامر کے بھی صحیح ہو [illegible] کی حجت ہوتی ہے تو صرف [illegible] مسلمات خصم ہو [illegible]
[illegible]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر اعتراض کا جواب

[illegible]

[illegible] کے نزدیک ان کی قدر و منزلت [illegible] بس اکابر دو گروہ [illegible]
اثر نہ۔ تو گویا آپ نے [illegible]
[illegible]

لے گا میرے ایام بھلے آئیں گے جب
بن بلائے میرے گھر آپ چلے آئیں گے

مجیب لبیب نے خطائنا بالیقین القوم الذین الخ کو تحقیق تسلیم فرماکر مذہب تشیع کو باطل کردیا

جواب جناب مجیب فرماتے ہیں گو یہ کلام بطور الزام ہوئے ہے لیکن [illegible] عین صدق اور محض حق ہے اور [illegible] وہ تحقیق ہی کہتے ہیں [illegible] واقع اور نفس امر کے عین صدق اور محض حق ہو [illegible] کلام باعتبار واقع کے عین صدق و محض حق ہے [illegible] تو [illegible] ہے [illegible] مستنبط ہوتا [illegible] بالیقین [illegible] ابوبکر و عمر و عثمان [illegible] ہے [illegible] کا گری ہوگو وکل میں [illegible] مجیب لبیب [illegible] صدق و محض حق [illegible] کیونکہ جب [illegible] مذہب [illegible] مؤید [illegible]

[illegible]

[illegible] ابوبکر و عمر و عثمان [illegible]

[illegible] المهاجرين والانصار [illegible] اهل العراق [illegible]

[illegible]

[illegible] تحقیق ہو [illegible] لیکن [illegible] صدق [illegible] محض حق [illegible] حقیقت [illegible] باطل [illegible]

اس کے بعد حضرت کی خلافت کی حجت ثابت ہوئی [illegible] پر بڑے فاضل [illegible]
خلافت [illegible] ثابت ہے کیونکہ خلیفہ اول کی بیعت [illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible] بیعت [illegible]
[illegible] بیعت [illegible]
[illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible] خلافت [illegible] اپنی خوشی [illegible]
خلافت [illegible]
[illegible] بیعت [illegible]

[illegible]

...تو تمدد کو ... [illegible]

[illegible]

فقط صرف حضرت مجیب کی مذکورہ ... [illegible] ... کے دعوی ...

کی ... [illegible]

[illegible]

کیا تجرد ... سے معرفت تجلیات کی شرط ہے یا نہیں

[illegible]

شیعہ کی کج فہمی

[illegible]

مختص اور ظاہر ہے کہ رسول کے زمانہ میں جن لوگوں نے بعد ایمان لانے کے دار الکفر کو چھوڑا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] کیا قرآن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت [illegible] جو وانقیاد خاص تھی تو اس اعتبار سے وہ لوگ مہاجرین تھے اور اسی سے خداوند تعالیٰ نے جابجا ان کو مہاجرین کے نام سے ذکر کیے معترف [illegible] کا مہاجر ہو [illegible] مختص ہوگیا تو پھر اس کے لیے کسی حالت [illegible] میں [illegible] لوگ جو اس کے [illegible] ہجرت کریں گے [illegible] معرفت حزو ہوگی ولیکن اگر [illegible] سے دیکھا جائے [illegible] معرفت [illegible] کی تعریف ہجرت سے بالکل جدا ہے [illegible] سے [illegible] گزشتہ [illegible] کی کچھ [illegible] ہجرت [illegible]

ابو حنیفہ [illegible] تخصیص [illegible] اہل سنت [illegible] تعیین کی [illegible] جائیے [illegible] علیحدہ [illegible] کو شخص [illegible]

[illegible]

[illegible] ضعفہ [illegible]

[illegible] کو بھی ملاحظہ فرمائیے [illegible] کو بھی دیکھئے

قولہ جناب امیر علیہ السلام [illegible] کلام [illegible] فرماتے تھے [illegible]

[illegible] ہے

اقول [illegible] کے ثبوت میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible] کافی [illegible] ہے

قولہ [illegible]

[illegible]

حسب اتفاق مجیب جناب امیرؑ کا کلام ظاہر میں خلفاء کے موافق ہونا

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا کہ کلام بظاہر خلفاء کے [illegible] کے موافق ہے [illegible]

[illegible] تو جب [illegible]

[illegible] کی حقیقت کے لئے [illegible]

[illegible] کافی ہوگا [illegible]

[illegible] کے مؤید ہونا اسی وقت ممکن ہے جب [illegible] دلیل تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible] تو بھی [illegible] صورت [illegible]

[illegible] کی حقیقت [illegible]

[illegible] بیان [illegible]

اہلسنت پر بعض اعتراض کا نمونہ اور اس کا جواب

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مشہور ہے

یقول العبد الفقیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ازاں ولیقوب قابوری وگاذرونی کے موقف سے جناب امیر کے کلام سے [illegible]
اقوال مستند میں متعلقات دین متین کے موقف سے صحیح معلوم کا کلام جناب امیر ہونا
بدلائل ثابت فرمائیں گے

نہج البلاغہ اہلسنت کے نزدیک معتبر نہیں ہو سکتی بلکہ حسب اعتراف ابن میثم رضی نے اس میں غلو و خبط فرمایا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المومنین [illegible] [illegible] تقی [illegible]

عمرت [illegible] مسعود [illegible] فرمایئے کہ [illegible] روایتوں سے دلیل لائے کہ جناب امیر

علیہ السلام و جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] کی امارت وخلافت جائز فرمائی اور عدالت

کی [illegible] بھی نہیں [illegible] جو آپ [illegible] فرماتے ہیں [illegible]

خود جناب نے [illegible] [illegible] اب عدالت کی [illegible] کافر [illegible] ہے [illegible]

[illegible] عصمت [illegible] قبول [illegible]

حسب ارشاد مجیب جو جواب ہم عدالت کی طرف سے دیتے ہیں

وہی عصمت کی طرف سے قبول کرکے مذہب شیعہ باطل کرینگے

اقول [illegible] [illegible]

[illegible] عصمت کی [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible] عصمت [illegible] قبول فرمائیں [illegible]

[illegible] عصمت [illegible] شیعہ [illegible] جواب

[illegible] اہل سنت کو شتر وعدالت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبول کرتے ہیں تو مصرع جواب [illegible] کہ شتر بعدالت اہل سنت کے نزدیک اس وقت کے ساتھ مخصوص

ہے جب کہ اہل حل وعقد باختیار خود [illegible] کسی شخص کو امیر بنا دیں اور اگر بصورت [illegible] اعتقاد [illegible]

کے [illegible] شتر وعدالت نہیں ہے بلکہ وہ امارت [illegible] منعقد [illegible]

عشرہ [illegible] ساتھ [illegible] جہاد [illegible]

[illegible] ثابت [illegible]

[illegible] شتر [illegible] عدالت [illegible] کے نزدیک [illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جب [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] حضرت مجیب کی طرف سے قبول کرتے ہیں [illegible]

[illegible] مجیب [illegible] شیعہ عصمت [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نے جب اس کا یہ قول لاحکم الا للہ سنا تو فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہے مگر اس سے باطل مراد لی گئی ہے خوارج
نے اس کے اصل معنی ہی نہیں سمجھے اور باطل معنی سمجھ کر گمان کیا ہے کہ ہم کو رئیس کی متابعت درکار
نہیں اس کے جواب میں فرمایا لا بد للناس الخ حق اس سے یہ ہے کہ چونکہ انسان مدنی بالطبع ہے اور
بدون مشارکت بنی نوع اس کے کام تمام نہیں ہوتے اور مشارکت و اجتماع بدون سیاست منجر بفتنہ و
افساد ہوتا ہے اور [illegible] کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے پس انسان کی جبلی بات ہے کہ بدون
رئیس و امیر کے خواہ نیک ہو خواہ بد زندگی بسر نہیں کر سکتے اور متعلق امارت سے ان کا انکار بدیہی کا
انکار ہے چنانچہ یہی سبب تھا کہ باوجود اس انکار زبانی کے عہد [illegible] امیر [illegible] کر لیا اور
[illegible] کا کار [illegible] چنانچہ [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

ارشاد جناب امیر لابد للناس من امیر بر او فاجر سے ابطال عصمت کی تقریر

اقول [illegible] بھی [illegible] اپنے [illegible] ہے کہ شیعہ کے
[illegible] عقل [illegible] کی شہادت [illegible] کی شہادت
سے [illegible] چونکہ آپ [illegible] کا اعتراف ہے کہ [illegible] مستغنی ہوسکے
کی بہت طعن فرمایا ہے [illegible] نقل روایات و نظریات [illegible] نہیں [illegible]
کو دیکھتے ہیں تو [illegible] مدنی معلوم ہوتی ہے اور چونکہ [illegible] سے ان کے
کام [illegible] مشارکت [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] سیاست [illegible] حاصل نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہے اس بناء پر چونکہ مرتبہ تشکیک کو بہت گنجائش ہے تو اس کی اعتبار سے یہ ممکن ہے کہ دنیا میں ہر دو قسم
امارت یعنی عادلہ و فاجرہ کی تشکیک ہو اور امارت عادلہ امارت فاجرہ سے اولیٰ و احق ہو چنانچہ عقل ہی
کے مستحسن کی بھی بداہت شہادت دیتی ہے جس کا کسی عاقل کو انکار نہیں اور اگر خاص عجب
[illegible] کسی [illegible] ہو کہ ما هو حق کے ہوتے [illegible] ضرورت [illegible]
ہے اور جب ضرورت [illegible] توضیح ہوئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس صورت میں یہ عبارت مخصوص
[illegible] ہو جائے گی کیونکہ یہ سمجھتے ہیں امارت مطلقہ خواہ عادل یا فاجرہ ضروری ہے یا غیر ضروری اگر
ضروری ہے تو [illegible] کی ضرورت سے انکار [illegible] اور اگر غیر ضروری ہے تو خطبہ میں مطلق
امارت [illegible] فاجرہ کو ضروری [illegible] ہو اور نیز اس کی ضرورت کا بھی اعتراف کر چکے ہیں
[illegible] دوسری [illegible] خصوص [illegible] حاصل ہو [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کو کسی تدبیر و حیلہ سے حاصل نہیں کر سکتے
[illegible] مملوک ہو [illegible] اس کے مستند ہیں [illegible] امارت
[illegible] فاجرہ کی ہے وقت میں بھی ضرورت
[illegible] وقت [illegible] امارت و سیاست کی کچھ ضرورت نہیں [illegible]
[illegible] لوگوں [illegible] امیر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو ضرور حاصل ہوں گی۔ غرض انسان کو باعتبار مدنی الطبع ہونے کے جب امیر نیک یا فاجر سے چارہ نہیں تو جناب امیر کا یہ ارشاد اگرچہ تعیش انسان کے بیان میں ہو لیکن تاہم مستلزم حکم تشریعی کو ہوگا لاقتضاء اس امر کی جو بدیہۃً عقل انسان کو لازم و حتم ہے مخالف عقل نہ ہوگی چنانچہ ثقل اور تجربہ ایسا ہی ہے کہ شریعت اس کے خلاف واقع نہیں ہوئی بلکہ جو بحار روایت سے اس کی تائید و تقویت ثابت ہوتی ہے اس وقت صرف ایک ہی روایت پر کفایت کرتا ہوں ابن بابویہ قمی نے خصال میں روایت کی ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلثۃ یدخلهم اللہ الجنۃ بغیر حساب وثلثۃ یدخلهم النار بغیر حساب فاما الذین یدخلهم الجنۃ بغیر حساب فامام عادل وتاجر صدوق وشیخ افنی عمرہ فی طاعۃ اللہ عزوجل واما الثلثۃ الذین یدخلهم اللہ النار بغیر حساب فامام جائر وتاجر کذوب وشیخ زان۔

امام ابو عبد اللہ سے مروی ہے فرمایا تین شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بے حساب جنت میں داخل کرے گا اور تین ہیں جن کو دوزخ میں بے حساب داخل کرے گا جن کو جنت میں بے حساب داخل کرے گا ایک بادشاہ عادل اور سچا سوداگر اور ایسا بوڑھا جس نے اپنی عمر اللہ کی اطاعت میں فنا کر دی ہو اور جن تینوں کو بے حساب دوزخ میں داخل کرے گا وہ ظالم بادشاہ اور جھوٹا سوداگر اور بڈھا زانی ہے

اس روایت سے صاف واضح ہے کہ اس میں جزاء و سزا کو عدل و جور کے ساتھ جو صرف امامت کے نفس خصوصیات وغیرہ میں پیش آتے ہیں منوط و مربوط فرمایا ہے اور اصل بنا و عنا یعنی انعقاد امامت جائرہ کی نسبت کچھ نہیں فرمایا اور جب خلافت کی نسبت عدم انعقاد بیان فرماتے اور لوگوں کو ہدایت کرتے کہ [illegible] امام جائر پر خروج کریں جب یہ نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ امامت جائرہ بھی گو حقیقی ضرورۃ منعقد تو ہو گئی اب اس کے معاملہ سے جو اشکال ہیں وہ امام جائر سے صادر ہوں اس کو تخفیف و ترہیب ضروری ہوئی علاوہ ازیں یہ جو حضرات شیعہ کی عادت ہے کہ جہاں کہیں لفظ امام کا اپنے مذہب کے خلاف دیکھا اس کے معنی لغوی لیتے ہیں [illegible] ہو گئے اس حدیث سے وہ بھی باطل ہو گیا [illegible] لفظ امام عادل کا مصداق [illegible] اصطلاح شرعی میں حقیقۃً شرعیہ ہے [illegible] حقیقت سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

انتظام و اجتماع و دفع فساد جیسے اس سے مشہور ہے اس سے بھی خصوصاً باوجود اس کے حضرت امیر نے کافر نہیں فرمایا کیونکہ کافر کی امامت کسی طرح صحیح نہیں ہے

ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا — اور اللہ ہرگز نہیں کرے گا کافروں کے لئے ایمان والوں پر راہ

ارشاد ہے اور مومن کی امامت گو فاجر ہو ضرورۃً منعقد ہو جاتی ہے اور یہی مذہب اہل سنت کا ہے جو موافق ارشاد جناب امیر کے ہے بخلاف مذہب شیعہ کے کہ ان کے نزدیک کسی مومن کی امامت [illegible] قرشی ہاشمی حسنی حسینی ہو اس کی امامت علاوہ اثنا عشریہ کے ہرگز صحیح نہیں اور [illegible] ضرورت کے وقت میں بھی منعقد نہیں ہو سکتی سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے کوئی شخص [illegible] اور اس کے ساتھ ہو کر جہاد و حرب [illegible] اس کے جہاد سے حاصل ہوں وہ حلال ہیں [illegible] وغیرہ کی بابت علمائے شیعہ [illegible] متوحش ہیں بہرحال اس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہ مذہب حضرت کے ارشاد کے صریح منافی [illegible] ہے اور جناب امیر کے ارشاد سے [illegible] صحیح طور پر ثابت ہے [illegible]

قولہ: [illegible] جناب امیر کا [illegible] ہے کہ انسان کو [illegible] اس کے معنی [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] جناب امیر تعیش انسان کے بیان میں ہے [illegible]

امام خلیفہ معصوم نہیں ہوتا

قولہ: [illegible] جناب امیر کے اس کلام سے [illegible] امامت [illegible] ثابت ہوئی [illegible] عدم عصمت [illegible] تو آپ کو [illegible] امام معصوم [illegible] معصوم [illegible] منعقد [illegible] [illegible]

جو سلاطین و خلفا گزرے ہیں جن کا اب تک عدل ضرب المثل ہے مثل کسریٰ نوشیروان و حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہ سب بر خلاف مذہب امامیہ [illegible] ہوں گے اور اگر ایک جگہ معنی اصطلاحی اور دوسری جگہ معنی لغوی [illegible] تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ [illegible] حقیقت ہو غیر مسلم ہے علاوہ ازیں [illegible]

[illegible]

امام کے معصوم ہونے کے لغو عقیدہ کے سلسلہ میں شیعہ کا اپنے جال میں خود پھنسنا

[illegible]

نماز و روزہ کا فرض ہونا [illegible] علاوہ ازیں چونکہ دلائل و بینات [illegible] حسب اصول امامیہ ثابت کر دیا تو اب [illegible] فاضل مجیب نے عدم انعقاد بیعت [illegible] اگر امامت جائزہ منعقد ہوتی تو امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

سے صاف جواب کا منشا ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے دین اس خلافت میں جور ہوا اور ان کی حق تلفی ہوئی تو اس وقت منتشر کروں گا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ جناب امیر کے اس ارشاد سے مذہب تشیع پر کیسی کچھ آفت و بلا نازل ہوئی کیونکہ ظاہر ہے کہ جناب امیر نے اخیر زمانۂ خلافت تک [illegible] میں منافرت اور منازعت نہیں فرمایا اور کچھ چون و چرا نہیں کی اور پہلی دونوں خلافتوں میں تو اذیت کا بھی نام نہیں لیا اور ہمیشہ سر تسلیم خم کئے اور بیعت کچھ عجز اور بیچارگی اور تقیہ کی وجہ سے نہ تھی کیونکہ اگر عجز اور بیچارگی کی وجہ سے ہوتی تو مصلحت امور المسلمین [illegible] بالکل مہمل ہو جاتے گا بلکہ یہ سکوت و تسلیم حقیت خلافت کی وجہ سے تھا اور اس وجہ سے تھا کہ خدا و رسول کی طرف سے حکم سکوت و تسلیم تھا چنانچہ ناقل [illegible] نے [illegible] شرح میں دوسری جگہ لکھا ہے [illegible] امر الخلافة [illegible] پھر اگر ان خلفاء میں کی طرح جور ہوتا تو ضرور جناب امیر منافرت فرماتے کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تک خاموش رہے جب تک کسی پر جور نہ ہو تو جناب امیر کی تسلیم و عدم منافرت کی وجہ سے ثابت ہوا کہ یہ خلفاء منصف تھے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہو چکا کہ وہ روایات منقولہ [illegible] جو ظلمات کے ہاتھوں اہلبیت پر [illegible] مقبول نہیں رہ [illegible] جناب امیر کے کذب و زور افترا و بہتان ہیں [illegible] شرح [illegible] سے صاف حضرات عثمان ؓ نقل کرتے ہیں

[illegible]

بالغرب [illegible] — نہیں [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] — [illegible] مسلمانوں کے قتل [illegible]

[illegible] — ہوئی [illegible]

اب [illegible] کہ [illegible] حضرت امیر کی [illegible] خلافت [illegible] حضرت [illegible] منافرت [illegible] اور جب آپ نے [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

اب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

علی ذٰلک اس بحث کی تفصیل میں ہم کو اور بھی گنجائش ہے اور مضامین ذہن میں ہیں لیکن خوف تطویل اجازت نہیں دیتی اگر موقع ہوا تو ان شاء اللہ تعالیٰ کسی موقع پر عرض کریں گے یار باقی وصحبت باقی۔

قولہ: جناب میر علیہ السلام کے اس قول کی شان یہ ہے کہ امام مثل قوت اور قوت حلال سے ملی اور حرام سے اگرچہ شرع حرام کی اجازت نہیں دیتی مگر انسان کو قوت ضروری ہے اگرچہ وجہ حلال سے حاصل کرے شرع کی پابندی کی ہو اور اگر وجہ حرام سے ہو تو خلاف شرع ہے اسی طرح امام شرع کی عصمت وغیرہ شرط نہ چاہو اس پر شرعیہ وعقلیہ ثابت ہیں اگر ایسے امام کی اطاعت کریں اور اس کو امام مانیں تو شرع کی پابندی کی ہو ورنہ چونکہ حاکم سے چارہ نہیں کسی نہ کسی کو ضرور حاکم و امیر کریں گے جیسا کہ خوارج لعنہم اللہ نے باوجود انکار زبانی آخر کو حاکم کیا۔

امامت فاجرہ حسب اعتراف مجیب بمنزلہ قوت کی ضروری ہے

اقول: اس موقع پر ہمارے فاضل مجیب نے مثال قوت کی تحریر فرمائی اور قوت کو مقیس علیہ قرار دیا یہ بعینہ ہمارے مدعا کی موید ہے اور فاضل مجیب اس کی نقل میں مصداق مثال مشہور کا صاحب عقل حتفہ بظلفہ کے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امام مطلق کا ضروری ہونا جناب میر کی شہادت اور جناب مجیب کے اعتراف سے ثابت ہو چکا ہے کہ لوگوں کے واسطے امام ضرور ہے نیک ہو گو کہ نیک میسر نہ ہوسکے تو فاجر ہی ضرور ہے کیونکہ امام ناگزیر ہے اور جب اس کا ناگزیر ہونا ثابت ہوا تو اجماع اور ضرورت کے وقت میں اس کا اعتقاد بطور رخصت بلکہ حسب روایات امامیہ اس کی رخصت اور اس کا جواز اعتقاد بطور وجوب و عزیمت کے ہوگا کیونکہ مقیس علیہ اس کا قوت ہے کہ لابد منہا ہے قوت حلال کی اگر انسان کو قوت حلال سے میسر نہ ہو اور مضطر ہو قوت حرام کی طرف تو بشہادت نص صریح قرآنی جو حسب حکم کلام مجید میں ارشاد ہے تناول حرام اس کے لئے رخصت ہو گیا چنانچہ ارشاد ہے

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ — پھر جو شخص مضطر ہو [illegible] تو اس پر گناہ نہیں

فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور رحیم — پھر جو شخص اضطرار بھوک میں [illegible] تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

پس حسب تقسیم روایت مستفیض [illegible] سے کہ حرام کو قوت حلال سے اور [illegible]

اس نے حرام سمجھ کر ترک کیا اور مر گیا تو کافر مرا کیونکہ حق تعالیٰ نے جس چیز کو اس کے حق میں حلال فرمایا تھا اس کو اس نے حرام سمجھا تفسیر صافی میں تحت تفسیر قول تعالیٰ فمن اضطر جو روایت لکھی ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں

فی الفقیہ عن الصادق من اضطر الی المیتۃ والدم ولحم الخنزیر فلم یاکل شیئا من ذلک حتی یموت فہو کافر — فقیہ میں امام صادق سے مروی ہے جو مردار اور خون اور خنزیر کے گوشت کی طرف مضطر ہو اور اس میں سے کچھ نہ کھائے یہاں تک کہ مر جائے وہ کافر ہے۔

جب ہر ایک حکم جو مقیس علیہ پر موجود ہے مقیس یعنی امامت میں جاری کرتے ہیں تو یہ حاصل ہوتا ہے

وکذلک من اضطر الی نصرۃ امام فاجر فلم ینصرہ حتی مات فہو کافر — اسی طرح جو امامت فاجرہ کی نصرت کا مضطر ہو اور اس کو تجویز نہ کرے اور اعتقاد نہ کرے یہاں تک کہ مر جائے وہ کافر ہے

یعنی اگر کوئی شخص امامت فاجرہ کی طرف مضطر ہوا اور اس کو حرام سمجھ کر اس پر یقین واعتقاد نہ ہو اور یہاں تک کہ مر جاوے تو وہ شخص کافر ہے کیونکہ جس چیز کو خداوند تعالیٰ نے اس کے لئے حلال فرمایا اس کو اس نے حرام سمجھا اور بمقابلہ حکم خداوندی اپنی عقل کو دخل دیا پس جب اس سے صاف ثابت ہوا کہ ضرورت و اضطرار کے وقت میں شریعت مثل قوت حرام کے رخصت و اجازت دیتی ہے بلکہ فرض فرمائی ہے اور اس کے ترک و انکار کو کفر کہتی ہے تو اس سے جناب مجیب کی صورت میں قوت حرام سے کیا تو یہی امامت شرعیہ کیا اور اگر معنوں کے اعتقاد و تلاش میں رہا اور اس [illegible] ترک کیا تو اس نے مخالفت شریعت کی اور کافر ہوا [illegible] حکم امامت و نسبت کل کے اگر وجہ ہے تو امامت کے اضطرار کی صورت میں [illegible] پھر جناب مجیب کا یہ ارشاد کہ اگرچہ حرام سے ہو تو خلاف شرع ہے [illegible] اپنے مذہب کی کچھ خبر نہیں ہے [illegible] تو شاید آپ نے اپنے مذہب کے بہوت میں [illegible] کہ سب [illegible] منقلب ہو گئی [illegible]

قال فاضل المجیب [illegible]

[illegible]

شیعہ غریب تو نہج البلاغہ بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے

[illegible]

ارث کے سلسلہ میں سیدنا علی کے قول کا صحیح مطلب

[illegible]

[illegible] خصوص جناب [illegible] قدر ثبوت

[illegible] منقولات [illegible]

[illegible] شبہات

[illegible]

قولہ: [illegible]

[illegible]

[illegible] جواب [illegible]

اقول: [illegible]

[illegible]

قولہ: [illegible]

[illegible]

[illegible] معصوم ہو سکتے ہیں [illegible] آپ کے علاوہ [illegible]

[illegible] جواب کے [illegible]

بالہوس کا مصداق [illegible] جواب [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] دوسرے حضرات کے جواب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] معصوم ہونا ہے کہ آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بحث اثبات خلافت خلفاء رضی اللہ عنہم

قولہ: [illegible]

اقول: [illegible]

[illegible]

اگرچہ حقیقت نزول روایت مخصوص بالعشرہ ہو لیکن حسب قاعدہ

العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ۔ لفظ کے عموم کا ہی اعتبار ہے سبب کے خاص ہونے کا

تمام صحابہ کو شامل ہے [illegible]

[illegible]

جناب امیر و خلفاء رضی اللہ عنہم کے باہم اتحاد و محبت کا ثبوت

اب سنیے کہ ہم ان معاملات فیما بین جناب امیر و خلفاء ثلثہ کو دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں تو ان

معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] گئے ہیں کہ یہ حضرات باہم یک جان و دل و شیر و شکر

تھے نہایت محبت و الفت [illegible] تعظیم رکھتے تھے اور ہمیشہ [illegible]

[illegible]

حضرات شیخین اور حضرت علی کی باہمی محبت کا منہ بولتا ثبوت

[illegible]

[illegible]

شیعہ کی روایت کی روشنی میں ان سے ایک سوال

[illegible]

کانو یبکون الیہ و سہار و لیلۃ ... [illegible]

[illegible]

تنکب لا تکن للمسلمین کانفۃ دون اقصیٰ بلادھم ولیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث الیھم رجلا محربا واحفز معہ اھل البلاء والنصیحۃ فان اظھرک اللہ فذاک ما تحب وان تکن الاخری کنت ردءا للناس ومثابۃ للمسلمین۔ انتہی

بس اس تقریر کے الفاظ سے غور کرنا چاہیے اور اس سے اندازہ کرنا چاہیے کہ [illegible] نفیع تھا اور جناب امیر جناب فاروق کو کیسا [illegible] ارشاد فرماتے [illegible] اور آپ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ اگر حضرت فاروق شہید ہو گئے تو [illegible] فوج [illegible] نہیں ہوگا اسی طرح جب حضرت فاروق نے خود نفس نفیس [illegible] سے [illegible] جناب امیر [illegible] نقل کرتا ہوں

[illegible]

ان الاعاجم ان ینظروا الیک غدا یقولوا ھذا اصل العرب فاذا اقتطعتموہ استرحتم فیکون ذلک اشد لکلبھم علیک وطمعھم فیک فاما ما ذکرت من مسیر القوم الی قتال المسلمین فان اللہ سبحانہ ھو اکرہ لمسیرھم منک وھو اقدر علی تغییر ما یکرہ واما ما ذکرت من عددھم فانا لم نکن نقاتل فیما مضی بالکثرۃ وانما کنا نقاتل بالنصر والمعونۃ

[illegible]

آیت غلبہ دین

[illegible]

[illegible]

آیت تمکین فی الارض

[illegible]

[illegible] موقع پر [illegible] حضرت علی [illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible] فرمایا صاحب [illegible] بینات [illegible] فرماتے ہیں [illegible]
مناقب [illegible] روایت کی [illegible]
[illegible]
[illegible] نقل کرتے ہیں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت علی [illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible] شیخین [illegible]
[illegible]
[illegible] نبوت کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نقل کیے ہیں

حضرات شیخین کی فضیلت

[illegible]

[illegible] فاستشہد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دیکھنا چاہیے کہ شیخین کا مرتبہ کس قدر عظیم و جلیل ہے [illegible]
بشارت [illegible] کا بیان [illegible]
[illegible] تشبیہ حاصل ہو [illegible] فضیلت [illegible] شیخین [illegible]
اوصاف و کمالات [illegible]
سے قیاس کریں [illegible] نبوت کے ساتھ [illegible]
[illegible] کمالات نبوت کے [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
میں شیخین [illegible] حضرت علی [illegible] علیہ وسلم [illegible] شیخین سے
[illegible]
حاصل تھا [illegible] ارشاد

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

دلیل اول اثبات [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ ہوا اطلاق اسم نبوت سو یہ ایک لفظی امر ہے کہ جو راجع الی الاصطلاح ہے ورنہ لغۃً یہ اطلاق بھی صحیح ہے اور لفظ امام تو قطعاً عام ہے جس کا اطلاق لسان شریعت میں انبیاء پر بھی کیا گیا ہے اور دوسری نزول وحی کا جو حسب ادعا حضرت شیعہ ثالث انبیاء کے ساتھ مختص ہے ائمہ میں نہیں پایا جاتا ہے سو یہ لیکن حضرت شیعہ ثالث کا یہ زعم باطل ہے کیونکہ ائمہ کو مخصوصاً جناب امیر کو آخر محدث فرماتے ہی ہیں اور محدث حسب تصریح محمد بن یعقوب الکلینی اسی کا نام ہے کہ نزول فرشتہ کا ہو اور اس کی آواز سنے لیکن اس کے جثہ کو نہ دیکھے پس اگر اس کا نام وحی نہیں ہے تو یہ امر بھی راجع الی اصطلاح ہے اور نزاع لفظی۔ غرض ہر حیثیت یہ دو وصف ایسے ہیں کہ جن میں انبیاء سوائے ائمہ کے منفرد ہیں اور جب اتحاد و اشتراک فی الاوصاف ثابت ہو تو ہم کہتے ہیں کہ منجملہ اوصاف نبی کے ایک یہ بھی وصف ہے کہ انبیاء کے ساتھ عادت اللہ جاری ہے کہ نبی کے مقابلہ میں متنبی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہرگز اپنے دعوے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے بمقابلہ معجزات نبوی کے اس کے سب مستدرجات منقلب و منعکس ہو جاتے ہیں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہمیشہ ناکام و مخذول اور مقہور ہوتا ہے اور ہرگز فروغ نہیں پاسکتا حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک کوئی نظیر ایسی نہیں ملے گی کہ کسی شخص نے بمقابلہ کسی نبی کے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو اور وہ اپنے دعوے میں کامیاب ہوا ہو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سجاح وغیرہ کے قصص و حکایات تواریخ کے واقفوں پر مخفی نہیں اور کیونکر ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ بمقابلہ اپنے نبی مرسل کے جھوٹے مدعی کو غالب اور کامیاب کرے اگر ایسا ہو تو محض تلبیس ہے خداوند تعالیٰ شانہ سورۂ مومن میں ارشاد فرماتا ہے۔

وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک	اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو پڑے گا اس پر اس کا جھوٹ
صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم	اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑے گا کوئی وعدہ جو وہ کرتا
ان اللہ لا یہدی من ہو مسرف کذاب	ہے بے شک اللہ نہیں راہ دکھاتا اس کو جو ہو بے لگام جھوٹا

جس کا حاصل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ جھوٹے مسرف کی رہنمائی بینات اور معجزات کی طرف نہیں کرتا اگر نبوت کا جھوٹا دعوے کرے کامیاب ہو جاتا تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کا دعویٰ کذب نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر یہ دعوے کذب ہوتا تو یہ معجزات اس کے لئے اور بینات ظاہر نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ ان پر قدرت نہ دیتا حسب تفسیر حقانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قل احتججتم [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

بینات کی وجہ سے ہر ایک مذکر اور ان معجزات سے معلوم ہوتا ہے ۔ الا البینات [illegible] ومستدل المعجزات

اور جب نبوت اس وصف کے ساتھ متصف ہے اور نبی کے ساتھ عادت اللہ جاری ہے کہ متنبی ہمیشہ مخذول ہوتا ہے تو چونکہ امامت بھی جمیع اوصاف عمدہ میں نبوت کے ساتھ متحد ہے اور مقاصد میں اس کی مشارکہ ہے تو امامت بھی لامحالہ اس صفت کے ساتھ متصف ہوگی اور امام کے ساتھ بھی یہی عادت اللہ جاری ہوگی کہ اگر کوئی شخص نیابت رسول اور امامت کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ ہرگز اپنے دعوے میں کامیاب نہ ہوگا اور مخذول و مقہور ہوگا اگر ایسا نہ ہو تو قطع نظر ان مفاسد بے شمار اور قبائح غیر متناہی کے جو اس تلبیس سے لازم آتی ہیں اشتراک فی الاوصاف اور اتحاد فی الخواص جو نبوت کے ساتھ ہے وہ فوت ہو جائے گا ضرور ہوا کہ امامت کے لئے بھی یہ وصف لازم ہو اور امام میں بھی یہ خاصہ پایا جاوے بعد اس کے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں جو حسب اس قاعدہ کے تامل کی نظر سے دیکھتے ہیں بعد اس امر کے کہ ہم فرقہ حسب مزعوم شیعہ تسلیم کرتے ہیں کہ بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا فصل امام برحق اور خلیفہ راشد جناب امیر تھے تو بداہۃً یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ حسب قاعدہ اگر جناب امیر بلا فصل نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امام برحق اور خلیفہ راشد ہوں تو جو لوگ بالمقابل کہ تا وعدہ اثنا عشر خلافت کے دعوے دار ہوں وہ مخذول و مقہور ہوں اور ان کی خلافت ہرگز مسلم نہ رہتی بلکہ ان کا انجام خواری و خرابی و تباہی و بربادی ہوتی لیکن جب ہم واقعات میں نظر کرتے ہیں تو معاملہ بالعکس پاتے ہیں اور قضیہ منقلب دیکھتے ہیں اور دیکھتے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ وعلی آلہ افضل التحیات والتسلیمات جناب امیر کے سامنے اور آپ کی موجودگی میں تین شخص یکے بعد دیگرے مدعی خلافت ہوئے اور امامت کا دعوے کیا اول ان میں سے ابوبکر صدیق ہیں دوسرے عمر بن الخطاب تیسرے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم پس دو حال سے خالی نہیں کہ یہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کاذب تھے یا صادق اگر کاذب تھے تو واجب تھا کہ وہ اپنے دعوے میں کامیاب نہ ہوتے بلکہ مخذول ہوتے لیکن ہم ہوش و روشن دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے دعوے امامت میں ایسے کامیاب ہوئے کہ امام برحق سے بھی زیادہ بڑھ گئے اور بخوبی ہے اپنے اس دعوے کی تصدیق [illegible] ترقی کرتے ہی [illegible] دکھائی کہ اپنے دعوے [illegible] کردیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ قدرت دی کہ وہ بجائے دنیاوی ترقیات اسلام میں اپنے [illegible] کا جو مدعی ہو [illegible] اس کی [illegible] کہ [illegible] دو شقیں اور دو [illegible] ہیں ایک جہت دینی ترقیات اور دوسری جہت دنیاوی ترقیات ترقیات جہت دینی تو اس صورت سے ہے کہ

مثلاً شریعت کا شیوع و رواج ہو، حدود و قصاص جاری ہوں، عالم میں کتاب اللہ کا درس ہو
کفر و کفار سرنگوں ہوں، اور کلمۃ اللہ ہی العلیا صادق آوے، شعائر اسلام کا زور و شور ہو اور [illegible]
اور ترقیات جہت دنیاویہ کی یہ صورت ہے کہ کثرت مال و دولت کی اہل اسلام میں کثرت ہو اور فتوحات
ہو کر [illegible] اہل اسلام ہوں سلاطین با جبروت اسلام ہوں قری و امصار و ولایات اور تخت ہائے
جہانگیرات اہل اسلام کے تحت تصرف و تصرف میں ہوں وغیرہ وغیرہ اب ہم دونوں اسلامی حالتوں کی ترقی
کو جو زمانہ خلفاء ثلٰثہ میں ہوئی نظر تحقیق سے دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کی دونوں
حالتوں کی ترقی زمانہ خلفاء ثلٰثہ میں اوج کمال پر پہنچ گئی تھی پھر جب ہم دعویٰ خلافت کے سب
وجوہ خلافت میں غور کرتے ہیں تو تین طرح سے پاتے ہیں اول تو یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان خلفاء کے
ہاتھ سے گویا کار عالم میں شعائر اسلام کو پھیلایا اور دین اسلام [illegible] کے ذریعے تمام [illegible]
غالب کیا کثرت جہاد سے کفر و کفار سرنگوں ہوئے اور کلمۃ اللہ ہی العلیا کا صدق ان ہی خلفاء کے ہاتھ سے ہوا
[illegible] کسی کو میسر ہے [illegible] جو [illegible] اسلام [illegible] اور غلبہ خلفاء [illegible] شعائر اسلام کو
شیوع و رواج ہوا وہ خلفاء ثلٰثہ کی خلافتوں سے حاصل ہوا [illegible] بات
کی جگہ [illegible] اگرچہ یہ حضرات اپنے دعوے خلافت میں کاذب ہوتے تو کبھی [illegible]
خلیفہ [illegible] برحق کے اپنے دعوے میں کامیاب ہوتے اور حق تعالیٰ ان کو مقاصد خلافت کے حصول
پر [illegible] دیتا [illegible] اسلام کی [illegible] دنیاوی کی ترقی بھی خلفاء کے ذریعہ کمال کو پہنچ گئی اور خزائن
کسریٰ و قیصر جن کا وعدہ حصول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے کھودنے کے وقت
رحمت و بشارت کے ساتھ فرمایا تھا ان ہی خلفاء کی [illegible] اہل اسلام کے ہاتھ آئے بلکہ ہر چہار
طرف سے اموال لوٹ کر چلے آئے اور [illegible] کے منہ کھولے گئے اگرچہ صرف دنیاوی ترقی حقیقت کی
دلیل نہیں ہو سکتی لیکن چونکہ حصول وعدہ خداوندی کو متضمن ہے جو رسول کی زبانی ہو [illegible]
اسلام ترقی دنیاوی [illegible] ثبوت حقیت خلافت کی دلیل ہو سکتی ہے [illegible]
[illegible] ان خلفاء کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شان میں [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کا سبب [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جن کی شان میں ہے کہ اتبعوا السواد الاعظم
سوائے چند ہی شیعوں کے حقیقت خلافت خلفاء ثلٰثہ کے معتقد اور قائل رہے گو پس اس سے زیادہ
خداوند تعالیٰ کی طرف سے [illegible] قدرت ہو سکتی ہے [illegible] آفتاب سے
ظاہر ہو [illegible] کہ یہ حضرات خلفاء [illegible] دعویٰ خلافت میں ایسے صادق تھے کہ اس سے زیادہ کسی کو
حاصل نہیں [illegible] دعویٰ [illegible]
[illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] غاصب خلافت تھے [illegible] جناب [illegible]
[illegible] خلافت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible]
خلیفہ برحق ہوتے تو [illegible] اپنے دعوے میں کامیاب نہ ہوتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بالاتفاق [illegible]
[illegible] کے مقاصد کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خطاب کر کے ارشاد فرماتا ہے.

خلافت خلفاء رضی اللہ عنہم کے اثبات کی دوسری دلیل

آیت سورۂ نور سے

[illegible]

میں علامہ کمال الدین ابن میثم بحرانی ... اپنی شرح کبیر مسمی بمصباح السالکین میں اس خطبہ کی شرح میں جس کا عنوان یہ ہے ومن کلام له فی بیعة عثمان [illegible]

[illegible]

علی خمسة [illegible]

[illegible]

مضمون سابقہ ایک نئے انداز سے

[illegible]

کہ مولیین شیعہ نے تصریح فرمائی ہے کہ جو کلام کہ خطاب مشافہہ کے لئے موضوع ہے وہ حاضرین کے ساتھ ہی مختص ہوتی ہے

شیعہ کے شہید ثانی کیا کہتے ہیں؟

آپ کے علامہ شہید ثانی [illegible] میں [illegible] فرماتے ہیں

ما وضع لخطاب المشافهة نحو یا ایها الناس و یا ایها الذین [illegible] لا یعم بصیغته من تاخر عن زمن الخطاب و انما [illegible] حکمه لهم [illegible] و هو قول اصحابنا و اکثر اهل الخلاف	اور جو کلمہ خطاب مشافہہ کے لئے موضوع ہیں جیسے [illegible] [illegible]

اور ظاہر ہے کہ عبارت موضوع [illegible]

کہ خداوند تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ [illegible] خلیفہ بنائیں گے [illegible]

وعدہ میں [illegible] واقع ہو گا [illegible]

[illegible]

کیونکہ [illegible] ہوگی کیونکہ اگر حق تعالیٰ استخلاف پر بعض [illegible] تو یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ وقوع بھی ہو بلکہ جائز ہے کہ [illegible] اس پر عمل نہ کریں چنانچہ حسب مزعوم شیعہ [illegible] تو پھر ترتب ان ثمرات و نتائج کا کیونکر ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ثمرات و نتائج بھی داخل وعدہ ہیں [illegible] ثابت ہوا احتمال ثانی صحیح نہیں ہے

آیت تمکین سے بقول شیعہ مہدی مراد ہیں، اس کے جوابات

ثالثاً حق تعالیٰ نے اس موعود کو اس قسم کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو گزشتہ لوگوں میں ہو چکا اور وہ یہ ہے کہ پہلے لوگوں [illegible] استخلاف [illegible]

وعد الله الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم [illegible]	وعدہ دیا [illegible]

[illegible]

بلکہ وہ وہ خلافت و ریاست [illegible] امامت و سلطنت ہوسکے جو جبر سے قہر [illegible] دین و دنیا [illegible]
منظور کے لئے جو اور جس سے [illegible] پایا جاسکے اور اسی پر وجوہ چند دلالت
کرتی ہیں [illegible] جب حضرت شیعوں کے [illegible] شریعہ کو حسب روایت خود حضرت
امام مہدی کے [illegible] پر [illegible] فرمایا ہے چنانچہ [illegible] صاحب تفسیر [illegible] تفسیر
فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا وعدہ [illegible] کس زمانہ میں پورا ہوا

[illegible]

دونوں احتمالوں کو غلط جانتے ہیں اور تیسرے احتمال کو متعین دیکھتے ہیں اگرچہ ابطال احتمال اول کچھ زیادہ چنداں تجشم استدلال کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مفسرین و محدثین شیعہ نے اس کو بالم صدری قبول کر کے اور اس کے نزول کا مورد متعین کر کے خود اس احتمال کو باطل کر دیا لیکن چونکہ بعض شیعہ جب شکنجۂ انظار علماء اہلسنت میں گرفتار ہو کر میدان فہم تنگ دیکھتے ہیں تو ایسی پوچ احتمال اور دائی توجیہیں پیش کرنے لگتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ مختصراً اس احتمال کے ابطال کی طرف بھی اشارہ کیا جائے اور ضمناً و تبعاً اس کا ابطال بھی معرض اثبات میں لایا جاوے پس واضح ہو کہ ہر دو احتمالات کا بطلان ایسا واضح اور بدیہی ہے کہ اگر ذرا آیت میں تامل کیا جاوے تو ان کا بطلان بے تکلف فہم میں آسکتا ہے۔ احتمال اول کے ابطال کے لئے پس یہ ہی وجوہ کافی ہیں کہ اولاً حق تعالیٰ شانہ نے یہ وعدہ مومنین کے ساتھ فرمایا ہے۔ اگر مراد اس سے فتح مکہ ہوتا تو یہ وعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا اور بتبعاً مومنین بھی اس میں داخل ہوتے۔

انبیاء کے خواب کی حقیقت

ثانیاً یہ کہ خداوند تعالیٰ نے فتح مکہ کو بصورت رویا کے دکھلایا تھا اور چونکہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتی ہے تو اس لئے اس کا وقوع قطعی ہو گیا ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون۔ اور نیز اس کو فتح کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے وجعل من دون ذلک فتحا قریبا۔ اور اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ تو اس سے بشرہ و ذوق سیم صاف سمجھ میں آتا ہے کہ یہ وعدہ دوسرا ہے۔ ثالثاً کلی سبب ہے کہ اس آیت کا نزول بعد فتح مکہ کے ہو۔ رابعاً مسلمنا کہ نزول اس آیت کا قبل فتح مکہ کے ہے تاہم وعدہ الغیبیہ فتح مکہ پر حمل کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں وعدہ استخلاف کو الذین آمنوا وعملوا الصالحات کے ساتھ مقید کرنا اور تخصیص موعود لہم کی اہل ایمان و صلاح کے ساتھ کرنا بالکل لغو ہو گا۔ اور قصہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات کی برابر فضول ہوگی کیونکہ حسب تصریحات قرآن و احادیث یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعد فتح مکہ کے استخلاف جیسا کہ کاملین فی الایمان اور عاملین صالحات کو نصیب ہوا اس سے ضعفاء و منافقین کو بھی نصیب ہوا کہ جو عموماً خود بھی بڑے کفار تھے نعوذ باللہ من ذلک ہوا کہ سب مومنین اور عاملین صالحات تھے تو وہ جا بالاتفاق ہم بھی یہ ہی سمجھتے ہیں مگر ممکن نہیں کہ اس سے کا صدق فتح مکہ ہو سکے کیونکہ اس آیت میں بعد استخلاف

کی جو دو صفتیں ذکر فرمائی ہیں ان کا مصداق ہرگز فتح مکہ کا زمانہ نہیں ہو سکتا۔ اول ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے دین پسندیدہ کو تمکین اور رواج کرے گا اور دوسرے فرمایا کہ ان کے متعلق خوف کو امن سے بدل دے گا اور امن تام حاصل ہو جائے گا اور یہ دونوں امر فتح مکہ کے زمانہ میں حاصل نہیں ہوئے کیونکہ جب دو سلطنتیں عظیم کسریٰ و قیصر کی جو بالکل مخالف اسلام کے تھی پہلو بہ پہلو لگی ہوئی تھیں جن کی ظاہری قوت و شوکت اور عدد و عدد کے مقابلہ میں اہل اسلام کو کچھ نسبت نہ تھی تو ایسے دشمنوں کے محاصرہ میں جب تک وہ مغلوب نہ ہوں اور ان کی شوکت و عظمت ذوق کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ دین کو تمکین و استقرار حاصل ہو گیا اور خوف امن سے بدل کر امن تام حاصل ہو گیا بلکہ تمام عرب میں بھی اسلام شائع نہیں ہوا تھا بلکہ علی زعم حضرت کے اصحاب اکثر منافقین و کفار و فساق تھے تو ایسی حالت میں کیونکر تمکین دین اور امن تام حاصل ہو سکتا ہے تو اس سے بداہتہً معلوم ہوا کہ اس آیت کا مورد فتح مکہ نہیں ہو سکتا۔ شاید اس جگہ ہمارے فاضل مخاطب کو یہ شبہ واقع ہو کہ حق تعالیٰ شانہ فتح مکہ کے بیان میں بھی فرماتا ہے آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایام فتح مکہ میں امن حاصل ہو گیا اور خوف زائل ہو گیا تو اس صورت میں مصداق ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کا بھی واقعہ فتح مکہ ہو گا۔ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ یہ شبہ عدم تدبر اطراف و جوانب کلام اللہ کے ماقبل و مابعد میں غور کرنے سے ناشی ہوا ہے ورنہ فی الحقیقت اس میں اور اس میں فرق زمین و آسمان کا ہے کیونکہ آیت سورۂ فتح میں اس طرح واقع ہے۔ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون جس سے صاف واضح ہے کہ اس جگہ امن و عدم خوف دخول مسجد کی قید واقع ہو رہی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جو خوف تم کو دخول مسجد کے وقت کفار مکہ سے بسبب اپنے ضعف و قلت اور کفار کے شوکت و کثرت کے ہوتا تھا خوف تم کو دخول مسجد حرام کے وقت نہ ہو گا اور اس خوف سے تم امن والے ہو گے نہ یہ مراد ہے کہ تم کو اس وقت امن تام اور عدم خوف کامل حاصل ہو جائے گا یہ امر خلاف واقع کے اور عقل کے خلاف ہے جب تک دو سلطنتیں مخالف ذات قوت و شوکت برابر موجود ہیں ہرگز خوف زائل نہیں ہو سکتا اور امن تام حاصل نہیں ہو سکتا تو بقرینہ سیاق نظم قبل میں ادنیٰ تامل سے مفہوم ہو سکتا ہے کہ اس جگہ امن و عدم خوف سے یہی مراد ہے جو کفار مکہ سے حاصل ہوا اور آیت سورۂ نور میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔

لیستخلفنہم فی الارض و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم

ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا اس نظم کے سیاق سے بداہۃً واضح ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو جانشین فرمائے گا جس کے سبب سے تمہارا دین تمام ادیان پر غالب ہوگا اور تمہارے دین کو مستحکم و متمکن فرمائے گا اور جس قدر کفر و کفار کی شوکت ہے سب ٹوٹ جائے گی اور تم کو خوف کے بدلے امن مطلق ارزانی فرمائے گا جس کو تھوڑی سی بھی فہم ہو وہ اس نظم کے سیاق سے اور اطراف و جوانب میں تدبر کرنے سے سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ شانہ نے حصول امن اور زوال خوف کی نسبت ارشاد فرمایا ہے وہ امن تام اور خوف کامل ہے جو بعد زوال سلطنت کسریٰ و قیصر کے ہوگا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها پس معلوم ہوا کہ حصول امن اور زوال خوف دوسرا ہے اور امن اور عدم خوف دوسرا اس کو اس پر محمول نہیں کر سکتے تو اس موعود کا فقط مکہ پر حمل کرنا باطل ہوا اور احتمال ثانی کا بطلان بھی نظم کلام سے صاف واضح ہے کیونکہ اولاً حق تعالیٰ شانہ نے یہ وعدہ الذین آمنوا کے ساتھ فرمایا ہے جو حقیقۃً جمع ہے اور باعتبار معنی حقیقی جمع کے کم سے کم اس کے صدق کے لئے تین فرد کا ہونا ضروری ہے تاکہ معنی حقیقی جمع کے صادق آویں صاحب مواہب الرسول نے لکھا ہے

نحن و مثل مراتب صیغۃ الجمع ثلثۃ کل الوضع وفیہ التخفیف اتسان۔

وہ صیغہ جمع کے مراتب کا وضع میں اور بعض کہتے ہیں دو ہیں

بہرکیف تین مراتب صیغہ جمع کے لئے ایک فرد ہونے کا کوئی قائل نہیں پس اگر ایک فرد پر محمول کیا جاوے تو معنی مجازی پر محمول ہوگا اور حمل علی المجاز جب تک حمل علی الحقیقۃ متعذر نہ ہو جائز نہیں ہے اور یہاں کوئی قرینہ قائم نہیں ہے کہ معنی حقیقی سے صارف ہو جو صورت میں ایسا مستحق ہو تو اس کا حمل کرنا امام مہدی رضی اللہ عنہ پر جو ایک فرد ہیں جائز نہ ہوا ثانیاً یہ وعدہ حق تعالیٰ شانہ نے حاضرین عند نزول آیت کے ساتھ فرمایا چنانچہ ارشاد وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت بصیغہ خطاب منکم فرمایا ہے تو جس بعض ان لوگوں کے لئے جو موجود تھے اور دینی معاملات میں گردن اپنے رسول کا جانشین و خلیفہ بنائے گا تو یہ مذہب ظاہر ہوتا ہے اور یہ معاصر گزر چکے ہیں مانع نحو کما وضع نحاۃ المشافهۃ و جمع لصیغۃ من تخرجت من الخطاب الا دیں ہے وہ حاضرین عند نزول السورۃ نہیں ہیں اور ان کی خلافت کے حق پر کوئی دلیل دلالت کرتے تو یہ

آیت ان کی خلافت پر حسب قاعدہ محمول نہیں ہو سکتی ثالثاً خداوند کریم جل وعلا شانہ نے اس استخلاف کو اس استخلاف کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو انبیاء سابقین کے زمانہ میں سنت اللہ جاری تھی کہ بعد انبیاء کے ان کے خلفاء ان کے جانشین ہوتے تھے اور ان کی شریعت کی ترویج کرتے تھے اور امور باقی ماندہ نبوت حق تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر پوری فرماتا تھا اور ظاہر ہے کہ جب انبیاء سابقین کے جانشین ان کے بعد خلیفہ ہوتے تھے اور مہمات خلافت کو سرانجام فرماتے تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت آپ کے بعد گذرنے دو ہزار سال کے ہو تو قطع نظر اس سے کہ مستلزم نقصان مرتبہ رسالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت انبیاء سابقین ہے تشبیہ ناقص و ناتمام ہوگی کیونکہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب خلافت راشدہ متمکن نہ ہوئی اور آخر تک فساق و فجار کا غلبہ رہا حالانکہ انبیاء سابقین کے خلفاء ان کے بعد ہی متمکن کئے گئے تو اس سے بداہۃً مفہوم ہوتا ہے کہ آپ کی قوت نبوت اور مرتبہ رسالت بہ نسبت انبیاء گذشتہ کے کم ہے اگر وہ پانچ سال امام مہدی نے خلافت فرمائی اور یہ رسول کا جو افضل الرسل ہے تمام زمانہ امتداد نبوت میں محدودی چند سال کے واسطے ایک خلیفہ کو تمکین حاصل ہوئی ورنہ باقی تمام زمانہ تفرق و تشتت و کفر و فسق سے مملو رہا تو وہ استخلاف کیا وقعت رکھ سکتا ہے اور ان انبیاء کے کیونکر برابر ہو سکتا ہے کہ جن کے خلفاء و اوصیاء ان کے متابع پیدا ہوتے اور دو تین ہزار تجدید دین الٰہی کرتے رہے اور یہ تشبیہ کیونکر تشبیہ تام ہو سکتی ہے اور باقی امر جب ان کو تمکین ہی حاصل نہیں ہوئی اور ہمیشہ خائف و مختفی رہیں وہ خود بھی سے ساقط ہو گئی کیونکہ ان کا وجود و عدم برابر ہو گیا تو اس تشبیہ سے صاف بداہۃً ثابت ہو گیا کہ اس استخلاف سے استخلاف مہدی مراد نہیں ہے بلکہ وہ استخلاف مراد ہے جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متصلاً متحقق ہوا ہو اور خداوند تعالیٰ نے ان کو تمکین اور تمکن عطا فرمایا اور اس سے عالم میں دین شیوع پذیر ہوا اور وہ استخلاف بجز استخلاف خلفاء راشدین کے اور کوئی نہیں اور اس کے انحصار پر قریب یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو صافی میں اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے

آیت تمکین پر مزید بحث اور اس کے ثبوت میں شیعی کتب میں مندرج اقوال

وفی محو بیغ عن النبی علیہ السلام ... تفسیر مجمع البیان میں نبی علیہ السلام سے روایت ہے

قال زویت لی الارض فاریت مشارقها ومغاربها وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها

فرمایا مجھے کہ میرے لئے زمین سمیٹ دی گئی پس میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور عنقریب میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے سمیٹا گیا۔

آپ نے لوگوں کے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ سین استقبال قریب کا فائدہ دیتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب اسلام شائع ہونے والا ہے اور یہ تمام مشارق و مغارب زمین کے جو حضرت کو دکھلائے گئے ہیں وہ عنقریب مملکت اسلام میں داخل ہوں گے اور دوسری روایت جو صافی میں مروی ہے وہ بھی اسی کا گویا مصداق ہے۔

عن المقداد رضی اللہ عنہ انہ قال لا یبقی علی الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل اما الذین یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا واما الذین یذلہم فیدینون لہا۔

مقداد سے روایت کی ہے کہ فرمایا زمین پر کوئی گھر بھی ... باقی نہ رہے گا مگر اس میں حق تعالیٰ اسلام کو داخل کرے گا کسی عزیز کی عزت کے ساتھ یا کسی ذلیل کی خواری کے ساتھ یا ان کو عزت دے گا کہ ان کو اس کے اہل میں سے کرے گا یا ذلیل کرے گا کہ وہ اس کے مطیع ہو جائیں گے

غرض کہ اس تشبیہ سے اس آیت کا امام مہدی کی خلافت پر حمل کرنا صحیح نہ ہوا۔ بلکہ حق تعالیٰ شانہ اس آیت کے خاتمہ پر بعد بیان اس نعمت کے ارشاد فرماتا ہے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی بعد تمام اس نعمت کے جو لوگ اس کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہیں اور اس سے اشارہ اس طرف ہے کہ بعد حصول استخلاف بعض اہل ایمان و صلاح من الصحابۃ الحاضرین عند نزول الآیۃ جن کی تعداد حد جمع تک پہنچے گی اور تمکین و استقرار دین اور بعد تبدیل خوف بامن اس نعمت کا کفران واقع ہوگا تو حضرت حق تعالیٰ شانہ نے بطور تخویف اور بصورت تہدید کے ان لوگوں کے فسق کی خبر دی کہ جو مصدر اس کفران نعمت کے ہوں گے اور چونکہ خلافت مہدی میں اس طرح نہیں پایا جائے گا تو اس واسطے اس آیت کو خلافت مہدی پر محمول نہیں کر سکتے اور ظاہر ہے کہ کفران مجرد زمانہ خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جس طرح جناب رسالت مآب نے خبر دی تھی کہ اسلام مستحکم ہوگا پھر تمکین دین اور تبدیل خوف ہوگا پھر ان کے وقت کفران نعمت واقع ہوگا ... جو استخلاف ہو کر تمکین دین اور تبدیل خوف واقع ہوئی بعد ان کے کفران نعمت کا ... عثمان رضی اللہ عنہ سے واقع ہوا تو ... آیت کا مصداق نہیں ہو سکتی بلکہ خلافت خلفاء رضی اللہ عنہم ہے۔

حسب ارشاد جناب امیر وعدہ استخلاف کے پورا ہونے کا وقت خلفاء کا زمانہ خلافت ہے

خاکسار کو اس پر ان دلائل کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ یہ آیت سوائے خلافت خلفاء اربعہ کے کسی دوسری خلافت پر محمول نہیں کیونکہ جناب امیر نے خود اس کا فیصلہ فرما دیا اور اس کا تصفیہ کر دیا آپ نے فرمایا کہ اس وعدہ کا زمانہ وہی ہے جو خلافت خلفاء کا زمانہ ہے اور اس کے موعود لہم حضرت خلفاء رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ وہ مصداق تمام اوصاف مذکورہ فی الآیت کے ہیں اور خود جناب امیر نے اس کو تصریح بھی نہج البلاغۃ میں نقل فرمایا ہے چنانچہ بعینہ وہ خطبہ شرح نہج البلاغۃ سے نقل کرتے ہیں اور جو چند سطر شارح ابن میثم نے اپنی شرح میں اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے ہم نقل کریں گے خطبہ یہ ہے ومن کلام لہ وقد استشار عمر بن الخطاب فی الشخوص لقتال الفرس بنفسہ ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ وجندہ الذی اعدہ وامدہ حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ ومکان القیم بالامر مکان النظام من الخرز یجمعہ ویضمہ فان انقطع النظام تفرق وذہب ثم لم یجتمع بحذافیرہ ابدا والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فہم کثیرون بالاسلام عزیزون بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلہم دونک نار الحرب فانک ان شخصت من ہذہ الارض انتقضت علیک العرب من اطرافہا واقطارہا حتی یکون ما تدع وراءک من العورات اہم الیک مما بین یدیک ان الاعاجم ان ینظروا الیک غدا یقولوا ہذا اصل العرب فاذا قطعتموہ استرحتم فیکون ذلک اشد لکلبہم علیک وطمعہم فیک فاما ما ذکرت من مسیر القوم الی قتال المسلمین فان اللہ سبحانہ ہو اکرہ لمسیرہم منک وہو اقدر علی تغییر ما یکرہ واما ما ذکرت من عددہم فانا لم نکن نقاتل فیما مضی بالکثرۃ وانما کنا نقاتل بالنصر والمعونۃ۔

اگرچہ اس شارح نے ... فوائد ... بسبب خوف تطویل ... صرف ترجمہ اپنے مطلب کا جس کے مورد میں ... کرتے ہیں وہ یہ کہ جناب امیر نے اس خطبہ

میں زمانہ حضور موجود تھے صرف ہدایت کو زمانہ خلفاء کا قرار دیا اور اس دین کو وہ دین فرمایا جس کا غلبہ موعود ہے اور اس لشکر کو وہ لشکر فرمایا جو اللہ کا لشکر ہے اگرچہ اس خطبہ سے بھی یہ مضمون واضح ہے لیکن [illegible] کی شرح [illegible] سے یہ مدعا اچھی طور پر ثابت ہوتا ہے اس لئے ہم جو کچھ شارح [illegible] اس خطبہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں لکھتے ہیں

[illegible]

آخر شرح تک جو نہایت طویل و مبسوط ہے اور اس خطبہ کی شرح کے آخر میں تحریر فرمایا

[illegible]

اس خطبہ کے الفاظ سے اور شہادت و بیان شارح سے ثبوت حقیت خلافت بیان ہے کہ جس کے بیان کی حاجت نہیں علاوہ [illegible] مشہور خطبہ جو نہج البلاغہ میں منقول ہے [illegible]

[illegible]

اس کی شرح میں [illegible] تحریر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خلافت خلفاء رضی اللہ عنہم کے ثبوت حقیقت کی تیسری دلیل نہج البلاغت سے

[illegible]

[illegible]

اثبات حقیقت خلافت خلفاء کی چوتھی دلیل نہج البلاغت سے

[illegible]

فنظرت في امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي واذا الميثاق في عنقي لغيري

میں نے اپنے امر میں سوچا تو آگاہ میری طاعت میری بیعت سے سابق ہو چکی تھی اور غیر کا میثاق میری گردن میں تھا

عاقل و منصف کو نظر غور سے دیکھے اور عجیب قدرت خداوندی کا تماشا دیکھے کہ اب یہ شارح ابن میثم اس سے واضح تر اور صاف فرماتا ہے یہاں ان کی عبارت نقل کرتا ہوں

قوله فنظرت في امري الى قوله [illegible]

قول فنظرت فی امری [illegible]

[illegible]

فهو حديث رواه ابن المثنى [illegible] عبد الله [illegible] باصرهم

بیعت سے سبقت کر چکا تھا اور ان کو شرط تھا میری گردن پر [illegible] آپ کو حکم تھا کہ [illegible] کے تیار رہے [illegible] ہمراہ جان کے مرنے تھا جو کہ [illegible] ورثہ کے آخر میں کہی

وهذا وان اشتهر بين الشارحين

اور یہ احتمال شارحین میں زیادہ مشہور ہے۔

قال جناب امیر کے کلام میں تامل کرے [illegible] کو ملاحظہ کرے اور دیکھے کہ خلافت صدیقیہ کا ثبوت حقیقت میں کہاں سے [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ بعد ہے

تو اس سے صاف ثابت ہے کہ آپ کو رجعت و بستر شرف الی امارت تھا تو حضرت
علی شیر خدا نے آپ سے عہد لیا تھا کہ اگر خلافت کسی دوسرے کو حاصل ہو تو منازعہ نہ کرنا کیونکہ
جس وقت میں ہوں گا وہ بلا خلافت ہوگا اور معنی ابو بکر کو خلافت کے لئے ہرگز تسلیم نہ کریں گے یہیں
سے وہ خلافت ہو اور امامت راشدہ ہوں تو ان کے ساتھ مبارزت طلوع ہوگی جیساکہ آپ نے
ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] کی شرح میں لکھتا ہے

[illegible]

تو آپ نے خلافت [illegible]
[illegible]

پر منازعت سے باز رہنا چاہیے اور اس عبارت سے یہ بھی صریح مستفاد ہے کہ اس وقت تک
خلافت کا حصول جناب امیر کو نہیں ہوا تھا [illegible] کی طرف راجع ہے
اور یہ جملہ مقول ان شرطیہ کا ہے جو [illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible]
کہ اگر تم ان سے حصول [illegible] ثابت ہو سکے تو لینا اور اگر حصول نہ ہو تو منازعت سے
باز رہنا چاہیے [illegible] سے دور [illegible]
[illegible] ہوگا [illegible] سے
صاف ظاہر ہے کہ خلافت جناب امیر [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] الكريم [illegible]

[illegible]

الى الخبر

تو جب یہ [illegible] ضرورت [illegible] ترجیح دینا بلاوجہ [illegible]

[illegible] حسب تصریح شارح [illegible] حال کے بیان [illegible] جو بعد حضرت

[illegible] واقع ہوا [illegible] اور سیاق کلام کے مخالف ہوگا [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] واقع ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible] لفظ [illegible] فرق ہے کہ شارح [illegible] صاحب [illegible] لفظ قوم [illegible]

[illegible] لفظ قوم [illegible] الو بکر ہی سے [illegible]

[illegible] اگرچہ لفظ قوم کا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قوم سے

[illegible] بیعت [illegible] ابو بکر کی [illegible]

[illegible] کا استعمال ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible] کے معنوں [illegible] صاحب کا [illegible]

[illegible] کے معنوں [illegible] تقدیر یہ کرتے ہیں

[illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible] تقدیر [illegible] صاحب سے [illegible]

[illegible]

[illegible] معنوں [illegible]

[illegible] بیان کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

مضمون ایسے جملہ کا جس کے مدلول یہ موقوف و منحصر ہے [illegible]

[illegible] ہے کیونکہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] نص [illegible] شارح صاحب [illegible]

[illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

رضی اللہ عنہ کی [illegible] بھی جو سابق [illegible] کی شرح میں بیان کر چکے ہیں کہ جناب [illegible] کو خلافت کو [illegible] اسی وجہ سے خلافت کو حق [illegible] شدہ سمجھتے تھے

بعد اس کے تیسرا [illegible] آخر میں مذکور ہے یہ ہے واذ المیثاق فی عنقی [illegible] ثبوت حقیت خلافت میں گویا نص صریح ہے [illegible] شارح [illegible] اس کی شرح میں [illegible] تحریر فرمایا ہے شارح ابن میثم [illegible] کی شرح میں فرماتے ہیں

[illegible]

شارح [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

جملہ سے خلافت کا ذکر ہے اور تقدیر اس جملہ کی یہ ہے (اما میثاق بیعۃ ابی بکر بعد اتباع القوم ایاہ فی عنقی) اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بیعت کے منعقد کا دارومدار بیعت اہل حل والعقد پر ہے اور شارح نے باعتبار تقدیر اول کے جو اول معنی بیان فرماتے ہیں وہ غلط ہیں چنانچہ اس سے پہلے جملہ کی بحث سے ان کا بطلان بخوبی ثابت ہوتا ہے علاوہ اس کے جو پہلے گذر چکا کہ لفظ اذا مفاجاتیہ اس تقدیر سے ابا کرتا ہے یا شاید یہ کہ اس جملہ کے لئے مقدر و محذوف کی کچھ ضرورت نہیں اور ظاہر ہے کہ حذف و تقدیر کا ارتکاب اسی جگہ کیا جاتا ہے جس جگہ بدون حذف و تقدیر کے تصحیح عبارت ممکن نہ ہو اسی واسطے حذف خلاف اصل ہے اور یہ جملہ بجمیع اجزائہ المذکورہ تام ہے محتاج کسی خبر کی حذف یا تقدیر کا نہیں ہے کیونکہ اس جملہ کی اصل عبارت اس طرح ہے اذ میثاق الغیر فی عنقی اور یہ خود جملہ تام ہے جو اپنی تامی میں محتاج کسی جزء کا نہیں بجز اس کے کہ ظرف مستقر ہے جو محتاج متعلق کا ہے سو اس کی تقدیر خارج از بحث ہے پس اس عبارت میں بحذف مبتدا و خبر کے حذف کا قائل ہونا بالکل بے ضرورت و خلاف اصل و ناجائز ہے تو اس صورت میں معنی صاف واضح ہیں کہ میں نے اپنے امر میں فکر کی ناگاہ میثاق غیر کا میری گردن میں تھا اور جیسے شارح کی تصریح سے معلوم ہو چکا ہے کہ لفظ غیر سے مراد قوم ہے جس سے مراد ابوبکرؓ ہیں اور یہیں حذف مضاف الیہ یعنی لفظ رسول کا بطلان ثابت کیا گیا تو اس کے معنی یہ ہوتے۔

فاذ میثاق ابی بکر من قبل بیعتہ	ناگاہ ابوبکر کا میثاق اس کی بیعت کے رو سے
بعد اتباع القوم ایاہ فی عنقی فلم	میری گردن میں بعد اتباع قوم کے اس کو میری گردن میں تھا
یمکنی المخالفۃ بعدہ۔	تو بعد اس کے مجھ سے مخالفت نہ ہو سکی

اور وہ تقدیر جو شارح نے بیان کی سب غلط ہو گئی اور دونوں جملے باہم خوب مرتبط ہو گئے اور اذا مفاجاتیہ کے بھی مناسب ہو گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات کے بیان حال کے ساتھ بھی مناسبت چسپاں ہو گئی ماحاصل عبارت یہ ہو فنظرت فی امری فاذا سبقت بیعۃ ابی بکر قد سبقت بیعتی [illegible] اذ میثاق الغیر وھو ابوبکر من قبل وجوب طاعتہ علینا بعد اتباع القوم ایاہ فی عنقی [illegible] مخالفتہا علاوہ بریں اگر شارح کی اس تقدیر کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو بھی [illegible] پہلے جملہ کی تقدیر میں گذر چکا ہے بلکہ اس سے زیادہ کے مرتبہ ہے کیونکہ میثاق رسول [illegible] فی [illegible] کا حاصل ہو میثاق رسول اللہ [illegible] بیعۃ فی [illegible]

ہی ایک سبب ہے اور یہ ہم معنی میثاق ابی بکر کی لزوم بیعۃ و اطاعتہ کا سبب ہے بلکہ ذکر حضرت صلی اللہ علیہ کے عہد و میثاق کا اور زیادہ مؤکد ہو گیا اور بمنزلہ دعوی الشیء ببینۃ و برہان ہوا الحمد للہ کہ خود جناب امیر حضرت اور آپ کے جناب رضی کے نقل اور جناب شارح ابن میثم کی شرح سے صحت و حقیت خلافت خلفاء ثابت ہوئی اور جھگڑا چکا۔ بیت۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ثبوت حقیت خلافت خلفاء ثلاثہ کی پانچویں دلیل

دلیل خامس۔ شریف رضی نے نہج البلاغۃ میں ایک خطبہ نقل کیا ہے جس میں تمام وہ مناقب و اوصاف بیان فرماتے ہیں جن کا مصداق شیخین کے سوا ممکن نہیں کہ کوئی دوسرا شخص ہو خطبہ یہ ہے۔

ومن کلام لہ للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود و	فلاں شخص کی آزمائش خدا کی طرف سے ہے خدا کی قسم اس
داوی العمد و اقام السنۃ و خلف الفتنۃ و	نے کجی کو سیدھا کیا اور بیماری کا علاج کیا اور سنت
ذھب نقی الثوب قلیل العیب اصاب	کو برپا کیا اور فتنہ پیچھے چھوڑا اور پاک اور کم عیب
خیرھا و سبق شرھا ادی الی اللہ طاعتہ	گیا خلافت کی بھلائی کو پہنچا اور برائی سے گذر گیا
واتقاہ بحقہ رحل و ترکہم فی طرق	خدا کی طاعت ادا کی اور حق تقوی ادا کیا تو لوگوں کو
متشعبۃ لا یہتدی بہا الضال و لا	
یستیقن المہتدی۔	

بندہ کمترین عرض کرتا ہے کہ ممدوح ان اوصاف و مدائح کے یا ابوبکرؓ یا عمرؓ یا رجل ثالث ہیں کوئی جائز نہیں کہ مراد رجل ثالث ہو کیونکہ جو رجل ثالث کو مراد ہے وہ یا ابوبکر و عمر سے پہلے ہے یا پیچھے ظاہر ہے کہ پیچھے بجز عثمان رضی اللہ عنہ کے اور کوئی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عثمان مراد نہیں اور کوئی اس کا قائل ہو تو لا محالہ یہ ممدوح وہ رجل ہو گا جو ابوبکر و عمر سے پہلے زمانہ حیات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور اسی زمانہ میں وفات پا گیا لیکن چند وجوہ سے ممکن نہیں کہ یہ توصیف ایسے شخص کی ہو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی وفات کر گیا ہو کیونکہ اول تو جب وجود باوجود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہو وحی نازل ہوتی ہے اور تمام امور دینی خداوندی سے سرانجام پاتے ہیں اور خود جناب امیر بھی موجود ہیں اور بنظر شان آپ کو بوجہ قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ

[illegible]

[illegible]

مضمون کو باعتبار پہلی دو حالتوں کے اوصاف عشرہ سابقہ سے مقابلہ و موازنہ کرکے دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوصاف عشرہ میں سے پہلا وصف خلق اللہ کی اصلاح اور کجی کو سیدھا کرنا اور دوسرا وصف اپنے مواعظ بالغہ کے ساتھ امراض نفسانیہ عباد کا معالجہ اور مداوا کرنا تیسرا وصف سنت نبوی کا قائم کرنا جب کہ اس سے مراد ہو کہ خود موافق سنت کے عمل کرنا چھٹا وصف دنیا سے قلیل العیب رخصت ہونا یعنی معاصی قلیلہ کے ساتھ جانا قلت کا لفظ اسی واسطے فرمایا ہے کہ معصوم نہ تھے آٹھواں وصف خداوند تعالیٰ کی پورے طور پر بندگی بجالانا نواں وصف اتقائے خداوند تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اور اس کے حقوق کو اس کی عقوبت کے لحاظ سے بجا لانا یہ چھ اوصاف گویا اس جملہ کی شرح اور تفصیل ہیں جو اس خطبہ میں اول مذکور ہوا یعنی ان کا خدا کی الاسلام بنظیر جو مجملاً ان سب وصفوں کا جامع ہے اور تیسرا وصف اگر اس سے مراد یہ ہے کہ سنت نبوی کا لوگوں میں جاری کرنا اور لوگوں کو اس کا پابند کرنا اور غافل بالسنۃ بنانا اور چوتھا وصف فتنہ کو پیچھے چھوڑ جانا پانچواں وصف دنیا سے پاک صاف لوگوں کی مذمتوں سے اپنے حقوق کی نسبت جانا ساتواں خلافت کی مطابق عمل انصاف و اقامت دین حاصل کرنا اس کے شر یعنی قتل اور خونریزی سے محفوظ رہنا دسواں ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہونا کہ بعد میں لوگ جہالتوں کی پیچیدہ رستوں میں گمراہ ہو گئے ہوں کہ جن میں گمراہ کو راہ پانی دشوار ہو اور راہ یاب کو اپنی راہ یابی پر پورا اعتماد نہ ہو یہ پانچوں وصف متعلق حقوق العباد کے ہیں اور گویا شرح جملہ ان السلطان لعصا بہ [illegible] الاسلام صحیح شدید کی ہیں بلکہ چوتھا اور دسواں وصف تو گویا اس جملہ کا ہم معنی اور ہم رادف ہی ہے چنانچہ ظاہر ہے ہم نے بخوف تطویل اجمالاً ذکر کر دیا ہے اور تفصیلاً ہر ایک وصف کو جدا گانہ اس کی شرح کر کے جملے کے اندر داخل کرکے نہیں بیان کیا اگر ایسا کیا جاتا تو زیادہ طوالت ہوتی اہل فہم خود سمجھ لیں بعد اس کے جب اوصاف عشرہ مذکورہ سابقہ کو دونوں جملوں کے ساتھ باعتبار دوسرے دونوں احتمالوں کے مقابلہ کرتے ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ جملہ اول اس خطبہ کا [illegible] ممدوح کے ان اعمال حسنہ کی جو اپنے زمانہ حیات میں بجا لاوے حقوق اللہ یا حقوق العباد سے کی ہے گویا تصویر کھینچی ہوئی ہے اور جملہ ثانیہ [illegible] حالت اور واقعات کو ظاہر کر رہا ہے جو ممدوح کی وفات کے بعد صورت پذیر ہوئے [illegible] ان صدموں کی خبر [illegible] جن کے سبب سے [illegible] اہل اسلام [illegible] ہو گیا [illegible] دونوں [illegible] کی شرح اور تفصیل اوصاف عشرہ میں مذکور ہے چنانچہ پہلا وصف [illegible]

شرح ہے جن میں ان حسنات کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ ممدوح اپنے زمانہ حیات میں بجا آوری حقوق اللہ یا حقوق العباد سے کر کے عظمت مرتبہ خدا تعالیٰ کے نزدیک پیدا کر کے لے گیا اور چوتھا اور دسواں وصف جملہ ثانیہ کی شرح ہے اور ان میں ان مصیبتوں کا بیان ہے کہ جو وفات ممدوح کے سبب سے اسلام اور اہل اسلام کو پہنچیں۔ غرض یہ تفصیل اور یہ اجمال باہم پورے طور پر مطابق ہیں تو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ممدوح اس کا کسی تیسرے شخص کی مدح نہیں بلکہ یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے یا جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی۔

حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور خلافت ہر قسم کے فتنوں سے پاک تھا

خاص علامہ ابن حدید نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے کہ موصوف ان اوصاف کا جو مذکور ہے باعتبار [illegible] ہے ہیں حضرت ابوبکر کی بہ نسبت جناب عمر کے ترجیح دیتا ہے جو خلاصہ کلام [illegible] کی تشریح کر کے [illegible] نقل کرتے ہیں اہل عقل و انصاف ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible]

بان خطبتها المسرونة باشتقشقية لمد سبقت اذ شارة اليه انتهى بقدر الحاجة

یہ کلام ہو سکتا ہے بنسبت عمر کے زید و شاید بت پر کہ خطبہ شقشقیہ میں خلافت عمر کی مذمت کی ہے جس کی طرف ہم اشارہ کر چکا۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ شارح کے نزدیک لفظ فلاں سے حضرت ابوبکر و عمر کے شخص ثالث مراد ہونا مرجوح ہے کیونکہ اول بطور نقل کے بیان کیا کہ مراد لفظ فلاں سے عمر ہیں پھر قطب راوندی کا قول نقل کیا ہے [illegible] ابن ابی الحدید کے قول سے جس میں عقلی طور پر بطلان قول راوندی کا ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قطب راوندی کا قول خود عبارت کے مزاحم مخالف ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد حضرت عمر ہیں پھر شارح خود کہتا ہے کہ شبہ کی وجہ ہے کہ مراد ابوبکر صدیق ہیں پس شارح ابن میثم اور ابن ابی الحدید متفق ہیں کہ شخص ثالث مراد نہیں اور تیسرا شخص مصداق ان اوصاف کا نہیں ہو سکتا ہے یہ تحقیق آپ کے قطب صاحب کی ذہانت کا قائل یا قصور کا نتیجہ ہے کہ عبارت کو دیکھتے ہیں نہ اس کے مضمون کو سمجھتے ہیں اور اپنی رائے کے پیچھے جاتے ہیں خود الفاظ سے [illegible] ہو کر اس سے یہ بات خدا تعالیٰ ان حضرات کی [illegible] اور دیانت کی قدر ظاہر ہو گئی [illegible] ان اوصاف کا ابوبکر ہیں یا عمر [illegible] ثابت ہو گیا اور یہ بھی کہ شخص موصوف ان اوصاف کا ہو گا وہ خلیفہ راشد اور برحق ہو گا [illegible] بالاتفاق شارح مراد نہیں [illegible] اوصاف [illegible] ہیں [illegible] ان اوصاف کے [illegible] سے کوئی مراد نہیں ہے تو ابوبکر یا عمر مراد ہوتے اور ان کا خلیفہ راشد ہونا ثابت ہوا جب کہ ان اوصاف [illegible] شرح سے لکھتے ہیں

وقد وصف ما هيد [illegible] حدها التقويم للاود [illegible] [illegible] من [illegible] [illegible] والسنة [illegible] [illegible] باعتبار [illegible] [illegible]

[illegible] تحقیق جب ان اوصاف کے ساتھ ہم کو موصوف کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ثلاثة لاوصاف [illegible] بالذات و [illegible] القولية والفعلية الثالث اقامة للسنة [illegible] الرابع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بڑی دلیلوں قرینہ اور خطبہ کے ساتھ امراض سے [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کے کسی میں پائی جا سکتی ہیں حاشا وکلا اور خلفاء میں سے جب ایک کی بھی خلافت راشدہ ثابت ہو
گئی تو سب کی ثابت ہو گئی تو اس سے ثابت ہو کہ خلفاء خلیفہ راشد تھے، اور یہی مدعا تھا اور یہ تغلیط
قول قطب الدین رازی کے جو کی گئی ہے بشرط تسلیم اس امر کے ہے کہ وہ ذہبی کا مدعا یہی ہو کہ مراد رجل
سے وہ رجل ہے کہ جو زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور اسی زمانہ میں قبل وقوع فتنہ انتقال
پا گیا اور علامہ ابن حجر نے جو عبارت متقضی مضمون مذہب رازی کی نقل کی ہے اس سے صرف اسی قدر
ثابت ہوتا ہے کہ رجل سے مراد ایک صحابی ہے جو وقوع اور فتنہ و فتق سے پہلے فوت ہو گیا اور ظاہر
ہے کہ یہ عبارت ہرگز اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ مراد رجل سے کوئی شخص ثابت ہو سکے جو ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے ہو مگر یہ عبارت صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ ابوبکر نہیں ہیں کیونکہ وہ تو وہ شخص
جو موصوف ان صفات کا ہو وہ کوئی نہیں کہ زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں متصف ان اوصاف کا
ہو چکے اور دنیا سے قبل وقوع اختلاف رخصت ہو یہ ہرگز اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ زمانہ حیات جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس نے وفات پائی ہو بلکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بعد وفات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی زندہ تھا اور وقوع اور فتنہ و فتق سے پہلے رخصت ہو گیا اور ایسا شخص
جز ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اور کوئی دوسرا نہیں ابن ابی الحدید سے علامہ ابن حجر نے صاف طور پر
نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلافت شیخین شرائط تقویٰ سے بالکل پاک اور صاف
ہے اور تقریر بعد وفات جناب رسالت مآب ہوا ہے پس حضرات شیخین پر مضمون عبارت رضی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صادق کہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
سے مراد ایک ہی ہے اور رجل سے یا عمر ہیں یا ابوبکر ہیں صاف ہو نہیں سکتا کہ [illegible]
[illegible] رخصت [illegible] خود اپنے اشخاص سے اپنے مذہب کا استیصال کرے جس
[illegible] بقول قطب [illegible] کتاب شیعہ [illegible] ثابت ہو کہ مراد ابوبکر ہیں یا عمر
[illegible]
[illegible] جو [illegible] فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] ترک و تقویٰ [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]

لوگوں کی دلجوئی کے واسطے قسم کھا کر اس جھوٹ بولے اور جھوٹ و فریب کے ساتھ لوگوں کو راضی کرنا چاہا
اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے ساتھ لوگوں کی رضا چاہی اور اس جھوٹ کا نتیجہ صرف یہ تھا کہ لوگ شیخین کی
مدح و ثنا حضرت کی زبانی خلافت کے بارہ میں سن کر ان کی حقیت خلافت کے معتقد ہوں اور زیادہ
گمراہی میں پڑیں پھر اگر بقول ابن ہیثم کے اگر آپ کو ایسا ہی جھوٹ بول کر کلام نکالنا تھا تو بمقابلہ امیر معاویہ کے
اسی طرح کیوں جھوٹ بول کر کلام نہ نکالا وہاں تو امیر معاویہ کی مذمت اور اپنی مدح میں فرماتے ہیں کہ وہ
فریب کرتا ہے اور ہم دغا اور فریب نہیں کرتے پس آفرین ہے حضرات شیعہ کے دلائل و تمسک پر کہ اس کے
پردہ میں کیا کیا خوبیاں حضرت امیر کی طرف منسوب فرماتے ہیں، اور اگر یہ مدح مطابق واقع کے ہے
تو جناب امیر کا مدعا ثابت اور یہ جواب لغو اور باطل ہے۔ دوسرا جواب اس کا یہ فرماتے ہیں کہ یہ مدح بطور طنز و
تعریض عثمان اور ان کی توبیخ کے تھی یعنی کہ بعد اس شخص کے جو ان صفات کے ساتھ متصف تھا یہ
شخص خلیفہ ہوا وہ ان صفات کے اضداد کے ساتھ متصف تھا اس سے کہ خلافت عثمانی میں فتنہ اٹھے اور
اختلاف سے بیت المال کو بے جا صرف کیا جس کے سبب سے ان پر مواخذہ یہ جواب بھی ویسا ہی ضعیف اور
واہی ہے جیسا کہ پہلا جواب تھا کیونکہ اس میں بھی وہی کلام ہے کہ جو اس جواب میں کی گئی ہے علاوہ
اس کے اہل انصاف نظر انصاف سے دیکھیں کہ اس کلام میں کوئی بھی لفظ ایسا ہے جو طنز و تعریض یا
توبیخ پر دلالت کرتا ہو معہذا یہ سب ڈھکوسلا گھڑا ہوا ہے کیونکہ جناب امیر نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا تھا
کہ واللہ لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ولم یکن فیها جور الا علی خاصة
کی مرتبت کہ آپ نے باوجود اس جور و ظلم کے سکوت فرمایا تو بقول شیعہ یہی یمین میں جو طاعت پر تھی
حانث ہوئے اور عاصی۔ علاوہ ازیں یہ جواب خود بتا رہا ہے اور اوصاف ولایت کرتا ہے کہ مراد رجل
سے قطعاً ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ کیونکہ طنز و تعریض جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گئی
تو یہ بنسبت کسی خلیفہ سابق کے کی گئی گویا یہ لکھا گیا کہ فلاں خلیفہ تو ان تمام اوصاف کے ساتھ متصف
تھا اور یہ خلیفہ ان اوصاف سے متصف نہیں اور ظاہر ہے کہ پہلے کوئی خلیفہ بجز ابوبکر و عمر کے نہیں
ہوا کہ وہ ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو اور گو تسلیم کریں وہ خلیفہ جس کی بنسبت عثمان کو تعریض دی
گئی ہو، لیس نہ ہو تو جو تعریض کے غلط ہونے کے علاوہ شیعہ اور ان سے دلیل نہ کر سکتے ہیں کہ آپ نے
خود فرمایا ہے کہ اب کون ہوسکتا جو موصوف ان صفات ہو آپ خود معتقد نہیں ہیں کہ پہلے ایسا کوئی ہو
تو جھوٹ سے الزام نہیں ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ یہ مدح و ثنا و منقبت ابوبکر کی ہے
[illegible] اور [illegible] سے اور جب یہ ثابت ہوا تو حقیقت خلافت کا ثبوت ہو گیا

فرما ہے وہ بھی ثابت ہوئی باقی اس کی بحث اس جگہ کی جائے گی جس جگہ ہمارے فاضل مجیب نے بہت پیچ و تاب و خروش فرمایا ہے۔

ثبوت حقیت خلافت خلفاء کی چھٹی دلیل

دلیل سادس: آپ کے امام الائمہ امام کلینی نے فروع کلینی میں باب من یجب علیہ الجہاد ومن لا یجب میں ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس کو خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الغین میں نقل کیا ہے چونکہ وہ حدیث مثبت خلافت خلفائے راشدین ہے ہم بھی اس حدیث کو ازالۃ الغین سے نقل کرتے ہیں

علی بن ابراہیم عن ابیہ عن بکر بن صالح عن القاسم بن برید عن ابی عمرو الزبیری عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ اخبرنی عن الدعاء الی اللہ و الجہاد فی سبیلہ ہو لقوم لا یحل الا لہم و لا یقوم بہ الا من کان منہم ام ہو مباح لکل من وحد اللہ عز وجل وآمن برسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ ومن کان کذا فلہ ان یدعو الی اللہ عز وجل والی طاعتہ وان یجاہد فی سبیلہ فقال ذلک لقوم لا یحل الا لہم ولا یقوم بذلک الا من کان منہم قلت من اولئک قال من قام بشرائط اللہ عز وجل فی القتال و الجہاد علی المجاہدین فہو الماذون لہ فی الدعاء الی اللہ عز وجل ومن لم یکن قائما بشرائط اللہ عز وجل فی الجہاد علی المجاہدین فلیس بماذون لہ فی الجہاد ولا الدعاء الی اللہ حتی یحکم فی نفسہ ما اخذ اللہ علیہ من شرائط الجہاد قلت فبین لی یرحمک اللہ قال ان اللہ تبارک وتعالی اخبر

ابو عمرو زبیری نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا میں نے ان سے کہ مجھ کو حضرت خبر دیجئے اللہ کی طرف دعوت اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی کیا وہ اس قوم کے ساتھ مخصوص ہے کہ سوائے ان کے روا نہیں اور ان میں سے وہی اس کو بجا لا سکتا ہے یا ہر اس شخص کو مباح ہے جو خدائے عز و جل کو ایک جانے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لائے کہ اس کو اللہ کی طرف بلانا اور جہاد کرنا اس کی راہ میں جائز ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ اس قوم کے ساتھ مخصوص ہے کہ سوائے ان کے کسی کو روا نہیں اور نہیں قائم ہو سکتا اس کو مگر جو انہیں میں سے ہو میں نے کہا وہ کون لوگ ہیں فرمایا جو شخص شرائط الٰہی کو قتال اور جہاد میں مجاہدین پر قائم کرے وہ ماذون ہے خدا کی طرف بلانے میں اور جو شخص شرائط الٰہی کو جہاد میں مجاہدین پر قائم نہ کرے تو وہ ماذون نہیں جہاد میں اور نہ دعوت الی اللہ میں یہاں تک کہ اپنے نفس پر حکم کرے جو کچھ خدا نے اس پر شرائط جہاد سے لیا ہے میں نے عرض کی کہ بیان فرمائیے اللہ آپ پر رحم کرے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

فی کتابہ الدعاء الیہ ووصف الدعاۃ الیہ فجعل ذلک لہم درجات یعرف بعضہا بعضا ویستدل ببعضہا علی بعض فاخبر انہ تبارک وتعالی اول من دعا الی نفسہ ودعا الی طاعتہ واتباع امرہ فبدأ بنفسہ فقال واللہ یدعو الی دار السلام ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم ثم ثنی برسولہ فقال ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن یعنی بالقرآن ولم یکن داعیا الی اللہ عز وجل من خالف امر اللہ ویدعو الیہ بغیر ما امر فی کتابہ والذی امر ان لا یدعی الا بہ وقال فی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وانک لتہدی الی صراط مستقیم یقول تدعو ثم ثلث بالدعاء الیہ بکتابہ ایضا فقال ان ہذا القرآن یہدی للتی ہی اقوم ای یدعو ویبشر المؤمنین ثم ذکر من اذن لہ فی الدعاء الیہ بعدہ وبعد رسولہ فی کتابہ فقال ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون ثم اخبر عن ہذہ الامۃ وممن ہی وانہا من ذریۃ ابراہیم و من ذریۃ اسماعیل من سکان الحرم ممن لم یعبدوا غیر اللہ قط الذین وجبت لہم الدعوۃ دعوۃ ابراہیم واسماعیل من اہل المسجد الذین اخبر عنہم فی کتابہ انہ اذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا الذین وصفناہم قبل ہذا فی صفۃ امۃ ابراہیم علیہ السلام الذین عناہم اللہ تبارک و

کتاب میں اپنی طرف دعوت کی خبر دی اور اس کو بیان کیا اور اس کے لئے درجے مقرر کئے کہ بعض ان میں بعض کو پہچانتے جاتے ہیں اور بعض پر بعض سے استدلال کریں پس خبر دی کہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی دعوت کی اور اپنی بندگی اور فرمانبرداری کی طرف بلایا یعنی ابتدا آپ کو کیا اور فرمایا اللہ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور دوسرے پیغمبر کو ذکر کیا اور فرمایا بلا اپنے پروردگار کے رستہ کی طرف دانائی اور نیک نصیحت کے ساتھ اور ان سے جھگڑ اچھے طریقہ سے یعنی قرآن کے ساتھ اور جو شخص کہ حکم کا مخالف ہو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا نہیں ہے اور اس کی طرف جو قرآن کی طرف بلانے والا ہے اللہ کی طرف جیسا ہے مگر اس کے دعوت دینے کی اجازت نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں فرمایا اور بے شک سیدھی راہ دکھاتا ہے یعنی بلاتا ہے پھر تیسری اپنی کتاب کی دعوت کو بیان کیا اور فرمایا یہ قرآن سیدھی راہ کی طرف راہ دکھاتا ہے یعنی بلاتا ہے اور بشارت دیتا ہے مومنین کو پھر ان کا ذکر کیا جن کو اپنی اور اپنے رسول کے بعد اپنی کتاب کے بعد دعوت کی اجازت دی ہے اور فرمایا تم میں سے ایک جماعت ہو نی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں اور وہ لوگ فلاح پانے والے ہیں پھر اس امت کی خبر دی کہ کون ہے اور ان کی اولاد ابراہیم کی نسل سے ہے اور اسماعیل کی اولاد سے ہے ساکنان حرم سے جنہوں نے خدا کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی اور جن کے لئے ابراہیم و اسماعیل کی دعا واجب ہوئی اہل مسجد میں سے جن کی خبر اپنی کتاب میں دی ہے کہ ان سے پلیدی دور کی گئی ہے اور پاک کردیا ان کو خوب پاک کرنا اور جن کی پہلے ہم نے وصف بیان کیا ہے امت ابراہیم کی صفت میں جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے اس قول سے مراد لیا ہے

لعهدهم الله وبشر المؤمنين. فسر
النبي صلى الله عليه وسلم المجاهدين
من المؤمنين الذين هذه صفتهم
عليهم بالشهادة والجنة وقال التائبون
من الذنوب العابدون الذين لا يعبدون
الا الله ولا يشركون به شيئا الحامدون الذين
يحمدون الله على كل حال في السراء
والضراء السائحون وهم الصائمون الراكعون
الساجدون الذين يواظبون على الصلوات
الخمس الحافظون لها والمحافظون عليها بركوعها
وسجودها والخشوع فيها وفي اوقاتها
الآمرون بالمعروف بعد ذلك والعاملون به
والناهون عن المنكر والمنتهون عنه قال
[illegible]
[illegible]

حدود کی نگہبانی کرنے والے مومنوں کو خوشخبری دے دیں یہاں دو قسم
کا تذکرہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو ان ایمان والوں
[illegible] کی یہ صفت [illegible] شہادت
اور جنت کے ساتھ تفسیر فرمائی۔ اور فرمایا گناہوں
سے توبہ کرنے والے جو سوائے خدا کے کسی کی عبادت
نہیں کرتے اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتے شکر
کرنے والے جو ہر حال میں خوشی میں شکر کرتے
ہیں اور روزہ رکھنے والے رکوع سجدہ کرنے والے
جو پانچوں نمازوں پر مداومت کرتے ہیں جو
[illegible]
[illegible]

[illegible] المؤمنين من اهل هذه الصفات
[illegible] ما انا الله على رسوله
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قال الله غفور رحيم [illegible]
[illegible]
[illegible]

کے ایمان والوں پر ظلم کیا ہے اور ان پر ظلم کر کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وامر بعمله ولا يكون مجاهدا من قد
امر المؤمنين بجهاده وحظر الجهاد عليه و
منعه منه ولا يكون داعيا الى الله عزوجل من
امر بدعوة مثله الى التوبة والحق والامر
بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يأمر بالمعروف
من قد امر ان يؤمر به ولا ينهى عن
المنكر من قد امر ان ينهى عنه فمن
كانت قد تمت فيه شرائط الله عزوجل
التي وصف بها اهلها من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وهو مظلوم فهو مأذون
في الجهاد كما اذن لهم اذ حكم الله عزو
جل في الاولين والآخرين [illegible] سواء
عليهم سواء الا من عذر او حادث يكون
والاولون والآخرون ايضا في منع الحوادث
شركاء والفرائض عليهم واحدة الا ان
الآخرين [illegible] عن الفرائض عما يسأل
عنه الاولون ويحاسبون عما يحاسبون
ومن لم يكن على صفة من اذن في الجهاد
من المؤمنين فليس من اهل الجهاد وليس بمأ
ذون له فيه حتى يفي بما شرط الله عزوجل
عليه فاذا تكاملت فيه شرائط الله عزوجل
على المؤمنين والمجاهدين فهو من المأذونين
لهم في الجهاد فليتق الله عزوجل عبد
ولا يغتر بالاماني التي نهى الله عزوجل
عنها من هذه الاحاديث الكاذبة على الله

لوگوں میں سے ہوں جن سے جہاد کرنے کا حکم ہے جس سے
خدا کی طرف جانے کا حکم ہے اور وہ شخص مجاہد
نہیں ہو سکتا جس کے جہاد کو مومنوں کو حکم ہو
یا اس کو جہاد ممنوع ہو اور وہ شخص خدا کی
طرف داعی نہیں ہو سکتا جس کو توبہ اور حق اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف بلانے کا حکم
ہو اور وہ شخص جدال کا حکم نہیں کر سکتا جس کی
جدال کے حکم سے جانے کا حکم ہو اور وہ نہی عن المنکر
نہیں کر سکتا جس کو خود باز رہنے کا حکم ہو اور جس
شخص میں اللہ کی شرائط پوری ہو چکی ہوں [illegible] کہ
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف فرمایا اور وہ
مظلوم ہو تو وہ اذن فی الجہاد ہے جیسا کہ ان کو
اذن تھا کیونکہ اللہ کا حکم اول اور پس کے لوگوں
میں پہلے اور پچھلے برابر ہیں مگر یہ کہ کوئی عذر یا حادثہ
ہووے اور پہلے اور پچھلے ہی حوادث کے منع میں شریک
ہیں اور فرائض میں متحد ہیں جو فرائض سے پہلے پوچھے
جاتے ہیں پچھلے بھی سوال کئے جائیں گے اور جس کا
حساب ہے حساب ہر کا پچھلوں سے بھی ہوگا اور جو شخص
ان کی صفت پر مومنوں سے جن کو جہاد کا اذن ہے
تو وہ اہل جہاد سے نہ ہو اور نہ ہی یہاں تک کہ اللہ کی
شرط کو پورا کرے پس جب اس میں اللہ کی شرط
مومنوں اور مجاہدوں میں پوری ہوں تو وہ
ان میں سے ہے جن کو جہاد کا اذن ہے تو بندہ خدا
سے ڈرے اور ان جھوٹی باتوں کی امیدوں سے دھوکا
[illegible]

التي يكذبها القرآن ويتبرأ منها ومن
حملتها ورواتها ولا يقدم على الله عزوجل
بشبهة لا يعذر بها فانه ليس وراء
المتعرض للقتل في سبيل الله منزلة يؤتى
الله من قبلها وهي غاية الاعمال في عظم
قدرها فليحكم امرؤ لنفسه وليرها
كتاب الله عزوجل ويعرضها عليه فانه لا
احد اعرف بالمرء من نفسه فان وجدها
قائمة بما شرط الله عليه في الجهاد
فليقدم على الجهاد وان علم تقصيرا فليصلحها
وليقمها على ما فرض الله عليها من الجهاد
ثم ليقدم بها وهي طاهرة مطهرة من
كل دنس يحول بينها وبين جهادها ولسنا
نقول لمن اراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا
من شرائط الله عزوجل على المؤمنين
والمجاهدين لا يجاهدوا ولكن نقول
قد علمناكم ما شرط الله عزوجل على اهل
الجهاد الذين بايعهم واشترى منهم
انفسهم واموالهم بالجنان فليصلح امرؤ
ما علم من نفسه من تقصير عن ذلك وليعرضها
على شرائط الله فان رأى انه قد وفى بها و
تكاملت فيه فانه ممن اذن الله عزوجل
في الجهاد وان ابى ان لا يكون مجاهدا على
ما فيه من الاصرار على المعاصي والمحارم
والاقدام على الجهاد بالتخبيط والعمى

وہ شاید دلیل سے وہ جس کی روایت سے بیزار ہوں
ہے قرآن جس کو جھٹلاتا ہے اور اللہ عزوجل پر شبہ کے ساتھ
پیش قدمی نہ کرے کیونکہ اللہ کی راہ میں قتل کرنے
کے سوا کوئی مرتبہ نہیں ہے کہ اس سے پہلے
اللہ دیوے اور وہ امیدوں کی منتہا ہے اپنی قدر کی
عظمت میں پس چاہیے کہ کتاب اللہ کو اپنے نفس
کے لئے حکم بنا دے اور اس کو خوش کرے کیونکہ کوئی ایسا
آپ کو اپنے نفس سے زیادہ کوئی پہچاننے والا نہیں مگر
جب نفس کو اللہ کی شرطوں پر قائم پاوے تو جہاد پر
پیش قدمی کرے اور اگر کوتاہی دیکھے تو اس کی اصلاح کرے
اور ان شرطوں پر قائم کرے جو اللہ نے جہاد میں مقرر
کی ہیں پھر اس کو لے کر پیش ہووے جو اس میں اور جہاد میں
مانع تھا پاک صاف ہو کر پیش قدمی کرے جو شخص کہ
جہاد کا ارادہ کرے اور ان اوصاف پر نہیں
ہیں جو مومنین مجاہدین کے ہیں ہم ان کو یہ نہیں کہتے
کہ وہ جہاد نہ کریں لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم نے تم کو
سکھا دیا ہے جو اللہ نے اہل جہاد سے شرط کی
ہے جن کی جانیں اور مالوں کو جنت کے بدلے خریدا
ہے آدمی اپنے نفس میں اس سے جو کوتاہی دیکھے
اس کی اصلاح کرے اور اس کو اللہ کی شرائط پر پیش
کرے پھر اگر دیکھے کہ وہ اس میں پوری ہو گئی ہیں تو وہ
ان میں سے ہے جن کو جہاد کا اذن ہے اور اگر باوجود معاصی
اور محارم پر اصرار کے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

والشهود على الله عز وجل بالعمل [illegible]
لكافة [illegible] عمر [illegible]
[illegible] ان الله عز وجل [illegible]
[illegible] الله عز وجل [illegible]
[illegible] ان يكون [illegible]
[illegible]
[illegible] حسبنا الله [illegible] وإليه المصير
[illegible]

دیکھیں مجھ کو اپنی زندگی کی قسم جو یہ کہ [illegible]
کے باب میں جو حدیث وارد ہوئی ہے [illegible]
عز و جل [illegible] ایسی قوم کے ساتھ [illegible]
ہیں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] حسبنا اللہ

اس طویل حدیث کا مدعا و مفہوم، ماذون فی الجہاد کون لوگ ہیں؟

چونکہ اس حدیث کی عبارت سمجھ سے [illegible] ترجمہ [illegible] بیان [illegible] مطلب [illegible] نے [illegible] ترجمہ اور [illegible] مطلب بیان کرنا [illegible] ہی ہے [illegible] نہیں لکھتے ہیں [illegible] اس حدیث سے [illegible] ثبوت ہو [illegible] سے استدلال کرتے ہیں [illegible] سمجھ [illegible] صادق [illegible] اللہ [illegible] سے سوا [illegible] جہاد اور دعوت [illegible] خاص [illegible] کے ساتھ مخصوص ہے۔ [illegible] سے [illegible] ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے [illegible] کسی [illegible] جہاد کون لوگ ہیں [illegible] جو لوگ مستحق [illegible] ماذون فی الجہاد [illegible] حضرت [illegible] مومنین [illegible] محمد [illegible] المومنین [illegible] متصف فرمایا [illegible]

کے ساتھ بیان کیا پھر خبر دی کہ خدا تعالیٰ نے ان کے مالوں اور جانوں کو جنت کے بدلے خرید لیا [illegible] راہ خدا میں [illegible] جب یہ آیت نازل ہوئی ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص اپنی تلوار سے مقابلہ کرتا ہے یہاں تک کہ مقتول ہوتا ہے کیا وہ شہید ہے تو یہ آیت نازل ہوئی التائبون العابدون الحامدون [illegible] حضرت نے اس آیت کی تفسیر [illegible] شہادت [illegible] کے ساتھ متصف ہو کر مقتول ہو [illegible] خدا تعالیٰ نے [illegible] قتال کا امر نہیں کیا مگر [illegible] کے ساتھ متصف [illegible] اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا [illegible] مومنین [illegible] کے ساتھ موصوف [illegible] مومنین [illegible] مظلوم [illegible] ماذون فی الجہاد [illegible] مومن [illegible] متصف ہو کر مومن ہوگا [illegible] ماذون فی الجہاد ہوگا [illegible] [illegible]

کو یہ شے اور جب موجود تھے تو ثابت ہوا کہ متصف بشرائط و دعامات مذکورہ تھے کہ رسول اللہ کے
رفیق و ہمنشین تھا۔ پرکشت مومنین کے ساتھ زمرہ عبادت میں سرگرم بارگاہ قدوسی میں ان
کے نفس و بطون کے جانب ان کے خصوص ارادت و حسن عبادات کی وجہ خداوند تعالیٰ نے کتب تقدمہ
توریت و انجیل میں ان کی مدح و توصیف کو بطور مثل کے بیان فرمایا اور ان سے وعدہ مغفرت
اور اجر عظیم کا دار آخرت میں فرمایا اور جیسے دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار رہے
رفیق [illegible] آخرت میں بھی ان کا [illegible] جنت میں ہوں گے اور
[illegible]

[illegible]

رسول کے نزدیک صاحب مراتب رفیعہ اور درجات عالیہ تھے ایمان کی امامت حضرت اور خلافت راشدہ
تھی [illegible] بالبداہۃ اس کا بھی بطلان واضح ہو گیا جو آپ کے علاوہ دعویٰ
نے نہج البلاغہ میں [illegible] سے معرفت حجت یعنی امام کی شرط کی ہے

ثبوت حقیت خلافت خلفاء کی ساتویں دلیل

دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض موت میں باوجودیکہ
اصحاب کبار مہاجرین و انصار [illegible] وقت [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

ثبوت حقیت خلافت خلفائے ثلاثہ کتب شیعہ سے

[illegible]

[illegible]

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے خلفائے راشدین کی عظمت نیز خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ثبوت

[illegible]

کلام میں کذب لازم آوے تو معلوم ہوا کہ وہ فی الواقع خلفاء راشدین اور امر برحق تھے اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ عدل و قسط تھا چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی اور اپنے اس کلام میں حضرت امام حسنؓ کے ارشاد کی گویا شرح کر دی تو اب مطابق وصیت امر کے حضرت امام جعفر پر پورے طور سے صادق آیا۔ وصدق ابارک الصالحین۔ اور واقعی آپ نے مطابق حکم وصیت امر کے اپنے آباء صالحین کی پوری تصدیق فرمائی اور علاوہ ازیں چونکہ حضرت امام جعفر مامور باظہار باہوا نہیں تھے اور تقیہ جائز تھا اس لئے جو کچھ ظاہری طور پر آپ نے ارشاد فرمایا وہ قابل قبول ہوگا اور جو کچھ تخلیہ میں خفیہ طور پر اس کے خلاف بیان کرنا جو باعتبار لفظ و معنی کے نہایت مخدوش اور پوچ ہے اس کے ساتھ منضم کیا جاتا ہے وہ حضرات کا ایجاد و اختراع محض ہوگا چنانچہ بہتر یہ بعض علماء شیعہ کے بعض کی نسبت یہ امر ثابت ہے۔ باقر مجلسی نے صدوق کی نسبت ایک حدیث میں یہ امر فرمایا ہے۔ انما فعل ذلک لیوامن اهل العدل۔ خود شریف رضی نے جناب امیر کے کلام میں کیا کیا کچھ بہتری کی ہے کہ وہ تحریفات یہود و نصاریٰ سے بھی بڑھ گئی پس ایسی حالت میں ایسی زیادتیوں کو کیونکر غلط یقینی نہ کہا جاوے جو باعتبار لفظ و معنی کے غلط ہوں یا باعتبار حالت قائل کے غلط ہوں باعتبار ناقل کے غلط اور کذب ہوں کوئی قرینہ ان کے صدق پر شاہد نہ ہو ایسی زیادتیوں کو صحیح تسلیم کرنا حضرات شیعہ کا ہی کام ہے۔ اور وہ زیادتی [illegible] یہ ہے وہ یہی اس حدیث کا آنا ہے۔

فلما انصرف الناس قال له رجل من خاصة یا ابن رسول الله لقد تعجبت مما قلت فی ابی بکر و عمر فقال نعم هما امامان من النار کما قال الله تعالی وجعلنا هم ائمة یدعون الی النار [illegible] فلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وما انا بمستخرین [illegible] [illegible] من حق [illegible] [illegible] امیر المؤمنین [illegible]

جب لوگ چلے گئے تو ایک شخص نے آپ کے خواص میں سے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے فرزند مجھے اس سے تعجب ہے جو آپ نے ابوبکر و عمر کے حق میں فرمایا فرمایا ہاں وہ دونوں دوزخیوں کے امام ہیں جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] [illegible] ہیں اور [illegible] میں حق سے عدول [illegible] کے سبب سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تحقیق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

علی موتهما علیه انهما ماتا علی [illegible] عداوته من غیر ندامة عن ذلک والولد من رحمة الله رسول الله فانه کان رحمة للعالمین وسیکون خصما لهما ساخطا علیهما مستقیما منهما یوم القیامة انتهی

[illegible] اور اس کا حق غصب کیا اور اس پر مرنے کے یہ مرتے ہیں کہ بدون اس ندامت کے اس کی عداوت پر مرے اور رحمت سے دور رسول اللہ ہیں کہ وہ رحمت العالمین ہیں اور قیامت کے دن ان سے جھگڑنے والے ان پر غصہ ہوں گے ان سے بدلہ لیں گے

اہل دانش و انصاف اس زیادتی کو جو روات شیعہ نے گھڑ لی ہے ملاحظہ فرماویں اور حضرات شیعہ کے علم و فضل و عقل و انصاف و دین و ایمان کی داد دیں اس بحث میں ہم یہ تو بیان کر چکے ہیں کہ اس نقل جعفری میں اگر اس کو ظاہر پر محمول کیا جاوے تو پورے طور پر تصدیق ان کے آباء صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہوتی ہے لیکن اگر اس زیادتی روات کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو اس صورت میں آباء صالحین کی تصدیق نہ ہوگی بلکہ تکذیب ہوگی۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی صحیح حقیقت اور شیعہ راویوں کی زیادتی کی تکذیب

اب ہم اس زیادتی کی تکذیب پر دلائل قائم کرتے ہیں گو ہماری گزارش سابقہ سے اس کی تکذیب بخوبی ہو چکی ہے اور [illegible] کی نصوص میں اس زیادتی کی روایت کو جھوٹا کرنے میں واضح ہیں اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کی اور اس کی روات کی تکذیب کرتے ہیں تاہم علامہ بحرانی نے جو جواب [illegible] کر دیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صریح ثابت ہوتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] کے معنی [illegible] [illegible] کے گھڑے ہیں محض دروغ ہے کیونکہ خلفاء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ جن کو شیعہ بھی [illegible] شیخین میں [illegible] [illegible]

اہل بیت کے ساتھ میں [illegible] متفق فریقین شیعہ [illegible]
اسلام کو [illegible] کے نزدیک بھی [illegible] نہیں دیا تھا وہ پاس [illegible]
سامنے رکھتے تھے [illegible] عمل [illegible]
[illegible]
ذکر کیا [illegible] جناب [illegible] ثابت [illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کے بس کا
[illegible] سمجھتے [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] اور ان کی [illegible]
[illegible]

ثبوت حقیت خلافت خلفاء ثلاثہ کی نویں دلیل

دلیل قاطع: جناب امام حسن رضی اللہ عنہ نے جب صلح خلافت ... [illegible] ... معاویہ [illegible] ... مسلمانوں کی خونریزی ... [illegible] ... نے نقل کیا ہے ... [illegible]

[illegible]

ہے اور ان کی خلافت خلافت راشدہ تھی تیسری یہ کہ جناب امام حسن نے وصیت خلفاء مصالحین ایسا عقد فرمایا ... جس میں جناب امیر اور جناب حضرت ... [illegible] ... ہرگز صحبت کے ساتھ ... [illegible] ... سیرت کی ... [illegible] ... جناب امیر ... [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب اہل سنت کے حق ہونے اور شیعہ کے

باطل ہونے کا بیان

[illegible]

[illegible] امیر [illegible]

اس کلام کو ملاحظہ کر کے [illegible] کا مطلب کچھ خصوصاً جو کچھ جناب امیر نے [illegible]

سے ارشاد فرمایا ہے [illegible] تین جگہ ہیں اور [illegible] جناب

امیر نے ارشاد فرمایا ہے [illegible]

[illegible]

بیعت [illegible] ترک کی جانے کا امتیاز سب سے زیادہ [illegible] شیعہ پر ہوا اور [illegible] ہمارے

فاضل مجیب کا یہ [illegible] میں بعض [illegible] ہوگا [illegible] جو جناب امیر نے یہ فرمایا

[illegible] بطور ترقی [illegible] زیادہ

اس کے [illegible]

پوچھتے ہیں کہ جناب امیر [illegible]

[illegible]

شریعت اور صحیح نہ ہو وہ واجب الاطاعت نہیں ہو سکتا تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ اس حالت میں جس کو امام جابر ہیں وہ شخص بشہادت شیعہ امام اور واجب الاطاعت ہے اور جناب امیر بھی اس کو واجب الاطاعت اعتقاد فرماتے ہیں اور جب شرعاً امام معصوم واجب الاطاعت ہوا تو آپ کیسے نہیں اس کو امام کہیں گے لیکن شارح بحرانی نے اس قدر تاویل دور از کار کی ہے کہ جو عاقل نہیں جو لغت عقل سے یہ بات بعید ہوتی ہے کہ خیال ہے اہل حق اعتقاد لیے شخص کو امام جابر ہیں کہ جو مخالف امر اللہ کے ہو تو جس وقت آپ مرتد ہوں گے بلکہ زیادہ مخالف اور منحرف ہوں گے اگرچہ بحرانی کا یہ قول فاسد ہے۔

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خط وکتابت

[illegible] قتال سے وقوع [illegible] خود جناب امیر بجواب امیر معاویہ کے فرماتے [illegible] اس خط کے جواب میں [illegible] آپ نے امیر معاویہ سے بیعت طلب کی تھی [illegible] تحریر فرمایا تھا [illegible] لوگوں نے بیعت کی ہے جنھوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی [illegible] کہ اب آپ بھی [illegible] ابوبکر و عمر [illegible] تو آپ کی خلافت بیعت اہل حل وعقد سے [illegible] ہوئی [illegible] آپ سے [illegible] جب آپ قتل [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] اہل حل وعقد سے [illegible] خلافت منعقد نہیں ہو سکتی [illegible] اہل حل وعقد [illegible] بیعت خلافت کی [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

نہیں ہو سکتی ہے اور علامہ بحرانی نے جو یہ احتمال ذکر کیا کہ اہل حل وعقد [illegible] مخالف امر اللہ کے ہو یہ غلط ہے اور جناب امیر کا قول [illegible] بعض [illegible] کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] امام کو واجب الاطاعت [illegible] اہل حل وعقد [illegible] کا شروع [illegible] جماعت [illegible] جناب امیر [illegible] خلافت علی [illegible] کی شان [illegible]

حضرت علی نے خلفاء ثلاثہ کے دور میں سمع و [illegible] وطیرہ اختیار فرمایا

[illegible] خلافت صدیق [illegible] حضرت [illegible] بیعت [illegible]

[illegible]

گو وہ امر خارج میں اس کا مطیع و منقاد ہوں گا اور یہ ثابت ہو چکا کہ آپ کی زبانی اطاعت و انقیاد کی
وجہ سے ہے کہ آپ وہ جواب خلافت امر کا منکر ہو یا وہ معصوم و شخص تھا یہی جب کوئی دوسرا
شخص امام حق اور واجب الاطاعت ہوا تو آپ اس کے پیرو ہوئے اگر شریک مطیع ہوئے تو آپ کی
امامت منصوصہ باطل ہوئی اور اس شخص کی امامت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی ثابت ہو کہ
امام برحق وہی ہے جس کی امامت کو اہل حل و عقد تسلیم کر لیں اور مستحق ہو کہ اہل حل و عقد جس کو
امام بنائیں۔ اور خلفائے ثلاثہ کو اہل حل و عقد نے امام برحق تسلیم کر لیا تھا اور ان کو امام بنایا تھا تو وہ سب
مفترض الاطاعت امام برحق اور خلفائے راشدین ہوئے

حضرت علی نے خلفائے ثلاثہ کے وزیر کے طور پر کام کیا

[illegible]

[illegible]ین کا فرمانا شایان تھا اور عجب کسی امر نے ایسا نہیں کیا اور لوگ اس کے عادی تھے ہمیشہ اہل
کی رائے و مشورہ سے سرانجام مہمات کرتے رہتے تو ایسی حالت میں آپ کا یہ ارشاد صرف صورت
حال کی طرف راجع نہیں ہو سکتا ہو وہ ادنیٰ مطلق خبر سے بلا قرینہ فرد کامل بلکہ ناقص مراد لینا یہ خود
خلاف قاعدہ و عرف اور عقل ہے تعجب ہے کہ امام منصوص من اللہ و منصوب من الرسول بالفعل ہو
اور وہ کبھی اپنے حق کا نام نہ لے اور اگر لوگ ان کو چاہیں تو مدافعت اور تعلل فرمائیں اور فرماویں کہ
میری وزارت تمہارے لئے بہتر ہے امارت اس قدر بہتر نہیں [illegible]

[illegible]

صریح طور پر اس مدعا کو ثابت کرتے ہیں تہلکا مستقبلون امرا لہ وجوہ و الوان لا یقوم لہ القلوب ولا تثبت لہ العقول [illegible] الوفاق [illegible] امامت [illegible] چنانچہ آپ کے زمانہ خلافت میں ایسا ہی واقع ہوا اور شرائب فتن سے پاک نہ ہوا یہاں تک کہ زمانہ خلافت نبوت منقرض ہوگیا اور ملک عضوض کی نوبت آئی اسی واسطے حضرت کے ساتھ جناب امیر نے فرمایا ابتلیت لقتال اہل القبلۃ. غرض ہم کو اس کے مطلب سے کیا غرض اور اس کی غرض سے کیا مطلب ہمارا مدعا جس کے ہم اثبات کے درپے ہیں یعنی ثبوت حقیقت خلافت خلفائے ثلاثہ وہ بحول اللہ وقوتہ اس کلام سے بخوبی ثابت ہے

ثبوت حقیقت خلافت خلفائے ثلاثہ کی گیارھویں دلیل

دلیل حادی عشر: امام ابوالفرج اصفہانی نے اپنی کتاب اغانی میں روایت درج کی ہے

عن ابی ایوب [illegible] قال جاء ابو سفیان الی علی [illegible] فقال یا ابا الحسن ما بال هذا الامر فی اقل حی من قریش و اقلها [illegible] والله لئن شئت لاملأنها علیهم خیلا ورجالا فقال علی بن ابی طالب [illegible] غششت الاسلام والمسلمین فلم تضرهم ذلک شیئا، وجدنا ابا بکر لها اهلا.

ابو ایوب سے روایت ہے کہ ابوسفیان علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالحسن یہ خلافت کو کیا ہوا ہے کہ قریش میں سے کمینے اور حقیر ترین قبیلہ میں ہے خدا کی قسم اگر تم چاہو تو میں اسے سواروں اور پیادوں سے بھر دوں علی بن ابی طالب نے فرمایا تو ہمیشہ سے اسلام اور اہل اسلام کا دشمن رہا ہے [illegible] مگر اس سے اسلام کو کچھ نقصان نہ پہنچا ہم نے ابوبکر کو خلافت کے لائق پایا!

اس روایت سے ثبوت حقیقت خلافت صدیقی بدلالت مطابقی ثابت ہوتا ہے اور دوسری خلافتیں بھی [illegible] پر منحصر ہیں تو جب اس کی حقیقت ثابت ہوئی تو اوروں کی بھی صحت و حقیقت ثابت ہوگئی [illegible] اس قدر [illegible] ہے کہ جناب [illegible] صاحب اغانی ابوالفرج [illegible] کے عدم اعتبار کا [illegible] آپ کی روایات و روایت کے [illegible] کے علماء کی تحقیقات [illegible] اس صورت میں آپ کے صحاح کی [illegible] اور [illegible] ثابت [illegible] اس کے [illegible] قولہ آپ کا جواب

قولہ: جب کہ ہم نے اپنی شرائط ثلثہ کو آپ کی کتب معتبرہ سے مدلل ثابت کر دیا اور ضمنا اس امر الامات ہونا بھی ثابت ہوگیا اور پھر آپ کے قول آتیہ میں ثابت کیا جائے گا تو آپ فرمائیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو خلیفہ مقرر فرمایا یا اس باب میں کیا ارشاد فرمایا۔

اقول: دعوی اثبات شرائط ثلثہ بدلائل محض استیلاء تخیل سے ناشی ہے جو ہم خود تخیل کر بیٹھے ہم شرائط ثلثہ دلائل سے ثابت کر چکے ورنہ فی الحقیقت ان کا ثبوت محال ہے کیونکہ جو امور کتاب اللہ و سنت کے خلاف ہوں ان کا ثبوت کتاب و سنت سے کیونکر ممکن ہے چنانچہ آپ کے دلائل کے جواب میں گذارش ہو چکا اور امر الامات ہونا جو بار بار آپ کی زبان پر ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی عادت قدیمہ کے موافق یہ بھی یاد نہیں کہ اس مسئلہ میں ہم تنازع فیہ ہے چنانچہ ہم آئندہ قول میں جس میں آپ نے [illegible] کی ہے گذارش خدمت کریں گے۔ اور جب شرائط ثلثہ کا آپ سے اثبات نہیں ہو سکا تو [illegible] آپ کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو خلیفہ مقرر فرمایا یا اس باب میں کیا ارشاد فرمایا [illegible] ہمارے سوال کا ہے کہ جب شرائط ثلثہ باطل ہیں تو فرمائیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو خلیفہ مقرر فرمایا یا اس باب میں کیا ارشاد فرمایا۔

قولہ: اور آپ کا یہ قول اگر اس کلام کے موافق ہے تو مرحبا بالوفاق لا جب اس کلام کے اصل معنی بیان کئے [illegible] ثابت کیا گیا جو آپ سمجھے تھے وہ ہرگز اس کا مطلب نہیں ہے تو آپ کا شبہ رفع ہوگیا [illegible] نے اس باب میں فرمایا ہوگا ظاہر ہے کہ [illegible] میں اور اس کلام میں کچھ فرق نہ ہوگا [illegible] ارشاد بجائے خود حق و درست ہوں گے۔

اقول: [illegible] ثابت کرتے ہیں کہ جو معنی آپ نے اس کلام کے اصل کہے تھے وہ محض غلط تھے [illegible] وہ معنی دوسرے کلام میں کس قدر ہمارے مؤید تھے پس اس تحقیق سے متحقق ہو چکا ہے کہ [illegible] معنی [illegible] مطلب وہی تھا جو ہم سمجھے تھے پس ہمارے [illegible] آپ کے [illegible] سے رفع شدہ نہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب میں جو کچھ فرمایا اس کے ہرگز موافق نہیں ہوگا

قولہ: تعجب ہے [illegible] آپ نے کس [illegible] سے مسدود کر دیا ہے [illegible] معنی وہ حق [illegible] ہیں جو معنی [illegible] محل [illegible] وسیع ہے

اقول: [illegible]

نے آپ کے معانی کو بیان کیا ہے [illegible] مذکور ہو چکے ہیں [illegible] بھی ثابت ہو گیا ہے کہ
معنی جو آپ سے بیان فرماتے ہیں محض خیالی ہیں اور واقعی ایسے معانی کو قبول نہیں کیا جاتا [illegible]
معنوی ہے [illegible] ایک معنی [illegible] دوسرے معنی کو [illegible]
معنی موضوع [illegible] دوسرے معنی کے ثبوت [illegible] حضرات [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] شیعہ حضرات کی [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ ارشاد فرماتے ہیں [illegible]
[illegible]

[illegible]

اہلسنت اور شیعہ میں خلافت کے ہم امامت ہونے کی نسبت مابہ النزاع کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

...امر مثل توحید و نبوت کے اصول دین میں سے تھا اس کو پیچھے ڈال دیا اور گویا جناب امیر رضی اللہ عنہ نے موافق اصول شیعہ کے کفر و نفاق کو اصل رسول [illegible] سے مقدم فرمایا اور کفر و نفاق کو بہ نسبت اصول دین کے اہم المہمات سمجھا تو اس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ آپ کے نزدیک کفر و نفاق اصل اصول دین سے اہم اور ضروری تھا نعوذ باللہ من ذلک۔ اور یہ طعن کہ صحابہ نعش اطہر کی تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ نہ ہوئے اس کا جواب ہم ابحاث سابقہ میں مفصل گذارش کر چکے ہیں حاجت اعادہ نہیں۔ ہیں مگر مدارج النبوۃ وغیرہ میں خلافت کی نسبت لفظ اہم المہمات درج ہو تو وہ ہمارے ہرگز خلاف نہیں ہے اور ہمارے مجیب کے مفید مدعا بلکہ وہ اس معنی کے اعتبار سے ہے جو ہم گذارش کر چکے ہیں

قولہ: شرح عقائد نسفی میں یہ عبارت موجود ہے۔ ولان الامۃ قد جعلوا اہم المہمات بعد وفات النبی علیہ السلام نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن وکذا بعد موت کل امام و ذلک [illegible] موقوف [illegible] شرح عقائد نسفی تو شاید اہل سنت کی کتب درسیہ میں سے ہے اور حضرت مجیب علامہ فاضل بھی طالب ہے کہ یہ کتاب تو ضرور پڑھی ہوگی پھر تعجب ہے کہ حضرت [illegible] کو اہم المہمات نہیں سمجھتے۔

شرح عقائد کی ایک عبارت سے شیعہ مصنف کیا سمجھے اور حقیقت کیا ہے؟

قول: عبارت منقولہ شرح عقائد نسفی [illegible] مستدل کا [illegible] فاضل مجیب کو [illegible] ہوگئی ہے [illegible] فرمایا ہے [illegible] میں جس جگہ [illegible] اور تکفین [illegible] [illegible] نقل کر دیا [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] گذارش ہو چکی ہے [illegible] ثبوت [illegible] [illegible] نہیں [illegible] آیت قرآنی بھی [illegible]

بہ ادنیٰ مروت پروانہ ہے امر خلافت کے اہم المہمات ہونے کی غرض سے نبی پاک سے اور غرض سے مفصل ارشاد ہو اور یہ حال کل کتب احادیث و تاریخ و سیر میں درج ہے [illegible] مدارج النبوۃ کو ہی ملاحظہ فرمائیں اس میں بعینہ یہی لفظ یعنی اہم المہمات تحریر ہے۔

شیعہ مصنف کا مقصد سے فرار اور محض لفظی کج بحثی

اقول: اس مستدل میں بھی وہی خرابی موجود ہے کہ ہمارے فاضل مجیب نے امر [illegible] جس کا ثبات مطلوب ہے [illegible] عبارت تحریر کے موافق پس پشت [illegible] کو بھول گئے اور صرف لفظ [illegible] کے پیچھے [illegible] [illegible] نقصان ہوگا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا کوئی منکر نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خلافت کے مسئلہ اعتقادی ہونے کی دلیل کا ابطال

[illegible]

وان الآخر مخطئ مثوا ان الله تعالى
كلف فيها بالعلم ونصب عليه دليلا فالمخطئ
له مقصر مستحق للملامة ومخالف في
ذلك شذ وذمن اهل الخلاف ومنهم كان
بعض المعتزلة واما الاحكام الشرعية
فان كان عليها دليل قاطع فالمصيب فيها ايضا
واحد والمخطئ غير معذور وان كانت مما
يفتقر الى النظر والاجتهاد فالواجب على
المجتهد استفراغ الوسع فيها ولا اثم عليه
حيث خطأها بغير خلاف بين الامة۔

خطا پر ہے اور گنہگار کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں علم کی تکلیف دی ہے اور دلیل قائم کی ہے پس مخطی اس کے سے کوتاہی کرنے والا ہے تو اس کے ذمہ پر باقی رہے گا اور اس میں اہل خلاف میں کے چند لوگوں نے خلاف کیا ہے اور وہ معتز کے نہایت مرتبہ میں ہے اور لیکن احکام شرعیہ اگر ان پر کوئی قطعی دلیل ہو تو ان میں بھی ایک ہی مصیب ہے اور مخطی معذور نہیں اور اگر وہ ان احکام میں سے ہو جو نظر و اجتہاد کی طرف محتاج ہیں تو مجتہد پر اس میں کوشش کا خرچ کرنا ہے اور بغیر خلاف کے بہ قبل اجماع بر اس کے پر گناہ نہیں ہے

پس اپنے شہید ثانی کی شہادت کو ملاحظہ فرمایئے اور اپنے استدلال کو دیکھ کر کچھ تو شرمایئے لیکن اس قدر گزارش کرنا باقی رہ گیا کہ تمام فرق شیعہ کے علماء میں جو کچھ اصول دین میں تکاذب و تجاہد ہے خصوصاً فرق شیعہ امامیہ میں جو کچھ در باب امامت اختلاف ہے اس کی نسبت ہم پوچھتے ہیں ہمارے فاضل مجیب فرمائیں تو سہی۔ قطع نظر اس سے آپ کے اکابر و اسلاف مثل ہشام الجوالیقی اور ہشام الحکم جن پر ہشام الحکم نے ان کے رد و ابطال میں کتابیں لکھیں اور جو صریح ضروریات دین کے منکر تھے اور بعض اصول دین میں جمہور فرق اسلامیہ کے مخالف تھے اور خداوند تعالیٰ شانہ عما یقولون علواً کبیرا کے جسم کے قائل تھے ان کی نسبت مفصل ارشاد فرمائیں۔ اچھا فرق شیعہ اور فرق امامیہ کو اور ان کے اختلافات کو جانے دو جناب امامین ہمامین ثانی و ثالث در باب تسلیم خلافت امیر معاویہ جو اختلاف ہوا اگرچہ مسئلہ اصول دین میں سے ہے اور اصولی اختلاف مستوجب تضلیل ہے تو معاذاللہ اپنے اصول پر کس کی تکفیر و تضلیل کیجئے گا اور نیز امام رابع شیعہ اور محمد بن حنفیہ میں باہم امامت میں اختلاف ہوا کہ ہر ایک شخص ان میں سے اپنی امامت کا مدعی اور دوسرے کی امامت کا منکر ہوا تو فرمایئے کہ اپنے قاعدہ کے موجب کس کی تکفیر و تضلیل کیجئے گا اور کس کو مقتدی اور ضال کہئے گا اور جو کچھ اختلاف کہ فروعات میں ہے اس کا تو کیا ذکر کروں۔

قولہ: اس فروعی مسئلہ کے سبب سے آپ کے خلیفہ ثانی نے خلیفۂ اول کی بیعت سے تخلف کرنے والوں کو کہ جن میں جناب امیر علیہ السلام و بنی ہاشم اور آپ کے عشرہ مبشرہ میں سے زبیر بھی تھے مگر

کی دھمکی کیوں دی اور ان حضرات کا کچھ پاس لحاظ کیوں نہ کیا فروعی اختلاف میں اس تشدد کے کیا معنی؟

فروعی اختلافات میں بھی تشدد ہو سکتا ہے

اقول: اگر فروعی اختلافات آپ کے نزدیک مستوجب تشدد نہیں ہے تو جناب امیر نے جناب امام حسین پر ان کے غسل بیت المال سے بقدر ایک رطل کے لے لینے پر کیوں اس قدر تشدد اور غضب فرمایا اور کیوں ان کے مارنے کا قصد کیا اور ان کا پاس و لحاظ کیوں نہ کیا آپ ہی فرمایئے کہ فروعی اختلاف میں اس قدر تشدد کے کیا معنی؟ اور نیز جب کہ شیر خدا بزعم شیعہ مخالفین کے ڈر سے گھر میں دبک کر بیٹھ گئے اور اپنے حقوق و فدک وغیرہ کا نام تک نہ لیا اور جناب معصومہ حضرت فاطمہ نے حضرت کی دربروایات قوم والعہدۃ علیہم کیا کیا کچھ تذلیل و توہین کی اور کیسے کیسے کلمات ناملائم و مستنکر فرمائے پس اگر فروعات مستوجب تشدد نہیں ہوتی تو آپ نے جناب امیر کی ایسی کیوں تذلیل و توہین صرف فروعات کے لئے فرمائی اور کیوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اور حضرت کی زوجیت اور ان کی امامت و عصمت اور افضل الناس ہونے کا کچھ لحاظ و پاس نہ فرمایا فروعات میں اس قدر تشدد کے کیا معنی۔ واسطے بھی ایک حرف رکھو جناب ابن عم النبی و افقہ الناس ابن عباس جب کہ بشہادت روایت قوم بیت المال بصرہ سے کچھ مال لے کر مکہ جا بیٹھے اور جناب امیر کو جس امر کی اطلاع ہوئی اور آپ نے ایک سخت تشدد کا خط لکھا جو نہج البلاغۃ میں درج ہے اور ہم کلمات سابقہ میں اس کی نقل کرتے ہیں اس میں یہاں تک لکھا ثم لو فعل ثم امکننی الله لاعذرن الله فيك ولاضربنك بسيفي۔ پس اگر فروعی اختلاف مستوجب تشدد نہیں تو جناب امیر نے فروعات میں کیوں اس قدر تشدد کیا اور کیوں پاس و لحاظ کچھ نہ کیا اور یہاں تک فرمایا کہ اگر حسن و حسین ایسا کام کرتے تو میں ان سے بھی مصالحہ نہ کرتا اور باطل کو ان کے مظالم سے دور کرتا پس اگر فروعی اختلافات مستوجب تشدد نہیں ہوتا تو آپ کے اس تشدد کے کیا معنی اور اس کے علاوہ جناب امیر نے اپنے مال پر فروعات میں تشددات فرمائے وہ بھی آپ کے نزدیک مردود ناحق ہوں گے کہ فقہی نظر کی تقریر سے یہ بھی آپ کے نزدیک پایا گیا، حدود و قصاص کا اجرا اور سیاست و تعزیر کا کل سب فروعات ہے کیونکہ یہ امور باتفاق فرعیات میں اور فرعیات میں اگر تشدد جائز نہیں ہے تو یہ بھی جائز نہ ہوں گے پس آپ کے اس قاعدہ نے شریعت کا

[illegible]

حدیث من لم یعرف امام زمانہ سے خلافت کے اعتقادی ہونے پر استدلال کا ابطال

[illegible]

ڈرایا گیا ہے ترک تقیہ کو خروج دین سے تعبیر کیا گیا ہے کہ متواتر قرون یعنی جماعت سے بیان کیا گیا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی مسئلہ اصل اعتقادی نہیں سب فرعیات ہیں تو اسی طرح اس مسئلہ فرعی پر بھی تغلیظ و تشدید کے طور پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اس وجہ سے کہ سنت سے فرائض و واجبات کا موقوف علیہ ہے بلکہ جملہ امور شرعیہ اسلام و شعائر دین اس پر موقوف ہیں اگر اس میں نقص ہو تو تمام دین میں بھی پیدا ہوگا اسی واسطے نزد فقیر جناب امیر نے بھی سکوت فرمایا تھا تو ایسا مسئلہ فرعی جو موقوف علیہ تمام دین کا ہو بہت زیادہ مستحق ہے کہ اس کے ترک و تغافل سے موجب شدید وارد و تہدید کے ساتھ منع کر دیا جاوے پس اس سے جناب مجیب کا مخالفت کے حق اعتقادی ہونے پر دلیل لانا ان کی خوش فہمی کا بین ثبوت ہے پانچویں یہ کہ حصول مسئلہ میں موت جاہلیہ سے مراد اگر موت علی الکفر مراد ہے تو غلط ہے اس کا ثبوت دیجئے اور اگر موت جاہلیہ کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جیسے زمانہ جاہلیہ میں لوگ خود سر مرتے تھے اور ان کا کوئی امام مطاع نہیں ہوتا تھا ویسے ہی یہ شخص بھی جو امام وقت کو نہ جانے اور اس کی اطاعت نہ کرے مثل موت جاہلیہ مرے گا [illegible] تو کوئی وجہ ثبوت حصول مسئلہ کی نہیں ہے

جناب امیر بھی بعض مسائل نہ جانتے تھے

[illegible] خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت بعض [illegible] بعض مسائل نہ جانتے تھے ان کو یہ [illegible] ہوگا [illegible] کی بنا [illegible] ہے [illegible] یہ ایک مسائل [illegible] کا [illegible] اور [illegible] اعتقاد [illegible] اور [illegible] جناب امیر [illegible] عمل [illegible] معلوم [illegible] جناب امیر [illegible] کو [illegible] ہے

[illegible]

حالانکہ [illegible] مسلم [illegible] حسنۃ [illegible] حدیث متفق علیہ ہے اور خود جناب امیر نے مسعود کو [illegible] معاف کر دی من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے

[illegible]

[illegible] بیان [illegible] کی جاتی تھی [illegible] بعض [illegible] جب [illegible] ایک [illegible] خدا [illegible] جب [illegible] آپ کے [illegible] حضرت [illegible] سے

[illegible]

[illegible] معلوم ہو چکا [illegible] کا بیان [illegible] پر [illegible] حضرت [illegible] نہیں [illegible] بہت مسائل [illegible] جناب امیر [illegible] کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو ضرورت اعتقادی نہیں ہوتی بلکہ بہت سے فروعات بھی ایسے ہی ہیں

[illegible]

ابن عمر حيث اجتمع الناس على عبد الملك كتب انى اقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك امير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله ما استطعت وان بنى قد اقروا بمثل ذلك .

خلافت پر مجتمع ہونے میں ابن عمر کے پاس حاضر ہوا اس نے لکھا کہ میں اقرار اپنی استطاعت کے اندر اور رسول کے طریقہ پر امیر المومنین عبد الملک کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اور میرے بیٹوں نے بھی یہی اقرار کیا ہے ۔

اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت ابن عمر نے عبد الملک کی بیعت بذریعہ خط کی اور دیگر مثل روایت مجیب لبیب کے جو ابن ابی الحدید معتزلی شیعی وغیرہ سے نقل کی ہے ابن عمر کا حجاج کے گھر رات کے وقت بیعت کے واسطے گئے ہوں اور اس نے پاؤں بچھایا ہو اور اس روایت سے یہ بھی واضح ہے کہ ابن عمر کی فعلی بیعت بھی عبد الملک کے ساتھ بعد خلافت میں [illegible] بلکہ بعد تحقق و زوال اختلاف اس واقع ہوئی اور جب تک اختلاف رفع نہ ہوا کسی سے بیعت نہ کی اور [illegible] چنانچہ حضرت علی و امیر معاویہ کے عہد میں بھی ان کا یہی طریقہ رہا ہے اور بعض روایتوں سے بیعت کے لئے پاؤں پھیلا دیا اگر حجاج پر طعن ہے تو اس نے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ملک کیا [illegible] کم ہے اور اگر مقصود طعن ابن عمر ہے تو یہ بھی بے جا ہے کیونکہ [illegible] قسم سے جناب امیر کو ابن ملجم نے شہید کیا جناب امام حسین کو یزید پلید نے [illegible] سے [illegible] نقل کیا ہے کہ حجاج نے بیعت کے واسطے [illegible] سے ان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا ہاں حجاج کے خبث پر دلالت واضح ہوتی ہے ۔

قولہ الحمد للہ اگرچہ مسئلہ امامت فروعی مسئلہ ہیں گو سب کتب متقدمہ [illegible] ذکر کرتے ہیں چنانچہ شارح مواقف بھی [illegible] ہو کر یہ تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] علم الکلام [illegible] ليست من [illegible] المتكلمين [illegible] [illegible] کتاب [illegible] ضعف [illegible] ہے کہ [illegible] ہے ۔ [illegible] کتاب [illegible] [illegible] [illegible] کچھ [illegible] معرفت [illegible] سے [illegible] نہیں [illegible] کو [illegible]

لہٰذا ایسے مسئلہ سے کہ اس سے عقائد دینیہ ثابت کریں کیوں ہے، اور اگر متعلق ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ معرفت حدود و حقوق اور فضیلت امام و نیز تصدیق و حسن اعتقاد یا طعن و سوء اعتقاد اقسام میں علوم کی قسم سے ہے نہ افعال و اعمال جوارح کی قسم سے پھر اس مسئلہ کو فروعی کہنا کس لئے ہے شاید یہی وجہ ہے کہ شارح نے اس توجیہ و تاویل پر بھی دو ذکر کے تقلید اسلاف کا عذر کیا ہے اور اس کا ضعف ظاہر ہے ۔

ثبوت اس کا کہ مسئلہ امامت کتب کلامیہ میں ذکر کرنے سے اعتقادی نہیں ہوتا اور بیان فرق مسائل فرعیہ و اعتقادیہ

اقول : یہ مسئلہ [illegible] مثل اور مسئلہ [illegible] کے ہمارے مجیب لبیب کی خوش فہمی سے آشکارا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب تک آپ کے فہم میں یہ بھی نہیں آیا کہ [illegible] اہل سنت و شیعہ کی وجہ [illegible] اختلاف کی کہ اہل سنت امامت کو فروع دین سے کہتے ہیں اور شیعہ اصول میں قرار دیتے ہیں کیا ہے اگر یہ بات آپ کو معلوم ہوتی تو ہرگز یہ مسئلات ہمارے مقابلہ پر [illegible] آپ نے [illegible] بھی عرض کر دیا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی [illegible] ہو جائے [illegible] کے آپ کے [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] عملیہ میں جن کا تعلق افعال عبادات سے ہو اور مسائل [illegible] اعتقادیہ میں جن کا تعلق اعتقادیات کے ہو جب یہ مسئلہ امامت کو دیکھتے ہیں اور فریقین کے مذہب کو اس میں تحقیق کرتے ہیں تو ہم شیعہ نے مسئلہ کو اعتقادات میں داخل کیا ہے اور عمل عبادات کو اس میں کچھ دخل نہیں [illegible] اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ فروعات سے ہے کیونکہ اس کا تعلق عمل عبادت سے ہے [illegible] بھی جانتا ہے کہ فقہیات اگرچہ فی حد ذاتہ عملیات ہوتے ہیں لیکن [illegible] قوت و ضعف ثبوت کے ان کا اعتقاد وجوب و ندب و اباحت و حرمت و کراہت میں [illegible] مگر چونکہ وہ مسائل فی حد ذاتہ متعلق اعمال عبادت کے ہیں [illegible] اعتقادی [illegible] اس لئے وہ مسائل فروع سے خارج نہیں ہوتے اور [illegible] نہیں کئے جاتے ہیں [illegible] عبادات [illegible] ہیں اور [illegible] کو علم کلام میں داخل نہیں کرتے [illegible]

ایک حکم کا ہے اپنے مرتبہ کے موافق اعتقاد ضرور ہے اور ترک ہر مرتبہ میں اور اعتقاد خلاف
میں اس قدر خرابی و برائی ہے مثلاً اعتقاد عدم فرضیت صلوٰۃ و صوم میں وہ ... ہے وعلیٰ ہذا القیاس
پس ہمارے مقابل جو ہیں کوئی دلیل جب تک کہ وہ اس امر کو ثابت نہ کرے کہ خدا نے لطف ... سے کچھ
تعلق نہیں اور اس کے بیان میں عمل عباد کو کچھ دخل نہیں اور وہ محض اعتقادی ہے مفید نہ ہوگی
اب بعد ... کے ... مختلف ... کہ ہمارے ... عجیب ... مسئلہ ... کی خدا ... لطف
چند دلیل ... مسئلہ ... کا ... ہے ... کہ مشکل ... مسئلہ ... کو
جو کہ ... جو ... مسائل اعتقادیہ سے ہے ذکر کیا ہے تو یہ مسئلہ ... مسئلہ
... جو ... ہیں ... مثلاً ... اختلاف ... ہے ... مسئلہ
... قرار دیتے ... کہ مسئلہ ... ہے ... کی
... ہو گا ... خود ... موقوف ... کو ... ہو ... کی
... مثلاً ... قائم ... مسئلہ ... امامت کے بیان کو متعلق
باقوال ... مسئلہ ... کو ... ہے ... کی
... ہے ... اختلاف ... اس ... مسئلہ ... کے ...
... اعتقادی ... تھا ... ہے

مسئلہ امامت کے فرعی ہونے کی دلیل

... کہ یہ مسئلہ فرعی عملی ہے ... ہے ...
... فرعی ... میں ... اعتقادیہ ... میں ...
... کی ... جو ... کی ... ہیں ...
... کے ... کی ... ہے ... مسئلہ ... امامت
... ہوگا ... صرف ... کا ...
... جیسا کہ ... کے ... ہے ...
... مسئلہ ... اعتقادیہ ... ہے ...
... ہیں ... کے مسئلہ ...
... ہے ...

فرمایا اور یہ مسئلہ اس قبیل سے نہیں کہ عقل اس کے ادراک میں مستقل ہو اور ہمارے نزدیک
تحسین و تقبیح شرعی ہے تو یہ پیغام کہ سکتے ہیں کہ خدا وند کریم کا اس کو ترک فرمانا اصول فریقین پر صریح ذمیمہ
ہے کہ یہ مسئلہ اصلی اعتقادی نہیں ہے اور اگر یہ نہیں تو اصول شیعہ پر لازم آتا ہے کہ ... ذات
خداوند تعالیٰ سے صادر ہے یا تکمیل دین کی جو ضروری ہے وہ کذب ہے اور حقیقت اب تک
تکمیل نہیں ہوئی سبحانہ و تعالیٰ علوا کبیرا مگر یہ ہر دو سے نقص ہے ... بھی امور اعتقادیہ
... تو ... مشکل ... سے ... خصوصی ... موجود ... اس کے اثبات ... ہے
بھی ... خوف ... اور ... وقت ... کی ... نہیں ... ہے ... اصل
... حرف ... ہیں جب ... ہو گیا کہ ... کے مسئلہ ...
... ہے اور ... مشکل ... ہے ...
اور ... اعتقادیات ... ہے ... حصہ ... ہو ... موافق
... کو ... ہے ... کی ... کو ... اور
... سے ... کو ... ہے ...
... وقت ... ہو ... ہیں ... صحت ... ہے
... کو ... ہے ... نے ...
... ضعیف ... ہو ... کی ... ہے ...
... ہے ... کی ... ہے ... ہو ... ہے
... اعتقادیات ... کے ... ہے ... اور ...
... کے ... نے ... حدیث ... کی ... ہیں ...
... ہے کیونکہ امامت کا تعلق اعتقادیہ سے نہیں ہے ... ہے
اگر ... ہو ... مسئلہ ... ہے ...
... ہے ... اور ...
... مسئلہ ... اعتقادیہ ... ہے ...
... ہے ... کی ... ہے ...
... ہے ... کی ... ہے ...
... ہے ... مسئلہ ... ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امتحان سے کیا مقصود ہوتا ہے؟

قولہ: امتحان لینے کی درخواست سے ہرگز دعائے کمال علم نہیں سمجھا جاتا اور نہ امتحان لینے کے لئے بہت علم کی ضرورت ہے۔ یہ حضرت کے کمال علم کی قبولیت سے غایۃ یہ ہے کہ تیرہ امتحانوں کے ہم کو تو کافی ہے۔ پیدا ہوئے آپ کو یہ معلوم نہیں کہ مسئلہ امامت دراصل اصولی صریح مذہب و دعویٰ ثابت فی ہے۔ ہونے تھا تو کسی امامت فروعی مسائل سے ہے جس کا ہونا پیکر ہونا ہے لیکن اس میں جو ہم خلفائے متقدمین کو دیا گیا تھا اس کی نسبت بعض سے پوچھنا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ مسئلہ امامت فروعی ہے یا اصولی جب جھوٹ ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ ہم پر بخصوص کتب تعداد عقائد کو ہوا اجابت کے حسب علم موجود نہ ہوا اور اس کا ثبوت آپ کی طرف سے کر سکتے ہیں تو بس یہ بات ہے کہ امامت کی طرف کو خلیفہ کی حیثیت سے کوئی شخص نہیں ہے کسی کی نہ کرتے ہیں جس کو کسی تنسیت کو خلفائے متقدمین سمجھتے ہیں اگر کوئی منکر ہوئے ہیں سے نقل ہوا تو کتاب قاعدہ کو اس سے جس کو ردوہ ہوتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ ہمارا حضرت کی خوش فہمی کہ ایک دریہ جو حق ہو یہ تو شاید عاشقی لباس کیا ہے۔

قال الفاضل المجیب قولہ: دستیاب ہیں کہ بہت سی احادیث خیریت ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بیان قرآنی اور روایات سے جن کو ہم مشترک کہتے ہیں یہی ہے اس کی ترتیب وقوع تک بیان کی ہیں۔ مسئلہ وعدہ کے آگے جو حفظ ہی سے کوئی پڑھ نہیں سکتا، معلوم نہیں کہ حدیث سے خیریت جو مقابلہ ہے حدیث ہے کہ خود وہ حدیث یا جو ثابت ہو مقابلہ کرتی ہے کہ ہے۔

یقال: لیس عبد العزیز ان مولانا معنی، بر سے لفظ خیریت جو ہے جب معقول تھے سے من دون اللہ و ذلک منصوصین ان ثابت و عدہ کے لئے خلافت خیریت ہے۔

قولہ: سوال ہو ہو مشتمل کا جواب کہ ذلک سے اگر خیریت کا ثبوت حدیث کا ثبوت ہو تو سمجھنے کا نہایت تعجب ہے کہ اس لفظ کا مطلب کیوں کیا ہے ہیں۔ ہدایت سے صداقت سے ذریعہ صداقت سے وہ اہل ہیں سے خلافت وجہ سے ہے سمجھے نہ ہیں سوال کو ترجیح دیں۔

قولہ: یہ خلافت ہی ہے صداقت فی ثبوت کی خود قاعدہ مخصوص ہوتی ہے اور یہی ثابت ہے

کوئی نہیں ہے اور یہاں خیریت صادق نہیں آتی تو وہ مجاز بعد خیریت جو اس کی تحقیق سے اس کا موقع ہوگا اور وہ صادق ہے گی استمرار انقطاع استقبلیں تو لازم آتے گا کہ خلافت راشدہ عدم خیریت کے ساتھ مجامع ہوا اور یہ خلاف ہے کیونکہ یہ مسلم فریقین ہے کہ خلافت راشدہ مجامع خیریت اور مباین شریت ہے تو ثابت ہوا کہ اس لفظ کا یہی موقع ہے اور یہاں خیریت صادق آتی ہے اور اس لفظ کا اطلاق اس جگہ غلط نہیں بلکہ صحیح ہے قطع نظر اس سے ہم کو اپنے فاضل مجیب کے اعلام کمال ہم سے نہایت تعجب ہے کہ وہ ہم پر ایسا اعتراض فرماتے ہیں باوجود یکہ اس قسم کے الفاظ جن پر ایسے محض اعتراضات ہو سکتے ہیں کتاب اللہ اور اقوال ائمہ میں بھی بہت موجود ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا	اور نہیں کوئی چلنے والا زمین میں اور کوئی پرندہ جو اڑتا ہے
طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ	اپنے دونوں پروں سے مگر گروہ ہیں تم جیسے

ظاہر ہے کہ دابہ جس کو کہتے ہیں جو زمین پر رینگ کر چلتا ہو۔ چنانچہ ابتدائی چھوٹے بچے ان کو منقول عربی کی قسم میں کہا ہے پھر طیر ارض کو دیدہ کیا آپ کے نزدیک کون موقع تھا اور طائر کو جو پرندوں سے پرواز کرے پھر یطیر بجناحیہ کا لفظ آپ کے قاعدہ کے موافق بالکل لغو اور فضول ہے معاذ اللہ خدا کی کلام میں وہ بھی ایسے اعتراضات آپ سے نہایت تعجب ہے کہ ان الفاظ کا یہ کون موقع تھا اور یہ بھی دیکھنا ہے اور جو دونوں معنوں سے ادا ہی کرتا ہے پھر ان الفاظ کے فرمانے کے یہ معنی پھر تو چونکہ اس کا جواب ہے اسی قسم کا جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لو علاوہ یہ وہ خلافت جو ایسی خیریت سے متعلق ہے جس کو راشدہ وہ ہدایت سے فاضل مخاطب ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں یعنی خوشنود خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی ان کی رشد و خیریت کی طرف اور اس کی دلیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تفضیل خلفائے ثلاثہ کی بعض خلافت کی جو رشد و خیریت کے متعلق ہے یہ خوشنودی ہے جس کی خیریت کا وعدہ کیا ہے حضرت ہو چکا آپ کو اس کی جو تہ سمجھنا مخالفت کتاب اللہ ہے بس آپ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس لفظ کا اس جگہ اطلاق کس قدر موزوں اور مناسب ہوا ہے۔

قولہ: اور جو کچھ میں تعجب ہے ... ان کا یہ فرمان ہو ہمیشہ سے ہوئی جب کہ ... کی خواہ مشاورت ہو سے بہرحال کی نسبت کتاب اللہ میں وعدہ خیریت کے پائے جاتے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث [illegible] کی تحقیق پر [illegible] کا جواب

[illegible]

اس کے بعد یہ اعتراض کہ اس مدت میں امت ختم نہیں ہو گئی جو بعد میں خلافت کی ضرورت رہی اس سے بھی زیادہ عجیب۔ عجیب ہے ہم کب کہتے ہیں کہ اس مدت میں امت ختم ہو گئی [illegible] سے کہ خلافت نبوت کی ضرورت نہیں رہی لیکن اس پر مزید کہتے ہیں کہ خدا وند تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں اور اس کو اختیار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے جب [illegible] تعالیٰ نے چاہا خلافت [illegible] منہاج نبوت [illegible] اور جب اس نے چاہا منقطع ہو گئی اور عجب نہیں کہ [illegible] خلیفۂ ثالث کی [illegible] کا [illegible] امت ختم نہیں ہوئی یا ضرورت باقی نہیں رہی [illegible] احتمال ہے [illegible] اگر [illegible] ضرورت کر سکتے ہیں تو [illegible] بھی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ [illegible] جب ان کو [illegible] [illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی منسوب ہوئیں اور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے ظاہر ہوتی رہیں پھر جب اس کے بعد لوگوں نے اس نعمت عظمیٰ اور عنایت کبریٰ کی ناشکری کی اور [illegible] کئے گئے [illegible] پر خروج و بغاوت ہوئی تو خداوند تعالیٰ نے بحکم [illegible] اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم [illegible] نعمت کو اٹھا لیا [illegible] مضمون [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا [illegible] [illegible]

ہیں ہوا حضرت شیعوں [illegible] کی وجہ سے ہے وہیں۔

قولہ۔ [illegible] بیان [illegible] مشکل میں پڑ گئے [illegible]

[illegible] خلافت کی بشارت [illegible] شرح عقائد [illegible] بعد ذکر اس حدیث کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیعہ مجیب کی کم علمی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

[illegible] خلیفہ راشد [illegible]

تکذیب اس کی کہ خلیفہ راشدین میں امیر معاویہ کو خلیفہ راشد لکھا ہے

[illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں خلافت کا مذاق اور خلافت کی تقسیم

[illegible]

[illegible]

بحث روایات بشارت دوازدہ امام

[illegible]

سعد و غیرہ کے ساتھ گفتگو روایت ہے

عن جابر بن سمرۃ قال کنت مع ابی عند [illegible]

[illegible]

عن شریح بن عبید قال قال کعب ان هذہ الامة [illegible]

فیھم اثنا عشر [illegible] وقت [illegible]

وکان [illegible] منهم

[illegible]

چوتھی روایت

عن ابی [illegible] قال کان [illegible]

[illegible]

پانچویں روایت

[illegible]

چھٹی روایت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایات متضمن بشارت دوازده امام مذہب تشیع کے مصدر رسان ہیں

[illegible]

تلخصہ وقال ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

... [illegible]

ان دونوں روایتوں سے ثابت ہے کہ جو روایت موافق کتاب ... [illegible]

[illegible]

جو روایت موافق قرآن ہو وہ قابل قبول ہوگی

قول۔ ہم بھی بیان کر چکے ہیں کہ ... جو روایت کہ موافق قرآن کے ہو ... [illegible]

... تو یہ روایت جو موافق کتاب اللہ ہوگی قابل قبول ہوگی ... [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب ... [illegible]

[illegible]

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں اور رسول اکرم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کے مبلغ ہیں

یقول عبد ... [illegible]

[illegible]

بیان فرمائے بجز چند وجوہ کے فروع کو بیان فرمایا [illegible] صورت کری کہیں پیچیدہ کر دیا [illegible] میں سے کہیں بھی نہیں جاتی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] لیکن [illegible] سے حصہ ہیں

قال الفاضل المجیب [illegible] اہل سنت [illegible] باب [illegible]

اختلاف واقع ہو [illegible] اہل سنت [illegible] باب [illegible] قائل نہیں [illegible]

[illegible] سے یہ معلوم ہو سکتا ہے [illegible] اگرچہ [illegible] کے جواب میں گفتگو ہو سکتی تھی [illegible]

[illegible] تحفہ [illegible] عقیدہ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] اہل سنت [illegible] منصوص [illegible]

منصوص علیہ [illegible] افضلیت [illegible] سیاست [illegible]

[illegible] نہیں ہو گا [illegible] منصوص [illegible]

[illegible] دعویٰ [illegible] تہذیب [illegible]

[illegible]

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت سے شیعہ مجیب کی جہالت اور مسئلہ خلافت پر گفتگو

اقول [illegible] مورد الطعن [illegible] تحفہ [illegible]

[illegible] تحفہ [illegible]

[illegible] سنت [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] سنت [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] مسئلہ [illegible] ہے

[illegible] حضرات شیعہ [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible]

طرح [illegible] فرمایا [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] لوگوں [illegible] شخص کو تمہارے [illegible] خلیفہ [illegible] میرے بعد [illegible] خلیفہ [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] شاہ صاحب [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] منصوص [illegible] منصوص علیہ [illegible]

[illegible] عبارت سے [illegible] انتخاب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرات [illegible]

[illegible] منصوص [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] منصوص

[illegible] اہل سنت [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] تحفہ [illegible] شاہ صاحب [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] منصوصیت [illegible]

[illegible]

[illegible] منصوصیت [illegible]

[illegible] تحفہ [illegible]

[illegible] تحفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اوحدیدا میں بظاہر الفاظ میں کہاں قید ہے علی ہذا القیاس بہت جگہ اس کی نظیریں موجود ہیں لیکن
کچھ تو فہم و انصاف سے کام لیں۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ۔ اور حدیث تمسک بالثقلین اور قصد احراق کا ذکر عجب ہے سبحان اللہ اپنے گھر کی تو خبر لیجئے۔ اقول۔ امور دینی میں حدیث تمسک کا ذکر آپ کو کیوں عجب معلوم ہوتا ہے اگر آپ اس قول کو ہی کہ اہل سنت کے نزدیک خلافت فروع دین سے ہے تسلیم کر لیں اور اس کو فرعی مسئلہ اور نہایت خفیف سمجھیں تب بھی حدیث تمسک کا ذکر ضروری ہے تعجب ہے کہ آپ کو کیوں تعجب آتا ہے

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: حدیث تمسک کا ذکر اس واسطے عجب معلوم ہوتا ہے وہ اس لئے تعجب آتا ہے کہ اس حدیث کا ذکر بطور طعن و تشنیع کے کیا گیا ہے اور طعن وہ کر سکتا ہے جو پہلے خود عامل بالحدیث ہو اور حدیث پر جب تک عمل ہی نہیں۔ اور خود بھی اس سے مراد اہل جہد ہیں تو اس صورت میں بمقتضاء أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ ... وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ کے ہر ذی عقل و شعور کو اس کا ذکر عجب معلوم ہوگا اور ایسے شخص کے ذکر سے تعجب کرے گا زبانی دعووں سے تمسک نہیں ثابت ہو سکتا حضرات شیعہ نے تو مثل ہشام و زرارہ و ابو بصیر وغیرہ کے ساتھ تمسک کیا ہے جن کے اعمال سابق میں مذکور ہو چکے ہیں اگر اسی کا نام تمسک بالثقلین ہے تو ایسے تمسک کو سلام ہے۔ ہمارے فاضل مجیب کی اس تحریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک جو مسئلہ فرعی مسئلہ ہوتا ہے وہ نہایت خفیف ہوتا ہے خدا نخواستہ ہر لحظہ سے فرعیات سے خفیف ہونے کے کیا معنے۔

قولہ۔ آخر آپ کے خلفاء مامور بہ تمسک تھے یا نہ تھے

اقول۔ خلفاء رضی اللہ عنہم بحکم حدیث بطور مستند اور بموجب آیت اطاعت اولی الامر تھے
دو مستطیع اور اولو الامر کو جس طرح تمسک کرنا چاہیے کیا

قولہ۔ اگر ہم نے یہ سوال کیا کہ بعد وفات آنحضرت جو مقدمہ خلافت کا پیش آیا آپ کے خلفاء نے اس باب میں اہل بیت سے کیا تمسک کیا تو کون سے تعجب کا محل ہے تعجب اور حیرت تو یہ سبب ہے کہ باوجود ادعائے کمال دینداری اس باب میں تمسک نہ ہو بلکہ قصد احراق ہو

قصد احراق بیت کا جواب

اقول: مقدمہ خلافت میں جب کہ ثقل اعظم ان کا متمسک ہے تو لا محالہ ثقل اصغر بھی اسی کا متبع ہے تو یہ سوال کہ خلفاء نے اس باب میں اہل بیت سے کیا تمسک کیا البتہ محل تعجب ہے پھر گو ہم نے اس پر حضرات شیعہ کے متمسکات اہل بیت کے ساتھ جتلائے تو ناخوش ہونے کی کون سی بات ہے لیکن ہم اسی مقدمہ میں جو بعد وفات سرور کائنات پیا مقدمہ پیش آیا سوال کرتے ہیں کہ جب یہ حادثہ پیش آیا اور آپ اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو اس وقت تک حضرات شیعہ کا وجود ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا اگر اس وقت تک ان کا عالم وجود عدم ہو چکا تھا تو فرمایئے کہ اس وقت ان حضرات نے کیا تمسک بالثقلین فرمایا کیا اس وقت تک آیت

يا أيها النبي جاهد الكفار والمنافقين — اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر
واغلظ عليهم — اور ان پر سختی کر

نازل نہیں ہو چکی تھی یا ہو کر نازل ہو کر پھر منسوخ ہو چکی تھی اور

يا أيها الذين آمنوا لا تتولوا قوما — اے ایمان والو دوستی نہ کرو ان سے جن پر خدا
غضب الله عليهم — غضب کیا ہے۔

کا حکم اس وقت باقی نہیں رہا تھا اور اگر ان کا وجود ہی نہیں ہوا تھا تو پھر فرمایئے کہ ان کا وجود کس وقت ہوا تو پھر قصد احراق ہی اس کی بابت ہم پہلے بھی گزارش کر چکے ہیں اور اب بھی انشاء اللہ ثابت کرتے ہیں کہ اول حضرات شیعہ نے نفس احراق کا دعویٰ فرمایا چنانچہ آپ کے شیخ محقق طوسی تجرید کے مقامات صریح یہ تحریر فرماتے ہیں

وانه بعث الى بيت امير المومنين عليه السلام — اور اس نے امیر المومنین علیہ السلام کے گھر آگ بھیجی جب
لما امتنع من البيعة فاضرم فيه النار وبه — بیعت سے انکار کیا بھیجا تو اس میں آگ لگا دی جب کہ
فاطمة وجماعة من بني هاشم — اسی میں فاطمہ اور بنی ہاشم کی جماعت تھی

اور علاوہ حضرت طوسی کے دوسرے حضرات نے بھی یہ دعویٰ فرمایا پھر جب دیکھا کہ کیا ناز نہیں متقدمین کی غلطی پر متنبہ ہوئے تو پچھلوں نے اس دعویٰ کو چھوڑ کر قصد کا دعویٰ کیا اور ان ہی سے ہمارے فاضل مجیب ہیں اور متمسک ایسا ہی روایت کو قرار دیتے ہیں جو منقول ہے جس کے تو خود بھی ہیں۔

وایم اللہ سادات بنی [illegible] — اور خدا کی قسم [illegible]
خدا واستغفر [illegible] — [illegible] سمجھا
[illegible] — [illegible]
[illegible]

اب [illegible] غور کرے اور حضرت [illegible] [illegible] ثابت ہوتا ہے یا نہیں ظاہر ہے کہ ان [illegible] قصہ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

قصہ ام قلبی

[illegible]

قول [illegible]

قول [illegible]

قول [illegible]

قول [illegible]

یہ کہنا کہ آپ ہم جیسے ہو گئے سراسر غیر مفید ہوا۔ علاوہ ازیں یہ طعن محض آپ کے طعن کی تردید کے واسطے تھا جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ جو ہم کو قصہ افتراق کے ساتھ مطعون فرماتے ہیں، اور ہماری طرف عدم تمسک بالثقلین کا الزام لگاتے ہیں آپ خود اس قسم کے مطاعن کے ساتھ مطعون ہیں اور ایسے الزامات کے ساتھ ملزم ہیں تو آپ کا طعن بے جا اور الزام نازیبا ہے کیونکہ جو شخص کسی طعن کے ساتھ مطعون ہو وہ کسی کو بروئے عقل اس طعن کا کیونکر الزام دے سکتا ہے مثلاً شراب خوار، شراب خوار کو اور زانی زانی کو اور سارق سارق کو شراب خوری اور زنا اور چوری کے ساتھ مطعون نہیں کر سکتا ہے اور ایسا کرے گا وہ گویا یہی جواب پاوے گا کہ میاں تو خود مرتکب اس فعل کا ہے پھر تو کس منہ سے ہم کو طعن کر سکتا ہے پھر اگر وہ ملاجی اس کے جواب میں کہے کہ آپ ہم جیسے ہو گئے پھر طعن کے کیا معنی تو عقلا اس کو بالکل خارج از عقل سمجھیں گے، نہایت تعجب ہے کہ آپ ایسے بڑے مناظر و دانشمند و عاقل و فہیم ہو کر ایسی بدیہی اور صریح غلطی کریں جس سے عوام کو بھی، فتدبر۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ، بے شک حضرات شیعہ نے حسب کتاب اللہ و عترت سے تمسک فرمایا ہے اہل سنت کو وہ تمسک کہاں نصیب ہے۔ اقول، واقعی یہ آپ کا فرمانا بہت درست ہے الحمد للہ کہ حق بر زبان جاری ہو گیا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: کلمۃ حق ارید بہا الباطل خاصاً حضرات شیعہ کی حق فہمی یہی ہی ہے اور اکثر مستدلات کا مدار اسی قسم کی عبارت پر ہے چنانچہ اصول کتب قوم پر واضح ہے پھر اس پر ناز و افتخار مزید برآں۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ بلکہ اہل سنت ایسے تمسک سے بیزار ہو کر تبری و تحاشی کرتے ہیں۔ اقول اگر ایسا کریں تو خلفائے ثلثہ کی خلافت اور ائمہ و بعض صحابہ اور بہت لوگوں سے جن کو اپنے زعم میں مقتدا و پیشوا مانتے ہیں ان سے تبری و تحاشی کرنی پڑے۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: بلکہ اگر ایسا کریں تو خدا تعالیٰ سے اور اس کے کلام و انبیاء اور رسل سے اور دین و ایمان سے تبری و تحاشی کرنی پڑے اور حضرت عثمان اور زرارہ اور ابو بصیر وغیرہ کا علاوہ قتلِ معاویہ کرنا ہی ہو اور حضرت موسیٰ منافق جن کو آپ کے ہم شیطان الطاق فرماتے ہیں، مقتدا و پیشوا ہیں بزعم خود نعوذ باللہ، نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

قولہ حضرت اہل سنت جو محض نام کے سنی ہیں اور باطن میں پیشوایان سنت کے منکر ہیں

بات کب گوارا کر سکتے ہیں۔

اقول: بے شک اہل سنت محض احکام خداوند تعالیٰ شانہ و سنن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و سیرت صحابہ جن میں اہل بیت بھی شامل ہیں و تابعین لہم باحسان کی پیروی کے فقیر ہیں۔ نہ بجز کتاب اللہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے اور سوائے سنت رسول اللہ ان کے پاس کوئی حجت اپنے عقول کو تابع اور محکوم ان دونوں کا کر رکھا ہے وہ حاکم پھر وہ کتاب و سنت کے خلاف یہ بات کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔

قولہ: اس سے مجبور تمسک کتاب اللہ و عترت رسول اللہ سے تبری و تحاشی کرتے ہیں۔

اقول، یہ ہمارے حضرت مجیب کا فرمانا سراسر خلاف واقع اور بداہۃً غلط ہے کتاب اللہ کے ساتھ تمسک حقیقۃً و مجازاً و لفظاً و معنیً بفضل اللہ تعالیٰ اہل سنت کا ہی حصہ ہے شہر شہر گاؤں گاؤں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے علماء و حفاظ کلام مجید موجود ہیں حضرات شیعہ چونکہ قرآن سے اور اس کے جامعین سے جن کو اللہ تعالیٰ کمال قرب و منزلت ہے تبری و تحاشی کرتے ہیں اسی کی پاداش میں خداوند کریم نے ان کو اس نعمت سے محروم کر دیا اور باوجود مدعی ہونے کے ان کو کلام مجید یاد نہ ہوا اور اپنا قرآن جو ائمہ کے پاس یکے بعد دیگرے چلا آیا وہ خود غار سر من رائے میں شیعیان پاک سے مخفی و مستتر ہے اور اسی پر معانی کو بھی قیاس کر لیجئے، چنانچہ مفسرین شیعہ ہمیشہ خوشہ چین مفسرین و قراء اہل سنت رہے ذرا تفسیر مجمع البیان طبرسی کو ہی ملاحظہ فرمائیے تبری و تحاشی ... کا حصہ ہے۔ اکرام نصیب عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسک۔ گو یہ حضرات شیعہ اس کے مدعی ہیں مگر فی الحقیقت یہ بھی اہل سنت کو ہی نصیب ہے جیسے ظاہر ہے کہ اہل سنت نے تمام عترت کو مع اولاد و امہات اور بنین کو اور تمام بنات و ازواجات و اعقاب کو اپنا مقتدا و پیشوا اعتقاد کر رکھا ہے بخلاف حضرات شیعہ کے کہ انہوں نے سوائے معدودے چند عترت کے سب کو خلعت کفر و فسوق کے ساتھ تشریف بخش رکھی ہے پس فی الحقیقۃ قضیہ منعکس اور معاملہ منقلب ہے کہ حضرات شیعہ مجبور ہو کر کتاب اللہ اور عترت رسول سے تبری اور تحاشی کرتے ہیں نہ اہل سنت معاذ اللہ من ذلک

قال الفاضل المجیب، قولہ کیا تمسک کے یہی معنی ہیں کہ کتاب اللہ کو جس کا حافظ خود خداوند حقیقی تعالیٰ شانہ ہے محرف و مبدل حضرت عثمان قرآنی قرار دیں چنانچہ سنت شیعہ سے ہے

اقول حضرت مجیب کے اس قول سے نہایت ہی تعجب ہے باوجود ادعائے علم و فضل ہمہ دانی ایسی ایسی لکھنا علمائے شان کے خلاف ہے آپ نے محض صاحب منتہی الکلام وغیرہ کی تقلید فرمائی اور تحقیق سے کام نہ لیا کاش اس کے کی کاوش و جو دیکھی ہوتی مسلمات شیعہ سے تو شاید اغلاط سے بھی نہیں لکھتے۔

شیعوں کی کتابیں تو آپ کو نہیں ملتی کاش منتہی الکلام وتحفہ وغیرہ کو جن کے اعتماد و بھروسہ پر آپ جواب لکھنے بیٹھے ہیں بامعان نظر ملاحظہ فرماتے. کتاب اللہ کی تعظیم وتکریم وتقدیم اجماعی اہل ایمان ہے حاشا کہ اس میں کچھ بھی اختلاف ہو حضرات اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبھی تو صاحب منتہی الکلام فرماتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک بیاض عثمانی یعنی معاذ اللہ قرآن شریف سے کافی کلینی صحیح تر ہے اور دلیل یہ بیان فرماتے ہیں کہ زبان ثقات متشیعین سے سنا گیا تھا اور کبھی صاحب تحفہ ادعا کرتے ہیں کہ تاریخ ابن قتیبہ نزد شیعہ معتبر تر از قرآن ست. اور کوئی دلیل تحریر نہیں فرماتے یہ علماء حضرات اہلسنت کا حال ہے کہ خود شیعوں کی نسبت ایسے افترا و اتہام اپنی طرف سے منسوب کرتے ہیں اور کوئی دلیل و سند بیان نہیں کرتے یا کرتے ہیں تو محض سنی سنائی ہوائی بتلاتے ہیں اور کچھ نہیں شرماتے. جیسے سعیف ہمارے حضرت مجیب نے بھی ان کی تقلید سے یہ لکھا ہے. اگر وہ ہماری کسی کتاب مناظرہ کو ملاحظہ فرماتے تو ایسا ہرگز نہ لکھتے.

بحث تحریف قرآن

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: اس قسید میں بوجوہ چند کلام ہے. اول یہ کہ یہ مسئلہ بدیہیات اولیہ سے ہے جیسا کہ ابھی واضح ہو جائے گا اور بدیہیات محتاج دلیل نہیں ہوتی جس کو مذہب شیعہ کی کچھ بھی واقفیت ہوگی وہ اس مسئلہ سے ضرور واقف ہوگا. دوسری یہ کہ ہم نے اس مسئلہ میں صاحب منتہی الکلام کی تقلید نہیں کی بلکہ اپنی تحقیق پر اعتماد کیا ہے. چنانچہ عنقریب گذارش ہوگا ہاں اگر بتعاود استشہاد کوئی روایت صاحب منتہی الکلام وغیرہ سے نقل کریں تو مضائقہ نہیں ہے لیکن یہ مقتضی تقلید کو نہیں ہے پس یہ محض ہمارے مجیب کا وہم وگمان ہے. تیسری یہ کہ صاحب منتہی الکلام اور صاحب تحفہ رحمۃ اللہ علیہما کے اعتماد پر جواب لکھنا اگرچہ ہمارا فخر ہے. لیکن یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل مجیب پر واضح ہو جائے گا کہ ہم نے محض تقلیدی جواب لکھا ہے یا اپنی تحقیق سے بھی کام لیا ہے. معہذا یہ طعن تو اس وقت زیبا تھا جب کہ آپ کے مضامین وجوابات آپ کے خانہ زاد و نتیجہ طبیعت ہوتے اور جب آپ بھی محض ناقل اپنے بزرگوں کے ہیں. مگر ہم نے اپنے بزرگوں سے نقل کیا تو کیا محل طعن ہے. چوتھی یہ کہ بحث قرآن کی تحریف وعدم تحریف میں ہے جس پر ہماری فہم میں نہیں آتا ہمارے فاضل مخاطب نے بیچ میں اللہ خوب تحریر فرمائے کہ کتاب اللہ کی تعظیم وتکریم وتقدیم اجماعی اہل ایمان ہے. حاشا کہ اس میں کچھ بھی اختلاف ہو. بھلا تعظیم وتکریم وتقدیم کا کیا ذکر

اور اس کے لکھنے سے کیا فائدہ صاف لکھنا چاہیئے تھا اگر آپ کے یہاں تحریف معتبر نہیں اور اجماعی مسئلہ ہے تو لکھنا چاہیئے تھا کہ کتاب اللہ کی عدم تحریف اجماعی اہل ایمان ہے حاشا کہ اس میں کچھ بھی اختلاف ہو. سوال از آسمان وجواب از ریسمان کی مثل یہاں صادق ہے کہ گفتگو تحریف وعدم تحریف میں ہو اور ثبوت تعظیم وتکریم وتقدیم کا دیویں سبحان اللہ ہمارے حضرت فاضل مجیب پر خوش فہمی ختم ہے حالانکہ یہ مستلزم عدم تحریف کو نہیں کیونکہ جائز ہے کہ یہ تعظیم وتکریم علی وجہ التقیہ واجب ہو اس وجہ سے ہو کہ اس بیاض میں بخوف اکثر اصل سے الحاق تو کم ہے کیا کتاب اللہ محرف کی تعظیم وتکریم اجماعی اہل ایمان نہیں ہے کیا ان کی تحقیر واہانت اجماعی اہل ایمان ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ یہ تعظیم وتکریم خلاف امام معصوم کے اہل ایمان کی کیوں کر اجماعی ہے امام معصوم تو آیت [illegible] من امہ [illegible] سن کر ذلیل واہانت کے طور پر قرآن پھینک دیویں اور وہی اہانت سمجھیں اور ہمارے فاضل مجیب اس کی تکریم وتعظیم کو اہل ایمان کے اجماعی فرماویں معلوم نہیں امام معصوم کو اہل ایمان میں سے سمجھتے ہیں یا نہیں اور ان کی مخالفت خارق اجماع ہے یا نہیں. مگر ہاں آپ فرما سکتے ہیں کہ میری مراد کتاب اللہ سے وہ کتاب اللہ ہے جو سر من رای کے امام معصوم کے پاس صندوق تقیہ میں محفوظ ہے. معہذا اسلما کہ تعظیم وتکریم اجماعی ہونے سے مراد یہ ہے کہ عدم تحریف اجماعی اہل ایمان ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قائل تحریف کے ہوئے ہیں وہ اجماع اہل ایمان سے خارج ہیں اور ان پر ویتبع غیر سبیل المومنین صادق آتا ہے ذرا اس کو یاد رکھئے گا. اس صورت میں آپ نے صد ہا علماء شیعہ متقدمین ومتاخرین کو بے ایمان بنا دیا شاباش آفرین باد. پانچویں صاحب منتہی الکلام اور صاحب تحفہ نے بھی اس بارہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے بے دلیل نہیں چنانچہ بندہ کی گذارش سے کسی قدر واضح ہو جائے گا. چھٹی یہ کہ بندہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہماری کسی کتاب مناظرہ کو ملاحظہ فرماتے تو ایسا ہرگز نہ لکھتے. معلوم نہیں یہاں کتب معتبرہ حدیث وتفسیر کے ذکر سے کیوں اغماض واعراض فرمایا حالانکہ ان کا موقعہ ومحل کتب حدیث وتفسیر ہیں اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کتب حدیث وتفسیر کا ذکر اسی واسطے نہیں کیا کہ ان میں تحریف قرآن کا ذکر ہے اور روایات اس کے ثبوت کی موجود ہیں لیکن متکلمین نے جب دیکھا کہ خصم بے ڈھب گلوگیر ہوتا ہے جس سے رہائی مشکل ہے اس سے انہوں نے کہیں تو ان کا تحریف کر دیا اور روایات کو توجیہات ذکر کر کے مسخ و تحریف فرمایا اور بعض جگہ متکلمین نے خود تحریف تسلیم کیا بلکہ دعوے کیا چنانچہ ہم نقل کریں گے

قولہ: بہرحال جواب گذارش سے یہ جو کچھ آپ نے اس قول میں لکھا ہے محض اور نرا جبر (؟) وتوسع (؟)

[illegible]

تحریف قرآن کے دلائل شیعہ کی کتابوں سے

[illegible]

[illegible]

عنه السلام صبهات لیس ان ذلك سل انما جئت به الی ابی بکر لتقوم الحجة علیکم و لا تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا ما جئتنا به ان القرآن الذی عندی لا یمسه الا المطهرون و الاوصیاء من ولدی فکان عمر فهل وقت اظهاره معلوم قال ابی علیه السلام نعم اذا قام القائم من ولدی یظهره و یحمل الناس علیه فتجری السنة به [illegible]

روایت دو رنگی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ابوبکر کے پاس صرف اس لئے لایا تھا کہ تم پر حجت تمام ہو جائے اور قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے یا کہو کہ تمہارے پاس نہیں لایا تھا جو قرآن میرے پاس ہے اس کو پاک لوگوں کے سوا میری اولاد میں اوصیا کے اور کوئی نہیں چھو سکتا عمر نے کہا کیا اس کے ظاہر کا وقت معلوم ہے علی نے کہا ہاں جب میری اولاد میں سے قائم ظاہر ہوں گے تو اس کو ظاہر کریں گے اور اس پر لوگوں کو مجبور کریں گے تو اس کے ساتھ سنت جاری ہو [illegible]

فاضل مصنف ان دونوں روایتوں پر [illegible] عجیب غریب قرآن موجود ہیں تحریف نہیں ہوئی یعنی جناب امیر [illegible] وحشت [illegible] حضرت علی اور حضرت عمر کے [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] اس سے بھی زیادہ [illegible] اور حضرت فاروق [illegible] کرنا اور آپ کے [illegible] اپنی خلافت کے زمانہ میں [illegible] قصہ کا [illegible] ادبیات [illegible] شخصوں نے یہ روایت کی اور جواب کے قائل [illegible] نقل عجیب کے [illegible] شاید خارج ہوں گے [illegible] روایت صحیح ہے تو [illegible] عبارت [illegible] واضح ہے [illegible] عجیب کے [illegible] لیجئے۔

شیعوں کی معتبر کتاب کافی سے تحریف قرآن کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

[illegible] من یسکم اقوی [illegible] صاحب الامر علیه السلام و باسناده عن سالم بن سلمة قال قرأ رجل علی ابی عبد الله و انا اسمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأها الناس فقال ابو عبد الله کف عن هذه القراءة اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام قرأ کتاب الله عز و جل علی حده و اخرج المصحف الذی کتبه علی علیه السلام [illegible] علی علیه السلام الی الناس حین فرغ منه و کتبه فقال لهم هذا کتاب الله [illegible] و قد جمعته من اللوحین [illegible] مصحف جامع فیه القرآن [illegible] فقال اما والله ما ترونه بعد [illegible] ابدا انما کان علی ان [illegible] و باسناده [illegible]

[illegible]

جو کچھ ہم [illegible] قرآن [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک شخص نے [illegible] قرآن پڑھے جو لوگوں کی قرأت کے موافق نہیں تھے [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] قرأت [illegible] جس طرح لوگ پڑھتے ہیں [illegible] کتاب اللہ کو [illegible]

[illegible]

فيه اسماء الرجال فالقيت و[illegible] اسم من [illegible]
منه في وجوه لا يحصى يعرف ذلك [illegible]
خبر منه عليه السلام ان القرآن قد طرح منه
آي كثيرة ولم يزد فيه الا حروف وقد
اخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال ومنها
الشيخ احمد بن ابي طالب الطبرسي طاب ثراه
في كتاب الاحتجاج في جملة احتجاج امير
المؤمنين على جماعة من المهاجرين
والانصار ان طلحة قال له عليه السلام في جملة
مسائله عنه يا ابا الحسن شيء اريد
ان اسئلك عنه رأيتك خرجت بثوب مختوم
فقلت ايها الناس اني لم ازل مشتغلا برسول الله
صلى الله عليه وآله بغسله وكفنه ودفنه
ثم اشتغلت بكتاب الله حتى جمعته فهذا
كتاب الله عندي مجموعا لم يسقط عني
حرف واحد ولم ار ذلك الكتاب الذي كتبت
والفت وقد رأيت عمر بعث اليك ان ابعث
به الي فابيت ان تفعل فدعا عمر الناس فاذا
شهد رجلان على آية كتبها وان لم يشهد
عليها غير رجل واحد ارجاها فلم يكتب
فقال عمر وانا اسمع انه قد قتل يوم اليمامة
قوم كانوا يقرؤن قرآنا لا يقرؤه غيرهم فقد
ذهب وقد جاءت شاة الى صحيفة وكتاب
عمر يكتبون فاكلتها وذهب ما فيها والكاتب
يومئذ عثمان [illegible] وسمعت عمر

میں جو کچھ گزشتہ آئندہ ہے موجود ہے اس میں لوگوں
کے نام تھے جو نکال پھینکے گئے اور اس میں جو ایک کلام [illegible]
[illegible] ہے جس کو [illegible] آپ نے [illegible] ہیں اور [illegible] کیا ہے اس سے
مروی ہے کہ قرآن میں سے بہت سی آیتیں کم کر دی گئی ہیں اور زیادتی
صرف چند حروف کی ہوئی ہے اور لکھنے والوں نے غلطی کی ہے
اور لوگوں نے وہم کیا شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی نے اپنی
کتاب احتجاج میں مجملہ احتجاج امیر المؤمنین کے مہاجرین و
انصار کی جماعت پر روایت کی ہے کہ طلحہ نے جملہ پوچھے
کے جملہ مسائل کے [illegible] میں آپ سے کچھ پوچھنا
چاہتا ہوں میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ سربمہر کپڑا
لے کر نکلے اور کہا [illegible] لوگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ کی تجہیز و تکفین میں مشغول رہا پھر کتاب اللہ
[illegible] جمع کیا پس یہ کتاب اللہ [illegible]
[illegible] میرے پاس ہے جس میں کوئی حرف کم
[illegible] نہیں ہوا اور میں نے نہیں دیکھا [illegible] جو آپ نے لکھا
تھا اور جمع کیا تھا اور میں نے عمر کو دیکھا کہ آپ سے کہلا
بھیجا تھا کہ [illegible] بھیج دو تو آپ نے بھیجنے سے
انکار کیا پھر عمر نے لوگوں کو بلایا جب دو آدمی
کسی آیت پر گواہی دیتے [illegible] لکھ لیا اور جس آیت پر
ایک ہی گواہی دیتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صحیفہ کی طرف [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] وقت کاتب [illegible]

واصحابه الذين الفوا ما كتبوا على عهد
عمر وعلى عهد عثمان يقولون ان الاحزاب
كانت تعدل سورة البقرة وان النور نيف
ومائة آية والحجر تسعون ومائة آية فما
هذا وما يمنعك يرحمك الله ان تخرج كتاب
الله الى الناس وقد عهد عثمان حين
اخذ ما الف عمر فجمع له الكتاب وحمل
الناس على قراءة واحدة فمزق مصحف
ابي بن كعب وابن مسعود واحرقهما بالنار
فقال له علي [illegible] ان كل آية انزلها الله عز و
جل على محمد صلى الله عليه وآله عندي باملاء
رسول الله وخط يدي وتأويل كل آية انزلها
الله على محمد صلى الله عليه وآله وكل حلال
وحرام او حد او حكم او شيء تحتاج اليه
الامة الى يوم القيامة مكتوب باملاء [illegible]
وخط يدي حتى ارش الخدش قال طلحة كل
شيء من صغير او كبير او خاص او عام
كان او يكون الى يوم القيامة فهو عندك مكتوب
قال نعم وسوى [illegible]
فيه [illegible] مفتاح [illegible]
من [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عمر اور ان کے اصحاب سے جنھوں نے جمع کیا تھا جو
کچھ لکھا تھا عمر کے زمانہ میں اور عثمان کے زمانہ میں سنا تھا
کہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھی اور نور ایک سو چند
آیتیں تھی اور حجر ایک سو نوے آیتیں تھی تو یہ کیا ہے
اور خدا آپ پر رحمت کرے آپ کو کون مانع ہے اس سے کہ
کتاب خدا کو لوگوں کی طرف نکالیں اور تحقیق عثمان نے قصد
کیا ہے جب لیا جو کچھ عمر نے جمع کیا تھا پھر ان کے لیے
کتاب کو جمع کیا اور لوگوں کو ایک قرأت پر مجبور کیا ابی
بن کعب اور ابن مسعود کا مصحف پھاڑ ڈالا اور آگ میں
جلا دیا پس علی نے جواب دیا اے طلحہ تحقیق ہر آیت جو
خدا عزوجل نے محمد پر نازل کی میرے پاس ہے رسول
اللہ کی لکھوائی ہوئی اور میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی اور ہر آیت
کی تاویل جس کو خدا تعالیٰ نے محمد پر نازل کی اور ہر ایک
حلال و حرام و حد یا حکم یا کوئی چیز جس کی قیامت تک امت
محتاج ہو [illegible] کی لکھوائی ہوئی اور میرے ہاتھ
کی لکھی ہوئی ہے خراش کی دیت تک طلحہ نے کہا ہر چیز
چھوٹی بڑی خاص یا عام گزشتہ یا آئندہ قیامت تک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انه مستدرك بابي من الثقل يشابه
يحتاج الى التاويل وكان من سؤاله ان
[illegible]

ترجمہ: [illegible]

قال امیر المؤمنین [illegible] وما هو ثبت الانبیاء
[illegible]

پس فرمایا امیر المؤمنین نے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لطال وقهرو ما تحفظو السنة ان اظهار من [illegible] مناقب [illegible]

تو تحریف و تبدیل کیا گیا ہے جس کے آثار [illegible] جہاں جہاں [illegible] منافقوں سے [illegible]

تفصیلی طور پر آیتوں میں تحریف کا واقع ہونا اور دو مستقل سورت کا ذکر

یہاں تک جس قدر روایت نقل کی گئیں ان سے بحالت اجمال قرآن مجید میں بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تحریف کا واقع ہونا مختلف اماموں کی شہادت سے ثابت ہوا اب اس کے بعد [illegible] جن سے تفصیلی طور پر خاص خاص سورتوں اور آیتوں میں تحریف کا واقع ہونا ثابت ہوتا ہو اگرچہ [illegible] سورتوں کی [illegible] اور دوسری [illegible] [illegible] بھی [illegible] ہیں۔

سورۃ النورین (؟)

چنانچہ سورۃ النورین کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب بحار نقل روایات کئے ہیں

اقول: استفاد من مجموع هذه الاخبار

وغیرها من الروایات من طرق

اهل البیت علیهم السلام ان القرآن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیعوں کا یہ قرآن کی تحریف کی بات کہنا محض ڈھکوسلہ اور تقیہ ہے ورنہ فی الحقیقت ان کا ایمان قرآن پر نہیں

بہر حال تقیہ قائم ہوں تو اس صورت میں حذف روایتی تقیہ کے تحت اجماع محال اور غلط ہے اگر اجماع ہو گا تو وہ لیا ہو گا جیسا انصاری کا اجماع [illegible] ہم ہرگز یہ اجماع [illegible] نہ کیا جائے گا اور اگر ان روایت کو جو طواف مختلفہ کے ساتھ مختلف [illegible] روایات [illegible] کذب اور دروغ اور افتراء [illegible] کی طرف ہو گا جناب [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

فرماتے ہوں گے لیکن چونکہ بڑے حضرت مخاطب کو اس کی طرف تعلق [illegible] سے اور [illegible] کے ساتھ اس کا انکار ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نقل مذاہب بیان کر کے قوت و ترجیح اصول و قواعد مسلم شیعہ پر تحریر کریں اس کے لئے کچھ زیادہ تکلف کی ضرورت نہیں ہے

مشائخ شیعہ کا اعتقاد در باب تحریف قرآن

اس تفسیر صافی کا مقدمہ [illegible] آخر سے ملاحظہ فرما دیں [illegible] لکھتے ہیں

واما اعتقاد مشايخنا رحمهم الله في ذلك فالظاهر من ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني طاب ثراه انه كان يعتقد التحريف والنقصان في القرآن لانه روى روايات في هذا المعنى في كتابه الكافي ولم يتعرض لقدح فيها مع انه ذكر في اول الكتاب انه كان يثق بما رواه فيه وكذلك استاذه علي بن ابراهيم القمي [illegible] فان تفسيره مملو منه وله غلو فيه وكذلك الشيخ احمد بن ابي طالب الطبرسي [illegible] فانه ايضا نسج على منوالهما في كتاب الاحتجاج واما الشيخ ابو علي الطبرسي فانه قال في مجمع البيان اما الزيادة فيه فمجمع على بطلانه واما النقصان منه فقد روى جماعة من اصحابنا وقوم من حشوية العامة [illegible] والصحيح من مذهب اصحابنا خلافه وهو الذي نصره المرتضى [illegible]

اور لیکن اس بارہ میں ہمارے مشائخ کا عقیدہ [illegible] ظاہر یہی ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی طاب ثراہ قرآن میں تحریف اور نقصان کا معتقد تھا کیونکہ اس نے اس بارے میں کتاب کافی میں بہت سی روایتیں روایت کی ہیں اور ان پر قدح نہیں کیا باوجودیکہ اس نے شروع کتاب میں ذکر کیا ہے کہ [illegible] اور اسی طرح [illegible] علی بن ابراہیم قمی [illegible] تفسیر اس سے [illegible] اور اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی قدس سرہ نے [illegible]

رسول اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

في البلدان واستقراره على ما هو عليه الآن
وتضيفه المتشددين فما كان بعد ذلك ولانا
في بينهما بل لعلها ان يتوقى انما يتغير
في نفسه وانما التغير فيما يرجع
اليه وتلقاهم به فانهم ما جرى اليه
نسخهم من الاصل وليس الاصل على ما
هو عليه عند اهله وهو العتيق به فما هو
عند العمار بالتغيير يجوز وانما التحريف
ما غيروه ولا شيء منه ولا ما كونه مجموعا في
عهد النبي على ما هو عليه الآن ثم يثبت
وكيف لا يجوز وانما كان يدرس ويحفظ
كان لا يتقرر تمام عمره وانما درسه وختمه
ما كانا لا يدرس ولا يختم ما كان
عندهم منه لا شيء ما.

اس کی ترتیب واقع ہوئی ہے آنحضرت کے عہد میں جس
ترتیب پر اب ہے۔ اس کے مستقر ہونے سے پیشتر واقع ہوا
ہے اور ضبط ہو کر بھی صرف اس کے بعد ہی تھا تو اس میں
ہم کچھ منافات نہیں ہے بلکہ [illegible] ہے کہ نفس
قرآن میں کچھ تغیر نہیں ہوا تغیر صرف ان کے لکھنے میں اور
پڑھنے میں ہوا ہے کیونکہ انہوں نے نقل کیا اصل سے
[illegible] اس وقت اس میں کہ جو اصل میں تھا
[illegible] موجود ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

• [illegible] کے پاس [illegible]

اس کے بعد شیخ صدوق [illegible] کا مذہب ذکر [illegible] کا بیان [illegible]
[illegible] نقل کر دینا [illegible] دل میں حسرت [illegible] جاوے۔

وقال شيخنا الصدوق رئيس المحدثين
[illegible]

اور جناب شیخ صدوق رئیس المحدثین
[illegible]

رحمة الله عليه في تبيانه واما الكلام في
زيادته ونقصانه فمما لا يليق به لان الزيادة
فيه مجمع على بطلانه والنقصان منه
فالظاهر ايضا من مذهب المسلمين خلافه
وهو الاليق بالصحيح من مذهبنا وهو الذي
نصره المرتضى وهو الظاهر في الروايات
غير انه روي روايات كثيرة من جهة
الخاصة والعامة بنقصان كثير من آي
القرآن ونقل شيء منه من موضع الى موضع
طريقها الآحاد التي لا توجب علما ولا عملا والاولى
الاعراض عنها وترك التشاغل بها لانه
يمكن تأويلها ولو صحت لما كان ذلك طعنا
على ما هو موجود بين الدفتين فان ذلك
معلوم صحته لا يعترضه احد من الامة
ولا يدفعه ورواياتنا متناصرة بالحث
على قراءته والتمسك بما فيه ورد ما
يرد من اختلاف الاخبار في الفروع
اليه وعرضها عليه فما وافقه عمل عليه وما
خالفه يجتنب ولم يلتفت اليه وقد روي
عن النبي [illegible] رواية لا يدفعها احد انه قال
اني مخلف فيكم الثقلين ما ان تمسكتم بهما
لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ قرآن کی زیادتی اور
کمی میں کلام کرنا لائق نہیں کیونکہ زیادتی کا باطل ہونا
اتفاقی ہے اور کمی جو بھی ظاہراً تمام مسلمانوں کے مذہب
کے خلاف ہے اور یہی ہمارے صحیح مذہب کے لائق ہے
اور سید مرتضیٰ نے بھی اختیار کیا ہے اور روایات سے
بھی یہی ظاہر ہے مگر ہاں قرآن میں سے بہت سی آیتیں
کم ہونے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں
شیعہ اور غیر شیعہ کے طریقے سے بہت سی روایات مروی ہیں
لیکن ان کا طریق احاد ہے جو مفید علم یقین کو نہیں ہو
سکتا [illegible] اور ان میں مشغول ہونا
ترک کرنے والی ہے کیونکہ ان کی تاویل ممکن ہے اور اگر
یہ روایت صحیح ہوں تو بھی طعن [illegible] پر نہیں ہے
[illegible] موجود ہے کیونکہ اس کی صحت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

صدق اور [illegible] کا تجربہ [illegible] قواعد [illegible] غلط ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رجب سے العراق [illegible] ملتقیٰ بکو حشیش۔ رجال شیعہ میں سب سے اول حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا ہے۔

و بعد فہذہ رسالۃ فی معرفۃ مشائخ الشیعۃ [illegible] بارجۃ مشہو الشیخ علی بن [illegible] ھاشم صاحب الامام الحسن العسکری [illegible] الزعفران وھو صاحب [illegible] فی نقل اھل البیت [illegible] من التفسیر الامام [illegible]	بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ رسالہ مشائخ شیعہ کی معرفت میں ہے [illegible] ان کو [illegible] کے ساتھ [illegible] علی بن [illegible] امام حسن عسکری [illegible] صاحب تفسیر [illegible] تفسیر سے [illegible] ذکر کی ہے

پھر محمد بن حسن [illegible] کی کتاب کافی [illegible] تحریف [illegible] حضرت شیعہ نے تحریف قرآن کا [illegible] حضرت [illegible] مذہب [illegible]

[illegible]

اکابر شیعہ نے قبل کلینی ہو رہی [illegible] کہ اس کو بنا بر اصول مذہب خود تسلیم کر لیا تو اس پر مسلمات شیعہ سے ہونا صادق آگیا۔ اگرچہ بعض نے اس کو تسلیم نہ کیا [illegible] خصوص جب کہ محققین کا قول مستند و دلائل قاطعہ شرعیہ کی طرف ہو اور منکرین کا انکار خلاف دلائل قاطعہ محض توہمات سے ناشی ہو اور لغو و دور از کار ہو تو اس وقت اس کا مسلمات شیعہ سے ہونا بالبداہت ثابت ہوگا پس ہمارے مخاطب کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے مذہب سے بھی بالکل واقفیت نہیں رکھتے تحریف قرآن کا مسلمات شیعہ سے ہونا خوب ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا محض جہالت ہے اگر آپ [illegible] صدوق و مرتضیٰ [illegible] اکابر شیعہ نے [illegible] یہ محض خیالی [illegible]

در دست [illegible]   [illegible]

متاخرین علماء شیعہ کی تحقیقات سے تحریف کا ثبوت

[illegible] کیا ہے وہ مستند [illegible] متاخرین [illegible] تحریف [illegible] آپ کے قبلہ و کعبہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کلینی و تاریخ ابن قتیبہ کے شیعوں کے نزدیک قرآن سے زیادہ معتبر ہونے کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا اور [illegible] ہوگیا تو تصریح [illegible] دونوں میں بڑا فرق ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب [illegible] تصریح کی ہے [illegible] مذہب [illegible]

[illegible] کے قائل [illegible] کے [illegible] جائز نہیں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب [illegible] مذاہب کی تحقیق

[illegible]

سمجھتے ہیں اور روایات کو مذہبی مواد تسلیم کرتے ہیں اور یہ ہم [illegible] ہیں [illegible]

مطابق ہو [illegible] روایات کو [illegible] کی معقول مطابق [illegible]

کہ ایک [illegible] شاید [illegible]

[illegible]

ہیں جب ان روایات کی تاویل و تضعیف کر سکتے ہیں اور کسی دوسرے شخص کو خلاف ظاہر پر محمول کر سکتے ہیں تو کوئی حجت شرعیہ ان کے پاس موجود ہے تو یہی ثابت ہوا ان روایات سے کس طرح عدول کرتے نہیں ہے اور روایت میں مذہب ہوں گی [illegible]

شیعہ کے اصولی عقائد کی رو سے قرآن میں تحریف کی عقلی دلیل

[illegible]

[illegible]

تفصیل آپ چاہیں تو ... الاستبصار ... میں ملاحظہ فرمائیں

پوری شیعہ برادری شرم سے عاری

اقول بیان ... [illegible]

[illegible]

قرآن پاک کے حروف ، حرکات و سکنات تک وہی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صادر ہوئے ... [illegible]

[illegible]

روایاتِ اہلِ سنت پر ثبوتِ تحریف کے الزام کا جواب

[illegible]

پر آفرین ہے جو اس پردہ کرتے کیا کیا کچھ۔ اب سنیئے کہ تمام اہلسنت کا فرقہ اس پر متفق ہیں اور اجماع رکھتے ہیں کہ یہ قرآن جو اہلسنت کے پاس موجود ہے اور جس کو حفظ کرتے ہیں حرف بحرف وہی قرآن ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صادر ہوا اور اسی ترتیب کے ساتھ ہے جس ترتیب کے ساتھ لوح محفوظ میں ملتا ہے۔ اس میں جس قدر آیات کی کمی و بیشی ہوئی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں واقع ہے جس قدر نازل ہوتی گئی بیشی ہوتی گئی اور جس قدر منسوخ ہوتی یا اصلاح کی گئی وہ کمی ہوتی گئی یہاں تک کہ آخر حیات میں قرآن جو اہلسنت کے پاس بقدر دو سیپارہ سے مکمل باقی رہ گیا بعد اس کے اس میں کچھ تغیر و تبدل ہوا نہ کمی و بیشی ہوئی البتہ یہ کہ اس میں کوئی شخص کسی قسم کا تغیر و تبدل و مسخ تحریف کرسکے اہلسنت کے نزدیک یہ سب محالات و ممتنعات کے ہے اور اہلسنت کے نزدیک نسخ تین طرح پر کتاب اللہ میں واقع ہوا ہے، ایک تو یہ کہ حکم منسوخ ہو گیا ہے اور تلاوت باقی رہ گئی، دوسری یہ کہ تلاوت منسوخ ہو گئی اور حکم باقی ہے جیسے آیۃ الرجم، تیسری یہ کہ لفظ اور حکم دونوں منسوخ ہو گئے، پس ہمارے فاضل صاحب نے جو روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی اس کے ظاہر معنے یہ ہیں کہ بہت سا قرآن جو نازل ہوا تھا وہ منسوخ ہو گیا اور جاتا رہا تو کوئی یوں نہ کہے کہ ہم نے سب قرآن منزل پر حاوی ہو گیا کیونکہ منسوخ شدہ اس سے خارج رہے گا اور اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یا کسی نے اس میں سے کم کر دیا یہ حضرت مجیب ایران کے علماء متکلمین کی خوش فہمی ہے

امام سیوطی کی روایت سے شیعہ کا اعتراض اور اس کا جواب

قولہ: اور سنیئے آپ کے علامہ سیوطی اتقان میں فرماتے ہیں قال ابو عبید حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن المبارک بن فضالۃ عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش قال قال لی ابی بن کعب کاین تعد سورۃ الاحزاب قلت اثنتین و سبعین آیۃ قال ان کانت لتعدل سورۃ البقرۃ وان کنا لنقرأ فیہا آیۃ الرجم قلت وما آیۃ الرجم قال الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ دیکھئے اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھی اور اب صرف تہتر آیتوں سے زیادہ نہیں ہے

اقول: اس روایت کا حال بھی مثل سابق روایات کے ہے ... کہیں تحریف ثابت ہونے کا

نام و نشان بھی نہیں ہے یہ ثابت ہے کہ کسی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یا کسی شخص نے کمی سو اس قسم کی روایات سے یہ مدعا کسی طرح مفہوم نہیں ہوتا بلکہ اس روایت میں جو کم ہونا وارد ہوا ہے اس کا محل وہی نسخ ہے جو عرض کیا گیا اس سے تحریف سمجھنا حضرت کی اور حضرت کے اسلاف کی خوش فہمی کی دلیل ہے۔

امام راغبؒ کا حوالہ اور اس کا جواب

قولہ: اور راغب اصفہانی محاضرات میں لکھتے ہیں وقالت عائشۃ کانت الاحزاب تقرأ فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر الا علی ما اثبت وکان فیہا آیۃ الرجم۔

اقول: یہ روایت صریح آپ کے مدعا کے مخالف ہے مگر افسوس آپ کو اتنی بھی فہم نہیں کہ یہ سمجھ سکیں کہ یہ ہمارے مدعا کے موافق ہے یا مخالف، عبارت فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر الا علی ما اثبت صریح دال ہے کہ جب باوجود تلاش و تتبع کے اس سے زیادہ پر قدرت نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے اس کو منسوخ قرار دے کر صحیفوں اور دلوں سے محو کر دیا پھر تعجب ہے کہ ہمارے فاضل مجیب باوجود ادعائے انصاف و علم تحریف صحابہ کی لکھتے ہیں۔

قولہ: آپ کے علامہ سیوطی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں اخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی جن کو فاضل رشید اپنے ایضاح لطافۃ المقال میں علماء اہلسنت سے فرماتے ہیں کتاب مفتاح النجا میں کہ آپ کے خاتم المتکلمین نے بھی اس سے احتجاج کرتے ہیں لکھتے ہیں واخرج ابن مردویہ عن زر بن حبیش عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور بہت ایسی روایتیں آپ کی کتب معتبرہ میں منقول ہیں بخوف طوالت نہیں لکھے۔

اقول: اس روایت کا حال بھی مثل روایات سابقہ کے ہے ...

کسی طرح ثابت نہیں بلکہ اس میں یہ بھی نہیں پایا جاتا کہ یہ الفاظ ان علی ولی المومنین قرآن ہی کے الفاظ ہیں اور خدا کی طرف سے نازل ہوئے پس یہ سمجھنے کہ روایات کی صحت مسلم نہیں تو ان کا ماحصل صرف اتنا ہے کہ وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے مگر یہ ضرور نہیں کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہوں وہ قرآن میں داخل ہو بلکہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر کے فرمائے ہوں اور ابن مسعود نے سمجھ کر کہ یہ قرآن میں داخل ہیں تلاوت کرتے رہتے ہوں ... اصل قرآن میں سے منسوخ ہو گئے بہر حال ان روایات سے کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ یہ الفاظ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک داخل قرآن تھے اور بعد وفات آپ کے جامعین قرآن نے نکال ڈالے اور جب تک یہ ثابت ہو تحریف کا ثبوت خیال محال ہے

قولہ قرآن میں دو قسم والیوں سے ناتک پر بحث کریں تو ہم ہر صفحہ کا در پہلے [illegible] باعث [illegible] اور دقت پر مختصر کہتے ہیں

[illegible] اگر [illegible] وقت [illegible] تاریخ [illegible] ہے

قولہ [illegible] حضرت عثمان [illegible] تبدیل و تحریف کی [illegible] دوسری [illegible] مصحف [illegible]

[illegible] کی [illegible] نقصان کا شبہ ہے قرآن مجید و فرقان حمید ... محفوظ ہے ... اس کی حفاظت ... ہے چنانچہ معاو اعتراض ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مصحف [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں قبول کرتے آپ کے علاوہ دوسری صاحب نے جو روایات کو جمع علیہ باطل فرمایا ہے غلط ہے روایات سے کسی ہی ثابت نہیں بلکہ زیادتی اور تغیر تبدیلی اور تقدیم و تاخیر کی جو قسم کی تحریف ثابت ہے بڑا تعجب ہے کہ آپ صرف کمی کو ہی تسلیم فرماتے ہیں کیا آپ نے روایت میں خود زیادتی التحریف ولنقص ... نہیں ملاحظہ فرمایا البتہ ان کے بہت سی روایات میں پیہم فرمانا شبہ ہے کہ [illegible] کو جو کچھ [illegible] ہے اہل سنت کی [illegible] جو کچھ ہی عنقریب فرماتے ہیں [illegible] ہے اپنا عیب پوشیدہ ہے پس [illegible] اہل سنت کی روایات سے ثابت ہوں سب اس کے ساتھ [illegible] بعد نہیں [illegible] روایت کا مضمون ہے کیونکہ اہل سنت کی روایت کا [illegible] روایات کا مضمون وہی ہے جو صحابہ نے [illegible] حضرت [illegible] علیہ وسلم کے قرآن میں [illegible] سب کا [illegible] علاوہ [illegible] پھر جس قدر [illegible] سے علاوہ ہوئی ہے اہل سنت [illegible] روایت اہل سنت سے ثابت [illegible] ملاحظہ فرمایئے [illegible] روایات سے متعلق نہیں ہوتے [illegible] روایات کے موجب [illegible] قرآن شریف غلط [illegible] مستقل ہے [illegible] [illegible]

[illegible] کا [illegible] صحت [illegible] روایت [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] تفسیر [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] بیان کرتے [illegible] ضعیف [illegible]

[illegible] فاضل مخاطب [illegible] صحابہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] مسعود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نقل روایت میں محدثین اور انکے بزرگوں کی دیانت کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

شیعوں کی ... اور اس کا جواب

[illegible]

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق شیعوں ... کا جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکاح حضرت ام کلثوم سے ہوا ... [illegible]

[illegible] ... حضرت ام کلثوم کی ... [illegible]

حضرت ام کلثوم بنت حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا ... [illegible] ... کتب سے ثابت کرتے ہیں کہ ... نکاح ام کلثوم بنت زہرا سے نہیں ہوا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

بحث ... [illegible]

[illegible]

سے کسی دعوے کا اثبات مقصود ہوتا ہے نہ پہلے دعوے کے ثبوت سے اس کو تعلق نہ دوسرے دعوے سے کچھ واسطہ نہ تیسرے دعوے سے ہے بلکہ یہ نتیجہ دعوے نہ پر دال ہے کیونکہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے جو خواستگاری کی علت بیان فرمائی وہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوند ہو جاتا جو قیامت میں منقطع نہیں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دختر تھیں کیونکہ اگر وہ دختر حضرت صدیق ہوتی تو پھر اس علت کے ساتھ خواستگاری کے کچھ معنی نہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ نسبت [illegible] بھی جو بنت زہرا سے نہ ہو مقصود تھا اس سے صاف معلوم [illegible] دعوے [illegible] [illegible] اور عقیدہ [illegible] پریشان ہوں گے

اگر اہلسنت کی کتابوں سے فاروق کا نکاح بنت زہرا رضی اللہ عنہا سے ثابت نہ ہو تو ان کے دعوے کو کچھ مضر نہیں

[illegible]

ان کو جھوٹا کرتے ہیں تو اگر بفرض محال اہلسنت کی کتابوں میں یہ نکاح ام کلثوم بنت زہرا سے ثابت نہ ہو بلکہ ام کلثوم بنت صدیق سے ہو تو حضرات شیعہ کے اوپر [illegible] ان کی روایات سے ان پر چسپاں ہو رہا ہے صرف [illegible] کہ یہ نکاح اہلسنت کی کتابوں میں ثابت نہیں ہے کیونکہ [illegible]

اہلسنت کی کتابوں سے فاروق کے ساتھ ام کلثوم بنت زہرا کے نکاح کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فانطلق الى امير المؤمنين فقل له ان ابي يقرئك السلام ويقول لك انا قد قضينا حاجتك التي طلبت فاخذها عمر فضمها اليه وقال اني خطبتها الى ابيها فزوجنيها فقيل يا امير المؤمنين تريد اليها صبية صغيرة فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الحديث بمثل ما تقدم

لڑکی بھیجی اور کہا کہ امیر المؤمنین کے پاس جا اور ان کو کہہ کہ میرا باپ تم کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے تیری حاجت جو تو نے چاہی تھی پوری کر دی پس اس کو لیا اور اپنے گلے لگایا اور کہا کہ میں نے اس کے والد کو اس کی منگنی کا پیغام دیا تھا اس نے اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیا کسی نے کہا اے امیر المؤمنین تم اس کی طرف رغبت رکھتے ہو وہ تو چھوٹی لڑکی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اور مثل گزشتہ حدیث کے آخر حدیث تک ذکر کیا

ابن حبان کی روایت۔

ان عمر قال لعلي [illegible] ان يكن لي عندك [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال علي ما عندي الا ام كلثوم [illegible] فقال [illegible] [illegible] فرجع اليه [illegible] [illegible] عليه [illegible] الحسن والحسين [illegible] وقعدا [illegible] محمد الله واثنى عليه ثم قال [illegible] [illegible] ان [illegible] [illegible] الحسين [illegible] محمد [illegible] عليه [illegible] [illegible] رسول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت عمر نے علی سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] میرے پاس تو کوئی ام کلثوم کے سوا نہیں اور وہ چھوٹی ہے [illegible] حضرت علی نے کہا [illegible] میرے ساتھ [illegible] [illegible] حسن و حسین کو بلایا [illegible] اور سامنے بیٹھ گئے آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی پھر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ونکحها بلغنا۔

فضیل کو پسند کیا۔

علاوہ اس کے وہ روایت ہے جو فاضل مخاطب نے بھی صواعق ابن حجر سے نقل کی علاوہ اس کے ابن عبد البر نے استیعاب میں اثنا ترجمہ ام کلثوم میں روایت کی ہے

ان عمر بن خطاب خطب الى علي ابنته ام كلثوم فذكر صغرها فقيل له ردك فعاوده فقال له علي ابعث بها اليك فان رضيت فهي امرأتك فارسل بها اليه فكشف عن ساقها فقالت مه والله لولا انك امير المؤمنين للطمت عينك

تحقیق عمر بن خطاب نے علی کو آپ کی دختر ام کلثوم کی منگنی کا پیام دیا آپ نے اس کی صغر سنی کا ذکر کیا کسی نے کہا کہ آپ کی درخواست کو لوٹا دیا ہے پھر دوبارہ درخواست کی علی نے کہا کہ میں اس کو آپ کے پاس بھیجوں گا اگر آپ کی رضامندی ہو تو وہ آپ کی زوجہ ہے بھیجا اس کو آپ کے پاس [illegible] پنڈلی سے کپڑا ہٹایا کہا [illegible] ام کلثوم نے کہا قسم خدا کی اگر تو امیر المؤمنین نہ ہوتا

[illegible]

علاوہ اس کے شیخ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں بیان کیا ہے۔

ام كلثوم بنت علي بن ابي طالب الهاشمية امها فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] [illegible] حدثني [illegible] ان عمر خطب الى علي ابنته ام كلثوم فذكر له صغرها فقيل له ان ردك فعاوده فقال له علي ابعث بها اليك فان رضيت فهي امراتك فارسل بها اليه فكشف عن ساقها فقالت مه لولا انك امير المؤمنين للطمت عينك [illegible] [illegible] [illegible] تزويج عمر ام كلثوم [illegible] [illegible]

ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب کی بیٹی جن کی والدہ فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی [illegible] [illegible] [illegible] سے روایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ام کلثوم کی منگنی کا پیام دیا آپ نے اس کی صغر سنی کا ذکر کیا کسی نے کہا [illegible] دوبارہ درخواست کی [illegible] میں اس کو آپ کے پاس بھیجوں گا اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ورقية وماتت ام كلثوم وولد مات يوم
[illegible] اصيب زيد في حرب كانت بين
بني عدي فخرج ليصلح بينهم فشج رجل
وهو لا يعرفه في الظلمة فعاش اياما و
كانت امه مريضة فماتا في يوم واحد
وذكر ابو البشر الدولابي في الذرية
الطاهرة من طريق ابن اسحاق عن الحسن
بن حسن قال لما ايمت ام كلثوم بنت علي من
عمر دخل عليها حسن وحسين فقالا انها
ملكت [illegible] ليملكنك بعض ايتامه ولئن
اردت [illegible] مالا عظيما [illegible]
علي كرم الله وجهه فحمد الله واثنى عليه
وقال اي بنية ان الله قد جعل امرك بيدك
فانا احب ان تجعليه بيدي فقالت
يا ابت اني امراة ارغب فيما يرغب فيه
النساء واحب ان اصيب من الدنيا فقال
هذا من عمل هذين ثم قام يقول
والله لا اكلم واحدا منهما او تفعلين
فاخذا بثيابها وسالاها ففعلت فقال اني
قد زوجتك من عون بن جعفر وانه غلام
عون ان [illegible] رجع اليها علي رضي الله عنه
[illegible] بنية اجعلي امرك بيدي ففعلت
فزوجها اخوه محمد ثم مات عنها فزوجها اخوه
عبد الله بن جعفر فماتت عنده وذكر ابن
سعد نحوه وقال في آخره وكانت تقول

رقیہ [illegible] ام کلثوم اور زید اس کا بیٹا ایک دن مرے
زید کی عدی کی ایک خانہ جنگی میں جس کی مصالحت کے
واسطے باہر گیا تھا ایک ضرب پہنچ گئی کسی نے نادانستہ
اندھیرے میں سر پھوڑ دیا چند روز زندہ رہا اس کی والدہ بھی
بیمار تھی دونوں ایک روز فوت ہوئے۔ ابو بشر دولابی
نے ذریت طاہرہ میں ابن اسحاق کے طریق سے حسن بن
علی سے ذکر کیا جب کہ ام کلثوم بنت علی عمر سے بیوہ
ہو گئی تو حسن اور حسین اس کے پاس آئے اور کہا کہ
اگر علی کو اختیار دے گی تو وہ اپنے فرزندوں (یتیموں)
میں سے کسی کے ساتھ تیرا نکاح کر دیں گے اور اگر تو
بڑا مال و دولت حاصل کرنا چاہتی ہے تو حاصل کر سکتی ہے
پھر علی کرم اللہ وجہہ آئے اور خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا
بیٹی خود خدا نے تیرے کام کا تجھ کو اختیار دیا ہے اور میں چاہتا
ہوں تو مجھ کو دے دے اس نے کہا اے باپ میں ایک
عورت ہوں اس میں رغبت کرتی ہوں جس میں عورتیں رغبت
کیا کرتی ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ کچھ دولت دنیا کی
کماؤں فرمایا یہ ان دونوں کا کام ہے خدا کی قسم میں ان میں
ایک سے بھی نہ بولوں گا جب تک تو یہ کرے گی پھر ان دونوں
نے اس کے کپڑے پکڑ لیے اور اس سے سوال کیا تو اس
نے قبول کیا [illegible] کہا کہ میں نے تیرا نکاح عون بن جعفر کے
ساتھ کر دیا عون چند روز بعد مر گیا پھر علی اس کے پاس
آئے اور کہا بیٹی پیاری مجھ کو دے اس نے دے دیا
پھر اس کا نکاح عون کے بھائی محمد سے کر دیا وہ بھی مر
گیا پھر اس کا نکاح محمد کے بھائی عبد اللہ بن جعفر سے کر دیا
وہ [illegible] کے پاس مر گئی اور ابن سعد نے اس کے قریب قریب

اني لاستحيي من اسماء بنت عميس
مات ولداها مني فانا اتخوف على الثالث
قال فهلكت عنده ولم تلد له منهم وذكر
ابن سعد عن انس بن عياض عن جعفر عن
محمد عن ابيه ان عمر خطب ام كلثوم الى علي
فقال انما حبست بناتي على بني جعفر فقال
زوجنيها [illegible] فوالله ما على ظهر الارض رجل
يرصد من كرامتها ما ارصد فقال قد فعلت
فجاء عمر الى المهاجرين فقال زفوني فزفوه
فقالوا بمن تزوجت قال بنت علي سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول كل
نسب وسبب منقطع يوم القيامة الا سببي
ونسبي وكان لي به عليه السلام
النسب والسبب فاحببت هذا [illegible] ومن
طريق عطاء الخراساني ان عمر امهرها اربعين
الفا واخرج بسند صحيح ان ابن عمر
صلى على ام كلثوم وابنها زيد فجعله
مما يليه وكبر اربعا وفي القوم
سعيد بن العاص هو الذي صلى
عليهما [illegible] لمقتله.

ذکر کیا اور اس کے آخر میں کہا کہ وہ کہا کرتی تھی کہ مجھ کو
اسماء بنت عمیس سے شرم آتی ہے کہ اس کے دو فرزند ہمارے
پاس فوت ہو گئے اور تیسرے پر مجھ کو خوف ہے کہا پس اس
کے پاس جب مر گئی [illegible] اس کے پاس کوئی بچہ نہ ہوا ابن
سعد نے بروایت انس بن عیاض عن جعفر عن محمد عن ابیہ
ذکر کیا کہ عمر نے علی سے ام کلثوم کی درخواست کی تو علی
نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو جعفر کے بیٹوں کے واسطے
روک رکھا ہے عمر نے کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیامت کے دن منقطع ہو
جائے گا مگر میرا سبب و نسب [illegible]
[illegible]
خراسانی کے طریق سے [illegible] عمر نے اس کو چالیس ہزار درہم
مہر دیا [illegible] ابن عمر نے ام کلثوم پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سعید بن العاص امام ہوا تھا۔

علاوہ ازیں اسد الغابہ میں ترجمہ ام کلثوم میں ہے۔

ام كلثوم بنت علي بن ابي طالب امها فاطمة
بنت رسول الله [illegible]
ولدت قبل وفاة رسول الله صلى الله عليه و[illegible]
خطبها عمر بن الخطاب الى ابيه علي

ام کلثوم علی بن ابی طالب کی بیٹی اس کی والدہ فاطمہ
بنت رسول اللہ [illegible]
[illegible] رسول کی وفات سے پہلے پیدا ہوئی [illegible]
عمر بن خطاب نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل تشیع کی کتابوں سے فاروق کے ساتھ ام کلثوم بنت زہراء کے نکاح کا ثبوت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیعہ کے اس دعویٰ کا ابطال کہ فاروقؓ کا نکاح ام کلثوم

بنت صدیقؓ سے ہوا

[illegible]

[illegible]

کے ساتھ جیسا نصیبان وقت کا زعم ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے نہ کسی دوسرے عمر یا عمرو کے ساتھ جیسا شاید کچھ لوگ ہو کر شیعہ نا شندہ دعویٰ کرنے لگیں کیونکہ اس کو متقدمین اور متأخرین علماء شیعہ نے اس کو قبول اور تسلیم فرما لیا ہے چنانچہ روایات سابقہ سے واضح ہو چکا ہے نہیں صرف تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ فقہائے شیعہ نے اس سے استنباط مسائل بھی فرمایا ہے چنانچہ ابو القاسم محقق شارح شرائع کی تصریح سے واضح ہے۔ بہرحال ام کلثوم بنت فاطمہؓ حضرت امام حسن حسین زینب [illegible] رضی اللہ عنہم سے حسب تصریح صاحب "ناسخ التواریخ" ہیں اور سنہ [illegible] ہجری میں تقریباً پیدا ہوئیں تو عہد خلافت فاروقی میں ان کی عمر تقریباً پانچ سال کی ہوگی کیونکہ دو برس اور پانچ چھ ماہ خلافت صدیق کے بھی مدت ہے اور صاحب ناسخ نے جو بعض روایات سے ثابت کیا کہ نکاح کے وقت حضرت عمرؓ کا سن ساٹھ برس کا تھا کچھ قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ [illegible] چار سال بھی [illegible] حضرت عمرؓ کی عمر [illegible] سال سے متجاوز نہیں تو وفات حضرت عمرؓ کے وقت ام کلثوم سات سال [illegible] ہوں گی اور ان کے بطن مبارک سے دو بچے بھی تولد ہوئے ایک زید دوسری رقیہ تو کیا عقل [illegible] تجویز کر سکتی ہے کہ سات سال تک دو بچے کسی لڑکی کے پیدا ہو جائیں [illegible] ہے کہ واقعات [illegible] میں [illegible] کی تاریخ اور [illegible] میں اختلاف کثرت سے [illegible] جس میں اختلاف ہو تو حضرت عمرؓ کی عمر [illegible] لکھا ہے تو کوئی شخص قطعی [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] ایسی حالت میں [illegible] عقل [illegible] کذب [illegible] ہو اور قرینہ [illegible] کے کذب [illegible] ہیں کہ روایت صحیح ہے اور [illegible] عرب میں شائع ہے کہ [illegible] کثرت [illegible] شہر [illegible] کرتے ہیں [illegible] میں [illegible] تعجب نہیں کہ [illegible] معلوم ہو [illegible] روایت میں بھی [illegible] سال نکاح [illegible] عمر تقریباً [illegible] واقع ہوا ہے اس لئے [illegible] روایت میں رسالہ [illegible] ہے۔

[illegible]

يتقطع بالموت الا سببي ونسبي فزوجها علي اياه بعمر [illegible] ذلك كل [illegible] ابنة اربع سنين [illegible] والخمس عمر سنين [illegible] جنبه [illegible] [illegible] وفات [illegible] قريشية۔

رشتہ موت سے منقطع ہو جائے گا مگر میرا سبب اور رشتہ تو علی نے چالیس ہزار درہم مہر پر اس کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا [illegible] صحیح [illegible] سال کی اور [illegible] عمر نے [illegible] جب پیدا ہوئی [illegible] اس کے سر پر ہاتھ رکھا [illegible] ہاتھ اٹھایا اور قریب تھی [illegible] ہاشمیہ قرشیہ ہے۔

علاوہ ازیں اس روایت کے صریح الفاظ کا مدلول یہی ہے کہ [illegible] روایت کی سبب [illegible] بیان کیا حضرت علی سے خواستگار ہوا ہاشمیہ قرشیہ [illegible] بنت فاطمہؓ ہونے کو مستلزم ہیں اور بنت صدیق ہونے کو نافی پھر یہ نکاح ام کلثوم بنت صدیق سے ہونا ممکن نہیں کیونکہ اول تو [illegible] خلافت فاروقی میں تو [illegible] اور دو بچے پیدا ہونا خلاف عادت ہے پھر عمر کو اس کی خواستگاری کی کیا حاجت تھی [illegible] صدیق سے عداوت [illegible] منقول ہے بلکہ اگر حضرت عمرؓ موافق روایت [illegible] ان کی غرض اس نکاح سے رسول کے ساتھ [illegible] روایات سے ثابت ہے اور اگر حسب [illegible] شیعہ دشمن اہل بیت تھے تو پھر ان کی غرض اس ام کلثوم سے متعلق تھی کیونکہ [illegible] غصب میں [illegible] اہل بیت سے [illegible] اگر بنت صدیق ہوتی تو حضرت عمر سے اس کی خواستگاری کی کیا معنی [illegible] ثابت ہے [illegible] کہ [illegible] حضرت امیر [illegible] وقت [illegible] سے حضرت [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] اور مجیب کی دیانت داری

[illegible]

صرف تنازع لفظی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ بزدلی
بیٹی چھین لی جس سے بادی النظر میں دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس الجاء و اکراہ کی غایت نکاح ہے
چنانچہ ہمارے مخاطب لبیب نے اسی مدعا کے ثبوت کے لئے اس روایت کو اس جگہ نقل کیا ہے
حالانکہ یہ محض غلط اور فریب دہی ہے بلکہ غایۃ الجاء و اکراہ جو عبارت لاحقہ سے مفہوم ہوتی ہے
وہ صرف روکنا حضرت ام کلثوم کا تھا چنانچہ حتی الجاءوا ان بیتہا اس پر دال ہے اور ظاہر ہے کہ
نکاح کے ملنے بروایات مسلم فریقین روکنا مخطوبہ بالغہ کا بھی جائز بلکہ مندوب ہے چہ جائیکہ صغیرہ
جو کہ صغیرہ کا جس کی عمر چھ سات سال کی ہو علی الخصوص ایسی حالت میں کہ عرب کی رسم و عادت کے خلاف
ذہیرو دیکھنا یا نکلانا مستلزم کسی محذور کو نہیں ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ اگر بالفرض یہ روایت
صحیح ہو بھی تاہم مفید مدعا مجیب نہیں ہے کیونکہ مدعا اثبات الجاء و اکراہ در باب نکاح ام کلثوم بنت
صدیق ہے اور اس روایت سے کسی طرح اس ام کلثوم کا بنت صدیق ہونا ہرگز معلوم نہیں ہوتا
تو ام کلثوم بنت صدیق کے نکاح کی نسبت الجاء و اکراہ کیونکر پایۂ ثبوت کو پہنچے گا۔ کیونکہ اس کے نکاح کی
نسبت الجاء و اکراہ تو فرع اس کی زوجیت کی ہے جب روایت میں اس کی زوجیت کا ثبوت ہی نہیں تو اس
کے نکاح کی نسبت الجاء و اکراہ کا دعوےٰ کرنا ذوی العقول کا کام نہیں ہے۔

جناب امیر کے تقیہ کرنے اور مجبور و مکرہ ہونے کا روایات متعددہ سے بطلان

رہا یہ کہ مذہب شیعہ میں اگرچہ روایات سے یہ صراحت ہے کہ نکاح ام کلثوم بنت
فاطمہؑ سے بجبر و اکراہ ہوا چنانچہ روایت کلینی اول فرج غصبناہ منکم سے یہ امر واضح ہے اور قاضی
شوستری وغیرہ کی تصریحات بھی اس پر دال ہیں لیکن یہ امر بھی امر مسلم اور لائق ہے کہ جناب
امیر جو کہ مجبور و مکرہ ہوئے و دانستہ ذلت کے متحمل ہوئے دو حال سے خالی نہیں یا بوجہ صبر و سکوت
بوجہ وصیت کے تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد خلفا
جو کچھ اہانات و تعدیات کریں ہرگز چون و چرا نہ کرنا اور جس قدر توہین و تذلیل تمہیں کریں صبر
و تحمل کو ہاتھ سے نہ دینا اور یا اس وجہ سے تھا کہ آپ بے یار و مددگار تھے آپ کو یہ خوف تھا کہ اگر
ان سے کشی مقابلہ ہو بھی جائے ان سے آپ نے ان کی بات کو جھیلا اور ان میں شریک رہے

لیکن دونوں توجیہیں ایسی خرافات و لچر ہیں جن کا بطلان ہر ایک ذی خرد نظر بداہت میں سمجھ
سکتا ہے۔ احتمال اول بالکل غلط اور خلاف اصول شیعہ ہے کیونکہ بالاتفاق تمام اثنا عشریہ لطف
خدا پر عقلاً واجب اور خلاف لطف قطعاً حرام اور قبیح۔ پس اگر یہ وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بحکم خداوند تعالیٰ شانہ فرمائی تو معاذ اللہ خدا تعالیٰ اور اس کا رسول متہم بالقبیح ہوتے۔ کیونکہ
امام معصوم اور نائب رسول کو یہ وصیت کرنا کہ بعد حضرت کے کفار و فجار کے مقابلہ و مقاومت میں
کسی کو راہ ہدایت کی طرف دعوت نہ کریں بلکہ تقیہ کے پردہ میں حرام کو چھوڑنے اور غلط مسائل اختیار کرنا
حق سے گریز کریں اہل کفر و نفاق و بغض و شقاق اگرچہ دین کو برباد کریں شریعت کو جو چیز حلال کہ حرام
کریں مثلاً متعہ کو جس کے متعدد دفعہ کرنے سے ہر ایک دفعہ میں حور کا انعام فتنا شہوت بھی
بھی کریں اور متعہ کے مراتب پر بھی فائز ہوں اور اس کے غسل کے پانی سے جس قدر قطرات
ٹپکیں ان سے فرشتے پیدا ہوں۔ ایسی نعمت بے پایاں کو حرام کریں۔ حقوق کو جیسے بنات طیبات
کو غصب کریں اور یہ ایسی چون و چرا نہ کریں سراسر خلاف لطف اور قبیح اور حرام ہے اور خلاف
اس غرض کے ہے جس کے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور کتاب نازل ہوئی اور
جہاد کا حکم سنایا گیا اور جس کی غرض اس سے حفظ اور بقا دین حق ہے اور اس وجہ سے بس کو
مستحق کہا گیا تو یہ بھی بالکل وجہ بیان ہے کہ نفاق کا لسانا اور اس کو حفظ اور اس کی حمایت ضروری
گرانی کو اور اس کے [illegible] مستحق و [illegible] ہو کہ اس کے مقابلہ میں اس کا دین حنیف برباد ہو
جائے اور اس کی کتاب خراب ہو اور اہلبیت نبوی ذلیل و خوار ہوں پھر بھی اس نفاق کا جو
مرتفع ہے نعوذ باللہ [illegible] واجب ہو شدید قبیح اور محرم ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے
ایسی قبائح و شنائع کا ارشاد ہونا محال و شنیع ہے۔ احتمال ثانی بھی بالکل غلط اور باطل ہے
کیونکہ اگر تمام صحابہ باستثنائے معدودے چند آپ کے دشمن تھے تو جنگ جمل و صفین کے وقت میں آپ کے
ہمراہ [illegible] اصحاب جان نثار وہ کہاں سے پیدا ہو گئے تھے پہلے کیوں دشمن تھے
اور اب کیوں دوست ہو گئے علاوہ اس کے شمار سے تو بہت زیادہ اسباب قدرت تھے آپ
[illegible] میں خواہشات [illegible] سے [illegible] جب [illegible] ہاتھ ہی [illegible]
آپ نے [illegible]
[illegible] وقت آپ کے [illegible]
وقت [illegible]

[illegible]

روایت قتل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مالک بن مغلت وعبدت [illegible]

[illegible]

بالکلیۃ صاحب حیرت [illegible]

[illegible]

شیعہ کا دعویٰ وصیت محض بناوٹ ہے

[illegible]

اگر باطنی کفر کا اعتبار کریں اور اس وجہ سے اس کا دم مباح اور ہدر سمجھیں تو پھر اس کا حکم فرماویں
کہ حضرت ام کلثوم کے جواز نکاح کی علت حضرت فاروق کا ظاہری اسلام جو آپ اور آپ کے
سلاف بیان فرماتے ہیں وہ سراسر غلط ہے جب ظاہری اسلام کا اعتبار ہی نہیں تو پھر اس کی
وجہ سے منافق کے ساتھ فاطمہ کے جگر گوشہ کا عقد نکاح کیونکر صحیح اور مباح ہو سکتا ہے
(۲) تمام صحابہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک جناب امیر سے اس قدر ڈرتے تھے جیسا موت سے اور آپ
کے مقابلہ کو موت کا مقابلہ سمجھتے تھے۔ پس ایسے لوگوں کی اطاعت کے لئے خدا تعالیٰ کا ایسے شجاع
کو حکم کرنا سراسر خلاف عقل سلیم ہے۔ اور جناب امیر کا ایسے لوگوں سے جو آپ سے اس قدر خائف
و ہراساں ہوں تقیہ کرنا ہرگز عقل تسلیم نہیں کرتی اور ایسے لوگ حضرت امیر سے بجبر و اکراہ معاذ اللہ
ان کے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کو غصب کریں ہرگز فہم میں نہیں آتا جب
لوگ آپ سے اس قدر ڈرتے تھے تو یہ سب باتیں لغو اور باطل ہیں (۳) تمام اصحاب مہاجرین و
انصار وغیرہ خلیفہ اول کی جناب امیر کے مقابلہ میں اطاعت نہ کرتے تھے کیونکہ مقابلہ کی طاقت نہ
رکھتے تھے اور جب جناب امیر کے مقابلہ کے لئے دعوت کی جاتی تھی تو ان کی آنکھیں بند ہو جاتی تھیں
و سکرۃ الموت کی حالت پیش آجاتی تھی اور جواب دیتے تھے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم کو کس کے
مقابلہ میں بھیجتے ہو۔ یہ وہ شخص ہے جس کے مقابلہ کی نسبت موت کے منہ میں جانا آسان ہے جب
خلیفہ اول کے ساتھ صحابہ کی یہ حالت تھی تو ظاہر و یقینا اگر جناب امیر خلافت کے بارہ میں منازعت
فرماتے اور آپ کے ساتھ مقابلہ پیش آتا تو سب صحابہ خلیفہ اول کو اکیلا چھوڑ کر اور جناب امیر کے
حوالہ کرکے بھاگ جاتے۔ اگرچہ یہ خوف لوگوں میں پہلے سے بھی راسخ تھا لیکن بعد اس واقعہ کے
تو مشاہدہ ہو گیا کہ صحابہ میں سے کوئی شخص مقابلہ کے قابل نہ سمجھا گیا اور سوا خالد کے کسی شخص نے
اس کام کے لئے اجابت نہ کی اور خالد بھی باوجود پانچ سو رفقاء کے جب سامنے جناب امیر کے تحت
درخت پہنچے تو پہلے اس سے کہ لڑائی کی نوبت آوے صرف آنکھوں کی اور ذوالفقار کی چمک
دیکھ کر حواس باختہ ہو گئے اور عجز و الحاح کرنے لگے باوجودیکہ جناب امیر نے حضرت خالد کو نہ
کچھ کہا تاہم ان پر ایسا رعب اور خوف غالب ہوا کہ بجز سکوت اور عاجزی کے اور اطاعت و نیاز
کے کچھ نہ بن پڑا (۴) اس روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ جناب امیر کو معلوم تھا کہ یہ لوگ نہ مجھ کو
قتل کر سکتے ہیں اور نہ قتل پر قادر ہیں بلکہ آپ جانتے تھے کہ آپ کا قاتل کوئی اور شخص ہے جس کی
ولادت ہوئی ہی نہیں پس کس طرح جبر و اکراہ کر سکتا ہے اور جناب امیر کو وہ باتیں بھی معلوم ہو جاتی

تھیں جو صحابہ باہم کرتے تھے چنانچہ جو گفتگو خالد اور حضرت صدیق کی ہوئی تھی آپ نے اس
کو ظاہر فرما دیا۔

حدیث بساط

(۵) دوسری روایت حدیث بساط جو کتاب الامامت رد دستانی سے صاحب ارغام نے
نقل کی ہے ہم اس کو بیان ارغام سے نقل کرتے ہیں۔ روایت میکند ابن بابویہ بسند خود از سلمان
فارسی کہ گفت نشستہ بودم نزد سید و مولائے خود امیر المومنین در آن وقت کہ مردمان بیعت بعمر
بن الخطاب کردہ بودند و در خدمت آنحضرت حسین و محمد بن حنفیہ و محمد بن ابی بکر و عمار بن یاسر
و مقداد بن اسود نیز بودند و از ہر در سخنان میگذشت امام حسن متوجہ پدر بزرگوار شد و گفت
امیر المومنین حضرت ملک داؤد و سلیمان بن داؤد را عجب سلطنتی دادہ بود آیا از آن سلطنت
عطیہ بحق او رسیدہ باشد شاہ سریر ولایت تبسم فرمود و گفت آن معبودیکہ دانہ خشک را در
زمین سر سبز میگرداند و آن قادریکہ آدم را از خاک تیرہ آفرید و قسم کہ بجز پدرت را دادہ ہیچیک از اولیا
و اوصیا را عطیہ ندادہ و بعد ازین ہیچکس بعد از امامت فائز نخواہد شد پس امام حسن و حضار التماس
نمودند کہ یا امیر المومنین میخواہیم کہ شما از آنچہ واہب عطیات بشما موہبت نمودہ مشاہدہ کنیم و معاینہ
ببینیم تا موجب ازدیاد ایمان و باعث تقویت علم و ایقان گردد سید الاوصیا علیہ السلام فرمود کہ
بجا و کرامۃ یعنی چنان کنم کہ شما میخواہید و چیزی از چیزہا کہ حضرت عزت بمن کرامت نمودہ برشما
ظاہر میسازم پس برخاستہ دو رکعت نماز گزارد و کلمہ چند بزبان معجز بیان گذرانید کہ ہیچیک از حضار
فہم آن نتوانست کرد از انجا بیان نشدہ دست مبارک بجانب مغرب دراز کرد و لمحہ نہ
گذشت دست را بنزد ما آورد و در کف دست مبارکش پارہ چابری دیدم آنرا گذاشتہ بار دیگر دست
دراز کرد و پارچہ دیگر برداشت نقش دیدم بر آن گویا لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ و انک وصی
کریم من تمسک بحبلک ہلک و من تمسک بک فقد تمسک بحبل النجاۃ یعنی گواہی میدہم کہ خدا یکیست و
رسول برگزیدہ است و تو وصی و خلیفہ برگزیدہ ہر کہ ترک تو کند و رعایت و خلافت تو واگذارد شود
دور محروم و ہر کس کہ توسل نجست و ہر کہ چنگ زد بنجات یابد پس دیدیم آن دو پارچہ چون دو قالی پہن شدند
و جیرانی بیک دیگر نگریستند پس حضرت آن ہر دو را بہم پیوست و از قدرت الہی
یک بساط شد پس فرمود کہ برخیزید و برین بساط بنشینید ہمہ جماعت برنشستیم و آنحضرت

و دیگر پس کلمه چند تکلم نمود که هیچکس نفهمید پس اشاره باو کرد که بجانب مغرب روانه شو او
بجو بیرون آمده و ابو رها با بستگی تمام بر داشته بر جوهر و معادین وقت چون بآنحضرت
دیدم که جامه زرد و پوشیده و تاجی از یاقوت سرخ بر سر دارد و نعلین که تبدیل از یاقوت
کرده و انگشتری در دست دارد سفیدتر از برق و روشنی آفتاب که چشم را خیره می ساخت در انگشت
نور نشسته امام حسن علیه السلام بآنحضرت گفت که ... چه چیز بود که همه مخلوقات سلیمان
انگشتری ... و تشکی بی عیب منقاد ... فرمود یا [illegible] ... فا ... جه لقا
[illegible] السا ... الخلق ... [illegible] ... الذی ... و بطی
[illegible] ... تحجة الله علی ... [illegible] ... ار ... ق ... [illegible]
[illegible] ... آنحضرت ... یعنی
[illegible] ... که منور ... نشسته منور آن در انگشتان
سید منور ... ابر ... منور ... کننده بهشت ... و دوزخ
[illegible] ... قرن را ... اسکندر ... و علم ... که آیات مشهور شده و میخواهی
[illegible] ... انگشتری ... و سلطانی ... زیاقوت سرخ
[illegible] ... اسم ... کرده ... سلطان گویم که تعجب ...
[illegible] ... فرمود ... که بنام امروز
[illegible] ... گفت ... که ... فرزند من ...
[illegible] ... میخواهم ... بر ... تن ...
[illegible] ... امیرالمؤمنین علیه السلام ... انگشت ...
[illegible] ... شده ... انگشت ...
[illegible] ... آنحضرت فرمود که ... امام حسن ...
[illegible] ... شده ... درخت ... زمرد ...
[illegible] ... علیه السلام ... بهشت ...
[illegible] ... شده ...
[illegible]
[illegible] ... آنحضرت ...
[illegible]

در میان ابر سفیدی بود که از آن بوی مشک و ازفر بمشام میرسید و من از استشمام معطر روح افزای
آنحضرت آن نور سبز و بالطرد می بودم و اکنون چهار خشک شده که تشریف ارزانی فرموده از مفارقت
پدر گسست که عالم بدین مرتبه رسید و دیگر از ایشان است حالی که لطف خود از من میخواهد و در آمدن
من بحال خود بازمی آرد پس شاه ولایت نیز در آن درخت رفته و دو رکعت نماز گزارده دست مبارک
بر آن درخت مالید سلطان گوید که بقدرت خدا آن درخت که خشک شده بود بخواست خدا سبز شده و
برگ و میوه بیرون آورد پس آنحضرت بر کرسی خود قرار گرفت و باد برداشته شد بجانب دنیا
[illegible] ... سبزی ... فرشته ... آفتاب ... واسطه ... محیط ...
در مشرق و دیگری در مغرب از ... پرسیدم که این کیست فرمود ... موضع غضب
کرده ... شب ... روز ... ساخته ... روز قیامت پس باد ما را
یاجوج بردار آنحضرت علیه السلام ... خطاب ... یعنی ...
آن کوه ... یاجوج ...
تعجب نمودم ... طول ایشان ... و عرض ... طول صد گز و
عرض ... شما ... آنحضرت علیه
السلام فرمود ... برداشت ...
رسانید ... یاقوت سرخ محیط ... دنیا بود ... آدم ... چون آن
فرشته ... امیرالمؤمنین ... رخصت طلب کرد ... مطلب خود را
عرض کند آنحضرت فرمود رخصت ... مصاحبت ... رخصت داد پس
فرشته ... درخت ...
سوال و جواب ... شد ... امیرالمؤمنین علیه السلام ... پس از ...
[illegible] ... سبز ... دست ... زمین ...
[illegible] ... امام حسن ... حضرت دست مبارک
درخت ...
[illegible] ... الله ... امیرالمؤمنین
[illegible] ...
[illegible] ... سبز ... یافت ...
[illegible] ... فرشته ... جلالت

که ممنوع نمود [illegible] فرشته که در آن موکل است رخصت زیارت این فرشته طلبیده بود امروز این رخصت [illegible]
قدرت آن نداری [illegible] گفت [illegible] بی اذن شما از محل و مکان خود حرکت میکنند [illegible]
[illegible] هیچ یک قدرت ندارد که بی رخصت من از جای خود حرکت نماید [illegible]
[illegible] حرکت [illegible] حضرت [illegible] غضب نموده [illegible] و بعد از این فرزند [illegible]
[illegible] و بعد از حسین [illegible] تا آل محمد است صلی الله علیه و آله [illegible]
[illegible]

[illegible] خود [illegible] بیرون [illegible] و [illegible] چون [illegible]
[illegible] انگشت خود برآورده [illegible]
[illegible]

تاقتح شده بجبه عبرائیل ثبتن کرده مشکل بکام اسباب قدوس رب للملک [illegible]

[illegible] مقام [illegible] ہوشیار پوشیده [illegible] گفت [illegible]

[illegible] دنیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیئیسواں سوال

[illegible]

[illegible]

ہیں آپ کی قوت و شوکت کس درجہ پر ہے اور آپ کا مطیع ہوا آپ کی لونڈی تمام طلا کر آپ کے
پکڑ وختوں کے لئے آپ آب حیات سے بہتر ہے اور اختر آپ کا سر انگشتری سلیمان آپ کے ہاتھ میں
انبیاء آپ کے والد و شیعیان اولیاء آپ کی آپ عقدہ کشا رہی کہ لوگ آپ کی زبان میں بجلی کی چمک دیکھی
ہے ہر چیز آپ کو معلوم تمام عالم آپ کی نگہبانی میں ہے یاجوج و ماجوج آپ کے قبضہ اقتدار میں
کنار دنیا کو ایک لمحہ میں [illegible] کر دیں۔ ذوالفقار آپ کی اہل نفاق و کفر کو ایک دم میں تباہ کر دے
قوم عاد کو جو قوت و شجاعت میں لاثانی تھی ایک دم میں نیست و نابود کر دیا پس ایسے شخص کی نسبت یہ
کہنا کہ اس نے چند منافقین سے ڈر کر یہاں تک تقیہ کیا کہ دین بھی برباد ہو گیا [illegible]
لے گئے [illegible] رحلت کر گئی بلکہ خود ان کے
موافق مسائل خلاف حق بیان کرنے لگا [illegible] گمراہی پر امداد [illegible] مدد گار ہو گیا [illegible]:
اسی قسم کی باتیں جو کہتے ہیں [illegible] امیر خسرو کے اقل بلکہ مجنون [illegible]
زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور یہ کہنا کہ خداوند تعالیٰ نے [illegible] منافقین کے [illegible]
تھی کہ ہر گز ہر گز ان لوگوں کے سامنے مسائل بھی نہ [illegible] جو کچھ [illegible]
کہ جبل المتین [illegible] خدا [illegible] بلکہ خوف کا دعویٰ لگانا ہے کہاں تو وہ
شیعیان پاک کا خدا بھی [illegible] اس قدر گذارش سے عقل پر بار ہے [illegible]
ثبوت [illegible] کیفیت کھل چکی ہے اور نقل روایت [illegible] ہمارا وقت گراں مایہ بہت صرف ہو چکا ہے
اس لئے اس روایت کی نسبت ہم اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتے مگر اتنا اور بھی واضح رہے کہ جب
تقریباً صاحب ارغام [illegible] جیسا عالم محقق فاضل [illegible] ہندوستانی نے اپنی کتاب امامت میں بیان کی
ہے اور اس کے معتبر ہونے کا اقرار کیا ہے۔ صاحب منہج التحقیق اور مؤلف [illegible] نے
بھی نقل کیا ہے۔

روایت متضمن تہدید جناب امیر بخلیفہ ثانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر خاموش شد عمر و ہیچکس جواب نگفت عمر دیگر بار ہمین سخن را اعادہ کرد و از ہیچکس جواب نشنید
پس دیگر بار ہمین مطالبہ اعادہ کرد شاہ ولایت فرمود کہ ہر گاہ از تو این حالت مشاہدہ گردد و دگر از دین
مصطفیٰ منحرف شوی با ہم تائب دیگر طلب کنیم و اگر توبہ کنی توبہ ترا قبول کنیم و اگر نکنی ترا گردن زنیم عمر چون
این سخن از شاہ ولایت شنید گفت در دین نامردان ہستند کہ اگر منحرف شویم مارا بطریق مستقیم مستقیم
و ثابت دارند۔ انتہیٰ ملخصاً۔ اس روایت کے مضمون کو پڑھ کر سوچیے کہ جب جناب امیر خلفاء کے
ساتھ یہاں تک صاف گوئی فرماتے تھے اور ان کی [illegible] باتوں پر ان کے قتل کے مستعد ہی ظاہر
فرماتے تھے تو اگر معاذ اللہ وہ دین کی تخریب کرتے بنات کو غصب کرتے تو آپ کیوں چپکے
بیٹھے رہتے۔

روایت متضمن خوف خلیفہ ثانی از جناب امیر

چوتھی روایت صاحب آیات بینات نے جناب استوب ملا باقر مجلسی سے ملخصاً منقول
نقل کی ہے [illegible] روایت کردہ است کہ گفت روزی با عمر بن خطاب
[illegible] ناگاہ مضطرب [illegible] و صدای [illegible] شنیدہ شد مانند کسی کہ [illegible]
[illegible] گفت [illegible] شیر بیشہ شجاعت [illegible] را [illegible]
[illegible] شمشیر [illegible] صاحب [illegible] نظر کردم علی بن ابی طالب را دیدم
[illegible] این ساعت [illegible]
[illegible] روایت کو ملاحظہ کیجیے جب جناب عمر کی جناب امیر کو دیکھ کر یہ حالت ہوئی کہ شدت خوف
[illegible] ہیبت سے ہوش باختہ ہو جاتے تھے [illegible] تھا تو کیونکر قیاس میں آسکتا تھا کہ معاذ اللہ
ایسا بزدل ایسے شیر بیشہ شجاعت کی [illegible] غصب کرے جناب امیر [illegible]
[illegible] کرتے

روایت متضمن خوف خلیفہ ثانی از جناب امیر

[illegible] روایت [illegible] سے [illegible] روایت [illegible] ہے

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

فی بعض طرق بساتین المدینۃ و فی
یدہ علی قوس فقال یا عمر بلغنی عنک
ذکرک شیعتی فقال ارب علی ظلعک فقال امک
لہہنا شاہد و فی بالقوس علی الارض فاذا ہو
ثعبان کالبعیر فاغرا فاہ و قد اقبل نحو عمر
لیبتلعہ فصاح عمر اللہ اللہ یا ابا الحسن
لا عدت بعدہا فی شی و جعل یتضرع
الیہ فضرب بیدہ الی الثعبان فعادت القوس
کما کانت فمضی عمر الی بیتہ مرعوبا قال
سلمان فلما کان فی اللیل دعانی علی فقال
صر الی عمر فانہ حمل الیہ من ناحیۃ المشرق
مال و لم یعلم بہ احد و قد عزم ان یحتبسہ
فقل لہ یقول لک علی اخرج ما حمل
الیک من المشرق ففرقہ علی من ہو لہم
ولا تحبسہ فافضحک قال سلمان فمضیت
الیہ و ادیت الیہ الرسالۃ فقال اخبرنی
عن صاحبک من این علم بہ فقلت و ہل
یخفی علیہ مثل ہذا [illegible] یا سلمان
اقبل منی ما اقول لک [illegible] و ساحر
[illegible] و [illegible] والفوز
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب مدینہ کے باغوں سے بعض رستوں میں عمر آپ کے
سامنے آگیا اور علی کے ہاتھ میں کمان تھی فرمایا اے عمر
میرے شیعوں کے تذکرہ کی تجھ سے مجھ کو خبر پہنچی ہے اس نے
کہا اپنی ہی پر رہیے کہ اس سے فرمایا وہاں تو یہیں ہے اور
اپنی کمان کو زمین پر پھینک دیا اچانک وہ ایک اژدہا بن گئی
اونٹ کی طرح کہ منہ کھولے عمر کی طرف اس کے نگلنے کے واسطے متوجہ
ہوئی عمر چلایا اے ابو الحسن اللہ اللہ اب ایسی کوئی حرکت نہ ہوگی
اپنا کہہ کر عاجزی کرنے لگے آپ نے اژدہا پر ہاتھ
مارا تو وہ ویسی ہی کمان تھی ویسی ہی ہو گئی عمر ڈرتے ہوئے گھر
چلا گیا سلمان نے کہا جب رات ہوئی امیر المومنین نے مجھ کو
بلا کر فرمایا عمر کے پاس جا مشرق کی جانب سے اس کے پاس
[illegible] آیا ہے اس کو کسی نے نہیں جانا اور اس کو روکنا چاہتا ہے
[illegible] کہ علی کہتا ہے جو کچھ مشرق سے تیرے پاس آیا ہے
[illegible] کر دے اور اس کو نہ روک ورنہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کر گئے تھا۔ کتب ہامیہ میں لکھا ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سب [illegible] دروازے [illegible] مسجد سے بند کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عباس کی درخواست دروازہ کی نسبت تو نامنظور ہوئی مگر پرنالہ کی درخواست منظور ہوئی اور خود حضرت نے پرنالہ لگا دیا۔ عمر فاروق کے عہد خلافت میں تین سال تک [illegible] [illegible] کی گلی عمر کے کپڑوں پر گرا [illegible] [illegible] نے اس کو اکھڑوا دیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت عباس نے حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جمہور تحریر کیا کرتا ہوں۔

[illegible]

حضنت امت اعلم منہ مرة [illegible] ملخص ما یجف ثم قال وهب الشیطان فی قلبہ انی ان یسوت منہ فی بلدہ۔

سے کہا جو قدمی ہو باہم ہوتی ہی مجھ سے بیان کیں میں نے کہا کہ آپ ان کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پھر باری سب باتیں بتا دیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت عمر [illegible] دہشت اس کے دل میں [illegible]

ہمارے فاضل مخاطب اس روایت کو فراخ دلی اپنے تعجب والتعاب کے [illegible] پر غور ملاحظہ فرمائیں کہ روایت اس حدیث کا پہلے واقع ہوا ہے [illegible] حدیث شریف اس [illegible] کا [illegible] قصہ [illegible] پہلے واقع ہوا ہے آپ یہ [illegible] [illegible] سمجھ میں نہیں آتا کہ جو شخص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دہشت باقی ہو اور [illegible] کی اس قدر [illegible] اور اہانت دیکھ چکا ہو جس کے غضب کا [illegible]

روایت میزاب عباس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب ... کے ... قتل و ... سکتا ہے کہ آپ نے ...
فرمایا ... تعجب ... ثابت ... [illegible]
[illegible]

پس اس سے ظاہر ہوا ... شیعہ ... زیادہ ... سے صاف
ثابت ہوا کہ ... دوسری ... [illegible]
نکاح ... کیونکہ صاحب ... نکاح ... [illegible]
[illegible]

[illegible]

نکات ڈراما نویس کے متعلق مزید بحث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسب مذہب شیعہ نکاح مومنہ ناصبی کے ساتھ ناجائز ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فریقین کے نزدیک ابتداءِ اسلام میں مومنہ کا نکاح کافر کے ساتھ جائز تھا اگرچہ منسوخ ہوا تو مگر کلثوم کے نکاح کا قیاس اس پر نہیں ہو سکتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اقول: سبحان اللہ اہل بیت نبوت جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہے اس کے دشمنوں کو صریح زنا اور فحش اور بے حیائی کی تہمت سے ملوث و متہم فرمائیں اور پھر بھی تمسک میں رخنہ نہ پڑے یہ تمسک حضرات شیعہ کا ہی تمسک ہے اور اہلسنت کے تمسک پر جو نکاح ابو سعی کے ساتھ معارضہ کیا بحمد اللہ اہلسنت کو مؤنت جواب کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ قصہ مشترک الالزام ہے پس اس کا جواب جو کچھ علماء شیعہ نے دے کر فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس کی نقول بجواب مجمع بیان و خلاصۃ المنہج و مسبق میں مذکور ہو چکے ہیں وہی جواب اہل سنت کی طرف سے قبول فرماویں کہ اس کا وقوع قبل نسخ کے تھا اور یہ الزام جو شیعہ پر بابت غصب و فحش کے لگایا ہے یہ بعد نسخ و تزویج کے ہے پس اس کی شرمندگی و خجالت رفع کرنے کے لئے قصہ نکاح زینب ذکر کیا حضرت کے کمال تحیر میں پڑے ہوئے ہیں جب دیکھا کہ وہ نجات حیات سنت سے مسدود ہے اور طریق گریز وفرار ہر چہار طرف سے تنگ ہے تو بطور بے ذوقی کے ایک روایت اہل حق کی طرف سے ذکر کر دی تاکہ مادہ فحش تھمیں کہ حضرت میر صاحب قبلہ نے بھی بہت بڑا الزام دیا۔

قولہ: انبیاء و اوصیاء و اہل بیت پر جو ظلم و ستم ہوئے ان کا بیان کرنا تمسک کے برخلاف نہیں ہے اور نہ جو ذلت و رسوائی و بے حرمتی ظاہری کربلا و شام وغیرہ میں ہوئیں۔ سوال کی اصل کا بیان کرنا تمسک کے برخلاف ہو پھر حضرات اہل سنت ان وقائع کو کیوں اپنی کتب میں تحریر فرماتے ہیں۔

نکاح ام کلثوم میں بحث تاریخی نہیں بلکہ شیعہ کے مخصوص عقائد کے تحت ہے

اقول: یہ تو آپ اس وقت فرماتے کہ ہم آپ پر تاریخی واقعات کے بیان کی نسبت اعتراض کرتے ہیں۔ بیان واقعات تاریخی میں تو جو حالت ہو ترتیب نقل کی جاتی ہے۔ یہاں تو الزام یہ ہے کہ اہل بیت حضرت کی نسبت جن کی اولاد تمسک کے شیعہ نے زبانی … اپنی کتب دینی دیانت میں امام معصوم کی روایت فرماتے ہیں کہ امام معصوم نے فرض کر کے نکاح جائز کی نسبت فرمایا اور غصب ہونا گوارا فرمالیا اس کو جائز کیے گا معاذ اللہ کوئی مسلمان اس کو تجویز نہیں کر سکتا ہے اول تو یہ امر واقع اور نفس … دوسرے امام معصوم پر بھی … کی تہمت تیسرے بکر گوشہ

بتول کے دشمنوں کی نسبت مشبہ خباثت و فعل حرام کا الزام۔ تعجب ہے کہ آپ اس کو تمسک کے برخلاف نہیں خیال فرماتے معلوم نہیں کہ تمسک کس چیز کا نام رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ محرم میں نام ہاتم ہر ایک کی ذلت و رسوائی بیان کر کے واویلا کرنے کا نام ہو تمسک رکھا ہے حالانکہ اگر کسی ادنیٰ شخص پر بھی کبھی کوئی مصیبت و ذلت اس کے اہل کی نسبت پیش آتی ہے تو بعد اس کے کبھی اس کا نام تک بھی نہیں لیتا چہ جائیکہ اس کا سالانہ ماتم کرے اور یہ حضرات محب اہل بیت ہر سال اہل بیت کی ذلت کی تجدید کرتے ہیں اور ہر سال اپنے غم کے پیرایہ میں انکو ذلیل و رسوا کرتے ہیں جس پر غیر مذہب کے لوگ بھی خندہ زن ہیں بس فی الواقع یہ حضرات محب اہلبیت نہیں بلکہ دشمن اہلبیت ہوتے۔ ہم نے معتبر ذریعے سے سنا ہے کہ محرم میں دار السلطنت لکھنؤ کے اندر خصوصاً حضرت مجتہد صاحب کے امام باڑہ میں دو شخصوں پر کجاوے بندھوا کر ان پر سیاہ پوش عورتیں سوار کی جاتی ہیں اور خود تماشاں اہلبیت کی نقل ہوتی ہے اور مخلصین ان اونٹوں سے پیٹ پیٹ کر روتے چلاتے ہیں اور ایک ایک کا نام لے کر چیختے ہیں بلبلاتے ہیں غرض کیا کچھ طوفان بے تمیزی ہے جو وہاں نہیں ہوتا ہیں اس کا نام تمسک ہے اور یہ کچھ ولا و محبت ہے علاوہ ازیں اہل سنت نے ہرگز بیان … کی حادثات کے اور وہ بھی بقدر ضرورت بنرم الفاظ ہیں داستان کہیں اہل بیت کی شان میں کوئی فحش و شنیع لفظ لکھا ہو یا حرام کا الزام اہلبیت کی نسبت لگایا ہو یہ صرف آپ کا ہی بیان واؤ تمسک کا ہے وہیں۔

قولہ: اہل تمسک کے برخلاف یہ ہے کہ حضرت عباس بن … حضرت مجیب نے اہل بیت متمسک ہیں … نقل فرمایا ہے حضرت خلیفہ اول کی شان میں وہ لکھ … نظر کم فرماویں۔ اور پھر وہ خلیفہ رسول اللہ برحق ہیں کیونکر نکاح کا حفظ فرمایئے۔

اقول: … افسوس … اور تو … ہمارے فاضل مجیب نے اس قول کو نقل فرمایا ہے … بلکہ … کا اندازہ کریں … تو خود ان الفاظ کی ترکیب معنی … ان کے غلط ہونے پر دال ہے … کو اقبال سے کچھ تعلق … موجود عبارت میں سے جو ہمارے مجیب نے نقل کی ہے اس کتاب کو دستیاب نہیں ہوئی کہ اس عبارت کے غلط و صحیح ہونے پر مطلع ہوتے۔ دوسری یہ کہ … تیسری یہ … کہتے ہیں کہ حضرت … معصوم ہیں اگر … یہ کہہ فرمایا ہے … جو … حضرت عباس … تو یہ … اس کے …

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجیب میب کی تہذیب اور مستورات حریم کا ذکر جماں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو بات [illegible] ایک [illegible] شیخ غیر معصوم کی زبان سے کسی شخص کی نسبت جو خارج اہلبیت سے
ہونگی [illegible] شیعہ کے [illegible] بھی کسی منافق دشمن اہلبیت پر [illegible]
کے [illegible] زیادہ ثابت ہو سکیں [illegible] سکتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] نسبت [illegible] صحیح ہو گی

قول [illegible]

فیصلہ کن بحث درباب نکاح ام کلثوم

[illegible]

بیان فرماتے ہیں [illegible] دوسرے [illegible] دشمنوں کی طرف نسبت نہیں کرتے ہماری
زبان [illegible] کی تفصیل [illegible] قابلیت نہیں [illegible] کی تفصیل آپ [illegible] آپ کے علماء کی تصانیف سے اگر
آپ چاہیں [illegible]

قول [illegible] عجیب [illegible] حضرت عباس [illegible]

[illegible]

عداوت فاسدہ خود ترتیب دی [illegible] حضرت امیر [illegible] کی قدر ہم بھی ادا کرتے

میں اس کے آخر میں [illegible] فضائل [illegible] حضرت امیر عباس را

مانند دیگر یاران [illegible]

[illegible]

[illegible] سے نزدیک معصوم نہیں

مجیب لبیب نے حضرت عباس کی نسبت قدح کو تسلیم کر لیا

اقول [illegible] کہ حضرت عباس [illegible]

[illegible]

خاک ہے یہ جعفر زٹلی کے مغلظات اور امیر خسرو کے اشعار کیوں صادر ہونے لگے ان جاہلوں کا بعینہ یہ مصداق ہے بیت ۔

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا — الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

کیسا کفر کہاں کا فسق کجا علما و سید فی کجا ان کی بدولت ہمارا آپ کے مقابلہ میں گفتگو کرنا ہوئی میں عجب ہے کہ سلسلہ سند کی ایک ہی تحریر میں اور وہ بھی وہ تحریر جو صرف آپ کے مشکو ابحاث میں کھینچنے کے لئے بمنزلہ جال کے تھی ایسے ہوش و حواس رخصت ہوئے ایک بھی کو دوسرے سے پھر اس پر یہ جوش و خروش اور یہ دعوے ۔

قولہ: ر اولاد الزنا کا اعتراض سو یہ بھی ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ مذہب کے مسلمات پر اعتراض ہوا کرتا ہے ہمارے نزدیک یہ ہرگز زنا نہیں حاشا و کلا کیونکہ شوہر کو اپنی زوجہ کے تمام مال پر ولایت حاصل ہے اور جواری مملوکات زوجہ پر تصرف بالوطی وغیرہ جائز ہے کما ورد فی حدیث معصومین و رواہ الشیخ [illegible] فی التہذیب آپ کے مہر مہدی صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ کنیز زادگی کی روایت تو چھوڑ دی ہے کلینی اور حدیث تہذیب کا ذکر کیا دیانت ہے یہ ہی معنی ہیں کنیز زادہ ہونا کچھ عیب نہیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کی نسبت شیعہ کی فحش بیانی اور مجیب کی تاویل علیل اور ان کی تہذیب

اقول: اے ابی علوا اللعنات [illegible] فاضل مجیب کے عصر [illegible] فرماویں اور جو آپ مثل کمال تہذیب اور نہایت شائستگی [illegible] لیکن آپ جواب سے لاجواب ہو کر [illegible] [illegible]

[illegible]

مشتبہ کر دیا اگر پھر ایسی تحریر کی تو ان شاء اللہ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ہم اس باب میں بھی کیا کچھ رکھ کر آپ اپنے زعم میں ہم سے باعتبار مشق موروثی و قدیم کے اس باب میں بڑھے ہوئے ہیں اگر آپ کو اس لفظ سے یہ مقصود تھا تو یوں لکھتے در باعباس کے ولد الزنا ہونے کا اعتراض پیشتر بھی آپ نے ایک جگہ اپنی اس چالاکی کا استعمال فرمایا مگر ہم نے وہاں جمالی جواب پر ٹال دیا اور انتقام نہیں لیا لیکن اس جگہ آپ کو خبردار کرنا ضرور ہوا تاکہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہماری چالاکی کوئی نہیں سمجھتا۔ لہذا اس کے ہم اصل روایت کلینی کو منتہی الکلام سے نقل کرکے اس توجیہ کو زیر و زبر کریں گے۔ ابو جعفر کلینی بسند معتبر روایت کردہ است از امام صادق علیہ السلام کہ نتیلہ مادر عباس کنیز مادر زبیر بن عبد المطلب و ابو طالب و عبد اللہ بود و عبد المطلب با او مقاربت نمود و عباس از و بہم رسید پس زبیر با عبد المطلب دعوی کرد کہ این کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است تو بی رخصت او با او مقاربت کردہ و این فرزندی کہ بہم رسیدہ است بندہ ماست پس عبد المطلب اکابر قریش را بشفاعت بہ نزد وی فرستاد تا آنکہ زبیر راضی شد کہ در دست [illegible] نامہ نوشتہ شود کہ عباس و فرزندان او در مجلسی کہ ما و فرزندان ما نشستہ باشند در مجلس بنشینند و در ہیچ امری با ما شریک نشوند و حصہ نبرند پس باین مضمون نامہ نوشتند و اکابر قریش مہر کردند و این نامہ نزد امیر علیہ السلام بود و است حضرت صادق علیہ السلام آن نامہ را [illegible] جواب داد [illegible] عباس ظاہر گردید ظاہر ہے کہ روایت کلینی کی ہے اور بشارت ملا باقر مجلسی ہے معتبر [illegible] ہوئی ہے تو اس روایت کی تکذیب ممکن نہیں باقی رہی اس کی تاویل و توجیہ سو اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس روایت سے چند فوائد حاصل ہوئے اول تو یہ کہ عباس نتیلہ لونڈی زوجہ عبد المطلب کے پیٹ سے تھے دوسری یہ کہ زبیر بن عبد المطلب نے دعوے کیا کہ یہ لونڈی [illegible] ہمارے کیونکہ ہماری والدہ کی میراث سے [illegible] تیسری یہ کہ اس لونڈی کے ساتھ بدون اجازت اس کی مالک [illegible] کے مقاربت کی تھی جو صریح زنا ہے اس سے پیدا ہو [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شعور کے نزدیک [illegible] ہونے کا قاعدہ کلیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے روایت کی ہے [illegible] فرمود

[illegible]

[illegible]

شیعہ ہیں اس کی ولادت کے بارہ میں حضرات شیعہ جو کچھ فرماتے ہیں ہم سابق میں نقل کر گئے ہیں دوسری روایت ثقۃ الاسلام کی ہے جس کا ترجمہ حیات القلوب میں کیا ہے علی کو خاتم المتکلمین سے نقل کرتے ہیں۔ سدیر از حضرت امام محمد باقر العلوم پرسید کہ کجا بود عزت و کثرت و شوکت بنی ہاشم کہ حضرت امیر المومنین بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از ابوبکر و عمر و سائر منافقان مغلوب گردید حضرت فرمود کہ از بنی ہاشم کہ ماندہ بود جعفر و حمزہ کہ در غایت ایمان و یقین و از سابقین اولین بودند پیش از ما رحلت کردہ بودند و دو مرد ضعیف الیقین ذلیل النفس تازہ مسلمان شدہ بودند عباس و عقیل و ایشان از مردم جنگ بدر اسیر کردہ بودند و آزاد کردہ بودند بخدا سوگند کہ اگر حمزہ و جعفر حاضر می بودند دریں وقت ابوبکر و عمر یارای آن نداشتند کہ حق امیر المومنین را غصب کنند و اگر سعی میکردند علیہ ایشان را می کشتند انتہیٰ اس روایت سے واضح ہے کہ عباس و عقیل ضعیف الیقین ذلیل نفس تھے و نیز اسی شیخ کی وجہ سے خلفاء کے کاسہ لیسوں میں شریک ہو گئے۔ اسی واسطے جناب امیر نے ان کو محبت و اخلاص میں واضح نہیں سمجھا اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے جب عباس نے آپ سے خلافت پر بیعت کرنا چاہا تو اس پر عتاب کیا اور بیعت قبول نہیں کی پس واضح ہو کہ یہ تمام اوصاف حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صنو ابیہ کی نسبت جن کی نسبت آپ نے یہ الفاظ زبانی فرمائے ہیں کہ عباس کی ہڈی میری ہی ہڈی ہے اور وہ بمنزلہ باپ کی جگہ ہے اور اس کی تعظیم و توقیر کرو بیان کئے جاتے ہیں آپ کی نصب و عداوت اہل بیت ثبوت پر واضح دلیل ہے اور جب نصب و عداوت ثابت ہوئی تو مضمون ان روایات کا جو متواتر المعنی ہیں اور قاعدہ تکفیر کے اثبات میں ہم بھی بیان کر آئے ہیں معاذ اللہ آپ پر صادق آیا اور نصب انبیاء و مرسلین بھی رسول شیعہ پر ثابت کرتے مگر قلت وقت در قصد اختصار مانع ہے اور فقط بعض روایات منتزع سابق میں نقل ہو بھی چکی ہیں اس وقت نہایت تفصیل سے معذور ہیں۔

قولہ: و نیز اولاد آخرت میں اندھا ہونا جو صحابہ سے اس پر بھی کما حقہ سے آپ کی ہستی وصحابہ کو حقیقت میں ارشاد سمجھے گئے ہیں

حسب روایات شیعہ آیت من کان فی ہذہ اعمیٰ الخ عباس کے حق میں نازل ہوئی بطور تمسخر نہیں

اقول: اگر یہ جواب آپ اپنے علماء سے نقل فرماتے ہیں تو واضح ہو کہ آپ کے علماء نے صرف جواب دہی سے جان بچانے کے واسطے اس کو تمسخر اور مطائبہ فرما کر ٹال دیا ہے افسوس کہ آپ اس کو واقعی سمجھ گئے اور اگر اپنا اجتہاد ہے تو بھی غلط ہے منشا اس کا یہ ہے کہ نہ اپنی کتابوں کی خبر اور نہ غیروں کی کتابوں کی واقفیت ہے۔ شاید یہ کہ تحریر ہو گی لیکن جواب کے خوف سے اس کو ہنسی مذاق کہہ دیا افسوس کہ یہ جواب پہلے سے آپ کو نہ سوجھا ورنہ بہت کام آتا۔ لیجئے ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ ہزل اور مطائبہ نہیں بلکہ معاملہ واقعی ہے سبحان اللہ حضرت تو آیت کا شان نزول بیان فرماویں اور آپ اس کو ہنسی تمسخر میں اڑا دیں سکتا۔ لیکن کیا عجب آپ کے معصوم تقیہ جھوٹ بولنا درست فرماتے ہیں تو کیا ہنسی مطائبہ میں بھی کیوں جھوٹ بولنا روا ہے۔ لیجئے ہم اس کے ثبوت میں عبارت منتہی الکلام کی نقل کرتے ہیں۔ خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں و اگر بر این دلیل قناعت نکنی و گوش بر مضمون آن مکابرہ و مجادلہ دہنی و بایں دیگر ہم احادیث و احادیث بزرگان پیش خود را روایت اسناد کلینی ست از حضرت سید الساجدین امام زین العابدین کہ در حق عبداللہ و عبیداللہ پسران عباس این آیت نازل شدہ و من کان فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا یعنی ہر کہ در دنیا کور است در راہ حق پس او در آخرت کور است و از دیدن راہ بہشت گمراہ تر است انتہیٰ ترجمہ او۔ مکر یہ قول لسان صاحب حیات القلوب میں اگر مرد ... یہ مجاز نیست ترک رفاقت و نصرت و مشورہ در نیابت خلفاء ہے تا حیثیت باشد فرقہ اک حیی اعدا و کرچہ دیگر باشد قتل ایشاں توحید یا نبوت و معاد یا فسق و کفر ہیں واجب ہے کہ ایں خصوصیت بتقریر تحریرات پردہ مذہب و مقاصد و اشارہ ساختند منتہی اہل عقل و انصاف اس عبارت کا ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ یہ بیان نشان نزول بطور ہنسی و مذاق کے ہے یا واقعی اور اہل مذہب اگر واقعی ہے اور روایات صحیحہ سے ثابت ہے تو پھر یہ تحریر مجیب کا اس کو مطائبہ سمجھنا بجز اس وجہ سے کہ جواب کی زد سے نجات پا جاویں یا کسی دوسری وجہ سے افسوس کی بات ہے

[illegible]

شیعہ اہلسنت کی متضاد فضائیں

[illegible]

احراق کو جو باعتبار طعن اشد تھا ترک کیا تو معلوم ہوا کہ اگر آپ کے نزدیک معتبر ہوتا تو ضرور آپ اسی کو ذکر کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وہ آپ کے نزدیک چنداں قابل اعتبار نہیں۔

قال الفاضل المجیب قولہ: باقی رہا قصہ احراق جو امور قطعیہ سے ہے اس کا مفصل جواب تحقیق اپنے موقع پر دیا جائے گا یہاں کہ محل اجمال ہے اسی قدر کافی ہے۔ اقول: اور کس بات کا آپ نے جواب عطا فرمایا کہ اس کی نسبت باقی رہا الخ فرماتے ہیں آپ نے شروع ہی سے وہ چال اختیار کی ہے کہ جو امور ہم نے دریافت کئے تھے بزعم خود ہم پر ہی منقلب کر دیئے اور اس سے آپ کی غرض صرف اصلی جواب سے پہلو تہی کرنا ہے۔

شیعہ مدعی کی تہی دامنی

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: ہم شروع رسالہ میں گذارش کر چکے ہیں کہ آپ محض سائل نہیں تھے بلکہ مدعی بھی تھے اور آپ نے اپنے دعوے کو بلا دلیل ذکر فرمایا تھا تو ہم نے آپ سے آپ کے دعوے کی نسبت دلیل طلب کی اور آپ کے سوال کا اجمالی جواب دے کر آپ کو متنبہ کر دیا کہ آپ جواب کے اس وقت مستحق ہوں گے جب کہ اپنے دعوے کو مدلل ثابت کریں گے چنانچہ اس تحریر میں بزعم خود آپ نے اپنے مدعا کو مدلل ثابت کیا گو باعتبار واقع کے ثابت نہ ہوا ہو لیکن ہم نے بھی اپنے اس رسالہ میں آپ کے سوال کا جواب کسی قدر بسط و تفصیل کے ساتھ گذارش کیا پھر آپ کا یہ فرمانا کہ اس سے آپ کی اصلی غرض صرف جواب سے پہلو تہی کرنا ہے محض دعوے بے دلیل اور غلط ہوا اور نیز باوجود عدم استحقاق جواب کے یہ اجمالی طرز اس لئے بھی اختیار کیا تھا کہ آپ کو الفاظ ابحاث میں پھنسانے کے لئے ایک جال تھا سو بحول اللہ وقوتہ حسب مدعا آپ ایسی ابحاث کے جال میں پھنسے ہیں کہ قیامت تک خلاصی محال ہے

قولہ: منجملہ سوال میں قصہ احراق ہی ذکر ہوا ہے اور جو کتاب میں درج ہے مناسب تھا اس کا جواب تحقیقی یا الزامی تحریر ہوتا ورنہ اس قدر تعرض کی بھی کیا حاجت تھی جس طرح باقی سوال کے جواب میں سکوت اختیار فرمایا یہاں بھی خاموش رہتے۔

طعن قصہ احراق بیت فاطمہ کا جواب

اقول: افسوس کہ بندہ کی گذارش فہم شریف میں نہ آئی بندہ نے جو عرض کیا تھا کہ قصہ امور قطعیہ

سے ہے یہ آپ کے سوال کا اجمالی جواب تھا اور حاصل اس کا یہ تھا کہ آپ نے قصہ احراق کا دعوے فرمایا اور جو روایت کہ آپ نے ذکر فرمائی اس کی یہ عبارت ہے۔

وایم اللہ ما ذاک بمانعی ان اجتمع ھؤلاء النفر عندک ان امر ھم ان یحرق علیھم البیت۔

اور اللہ کی قسم اگر یہ لوگ تیرے پاس مجتمع ہوئے تو یہ امر کہ اس سے مانع نہ ہو کہ میں ان پر گھر جلانے کا حکم کردوں۔

اور ان الفاظ سے قصہ احراق ثابت نہیں ہوتا بلکہ محض تہدید بصراحت معلوم ہوتی ہے کیونکہ عرف میں ایسے کلمات ایسے مواقع میں محض تہدیداً کہتے ہیں تو دلیل مثبت مدعا نہیں ہوئی اور دعوے ثابت نہ ہوا۔ آپ نے بجز اس ایک روایت کے اور کوئی قرینہ بھی بیان نہ فرمایا تھا جو مثبت تصمیم عزم ہو پس ایسے پوچ استدلال کی بیخ کنی اور قطع حرق کے واسطے یہ ایک جملہ بھی کافی تھا بشرطیکہ فہم سے کام لیتے۔ چونکہ اب آپ اس کی تفصیل کے طالب ہیں اور یہ موقع بھی اس کی تفصیل کا ہے اس لئے ہم اس کی تفصیل کے لئے بھی حاضر ہیں ذرا متوجہ ہو کر سنیے واضح ہو کہ ناظرین مذہبی فریقین پر مخفی نہیں ہے کہ حسب عادت قدیمہ جو کہ ہمیشہ مذہب میں سے نئے تراش و خراش کرتے رہتے ہیں۔ شیعہ کے اس مسئلہ میں بھی رنگ برنگ کے اقوال ہیں اول وقوع احراق کا دعوے ہوا چنانچہ علامہ طوسی نے تجرید میں اور ملا باقر مجلسی اور بعض متاخرین نے بھی لکھا اور بعض علماء جن میں سے جناب فاضل مجیب بھی ہیں جب اس دعوے کی غلطی پر متنبہ ہوئے تو اس دعوے کا انکار کیا اور قصد احراق کا دعوے کیا پھر جب بعض علماء کشاکشی ابحاث اہل سنت میں گرفتار ہوئے تو انہوں نے اس کو تہدید اور تخویف پر محمول فرمایا چونکہ وقوع احراق کی نسبت جناب فاضل مجیب کا دعوے نہیں بلکہ بعض علماء نے خود تکذیب فرمائی اس لئے ہم اس کی تردید کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ابطال دعوے قصد احراق کی طرف عنان توجہ منعطف کرتے ہیں پس واضح ہو کہ قصہ احراق سے مراد تصمیم عزم احراق ہے کہ معاذ اللہ مقصود ہی یہ تھا کہ خانہ اہلبیت کو جلا دیں اور مجرد تخویف و تہدید مد نظر نہیں تھی۔

شیعہ کے دعوے کے بطلان کی وجوہات

لیکن دعوے تصمیم عزم احراق بھی بوجوہ چند باطل ہے اول یہ کہ جو روایت کہ آنجناب نے اس مدعا کے ثبوت میں نقل کی ہے وہ ہرگز اس کو مثبت نہیں اور اس سے استدلال صحیح

نہیں کیونکہ اس میں احتمال مجرد تہدید و تخویف کا ہے بلکہ غالب سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مستدل کی تقصیر [illegible] احراق پر باطل ہوا، دوسری یہ کہ ان معاظ میں جو روایت [illegible] میں موجود ہیں قسم [illegible] صحیح ہے کہ ذا الاحراق پر [illegible] حاصل ترجمہ اس جملہ کا اس طرح ہے کہ خدا کی قسم یہ امر مانع نہیں [illegible] امر احراق سے تو اس تک ہے یہ بھی نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت فاروق نے فرمایا ہو کہ اگر مجتمع ہوئے تو میں گھر جلادوں گا بلکہ یہ کہا ہے کہ اگر مجتمع ہو [illegible] امر احراق بہت سے [illegible] مستدل [illegible] جانب [illegible] نے بھی [illegible] میں جس کی روایت [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] تشریف [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] بیعت کی جانب [illegible] قتل و قتال کا ارادہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] قتل و قتال [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] روایت [illegible] نقل [illegible] [illegible] بعد وفات حضرت [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کہ ایں تقدیر پر سر فاروق را از دوش بردارم بلکہ قبل از نیل مطلب و بیرا تہ در بخواہم پس مہاجرین و انصار بحیثیت مجموعی [illegible] فاروق [illegible] تعجب ہے کہ جناب قاتل باب خیبر قاتل [illegible] بعد احراق بیت [illegible] استفاضہ محسن اور ضرب [illegible] رسول سے [illegible] کاملات [illegible] تہمت زنا کے وقت آپ مامور بصبر و سکوت ہوں اور سل سیف سے مامور ہوں اور [illegible] کے واسطے [illegible] جہاد ہوں [illegible] دیکھو [illegible] ظاہر ہے کہ سب [illegible] آپ کا قصد [illegible] قتل و قتال کا ہوگا چنانچہ [illegible] صاحب عماد الاسلام نے بھی اس کو [illegible] تخویف پر حمل کیا ہے [illegible] چنانچہ [illegible] نے نقل فرمایا ہے۔

[illegible]

پس جب آپ کے [illegible] فاروق کا [illegible] تخویف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مہاجرین [illegible] حضرت [illegible] خلافت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

از شنیدن این قول متغیر شده و انکار شدید کرد خلیفہ ثانی گفت شا گمان بردید کہ من چنین خواہم کرد حالانکہ مقصود من تہدید بود و چیز دیگر پس جناب مرتضوی بواسطہ شخص پیغام بسوی عمر فرستاد کہ من برای گرد آوردن آیات قرآنی در خانہ منزوی شدہ ام و مشغول بتالیف گردیدہ ام و بر و بام سوگند جاری شدہ کہ تا ازین امر فارغ نشوم از خانہ پای خود بیرون نگذارم و بامور دیگر نہ پردازم۔ قطع نظر اس بات کے فاروق نے اس کی نسبت یہ فرمایا کہ میرا یہ قول محض تہدید کی غرض سے تھا جس پر صحابہ ساکت ہو گئے اس روایت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ صحابہ نے بمجرد اس قول رنجیدہ و سخت ہو کے انکار شدید کیا اور مواخذت فاروق کی سینہ کی بلا اندر ہو گئے تو کیونکر ممکن ہے کہ ان صحابہ نے جو بمجرد اس قول کے متغیر ہو گئے تھے اور انکار شدید کیا تھا گھر جلانے کے واسطے سامان احراق جمع کرنے دیا ہو اور عقل سلیم بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ وہ بہتانات جو حضرات شیعہ دشمنان خلفاء کی طرف منسوب فرماتے ہیں مثل ضرب دشمنان سیدہ و اسقاط محسن و تہمت فاحشہ وغیرہ خرافات کو ایسے صحابہ نے جو ادنیٰ انکار منظور کیا ہوگا ساتواں
علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی کی تفسیر میں مروی ہے

حدثني ابي عن صفوان بن يحيى عن ابي الجارود
عن عمران بن هيثم عن مالك بن ضمرة عن
ابي ذر رحمة الله قال لما نزلت هذه الآية
يوم تبيض وجوه وتسود وجوه قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترد امتي
يوم القيامة على خمس رايات فراية مع عجل
هذه الامة فاسالهم ما فعلتم بالثقلين
من بعدي فيقولون اما الاكبر فحرفناه
ونبذناه وراء ظهورنا واما الاصغر
فعاديناه وابغضناه وظلمناه فيقول ردوا
النار ظماء مظمئين مسودة وجوهكم
ثم ترد علي راية فرعون هذه الامة
فاقول لهم ما فعلتم بالثقلين من بعدي

ابوذر سے روایت ہے کہ جب یہ
آیت یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ
نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
کے دن میری امت میرے پاس پانچ
جھنڈے ہو کر آئیں گے ایک جھنڈا تو اس
امت کے گوسالہ کے ساتھ ہوگا میں ان سے
پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا کیا
وہ کہیں گے کہ بڑے کو تو ہم نے بدل ڈالا اور اس کو
پس پشت ڈال دیا اور چھوٹے کے ساتھ ہم نے دشمنی کی
اور اس سے بغض رکھا اور اس پر ظلم کیا میں کہوں گا
پیاسے آگ میں چلے جاؤ منہ کالے پھر میرے پاس اس امت
کے فرعون کا جھنڈا آئے گا میں ان سے کہوں گا

فيقولون اما الاكبر فحرفناه ومزقناه وخالفناه
واما الاصغر فعاديناه وقاتلناه فاقول
ردوا النار ظماء مظمئين مسودة وجوهكم
ثم ترد علي راية مع سامري هذه
الامة فاقول لهم ما فعلتم بالثقلين
من بعدي فيقولون اما الاكبر فعصيناه وتركناه
واما الاصغر فخذلناه وضيعناه وفعلنا
ردوا النار ظماء مظمئين مسودة وجوهكم
ثم ترد علي راية ذي الثدية مع اول
الخوارج وآخرهم فاسالهم ما فعلتم بالثقلين
من بعدي فيقولون اما الاكبر ففرقناه
وبرئنا منه واما الاصغر فقاتلناه وقتلناه
فاقول ردوا النار ظماء مظمئين مسودة وجوهكم
ثم ترد علي راية مع امام المتقين وسيد
المرسلين وقائد الغر المحجلين ووصي
رسول رب العالمين فاقول لهم ما فعلتم
بالثقلين من بعدي فيقولون اما الاكبر
فاتبعناه واطعناه واما الاصغر فاحببناه
وواليناه ووازرناه ونصرناه حتى اهريقت
فيهم دماؤنا فاقول ردوا الجنة رواء
مرويين مبيضة وجوهكم ثم تلا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم تبيض
وجوه وتسود وجوه الى قوله تعالى
هم فيها خالدون ومثله نقله عن
تفسير الصافی

بعد ثقلین کے ساتھ کیا کیا وہ کہیں گے بڑے کو ہم
نے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی اور چھوٹے کے ساتھ
دشمنی کی اور اس سے لڑے اور قتل کیا میں کہوں گا
پیاسے جاؤ آگ میں تمہارے کالے منہ، پھر ایک
جھنڈا اس امت کے سامری کے ساتھ میرے پاس آئے
گا میں کہوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا کیا
کہیں گے بڑے کی تو نافرمانی کی اور چھوڑ دیا اور چھوٹے
کو ہم نے چھوڑ دیا اور ضائع کر دیا میں کہوں گا منہ کالے
آگ میں پیاسے جاؤ، پھر ذوالثدیہ کا جھنڈا تمام خوارج
کے ساتھ میرے پاس آئے گا میں پوچھوں گا تم
نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا کیا کہیں
گے بڑے کو تو ہم نے چھوڑ دیا اور اس سے
بری ہو گئے اور چھوٹے سے لڑے اور اس کو قتل
کیا میں کہوں گا جاؤ پیاسے آگ میں تمہارے کالے
منہ، پھر ایک جھنڈا پرہیزگاروں کے امام رسولوں
کے سردار روشن پیشانی اور ہاتھ پاؤں والوں کے
سرگروہ رسول اللہ کے وصی کے ساتھ میرے پاس
آئے گا میں کہوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے
ساتھ کیا کیا کہیں گے بڑے کی پیروی کی اور اطاعت
کی اور چھوٹے کے ساتھ محبت و دوستی کی اور مدد
و حمایت کی یہاں تک کہ ان میں ہمارے خون بہائے
گئے میں کہوں گا جنت میں چلے جاؤ سیراب تمہارے
منہ سفید ہیں پھر رسول خدا نے یہ آیت پڑھی
یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ سے خالدون تک
[illegible]

اہل عقل وانصاف اس روایت کو ملاحظہ فرماویں اور مدعیان تشیع کے ولاء ومحبت میں
صدق کو ملاحظہ کریں کہ میدان محشر میں بھی رسول خدا کے سامنے جھوٹ بولنے سے نہ چوکے اور
اگر احراق بیت کا قصہ یا قصد احراق کا معاملہ صحیح ہے اور علاوہ اس کے دوسری تہمتیں جو خلفاء
وصحابہ کے ذمہ لگاتے ہیں تو کیا یہ قول وامالا صغر فاحببناہ ووالیناہ ووازرناہ ونصرناہ
حتی احرقنا فیہم وما ... صحیح اور مطابق واقع کے ہو سکتا ہے۔ کیا یہی موازرت اور
نصرت حق ہے کہ گھر جلانے کا ارادہ کریں ہیزم وغیرہ دروازہ پر جمع کریں اور ضرب تازیانہ یا کہ یا
دہانہ شمشیر یا کاردستی علی اختلاف الروایات سے اسقاط محسن کرا دیں بلکہ قتل دو معصوموں کا کریں اور حملی
ودوسی اضافہ اتہام فاحشہ کا نسبت بہ شہزادی ... کریں اور یہ مدعیان نصرت وموالات چپکے بیٹھے
دیکھیں اور دم نہ ماریں ورسالتی نہ نکالیں اور یہ سوال کچھ خاص شیعیان پاک ہی سے نہیں کیا
جاوے گا بلکہ خود جناب جو صاحب رایت ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوں گے اور خود حضرت امیر
بھی جواب دہ ہوں گے تو یہ کذب حسب اصول شیعہ جناب امیر کی طرف بھی منسوب ہوگا اور سوال وارد
ہوگا کہ اتباع واطاعت قرآن کی اور محبت وموالات اہل بیت سرور عالم کی یہی ہے کہ جس وقت
عمر فاروق نے گھر جلایا یا جلانے کا سامان مہیا کیا چون وچرا نہ کی۔ باوجود اس شجاعت کے جس
کا بیان خارج امکان ہے بمقابلہ اہلبیت کی اہانت کرنے والوں کے کچھ نہ ہوا پس اس سے
زیادہ عداوت ودشمنی اہل بیت کے ساتھ اور کیا ہو سکتی ہے لیکن حیرت وتعجب کا مقام ہے
کہ جب حضرت سرور کائنات نے تمام وقائع آئندہ بیان فرما دیے تھے اور تمام حوادث واقعہ وحوادث
وارد ہونے کی خبر دے دی تھی اور فرما دیا تھا کہ صبر وسکوت کرنا اور ہرگز چون وچرا نہ کرنا۔ پس اس
سوال کے کیا معنے کہ تم نے ثقلین کے ساتھ کیا کیا۔ اور کسی شیعہ سے یہ سوال صحیح ہو بھی تو یہ جواب
لغو ہے جواب صحیح یہ ہے کہ جیسے آپ نے ارشاد کے موافق صبر وسکوت کیا چون وچرا نہ کی
ظلم وستم ہوا کہ کبھی دم نہ مارا ثقلین تعیا زبانہ خراب وخوار ہوتے رہے ... یہ سوال یا
جواب مصنوعی غلط ہو یا صحیح ہم کو کچھ بحث نہیں ہمارا مطلب جو کچھ ہے وہ اس سے ثابت ہے کہ
... باقی ہے کہ تقیہ ... جو اس روایت سے پیدا ہوتا ہے
اس امر کو مقتضی ہے کہ ظلم پر سکوت کرنے والے بھی ظالموں کے ساتھ گرفتار عذاب ہوتے ہیں۔

...	...

وان بين الناس شرارهم وشيعتهم الناس خيارهم فقال يا رب هؤلاء الاشرار فما بال الاخيار فاوحى الله عزوجل اليه انهم داهنوا اهل المعاصي ولم يغضبوا لغضبي۔

چاہیں ہم ان کو عذاب کریں گا اور مجلوں میں سے صالح ہم ان کو عرض کیا اے پروردگار یہ تو بد ہیں صالحیوں کا کیا حال ہے۔ اللہ نے ان کو وحی کی کہ انہوں نے گنہگاروں کے ساتھ مداہنت کی اور میرے غصہ کے سبب وہ غصہ نہ ہوئے۔

تو اس سے ان کو حال قیاس کرنا چاہیئے جنہوں نے ایسے سخت ظلموں پر سکوت کیا اور
مداہنت کی اور غضب ناک نہ ہوئے حالانکہ ان کے ادنی چین بر جبین ہونے میں کام نکلتا تھا تو
ان کا کیا حال ہوگا بنا بر اصول شیعہ موافق اس روایت کے مدلول کے وہ خیار بھی ان اشرار کے
ساتھ معذب ہوں گے بیت

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی ... کہ مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

آخر میں خود علامہ لکنوی نے بجواب حضرت خاتم المحدثین کے حضرت فاروق کے اس قول کا
مجرد تخویف پر محمول ہونا تسلیم کر لیا ہے وہ لکھتے ہیں عبارت پنجم گفتہ اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید
زبانیست گفتہ اینکہ من خواہم سوخت الخ پس اسکو تسلیم کرنی لو لیکن مراد علماء شیعہ از قصہ احراق بیت
ہمہ روایات اہلسنت ثابت میکنند ہمیں ست و اگر این قول را بر قصد ... کنند لازم آید
کہ در قول خود کاذب بودہ باشد۔ اور اگر ہمارے فاضل مجیب کو یہ خیال ہو کہ عبارت لکنوی کی
یہ عبارت سابقہ صریح دلالت کرتی ہے کہ وہ درپے اثبات قصہ تحریق کے ہیں ... تو اس
کے دفع کو آپ ہی فکر فرماویں۔ جو آپ کے مفتی صاحب کی عبارت میں واقع ہے کہ ہمیں ... بابت
قصہ احراق میں ... ہمیں مجرد تخویف پر محمول ہونا تسلیم فرماتے ہیں اور عجب نہیں کہ منشا اس کا یہ
ہو کہ حضرت مفتی صاحب کو در بیان قصہ تحریق اور قصہ تخویف کا تمیز نہ معلوم ہوگی جس کی وجہ سے
یہ تہافت واضطراب کلام میں واقع ہوا۔

قولہ: معلوم نہیں کہ قصہ کو امور تخیلیہ کہنے سے آپ کا کیا مطلب ہے بظاہر تو دو ہی
مطلب ہوگا کہ جواب کے خاتم المحدثین نے تحفہ میں فرمایا ہے قصہ امور تخیلیہ سے ہے شعر
سے ... تو ... تصدیق کے ظاہر معنی تو بے شک نہ رکھے ... ہے
... سے

قصد ایقاع فعل اور صرف تہدید و تخویف میں باعتبار ظاہر کچھ فرق نہیں

[illegible]

البتہ اگر وہ باقرار رکھتے تھے غلط ہوا کسی شخص کو اس کے قتل کی نسبت گمان ہو تو تلوار گلے میں ڈال
کر کھانا بلکہ اور میان سے کھینچنا تک [illegible] تہدید میں نہیں ہو سکتی خود جناب امیر کا قصہ
[illegible] اور قتل کی دھمکی اور تلوار گلے میں ڈال کر [illegible] صریح دلیل ہے
[illegible] حضرت شیعوں کو مجبور تہدید پر محمول فرماتے ہیں [illegible] بارادہ قتل [illegible]

[illegible]

کیونکہ آپ کو یاد تھا کہ حضرت عمر نے مبارک صاحبزادہ کو بوسہ دیتے تھے تو اسی حالت میں دھڑا دھڑ
مار نے کا کیوں کر کہہ سکتے تھے علاوہ ازیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متخلفین جماعت کے
لئے وعید جو فرمایا جو متعلق نص قرینہ ہے اور حقیقت وہ محمول در سخط بر وتخویف کے ہے
کیونکہ کوئی شخص نماز سے باز رہا جماعت کے لئے وجوب احراق کا قائل نہیں ہوا اور اگر مراد
دوامت میں شک واشتبہ ہو تو بیت حضرت صدیق کی نصاریت مثل مذکور ہے [illegible]
قرآن میں ہے کہ [illegible] موجود [illegible] مثل [illegible] ہیزم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

احراق بیت کے لئے مثل ہیزم وغیرہ جمع کرنا غلط ہے اور ثبوت اتباع فعل نہیں

[illegible]

دانش کا شک تو ایسی خرافات سے کیونکر رفع ہو سکتا ہے اور اگر بفرض اہلسنت کی کسی کتاب میں
بروایات ضعیفہ [illegible] بھی پایا جاوے تو اس کا جواب قول سابق سے جو اثبات ہے نقل ظاہر ہو
سکے کہ اصل شیعہ [illegible] قصہ احراق پر دال نہیں ہو سکے [illegible]
قصہ احراق [illegible] قصہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

پاس مجتمع ہوتی تو یہ محمد کو امر بالاحراق سے مانع نہ ہوگی۔ پس اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ اس میں نہ احراق پر قسم ہے نہ قصد احراق ہے۔ اور اگر کسی روایت میں احراق ہی پر قسم مروی ہو اگرچہ ہم کو بالفعل اس سے کچھ بحث نہیں کیونکہ گفتگو اس میں ہے جو روایت فاضل مجیب نے اپنے استدلال میں تحریر فرمائی ہے تاہم ہمارے مدعا کے مخالف نہیں کیونکہ ہم کہہ چکے ہیں کہ تہدیدات فعل پر قصد کی نسبت زیادہ پختگی اور جد کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہیں۔ اور اگر قسم کے ذکر سے ایجاب ہے کہ در صورت عدم قصد کے کذب لازم آوے چنانچہ آپ کے حضرت کنتوری نے بھی غالباً یہ فرما کر اپنا تبحر علمی ظاہر فرمایا پس ہم کہتے ہیں کہ اول لفظاً یہ اخبار ہو لیکن حقیقۃً اخبار نہیں بلکہ انشاء تشدید و تخویف مقصود ہے تو اس کو صدق اور کذب سے کچھ علاقہ ہی نہیں۔ کیونکہ وہ حکایت نہیں کہ اس کے لئے کوئی محکی عنہ ہو اس کو تطابق و عدم تطابق سے کچھ واسطہ تو اس کو اول اپنی خوش فہمی سے خبر تسلیم کر لیا۔ پھر آپ ہی اس پر اعتراض کر دیا اور یہ صریح بناء الفاسد علی الفاسد ہے علاوہ ازیں اگر یہ کذب ہو تو وہ قسمیں جو ہم جناب امیر کی اوپر بیان کر چکے ہیں اور وہ تہدیدات جو امیر نے فرمائی ہیں بلکہ وہ تہدید جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متخلفین عن الجماعۃ کے بارہ میں فرمائی ہیں وہ سب کذب ہو جاویں گی پس جو ان کا جواب آپ دیں وہی جواب آپ اور آپ کے علامہ کنتوری کی طرف سے قبول فرماویں۔

قولہ: یہ جو آپ تحریر فرماتے ہیں کہ جواب تحقیقی اپنے موقع پر دیا جائے گا یہاں کچھ اجمال ہے اسی قدر کافی ہے اس سے سخت حیرت ہے کہ آپ نے اجمالی بھی کون سا جواب دیا جس کو کافی سمجھتے ہیں اور موقع کون سا ہوگا سوال تو اب کیا جاتا ہے آپ اس کو جواب تحقیقی کا موقع نہیں سمجھتے اور صرف اس قدر کہ کر جو امور قلبیہ سے ہے شاید اس کو اجمالی جواب تصور فرماتے ہیں علاوہ اس جواب دہی اسی کو کہتے ہیں۔

شیعہ کی بد فہمی

اقول: مقام حیرت کا ہے کہ آپ نے اپنی فہم سے کام نہ لیا اگر دوسرے کو دیتے تو بہتر تھا۔ وہ بات بظاہر ایک جو [illegible] ما الغفلۃ دیکھ کر خیال گزرا کہ گویا جواب مرحمت ہے حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ یک [illegible] بحث میں مختصر کا اجمال ہو سکتا ہے یہ لفظ بنا بر کہ جو بات تھا [illegible] آپ [illegible] فرماتے تو [illegible] کے استدلال کے استشہاد کے [illegible] کافی تفاصیل [illegible] جواب

اس کے آخر آپ کو جدید دعوے کی ضرورت پڑی اور آپ نے فراہمی سامان مثل آتش و ہیزم وغیرہ کا دعوے کیا اور اس کے اثبات سے یہ ہوتی کہ اگر وہ جواب دیا ہی ناکافی تھا تو اس کے لئے اس جدید دعوے کی کیا ضرورت تھی۔ باقی رہا اجمال سو اجمال کا یہی وہ مقام تھا کہ اول آپ سے آپ کے دعووں کی نسبت جواب طلب تھا اور وہ تفصیل کا موقع نہ تھا اب آپ نے بھی اپنے دعاوی کو بزعم خود بدلائل ثابت کیا تو اب ہمارے لئے بھی تفصیل کا موقع آیا اور اگرچہ تحریر طویل ہوگئی تھی تاہم تطویل کا کچھ اندیشہ نہ کیا اور مفصلاً اس کا جواب خدمت میں پیش کر دیا سو اس تفصیل سے آپ اس اجمال کو سمجھ لیجئے گا آپ کی حیرت انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائے گی اور معلوم ہو جائے گا کہ وہ جواب مجمل اجمال ہی کافی ہے۔

قال الفاضل المجیب: قولہ اور جو صاحب ہدایۃ الشیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ رکاکت کی نسبت تعصب و مخالفت روایات بخاری و مسلم ذکر فرمایا ہے سو اس کی نسبت اس قدر عرض ہے کہ وہ مخالفت اگر نظر انصاف سے نہیں دیکھا جاتا تو کتنی ہی حق کیوں نہ ہو تمام تعصب محض و خلل ہی نظر آیا کرتی ہے۔ اقول میں نے صاحب ہدایۃ الشیعہ کی نسبت یہ کب لکھا تھا اس میں ہدایۃ الشیعہ لکھا ہے شاید اختلاط سے رہ گیا ہو اور قرینہ بھی یہی بتاتا ہے کیونکہ آپ کی نسبت [illegible] وہ امر بھی کا تو ذکر ہے حضرت مجیب کی تحریر بھی صاحب ہدایۃ الشیعہ سے ہی ہے کیونکہ شاید ہدایۃ الشیعہ سے تو انتقال فرما گئے اور یہ حضرت [illegible] میں غیر ان میں سے کوئی صاحب ہو اور صاحب کی نسبت یہ اعتراض ہے ہدایۃ الشیعہ سے کی نقل اور کذبات تو کتاب انتصار میں جواب میں درج ہیں۔ اگر یہی ہیں تو حضرت مجیب موجود فرما ہیں اور ہدایۃ الشیعہ والے حضرت کی ہی [illegible] بھی باتیں تو یہ تحریر بجائے خود [illegible] کا جواب [illegible] ہو جاتا مگر حضرت مجیب کے ارشاد کی تعمیل میں کچھ [illegible] پیش ہوتا ہے۔

یقول العبد الفقیر ان ہو [illegible] جو [illegible] کی [illegible] قابل جواب نہیں اس سے اس کے جواب میں کچھ نہیں تحریر ہوتا ہے۔

قال الفاضل المجیب: [illegible] کا [illegible] بنا بر نقل [illegible] بادرست سے [illegible] اس موقع پر [illegible] رسالہ [illegible] نہیں [illegible] تعصب [illegible] آپ سے جناب [illegible] سے [illegible] مشہور [illegible] کیوں [illegible] بھی اپنے مذہب سے [illegible] بناتے [illegible] کرتا ہے [illegible] کتاب [illegible]

کے مذہب کے مطابق ہو

یعقوب بن جعفر الفقراء [illegible] [illegible] کہ [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

یعقوب بن جعفر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرماتے ہیں اور شیخ زادہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایک امیر تعداد [illegible] اور ایک معارض پیش [illegible] حدیث [illegible] قرآن [illegible] ان کو کچھ خیال نہیں [illegible] معصوم [illegible] کہ [illegible] [illegible] ہو سکتے [illegible] معصوم بھی [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حدیث [illegible] کے اعتراض کا جواب

[illegible]

وا مرضیات مراد ہیں، یا تمام حاضرین مقصود ہیں یا نادر حاضرین نصار مقصود ہیں۔ سیاق عبارت نا ثبوت میں سے کون سے احتمال کی تعیین کرتا ہے پھر اگر کوئی شخص بھی آپ کو بیعت کر اس عبارت سے احتمال اول (یا) ثانی مفہوم ہوتا ہے تو آپ مرے دست [illegible] بیان [illegible] خوش فہمی سے اپنے آپ خلاف سیاق بلکہ [illegible] ذہن میں تشکیل کرایا [illegible] روایت [illegible] کا [illegible] سیاق [illegible] صریح روایت کہ جو لوگ [illegible] تھے [illegible] قریش [illegible] سب سے بیعت کی یا غائب سے غالبًا [illegible] ہو سکی ہے کہ نادر حاضرین [illegible] بیعت کی [illegible] [illegible] بیعت کی [illegible] ان سے بیعت کی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] فیصلہ [illegible]

[illegible]

مواقع میں جہاں حقیقت متعذر ہو کلام مجاز پر محمول ہوتی ہے من جملہ نظیر اس جگہ ایک روایت گزارش ہے مفسر صافی نے [illegible] استاد ابو جعفر کلینی سے نقل کی ہے۔

عن ابی جعفر قال قال امیر المؤمنین بعد وفات رسول الله فی المسجد والناس مجتمعون بصوت عال [illegible] [illegible] فقال له ابن عباس يا ابا الحسن لم قلت ما قلت قال قرأت [illegible] قال نعم [illegible] تكلم رسول [illegible] فاستمع [illegible] ما سمعت رسول الله [illegible] بلى قال فهذا بالفضل [illegible] [illegible] [illegible]

ابی جعفر سے مروی ہے کہا امیر المومنین نے بعد وفات رسول اللہ کے مسجد میں جب کہ لوگ جمع تھے بلند آواز سے پڑھا [illegible] ابن عباس نے پوچھا اے ابو الحسن [illegible] نے پڑھا تھا کیوں پڑھا [illegible] قرآن [illegible] [illegible]

اس روایت میں ابن عباس کے جواب میں یہ لفظ ہیں قال جمع الناس [illegible]

[illegible]

پھر آپ ہدایۃ الشیعہ کے مخالف کو کس منہ سے کہہ سکتے ہیں۔ آیات بینات صفحہ ۱۴۴ پر لکھا ہے رہا یہ امر کہ سب مسلمانوں نے جو اس وقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی باقرار علماء شیعہ ثابت ہے جیسا کہ شریف مرتضیٰ کے قول سے ظاہر ہے جو بحار الانوار کی مجلد ثامن میں منقول ہے اور جس کا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ کیا ہے جمیع مسلمانان با ابوبکر بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی بادو سکون و دلہائے شان سوی او [illegible] نمودند و گفتند کہ لعن او [illegible] بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست۔ پس جب آپ کے علماء نے باوجود مسائل ہونے مذہب کے سب مومنین کے بیعت کرنے کو تسلیم کر لیا تو اگر اہلسنت نے ایسا کیا تو کیا عیب ہے کہ ان کا عین مذہب ہے اور تناقض کا جواب جو آپ دیں وہی ہماری طرف سے قبول فرمائیں رہی بطور تنزل کے آپ کے معمول قاعدہ کے موافق ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ الزام اپنی مسلمات مذہب سے ہوا کرتا ہے اور بخاری کی روایت [illegible] مذہب ہے عین مذہب نہیں پس اس تعارض کا الزام ہدایۃ الشیعہ کی عبارت پر نہیں ہو سکتا

قال الفاضل المجیب قولہ معہ ابوالحسن خاں کیا جناب قاضی نور اللہ شوستری کا تعصب دیکھا کہ اس سے کچھ کم ہے جو انھوں نے جواب آیت فانزل اللہ سکینتہ علیہ کے فرمایا اور اس کی نسبت کمال افتخار فرمایا ہے کہ چون این سخن را گوش اصحاب تنبیہ باعث حیرت ایشان گردید و در جمیع خواص از زمان [illegible] ایشان [illegible] رسید اور صاحب تقلیب المکائد نے اپنی کتاب میں اس پر بڑا ناز کیا ہے قاضی صاحب فرماتے ہیں آنچہ کاشف صحت بیان مذکور تواند بود آنست کہ مصنفان ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ حق تعالیٰ در ہر جا کہ [illegible] از اول ایمان با آنحضرت پیغمبر بودہ انزال سکینہ [illegible] نمودہ [illegible] نزول [illegible] شامل جمیع ایشان [illegible] ساختہ [illegible] منقول [illegible] آیات بینات اب اس عبارت سے ملاحظہ فرمائیے کہ قاضی صاحب نے کیسے افتخار کے ساتھ تعصب میں [illegible] قرآن شریف کے فرمایا ہے اور [illegible] کہ اس میں صرف قاضی صاحب ہی کی طرف تعصب و تخالف کا الزام نہیں بلکہ قاضی صاحب نے [illegible] بزرگوں کو بھی اس میں شریک فرمایا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار [illegible] جناب قاضی نے [illegible] مرقدہ کے دعوی کو [illegible] نسبت [illegible] کا [illegible] اور یہ قول [illegible] جو بالکل بخاری وغیرہ کے مخالف ہے اس ایک ہی روایت سے [illegible] نے سید مہدی صاحب کا [illegible] کوئی واضح [illegible] درست کہ جس کا [illegible] [illegible] ان صحابہ [illegible] غلاموں [illegible] ایک

تو ایسی حالت میں بھی اطلاق کل پر کیا جا سکتا ہے اور اس کل کا تحقق بعض اکثریت کے ہوگا تو معلوم ہوا کہ ابن عباس نے اپنے جواب میں اجمع الناس سے جمیع ناس مراد لیے ایں جن کا تحقق بعض اکثر ہے علاوہ اس کے یہ اطلاق ایسا شائع ہے کہ اس کی صدہا نظیریں دستیاب ہو سکتی ہیں تیسری یہ کہ ہم نے مانا کہ اس عبارت کے اس جملہ میں لفظ سب سے تمام صحابہ ہی مراد ہیں تاہم ہم کہتے ہیں کہ بخاری کی روایت سے اس عبارت کو ہرگز تعارض نہیں کیونکہ آپ نے رسائل منطق کو دیکھا ہوگا کہ تحقق تناقض کے لیے ہشت وحدات کے ایک اتحاد زمانہ کی بھی شرط ہے۔ اگر دو کلام باعتبار زمانہ مختلف کے متعارض ہوں گے تو ان میں کوئی عاقل تعارض و تناقض نہیں کہے گا پس ہو سکتا ہے کہ عبارت ہدایۃ الشیعہ میں یہ مراد ہو کہ سب نے ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو مذکور ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ بخاری [illegible] سب نے بیعت کر لی جو حاضر تھے انھوں نے اسی وقت بیعت کر لی اور جو غائب تھے انھوں نے پیچھے بیعت کی تو مجموعہ میں یہ حال ہوا کہ سب [illegible] نے اسی وقت بیعت کر لی یہ [illegible] اس سے ثابت نہیں ہوتا اس کا [illegible] سب کی بیعت متحقق ہو [illegible] بعض [illegible] وقت [illegible] طرف سے [illegible] تو اس صورت میں کچھ تعارض درمیان حدیث بخاری اور اس عبارت کے باقی نہ رہا [illegible] عبارت ہدایۃ الشیعہ کا [illegible] روایات [illegible] موجود [illegible] بیعت تمام صحابہ [illegible] سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت خاص اور دوسری مسجد نبوی پر بیعت عامہ واقع ہوئی تھی [illegible] شامل تھے اور جو کچھ یہ بیعت ثانیہ [illegible] مسجد میں بیعت [illegible] متصل واقع [illegible] اس کے [illegible] ایک ہی وقت میں واقع ہوا اور سب صحابہ نے گویا ایک ہی وقت میں بیعت کی [illegible] صورت [illegible] عبارت ہدایۃ الشیعہ [illegible] روایت بخاری [illegible] دوسری روایات شیعہ کے جو [illegible] واقع ہوئی ہیں موافق [illegible] روایت بخاری [illegible] اس وقت میں جب [illegible] موافق [illegible] کچھ تعارض نہیں [illegible] روایت معارض [illegible] روایت [illegible] [illegible] سب مسلمانوں کا بیعت کرنا [illegible]

سرکاری نوکری میں ترقی ، ادھر علم کی طرف توجہ نہ رہی ۔ مگر حضرت مجیب پر نہایت تعجب ہے کہ
باوجود دعوے علم وفضل اس عبارت مندرجہ آیات بینات کو غور سے ملاحظہ نہ فرمایا اور اپنے
علم وفہم سے کام نہ لیا میر مہدی صاحب کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئے یہ تو فارسی عبارت ہے
اس کو حضرت میر مہدی صاحب کی وہ بیانی و روایت [illegible] کے ترجمہ پر فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] کے سامنے بھی پیش نہ جائے گی حضرت جوش تعصب اس کو کہتے ہیں [illegible]
[illegible] کا [illegible] لیاب [illegible] دعویٰ کیا کہ جو عبارت اپنے دعوے کے
ثبوت میں نقل [illegible] اس کا نشان تک نہیں ہے بلکہ [illegible] ہے آپ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کو تصرف کیا ہوگا ۔
[illegible] تعصب [illegible] کا نسبت جناب قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ [illegible] کی عبارت
[illegible] نقل [illegible] ہے تعجب [illegible] آپ نے عبارت نقل کرتے
[illegible] اور عین جوش تعصب [illegible] ہے دعوے
کے خلاف عبارت نقل کر دی

بقول [illegible] مولانا [illegible] عبارات [illegible] کے معنی کئے ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تعصب اور [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] قاضی صاحب [illegible] اور انصاف [illegible] دعوے [illegible]
[illegible]

[illegible] عبارت [illegible] حضرت مجیب
[illegible] عبارت [illegible] میر مہدی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] سکینہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] الارض [illegible] ثم ولیتم مدبرین ثم انزل
اللہ سکینتہ علیٰ رسولہ وعلی المؤمنین ۔ و در آیت دیگر گفتہ فانزل اللہ
سکینتہ علیٰ رسولہ وعلی المؤمنین ۔ چون با حضرت پیغمبر ابوبکر در غار بود
[illegible] حضرت [illegible] سکینہ [illegible] ساخت [illegible]
[illegible] فانزل اللہ سکینتہ علیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جناب قاضی صاحب [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] مہدی صاحب [illegible]
[illegible] انصاف [illegible]
آپ [illegible] مہدی صاحب فرماتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت مجیب [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] عبارت کے [illegible]
[illegible] عبارت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] سکینہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جناب قاضی صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

علی صاحب سلمہ نے جو خلاصہ کہ عبارت قاضی صاحب کا بیان کیا ہے اس میں انھوں نے لکھا ہے۔ خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہے کہ خدا نے جہاں کہیں تسلی مومنین پر نازل کی ہے تو وہاں اول رسول پر نازل کی اور بعدہ مومنین پر تو یہ جو انھوں نے لکھا ہے کہ اول رسول پر اور بعدہ مومنین پر یہ غلط ہے، اور اسی کو چالاکی قرار دیا ہے اور اسی کو جوش تعصب ٹھہرایا ہے اور اسی کو بے دیانتی اور ہٹ دھرمی اور حق پوشی وغیرہ سے تعبیر کیا ہے۔ اب ہم منصفان سے خواہاں ہیں کہ ذرا متوجہ ہو کر دیکھیں اور غور کریں کہ سید صاحب کی یہ بات واقع اور نفس الامر کے موافق تھا یا مخالف اور یہ ان کی چالاکی اور بددیانتی اور حق پوشی یا ان کی متانت اور دیانت اور حق گوئی اصل یہ ہے کہ ہمارے فاضل مجیب نے یہ خوب سمجھ لیا تھا کہ اصل اعتراض تو جناب قاضی صاحب سے رفع نہیں ہو سکتا تو ایسے ہی جوش و خروش اور گیدڑ بھبکیوں ہی کام نکالو

آیت غار کے جواب میں قاضی نور اللہ شوستری کی غلطی اور غلطی کی تائید کی تردید

پس اب اس کا جواب سنیے۔ اول جو ہمارے فاضل مجیب ہی کو منصف مقرر کرتے ہیں کہ جہاں رسول اور مومنین پر سب پر سکینہ نازل ہو تو وہاں سب کے سب استحقاق نزول سکینہ میں برابر تھے اور سب کے اوپر بالاصالۃ اور بالاستقلال سکینہ کا نزول ہوا یا یہ کہ نزول سکینہ کا رسول پر اولاً اور بالذات ہے اور مومنین پر ثانیاً و بالعرض ہے۔ اگر احتمال اول ہے تو میں کہتا ہے اور آپ کا داد دیا سر اسر بے جا اور اگر دوسرا ہے تو بداہۃً باطل ہے کیونکہ تشریف خداوندی میں جب رسول اور مومنین سب شامل ہوں تو ظاہر ہے کہ مومنین کو وہ تشریف بواسطہ رسول کے ہوگی کہ رسول کو وہ تشریف اول حاصل ہوگی اور مومنین کو پیچھے اور اگر مومنین کو بھی بذات حاصل ہو تو مساوات لازم آوے۔ دوسری یہ کہ ہو سکتے ہیں کہ یہ اولیت اور ثانویت خود نظم قرآنی سے بھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں علی رسولہ و علی المومنین واقع ہے اور اس میں اول تو رسول کہ جو بالاتفاق نص اور حق سے مقدم ہے۔ دوسری یہ کہ رسول کو اپنی ضمیر کی طرف مضاف فرمایا جو کمال خصوصیت اور تشریف پر دال ہے تیسری یہ کہ سکینہ کو بھی اپنی ضمیر کی طرف مضاف فرمایا اور رسول کو بھی اپنی ضمیر کی طرف مضاف کیا جس سے صاف معلوم

ہوتا ہے کہ اپنے خاص تشریف اولاً اپنے خاص رسول ہی کے واسطے ہے اور اس میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ چوتھی یہ کہ تاخیر مومنین کے باوجود اعادہ لفظ جار کے دال تبعیت پر ہے غرض اس مجموعہ سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ نزول سکینہ کا اولاً رسول پر ہے اور ثانیاً مومنین پر جیسا کہ صلوٰۃ میں بھی یہی امر معہود ہے تیسری یہ کہ اس عبارت میں جو آپ کے قاضی صاحب نے تحریر فرمائی ہے لکھا ہے کہ گر اہل ایمان با حضرت پیغمبر بودہ خود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول سکینہ کا مومنین پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت ہی میں ہوا ہے کیونکہ با جو مصاحبت کے واسطے ہے اس پر دال ہے اور ظاہر ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں یہ تشریف و تکریم حاصل ہوئی ہے تو بواسطہ برکات مصاحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی ہوگی تو حق یہ ہے کہ اول رسول کو حاصل ہوئی اور بعدازاں کے بالتبع مومنین بھی اس میں شامل ہوں چوتھی یہ کہ اگر یہ اولیت اور ثانویت عبارت قاضی صاحب سے مفہوم نہیں ہوتی اور یہ واقع میں صحیح ہے تو اس سے کیا اعتراض کی تقویت ہوئی اور کیا بددیانتی اور حق پوشی اور جوش تعصب ہوا جس پر آپ نے یہ قل شور مچا رکھا ہے۔ اور اگر قطع نظر اولیت اور ثانویت کے یہ اعتراض ہے کہ خدا تعالیٰ نے جہاں تسلی مومنین پر نازل فرمائی تو وہاں رسول اور مومنین پر سب پر تسلی نازل فرمائی۔ اور حاصل اعتراض یہ ہے کہ نزول تسلی کا مومنین پر شمول تسلی کو جو بامر مستلزم بیان کیا گیا ہے یہ غلط ہے، اور قاضی صاحب کی عبارت سے ثابت نہیں تو یہ خود ایک بڑی خوش فہمی ہے کہ قاضی صاحب کی عبارت میں بھی شوستری صاحب کی عبارت سے بخوبی یہ مضمون ثابت ہے وہ فرماتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ہر گز در ہیچ جائی کہ یکی از اہل ایمان با حضرت پیغمبر بودہ خدا نزول سکینہ نہ نمودہ ... تخصیص ... شامل جمیع ایشان را داشتہ۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ جس جگہ خدا تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا اور حضرت کے ساتھ کوئی بھی اہل ایمان سے تھا تو وہاں نزول سکینہ میں سب کو شامل فرمایا تو اس سے صریح ثابت ہوتا ہے کہ اس موضع مذکورہ میں نزول تسلی مومنین پر مستلزم شمول تسلی و سکینہ ہے بلکہ یہ دوسرا قضیہ بھی ثابت ہوتا ہے وہ یہ کہ اس موقع پر نزول تسلی جیسے مستلزم شمول کو ہے ویسے ہی حاصل دونوں قضیوں کا یہ ہوا کہ نزول تسلی مومنین پر مستلزم نزول تسلی کو رسول پر ہے اور خود تسلی رسول پر مستلزم نزول کو ہی مومنین پر اور دلیل اس قضایا کے ثبوت کے یہ ہے کہ موقع ... گزشتہ قضیہ اول سے صدق یہ آوے یعنی نزول تسلی کا مومنین پر ہو اور رسول پر نہ ہو

دوسرے شخص داخل ہوگا اور یہی دعوے قاضی صاحب کے مخالف ہوگا کیونکہ قاضی صاحب کا
دعوے دو مختلف چیزوں کے ان موقع پر تعارض کا سبب ہے اور یہاں شخص واحد ہوگئی ہے
امر یہی تو ہے کہ خدا تعالیٰ نے جہاں تسلی مومنین پر نازل فرمائی وہ [illegible] موقع ہے
[illegible] کوئی موقع لینے والا نہیں تا کہ نزول سکینہ کا مومنین پر اس موقع پر
[illegible] مومنین کے ساتھ نہ ہو تو آپ سے ثابت ہے کہ جہاں [illegible]
قرآن [illegible] صحیح طور سے [illegible] قاضی صاحب کی عبارت سے
[illegible] قاضی صاحب کی عبارت سے ثابت
[illegible] قاضی صاحب کی [illegible] مخالف قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بابت سکینہ پر بحث

[illegible]

واجب ارشاد فرماتے ہیں تو اب دیکھنا چاہیے کہ موافق قول آپ کے قاضی صاحب کے شمول سکینہ کا رسول اور مومنین سب کو ہے یا مخالف قول قاضی کے انفراد ہے قرآن شریف کھول کر جو دیکھتے ہیں تو اس میں تو مخالف دعوے قاضی صاحب انفراد مومنین کا تائی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے اور قرآن قاضی صاحب کی تکذیب کرتا ہے یا یوں کہو کہ قاضی صاحب اپنے قول میں قرآن کی تکذیب فرماتے ہیں تو ثابت ہوا کہ حسب تحریر سامی بھی قاضی صاحب کا دعوے غلط اور مخالف قرآن کے ہے جو انھوں نے جوش تعصب میں اگر بجز اس کے قرآن کو دیکھیں لکھ دیا اب آپ چاہتے ہیں کہ چند خرافات سے اس [illegible] کی طرح حسین تحریر سے رفع کریں تو بعید [illegible] ممکن ہے

قولہ۔ پھر جناب قاضی صاحب علیہ الرحمۃ تو یوں فرماتے ہیں کہ جہاں رسول پر سکینہ نازل کی ہے اور مومنین بھی رسول کے ساتھ ہوئے ہیں تو مومنین کو بھی اس قول میں شامل کر لیا ہے اور صرف رسول ہی پر جہاں نازل فرمائی ہو اور مومنین کا ذکر نہ کیا ہو اور آیت غار میں یہ نہیں ہے بلکہ رسول کا ہی ذکر کیا صراحتہ جو شامل عام و شامل ہوگیا

اقول۔ حضرت مجیب اور ان کے [illegible] سب درایں مصنف نے انصاف فرمائیں اور تدبر کریں کہ علامہ جو میر مہدی صاحب مرحوم نے لکھا تھا مقصد تو جیسا کہ ہمارے فاضل مجیب دعوے کرتے ہیں تو یہ جو ہمارے فاضل مجیب نے قاضی صاحب کی عبارت کا مطلب لکھا ہے اس عبارت کے کن لفظوں سے نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جناب رسول پر سکینہ نازل کی ہے اور وہاں مومنین بھی ساتھ ہیں تو مومنین کو بھی شامل کر لیا جو الزام کہ آپ سید مہدی علی صاحب مرحوم دیتے ہیں اسی الزام کے خود آپ مستحق ہوتے اگر یہ مطلب جو آپ نے قاضی صاحب کی عبارت کا بیان فرمایا صحیح ہے اور عبارت کے الفاظ سے پیدا ہوتا ہے تو وہ مطلب جو سید مہدی علی صاحب مرحوم نے [illegible] کے لکھا ہے صحیح ہوگا نہایت افسوس و تعجب ہے کہ سید مہدی علی صاحب مرحوم تو آپ مضمون ہی الٹا اور خود آپ [illegible] کے معنے بیان فرمائیں اور [illegible] سید مہدی کی [illegible] حسب الدست [illegible] قاضی صاحب کی [illegible] [illegible] [illegible]

موقع کا ہوتا کہ جس میں رسول کے ساتھ مومنین بھی ہوں۔ دوسرا نزول سکینہ کا بلا بیان و تعیین منزل علیہ کے۔ تیسرا شمول سکینہ کا رسول کو اور مومنین کو سب کو پس منزل علیہ سکینہ کا جیسا رسول ہے ویسے ہی مومنین بھی ہیں چنانچہ لفظ شمول سے یہی سمجھ میں آتا ہے تو جب جبر دونوں منزل علیہم ہوئے تو اگر ان کا منزل علیہم کہنا اور یہ کہنا کہ جس جگہ مومنین پر تسلی نازل فرمائی وہاں رسول پر بھی نازل فرمائی صحیح ہے تو رسول کا منزل علیہ کہنا اور یہ کہنا کہ یہاں رسول پر بھی نازل کی وہاں مومنین پر نازل کیا صحیح ہوگا اور اگر وہ غلط ہے تو یہ بھی غلط ہوگا۔ رہا کذب اور تعارض عبارت شوستری صاحب کو قرآن سے وہ ظاہر ہے کہ یہ دو صریح اولیٰ بہر دو آیات سورہ فتح میں موجود ہیں اور شمول نہیں پایا جاتا نزول سکینہ کا صریح ذکر ہی حاضر ہونا مومنین کا حضرت کے ساتھ سیاق عبارت سے بالصراحت مفہوم ہوتا ہے اور عدم شمول بھی صریح ثابت ہے پس اس سے زیادہ کذب اور قرآن کے ساتھ صریح تناقض کیا ہو سکتا ہے اور یہ بھی جناب کو رسالہ منطق سے معلوم ہوگا منفصلہ [illegible] کلیہ کے صدق کے لئے وجہ سے کہ [illegible] صدق [illegible] کا صدق متحقق ہو [illegible] کے کذب کے لئے [illegible] کذب متحقق ہو [illegible] تشبیہ کاذب ہوگا بلکہ ایک بھی تقدیر پر اگر کذب ہو جائے گا تو تشبیہ کاذب ہوگا پس یہ تشبیہ جو آپ نے قاضی صاحب کے تحریر فرمایا ہے ہرگز درست [illegible] چونکہ ان کے نزدیک [illegible] جہاں [illegible] کا تحقق [illegible] فرمایا [illegible] معلوم ہو [illegible] ہیں جہاں [illegible] متحقق نہیں ہے اگر [illegible] تو کاذب ہوگا [illegible] معلوم [illegible] قرآن سے تعلق ہو تو معلوم ہو کہ قرآن شریف میں ذکر نزول سکینہ کا جہاں جہاں ہے پس اس موقع پر آیت غار کا ذکر [illegible] تجاہل [illegible]

قولہ: اور جیسا کہ جناب باری [illegible] فرمایا ہے [illegible] سکینہ علی [illegible] نزول سکینہ [illegible] شامل [illegible] معلوم ہوا تو [illegible] صاحب [illegible] حق تعالیٰ نے [illegible] فرمایا تو جناب قاضی صاحب کا اعتراض نہایت درست و صحیح ہے

قولہ: [illegible] قاضی صاحب [illegible] تفسیر [illegible] ہرگز [illegible] تفسیر [illegible] بیان [illegible]

پر تسلی نازل کی اور وہاں مومنین سے بھی کوئی ہمراہ تھا تو وہاں اس کے نزول کو سب کے شامل فرمایا حالانکہ یہ تعیین غلط تھی کیونکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے جہاں تسلی مومنین پر نازل فرمائی اور وہاں رسول بھی تھے تو وہاں اس کے نزول کو سب کے شامل کیا تیسری غلطی یہ ہوئی کہ آیت غار میں اول تو اپنی خوش فہمی سے یہ سمجھ لیا کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ کی ضمیر حضرت کی طرف راجع ہے دوسرے اس فاسد بنا پر یہ مقدمہ فاسدہ متفرع کیا کہ اگر کوئی رسول کے ہمراہ اہل ایمان سے ہوتا تو اس کو بھی شامل نزول ضرور کیا جاتا اور جب یہ نہیں کیا گیا تو ثابت ہوا کہ کوئی مومنین سے آپ کے ہمراہ نہیں تھا تو مقصود ہو گیا کہ ابوبکر صدیق مومنین سے نہیں تھے اور یہ بالکل غلط اور بنا فاسد علی الفاسد ہے [illegible] یہ تھا کہ آیت غار میں خدا تعالیٰ نے نزول سکینہ کا ذکر فرمایا اس کا منزل علیہ [illegible] ہے اور یہ [illegible] جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے سورہ فتح میں ارشاد فرمایا [illegible] السکینۃ [illegible] قلوب المؤمنین [illegible] اور وہاں نزول و مومنین کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور اس کے ساتھ رسول کا ذکر نہیں کیا ایسا ہی آیت غار میں بھی رسول کا ذکر نہیں [illegible] سکینہ کو مخصوص [illegible] کے ساتھ فرمایا [illegible] قاعدہ کہ [illegible] قاضی صاحب نے لکھے ہیں اور [illegible] خیال کے اختلاف کے [illegible] جا بجا [illegible] سکینہ [illegible] بیان [illegible] جا [illegible] علیہ [illegible] تفسیر [illegible] نزول سکینہ [illegible] مومنین [illegible] سکینہ [illegible] مقصود [illegible] قرآن [illegible] ضمیر [illegible] قاضی صاحب [illegible] قاضی صاحب کا۔

قولہ: [illegible] رسول [illegible]

پھرتی ہے نہ کسی غیر کے۔

اپنے اصول مذہب کے معاملہ میں شیعہ کی کمزوری

اقول. سبحان اللہ آج تک حضرات شیعہ سے اپنا اصول مذہب تو دلائل قاطعہ سے ہو ہی نہیں سکا جو موقوف دلائل قاطعہ پر ہے اور مرجع شیعہ کا تو کوئی دلائل قاطعہ سے ثابت کریں گے [illegible] کا اصول دین میں سے ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت کریں ائمہ کی عصمت اور ان کی اتباع سے تفضیل وغیرہ یہ سب اصول دین میں سے ہیں کسی پر کوئی دلیل قطعی بیان کی ہے مگر یہ دعویٰ ہے جیسا کہ جناب کے سید مرتضیٰ کا کہ وہ فروعات تک کی نسبت بھی مدعی ہیں کہ وہ قطعیات سے ثابت ہیں علمائے جمہور علمائے شیعہ نے ان کی تکذیب کی ہے ایسا ہی آپ بھی دلائل قاطعہ سے ثبوت کے مدعی ہیں ایسے تو دعووں کا جواب جن پر کوئی دلیل قائم نہ ہو بجز سکوت کے اور کچھ نہیں

قولہ. پس جناب قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دعویٰ ہے [illegible] سعید [illegible] ٹھیک ہے اور شیعوں کا دعوے [illegible] پٹی [illegible] اگر حضرت مجیب کو عصمت تو آپ جواب دیں

اقول. جناب میر صاحب دیتے [illegible] کے جواب میں کسی عاقل کو بھی تردد نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اہلسنت کو حیرانی ہو ان اگر کچھ باعث حیرت ہے تو یہ کہ [illegible] اہلسنت کو اس سے کہ حیرت سے کہ یہ بات بھی کیا [illegible] سے کہ [illegible] دلیل سے کہ اس پر [illegible] اقرار کیا جاوے تو لازم آتا ہے پھر بعد اس کے [illegible] سے اور شیعوں کا یہ دعوے [illegible] قابل ہے کہ اہل عقل و دانش [illegible] دلائل قاطعہ سے ہے جن کا ذکر اوپر فرمایا تھا حضرت [illegible] [illegible]

سے بھی کوئی ہمراہ تھا تو سب کے شامل کی اور حضرت کو منظور نہیں کیا اور یہ سوء [illegible] نہیں ہو [illegible] سے یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت امیر [illegible] ثابت ہوگیا اور [illegible] اس کے خلاف نہیں فرمائے گا [illegible] اور خرافات ہے کیونکہ اس کے [illegible] کوئی دلیل عقلی یا نقلی نہیں [illegible] کرنی یہ محض جناب قاضی صاحب کے [illegible] اگر کوئی [illegible] [illegible] تو آپ [illegible] [illegible]

قولہ. [illegible] [illegible]

اقول. [illegible] [illegible]

قولہ. حضرت قاضی صاحب [illegible] [illegible]

الغرض [illegible] کتاب [illegible] خلاف واقع [illegible]
قرآن محض [illegible] سے [illegible] آپ [illegible]
[illegible] جب آپ [illegible] دعوے [illegible]
[illegible]

[illegible]

جواب دوئم

[illegible]

نہیں [illegible] کی نسبت صاف [illegible] نہیں [illegible] کسی کتاب سے نقل ہوئی
تو جو [illegible] ہی کتاب سے نقل ہوگی [illegible] وقت
[illegible] صاف [illegible] نہیں ہے اول حضرت
[illegible]

[illegible] کا خیال ہے اور کتب متقدمین سے رسائل [illegible] وغیرہ [illegible] دیکھئے تو دل چاہتا ہے اگر آپ کو یہ سلسلہ جاری رکھنا منظور ہو تو [illegible] اپنے مذہب کی صحت اور آپ کے مذہب کے فساد میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے [illegible] تحقیق کی ضرورت ہو

قولہ یہ حکایت جو شیعی سے [illegible] صحیح ہو [illegible] حضرت [illegible] ایک [illegible] کتب [illegible] کرتے ہیں [illegible] حضرات [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible]

اقول [illegible]

[illegible] نہیں سمجھتے۔

قولہ [illegible] ہے

اقول [illegible] تحقیق [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible] وقت خارج نہ ہو

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے یا یہ کہ بعض طور پر ہوتی ہے کہ اصل کتاب سے خوب مطابق کر کے جب نہ پایا تو تعلیم کر دی چنانچہ ہمارے لفظ [illegible] کی تحقیق کی ہے [illegible] قابل اعتبار ہے اور اس [illegible] نہیں ہو سکتا ہے

قولہ [illegible] سے [illegible] ہے تو [illegible] کیجئے

اقول [illegible]

قولہ [illegible] درست نہیں ہو [illegible] درست ہے [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible] نہیں ہے

قال فاضل [illegible] صاحب تحفہ [illegible] حضرت [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب قوامشتی محمد خورداد مد ظلہ میں خاتم المحققین رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ [illegible]

میں عبارت نہج البلاغت سے جو حضرت امیر کی مدح میں جناب امیر نے فرمائی ہے استدلال [illegible] کرکے علماء شیعہ کی طرف سے جو جواب نقل کئے ہیں بلفظ ان کے دوبارہ عمدہ ان توجیہات [illegible]

[illegible]

خطبہ للہ بلاد فلان میں حضرت علامہ دہلوی قدس سرہ کی تحقیق اور علامہ کنتوری کا انکار اور اس کا ابطال

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی [illegible]

[illegible]

آ آ گیو کو ایسے موقع میں اگر برا کہے تو لقب نام سے کنایہ کرنے کی ضرورت ہوتی اور جب مروت فرماتے ہیں تو نام سے کنایہ کرنے کی کیا ضرورت ہر شخص جس کو تھوڑی سی بھی کلام کی نوعو کی اور ذوق سلیم ہو گا وہ محسوس کرے گا کہ ایسے موقع تعریف میں حیا کی کہ اس قدر مبالغے تعریف کرنی مقصود [illegible] لوگوں میں جہاں نام لیتے [illegible] خوف نہ ہوگا نام لیتے زیادہ مطلب [illegible] پاد خاص ہوتا ہو تو ایسے وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل سنت کی خدمات حدیث

[illegible]

[illegible]

بروئے عقل سلیم کوئی شخص سوائے ابوبکر و عمر کے ممدوح اس مدح کا ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اگرچہ کسی نے لفظ ابوبکر زبان سے نہ نکالا ہو تو ہر توجیہات کے وجوب سے آپ بری الذمہ نہیں ہو سکتے اور شیعہ پر واجب ہے کہ اس الزام کو جو اس عبارت سے ناشی ہو توجیہات اپنے مذہب کے دفعہ کو بند کریں چہ جائیکہ علماء نے تصریح فرمائی ہو کہ لفظ فلاں سے مراد ابوبکر ہے یا عمر تو جب اکابر علماء شیعہ نے تصریح کر دی کہ موصوف ان اوصاف سے حضرت ابوبکر ہیں یا عمر اور وہ اوصاف صادق و مستلزم حقیت خلافت موصوف کو ہیں تو آپ ہی فرمائیے کہ کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ شیعہ کو اس عبارت کی توجیہات کی حاجت نہیں اگرچہ علماء سے تعجب ہے [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

میر مہدی علی صاحب آیات بینات کی نسبت کم علمی اور نیچریت کا جواب

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: حضرت میر صاحب سید مہدی علی [illegible] کی نسبت جس قدر آپ بدزبانی فرمائیں وہ سب اس قبیل سے ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ سمجھتے ہوں گے۔ دوسرا ان کی دوسری امر جو متعلق دین و اعتقادات کی ہے اس کی نسبت ہم قدر [illegible] نہیں اور ان کے اعتقادات کی نسبت تحریرات لوگوں کی دیکھیں کہ سید احمد خان صاحب ضروریات دین کے منکر ہیں اگر یہ صحیح ہیں تو بے شک یہ مخالف اصول اسلام ہے لیکن ہم یقین [illegible] قد، لوگ سید احمد خان صاحب کے معتقد اور ان سے [illegible] ہوتے ہیں اگر ان [illegible] سے [illegible] ہیں وہ ہر گز اعتقادات میں ان کے پیرو نہیں ہوتے لیکن [illegible] بلا امتیاز [illegible] کے ہر کس [illegible] کا [illegible] جو گروہ اعتقادات میں [illegible] صاحب [illegible] کر دیتے ہیں تو [illegible] سید احمد کی [illegible] دل و جان [illegible] ہوں اور ان کے اعتقادات [illegible] سے کہ سید احمد خان صاحب کے اعتقادات بھی سید [illegible] صاحب جیسے [illegible] ثابت ہے [illegible] سے ہم نے مانا کہ [illegible] سید احمد خان صاحب کے تابع ہو گئے [illegible] ہو گئے تو [illegible] ناسب فرزندی بھی [illegible] ساقط الاعتبار [illegible] ہوتے کے بعد ہی [illegible] تو بھی جب [illegible] سے اہل حق کے نزدیک حق [illegible] سے [illegible] حضرت کی مناوہ [illegible] [illegible] سے [illegible]

قولہ [illegible] آپ کے ناظر المتکلمین نے [illegible] میں جو لکھا ہے اس کا جواب گزارش [illegible] سے [illegible] جواب میں [illegible] رکھتے ہیں کہ آیات بینات والے نے حضرت [illegible] کی نسبت [illegible] ان کی نسبت درست ہے۔

اقول [illegible]

[illegible]

حضرت کو [illegible] سید [illegible] سے آپ کو [illegible] [illegible] کی تحریر [illegible] سے [illegible] جواب [illegible] [illegible] آپ [illegible] معلوم ہو جائے [illegible] سید [illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible] کہ [illegible]

شرح نہج البلاغت میں لکھا ہے ان اراد ته [illegible] بکر [illegible] اراد به عمر [illegible]

اقول آپ کے ناظر المتکلمین و صاحب آیات بینات کی خوش فہمی پر کمال تعجب ہے کہ جو عبارت مصدق قول جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ کی ہے اسی کو مکذب اس کے قول کا ٹھہراتے ہیں یہ عبارت تو نہایت صاف اور صریح اس بات میں ہے کہ حضرت علی میں لفظ فلان سے [illegible] سے کسی کو کیا ہے آیا ابو بکر مراد ہے یا عمر مراد ہے جیسا کہ ابن ابی الحدید نقل کیا ہے یا کوئی شخص دیگر مراد ہے جیسا کہ [illegible] قطب راوندی علیہ الرحمۃ سے نقل ہے پس خوش فہمی [illegible] کو [illegible] قول قطب راوندی سے [illegible] ہے [illegible] شرح [illegible] یا عمر مراد ہے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] شارح [illegible]

خطبہ متنازعہ فیہا و فلان حسب تحقیق ابن میثم ابو بکر یا عمر کے حق میں ہے

اور شرح کی عبارت اور اس کی تحقیق

مؤلف ابحاث [illegible] [illegible] جواب [illegible] سے پہلے [illegible] علامہ ابن میثم کی شرح [illegible] نقل کر دوں [illegible] کی [illegible] جو [illegible] علامہ ابن میثم اس خطبہ کی شرح کے متعلق اپنی شرح کبیر میں فرماتے ہیں جو مطبوعہ ایران ہے۔

اقول [illegible]	[illegible]
وهو [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

تسعة والى الله تعالى جعلنا الله [illegible]
[illegible] عمل الحسن في
سبيل الله والمتقول [illegible]
[illegible]

کو ادا کرتے ہیں تو اس کو خدا کی طرف اس لفظ کے ساتھ
نسبت کرتے ہیں اور بعض روایات میں [illegible]
[illegible]

بالمواضعة [illegible] والي [illegible]
والتعجلة [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

قد اوردنا ههنا ما [illegible] هذه

مدائح التي ذكرها عليه السلام في حق احد

[illegible] ما [illegible] بعض

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس جگہ سوال وارد کیا جا سکتا ہے کہ یہ مدح جو حضرت

علی علیہ السلام نے دو شخصوں (ابوبکر یا عمر) کے حق میں فرمائی

ہے اس کی کیا بات ہے جس پر سنی ان کو خلافت کی طرف

نسبت کرتے ہیں منصب خلافت کے پہنچنے سے جامع

ثابت فرمایا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے کلام میں

[illegible]

[illegible]

یہ تحقیقات [illegible] ہے اب [illegible] مختصر کی عبارت

یہاں پیش کرتے ہیں۔

[illegible]

قال ابن [illegible] کلمة مدح قیل ان المراد

به مدح عمر وقیل بعض الصحابة

ممن جاهد فی دین الله والمراد

العوج [illegible] والعمد مرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طرق [illegible]

مقدر [illegible] اور یہ مدح کا ذکر ہے کہا گیا ہے کہ

حضرت نے اس سے عمر کی مدح کا ارادہ کیا ہے اور کہا

گیا ہے کہ بعض صحابہ کی جنہوں نے اللہ کے دین میں جہاد کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب ترجمہ [illegible] ابن میثم بحرانی [illegible] اہل انصاف سے امید کرتے ہیں کہ وہ پہلے

[illegible] اس مقام پر جو اس خطبہ کے متعلق ہے جس کی

عبارت مذکورہ [illegible] ملاحظہ فرمائیں اور خود اس کا جواب جو کچھ علامہ [illegible] نے تحریر فرمایا

[illegible]

[illegible] علامہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متفق علیہ ہے کہ امام شیخین ممدوح ان ہر دو کے پیرو ہیں لیکن تعیین میں اختلاف ہے کہ دونوں

میں سے کون مراد ہیں ابن ابی جمہور کہتا ہے ظاہر ہے کہ مراد [illegible] کیونکہ [illegible] بسبب شہرت

اور ابن عقیل کے مراد نہیں ہو سکتے شارح ابن [illegible] کے جواب میں فرمایا کہ میں کہتا ہوں

[illegible]

بلا شبہ [illegible]

[illegible]

ابن ابی جمہور [illegible] سعد موسوی [illegible]

منع بلاغت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیعہ اثنا عشری کے باطل [illegible] کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دین و دیانت سے عاری

[illegible]

خدا تعالیٰ آپ کی دیدۂ بصیرت کھول دے اور آپ پر حقیقت امر منکشف ہو [illegible] تو آپ کو معلوم ہو کہ یہ واقعی امر ہے [illegible] جس قدر اوصاف و محامد جناب امیر رضی اللہ عنہ کی نسبت مروی ہوئی ہیں اسی طرح خرافات واہی سے باطل کرتے ہیں اور تمسخر و استہزاء میں اڑاتے ہیں [illegible] حضرات [illegible] کو تمسخر و استہزاء پر محمول فرماتے ہیں [illegible] اور آپ بھی [illegible] نجات [illegible] مستقیم [illegible] کے درمیان ہے [illegible] اہلسنت کا طریق [illegible]

[illegible]

قولہ: خصوصاً ابن ابی حدید کے مقابلہ میں کہ وہ [illegible] خطبہ شقشقیہ کا [illegible] حضرت امیر علیہ السلام [illegible] ابن ابی حدید [illegible] بہت [illegible]

[illegible] ابن ابی حدید [illegible] خطبہ شقشقیہ کے [illegible] جناب امیر کا [illegible] ابن ابی حدید کی دلیل [illegible] بیان کی [illegible] بیان [illegible] اوصاف [illegible] کیا جا سکتا ہے [illegible] بیان [illegible] تمسخر و استہزاء [illegible]

[illegible]

قولہ: [illegible]

خلفائے ثلاثہ کے بغض میں اندھا پن

اقول: [illegible] خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی عداوت میں [illegible] عقل و فہم [illegible] اوصاف [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب [illegible]

[illegible]

[illegible] مستفسر صاحب کی شان میں علماء [illegible] جواب کے تنزل ہونے پر پورا اطمینان ہو چکا ہے [illegible] تحقیق کا علم [illegible] آپ کے خاتم المتکلمین اصحاب آیات بینات کی روشنی ہی ہے۔

کذب وافتراء کی حد

[illegible]

[illegible]

بعض شیعہ [illegible] پر [illegible] ہے [illegible] ہے یا پھر اکابر امامیہ سے نقل کیا ہے [illegible] سے آپ ہی کے [illegible] فرقہ شیعہ سے امامیہ اور اثنا عشریہ مراد ہوتے ہیں [illegible] کے اکابر [illegible] کہ سوائے امامیہ کے اور کوئی شیعہ ہی نہیں [illegible] آپ کے حضرت علامہ کنتوری کی [illegible] خاتم المتکلمین [illegible] علیہ [illegible] فرمایا [illegible] شیعہ [illegible] اثنا عشریہ [illegible] شیعہ [illegible] فرقہ شیعہ [illegible] امامیہ ہی مراد ہوتے ہیں [illegible] شیعہ [illegible] امامیہ [illegible] شیعہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

قال الفاضل المجیب: قولہ بعد اس کے صاحب تحفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں و بعض بوز [illegible] ناصبیہ جنہیں خوارج [illegible] حضرت امیر رضی اللہ عنہ توبیخ عثمان و تحریض بر قتلش بود [illegible] کے جواب میں علامہ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] صاحب آیات بینات [illegible] لیکن یہ جواب [illegible] کا شق پہلے جواب سے غلط ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کا دعوے بالکل غلط و بے دلیل ہے اور اگر بالفرض یہ [illegible] جواب [illegible] علامہ [illegible] توجیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ کے خطبہ میں خدا سے [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

شہادت بیان کی ہے اور شرح کی حالت یہ ہے کہ شارح نے اپنی شرح کے خطبہ میں خدا کے ساتھ عہد موثق کیا ہے کہ سوائے حق کے کچھ نہ لکھوں گا اور باطل کی طرف ہرگز میل نہ کروں گا اور یہ اس نے کیا ہوگا کہ دیکھا عموماً علماء شیعہ تعصب میں آکر نصرت حق چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی عبارت یہ ہے۔

وتوسمت فی ذلک بعد ان عاهدت الله سبحانه الا انصر به مذهبا غیر الحق ولا ارتکب هوی لموافقة احد من الخلق ۔	اور میں نے اس شرح کو شروع کیا بعد اس کے کہ خدا سے عہد باندھا کہ بجز مذہب حق کے دوسرے کی مدد نہ کروں گا اور خلق میں سے کسی کی موافقت کی وجہ سے خواہش نفسانی و اختیار نہ کروں گا

اور اگر آپ تتبع فرماویں گے تو معلوم کریں گے کہ آپ کے بعض علماء نے اپنی فہرست علماء میں یہ بھی لکھا ہے۔

ومنهم الشیخ المحسن میثم بن علی بن میثم البحرانی مصنف شرح نہج البلاغۃ وحقیق ان یکتب بالذهب مثل وصف فی بالحجل الاوراق	منجملہ ان کے شیخ محسن میثم بن علی بن میثم بحرانی شرح نہج البلاغۃ کا مصنف ہے اور لائق ہے کہ کے ورق پر سونے کے ساتھ لکھنے کے لائق ہے ذکر کتابیں سیاہی سے۔

پس جب مصنف کا یہ مرتبہ ہو اور مصنف کی یہ حالت ہو اس کی سند اور توثیق کوئی کیونکر بیان کر سکتا ہے حضرت مجیب اس تقریر سے اہل انصاف ملاحظہ فرماویں گے کہ شکنجہ انکاف۔ ادھر ان پر بیان تک تنگ ہے کہ راہ فرار جہات ستہ سے مسدود پا کر اپنے معتمد علماء کے عدم توثیق ثابت کرنے لگے اور ان کو صاحب اہوا ٹھہرا دینے لگے تو وجہ ہر ایسے شخص کے اعتراف سے ثابت ہو گا اور جو اقوال ایسے مستند شخص کے ایسے موثق اور معتمد کتاب میں مندرج ہوں گے۔ ان حق ان سے منہ پھیر بیٹھیں گے کون ترجیح کریں گے اور یہ بھی معلوم ہو کہ منقول سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص بچہ اس صورت ثابت و تمام ہوا ہے کہ ان کی نسبت خود اعتراف کرتے ہو وہ اس کے معنے معتمد اہل حق کے لئے مفید ہو اور بیان ہو چکا الحمد للہ ایسا ہی ہے کہ شارح ابن میثم کے نزدیک لفظ فلان سے مراد ابوبکر ہے چنانچہ اس کی عبارت سے صاف ظاہر ہے اور یہ بھی اس کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قول راوندی پسندیدہ نہیں ورنہ اس کی طرف اس کو میلان ہے تو اس صورت میں ہمارا الزام بحمد اللہ ثابت و تمام ہے اور جب کہ وہ آپ کے معتمد ہیں صاحب کا انکار

کہ لائق ہے یا اعتماد،

قولہ۔ یہی سبب ہے کہ شارح علیہ الرحمۃ نے و اعلموا ان الشیعۃ قد اوردوا ہذا سؤالا الخ میں بطور محاکمہ فرض و تسلیم قول نقل کر کے اس کے جواب لکھے ہیں ورنہ آپ ہی فرمائیے کہ اگر اس سے مراد شیعہ امامیہ ہیں اور شارح کی تحقیق ہے تو کون سے شیعوں نے فلاں سے ابوبکر یا عمر یا ان دونوں میں سے ایک مراد لے کر یہ توجیہیں کی ہیں۔ اخیر جو شارح علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں تو کسی کتاب سے لکھتے ہیں یا یوں ہی زبانی گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور شروح نہج البلاغۃ بھی موجود ہیں اگر یہ قول شارح کا تحقیق ہو تو چاہیے کہ ان کتابوں میں بھی یہ توجیہیں مذکور ہوں ورنہ زبانی دعوے کون سنتا ہے۔

اقول: اگر ہمارے فاضل مجیب کی رائے میں محاکمہ سے غرض سبیل الفرض والتسلیم ہی ہے تو محاکمہ کے لئے ضرور ہے کہ کوئی ایک شخص ثابت ہو اور ایک معنے یا ایک مدعا کی نسبت ایک شخص اس کی صحت پر مستدل ہو اور دوسرا کوئی شخص اس کا نقض و ابطال کرے تیسرا شخص ان دونوں خصمین میں قول فیصل کر کے حکم ہو سکتا ہے اسی طرح ناظرین جیسے بھی ہمارے مجیب پر لازم ہے کہ اول ایک مدعا قرار دیں اور بعد اس کے اس پر خصمین تجویز فرمائیں پھر ان دونوں خصمین کے بیچ شارح ابن میثم کو حکم قرار دے کر ثابت کریں کہ اس کا یہ قول قول فیصل اس نزاع میں وارد ہے جب تم بیان مذکور کرتے ہیں تو صحیح ہوتا ہے کہ اول شارح ابن میثم نے بطور نقل کے بیان کیا کہ لفظ فلاں سے عمر مراد ہے پھر راوندی سے نقل کیا کہ ایک شخص مجہول الاسم و الرسم صحابہ میں سے مراد ہے پھر ابن ابی الحدید سے نقل کیا کہ وہ شخص مراد ہے جو کہ خلیفہ ہو چکا ہے لیکن یہ معلوم ابوبکر و عثمان مراد نہیں تو عمر مراد ہوں گے پھر کہا کہ بہ نسبت عمر کے ابوبکر کا مراد ہونا اشبہ بالحق ہے ظاہر ہے کہ بعد اس کی تشریح اور ماحصل بیان کر کے شیعہ کی طرف سے اعتراض اس بنا پر نقل کیا کہ لفظ فلاں سے مراد ابوبکر یا عمر ہوں پھر ان ہی کی طرف سے دو جواب نقل کئے واپس فرمائیے کہ محاکمہ شارح نے کیا کیا۔ اور خصمین کون کون ہیں۔ اور قول فیصل کون سا قول ہے جو شارح نے لکھا ہے اگر یہی دونوں جواب قول فیصل ہیں تو قطع نظر اس سے کہ بعض اپنی طرف سے ہو گئے تمام ایرادات کہ جب وارد ہو گئے جو کہ ابن ابی الحدید کی طرف نسبت کرتے تھے وہ سب آپ کے اعتراف سے کذب وارد ہو گئے غرض اس قول کی نسبت جو شارح نے نقل کیا ہے سبیل فرض و تسلیم کہنا سراسر غلط اور ناحق ہے۔ اب رہا یہ امر کہ یہ سوال اگر بطور فرض و تسلیم محاکمہ نہیں ہے

اور وہ قول نقل ہے کہ تہذیب کی کتاب سے منقول ہے اور کسی شیعہ سے کہا اور کسی کتاب میں مذکور
ہے کیونکہ تحقیق ہے آل اور توجیہ ہے کہ ... فرماتے ہوں ... اور ... رجوع سے اس سے
بے سود ہیں علم و معرفت کو ... سوال کا جو سے ... موقع تھا ... آپ ... تحریر میں
اور آپ ... کریں ... حضرت ... باتیں ... سمجھئے ... تو ...
کی ... سے ... حکومت ... دعوت ... یہ ... امر ... ہے
جا سے ... محبت ... کا خواہاں ... ہے ... اور ... شیعہ نے کہا ...
... محبت ... تمام ... آپ کا ... مذہب کے ...
کا ... صحیح ... فاضل ... کی ...
... معروف ... ہو ... منسوب ...
... شیعوں ... تحریر ... ہے ...
... شیعہ ... ہے ... حضرت ... قول ... شارح
سے ... کیا ... حدیث ... ہے ... سے ... سلام
... سے ... کیونکہ ... ہے ...
... بیان ... خصوصی ... ہے ...
... ہے ... مخالف ... خلاف ... ہے
... ہے ...
... صحابہ ... حضرت ...
... ہے ...
... ہے ...
... ہے ...
... جناب ...
سے قتل ... ہے ... عبارت ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تعجب و حیرت ہے کہ آپ ابن جوزی کے اس قول کو جو شیعوں کی طرف نسبت کیا ہے درست سمجھتے
ہیں اور قطب راوندی کے اس قول کو جو آپ کے نزدیک صحیح و مسلم ہے آنکھیں کھول کر نہیں
دیکھتے کہ اس میں کیسا بیہودہ بیان ہے کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں وہ فرماتے ہیں کہ مرد یک رجل
صحابہ سے جس کا کچھ علم ہے نہ نشان ہے اب ہم اس کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ شخص
معروف کون ہے اس کی کیسی صفات کا ہے جناب امیر سے ... ظاہر ہے کہ یہ شخص مجہول
نہیں ہو سکتا جس کو کوئی نہ جانتا ہو اگر کوئی شخص معلوم ہے تو متعین کر کے بتلائیے یا جس
کتاب ... سے دریافت کیجئے ... معلوم ہوگا کہ آپ کے قطب راوندی نے
... سے ... ہوں ... جب آپ کے مذہب
... تحقیق ... نہیں کئے

قال الفاضل اللبیب

قولہ ... جواب ...
... احتمال ... کہ ...
... علماء ... حوالہ ...
... جو ... صاحب
... جلیہ ... ہے ...
... آپ کے ... کہ ...
... کتب شیعہ ... روایت ... نہیں ...
... ہے پس جناب مفتی صاحب نے
... مذکور ... تفسیر ... کا ...
... ہے

فاحش غلطیاں

یقول ...
... غلطیاں ...
... معلوم
... میں

کا مضمون ذہن عالی میں آیا یا یہ کہ مضمون سمجھ گئے ہیں لیکن اپنی دیانت و انصاف کے بھروسے
پر چار ہیں بمقتضائے اس کے ایسی خرافات آپ نے فرمائیں تو آپ کریں دیانت و انصاف کا ثبوت
آخر کس دلیل سے جو اس قول میں اول خلافت کا حق یہ ہے کہ فرماتے ہیں خاتم المتکلمین کے اس
قول نے فیصلہ کر دیا کیونکہ تسلیم کر لیا کہ کتب شیعہ میں اس روایت میں لفظ فلان ہے اور لفظ
ابوبکر نہیں ہاں بطور مرادی معنی کے تشریحاً احتمال ابوبکر لکھا ہے چنانچہ کسی نے یہ صاحب تحفہ
نے یہ صاحب زاد المتقین نے اس امر کا دعوے کیا کہ کتب شیعہ میں اس روایت میں بجائے
لفظ فلان لفظ ابوبکر یا عمر مذکور ہے چنانچہ صاحب تحفہ نے بعد دعوے تحریف نسخ
شریف رضی کے شرح سے تعیین یعنی مرادی کو قرینہ اور میں ثبوت تحریف پر قرار دیا ہے
چنانچہ مولوی حیدر علی [illegible] تحفہ میں فرماتے ہیں دریں عبارت جناب امیر صاحب نہج البلاغہ
شریف رضی ست برای حفظ مذہب خود تصرف کردہ لفظ ابوبکر را حذف نمودہ در جای آن
لفظ فلان آوردہ تا سنت تمسک نتوانند لیکن کرامت حضرت امیر است کہ اوصاف مذکورہ
صریح تعیین مینمایند چنانچہ بیان خود شارحین نہج البلاغہ از امیر در تعیین این
فلان اختلاف کردہ بعضی گفتہ اند مراد ابوبکر ست و بعضی گفتہ عمر اس عبارت سے صاف
واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ دعوے تحریف کے ثبوت دو [illegible] اوصاف مذکورہ
تعیین کو کرتے ہیں دوسری شارحین نے جو بیان مراد کے ابوبکر یا عمر کو بیان کیا ہے
اور دعوے ہرگز نہیں کیا کہ کتب شیعہ میں اس روایت میں بجائے لفظ فلان کے لفظ ابوبکر اور
جب آپ نے معنی مرادی ہونے کو تسلیم کر لیا تو گویا خصم کی دلیل کو قبول کر لیا اور دعوے
ثابت ہو گیا اور فیصلہ ہو گیا مختصر یہ کہ فیصلہ ہونے سے آپ کی یہ مراد ہو تو [illegible] شیعہ کو
[illegible] رفع ہو [illegible] قیامت تک بھی ممکن نہیں [illegible] کنتوری اس
[illegible] روایت میں رفقا [illegible] سے انکار کر یا شرح [illegible] مولوی صاحب
لفظ فلان سے ابوبکر یا عمر مراد ہے یعنی [illegible] خلافت کی سے [illegible]
[illegible] لفظ [illegible] ابوبکر [illegible]
[illegible] علامہ کنتوری کا یہ فرمانا محض غلط [illegible]
[illegible] اگر مراد [illegible] جاتا ہے [illegible]
[illegible]

الزام بعد انکار کنتوری کے بطلان کے لئے کافی ہو گیا دوسری خطا یہی قدیم خطا ہے کہ اس کو
تنزل فرماتے ہیں حالانکہ اس دعوے کے ثبوت کے لئے نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ ہے
بلکہ قطعی قرائن اس کے خلاف پر قائم ہیں چنانچہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں تیسری خطا نہایت
فاحش اور قبیح یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ ملتی صاحب نے انکار نہیں کیا مگر لفظ ابوبکر بجائے لفظ
فلان ہونے کا کتب شیعہ میں اور اس کا انکار نہیں کیا کہ معنے مرادی احتمالی ہیں بھی علی تقدیر تنزل
ابوبکر یا عمر نہیں ہے اور یہ صراحتہ کذب و دروغ و خلاف واقع ہے اور مصداق مصرعہ چہ
دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد ہے کیونکہ تحفہ کی عبارت موجود ہے اس کو دیکھئے پھر اس پر علامہ کنتوری کی عبارت
ملاحظہ فرمائیے آپ کے کشف [illegible] صاحب تحفہ کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں قد ولہذا شارحین
نہج البلاغہ از امیر در تعیین فلان اختلاف کردہ اند بعضی گفتہ اند کہ مراد ابوبکر ست و بعضی گفتہ اند
عمر [illegible] قول ان ہذا الافک مبین [illegible] باید پرسید کہ آن شارحین کہ امیر گفتہ کہ مراد ابوبکر
عمر ست و حال آنکہ قبل از ابن ابی الحدید غیر از قطب راوندی کسی بشرح این کتاب شریف نپرداختہ
چنانچہ ابن ابی الحدید در اول شرح خود گفتہ و لم یشرح ہذا الکتاب قبلی فیما اعلم
الا واحد وہو سعید بن ہبۃ اللہ بن الحسن الفقیہ المعروف بالقطب
الراوندی وکان من فقہاء الامامیۃ ونیز ابن ابی الحدید در شرح این
کلام آنحضرت بعد دعوے [illegible] راوندی انہ قال فی الشرح انہ علیہ
السلام مدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وان الفتنۃ ہی التی
وقعت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاختیار والاثرۃ
جس شخص کو ذرا بھی عبارت سمجھنے کی تمیز ہو گی وہ تحفہ کی عبارت سے سمجھ سکتا ہے کہ علامہ مولوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول سے قرینہ ہے کہ شارحین نہج البلاغہ کا امیر ہیں سے با اختلاف
ہے بعض کہتے ہیں لفظ فلان سے مراد ابوبکر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد عمر ہے لیکن اس
قول میں ہے [illegible] کی نسبت ہوئی ہے کہ کتب شیعہ میں لفظ فلان سے بطور مراد کے
[illegible] مذکور ہیں [illegible] علامہ کنتوری نے اس دعوے کی تکذیب کی [illegible]
[illegible] بیں [illegible] دعوے [illegible] یہ ثابت [illegible]
[illegible] ابوبکر [illegible] اس عبارت سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ
[illegible] تحفہ کی عبارت میں [illegible]

کہ کتب شیعہ میں بجائے لفظ فلان کے لفظ ابوبکر یا عمر اس روایت میں موجود ہے اور علامہ کستوری کی تکذیب اسی کی طرف راجع ہے پس آپ کا یہ فرمانا کہ مفتی صاحب نے انکار نہیں کیا مگر لفظ ابوبکر بجائے لفظ فلان ہونے کا کتب شیعہ میں یا اس امر دروغ بے فروغ ہے کسی ایمان دار اہل شرم وحیا کا یہ کام نہیں کہ ایسا صریح دروغ بمقابلہ خصم پیش کرے۔ لیکن چونکہ آپ کو خوف خدا اور اہل علم سے شرم وحیا غایت درجہ کو ہے کہ کسی کو ایسی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ جو چاہیں کریں اور جو کچھ چاہیں فرمائیں۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ۔ زیرا کہ مراد از میں الخ۔ اقول۔ آپ کے خاتم المتکلمین کی یہ تحریر کیا عجیب کا سبب بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ اس شارح علیہ الرحمۃ کی اور شراح امامیہ نے بھی یہ توجیہ کی ہو گی۔ معاذ دینی میں ایسی تحریریں کرنا اہل دیانت کا کام نہیں آپ کے خاتم المتکلمین نے نہایت چھان بین کی اور بہت سی کتب کی اوراق گردانی فرمائی تب ان کو اس شرح میں یہ توجیہات علی سبیل التسلیم والتنزل ہاتھ لگیں اول تو ان توجیہات کو جو بتقدیر تسلیم وتنزل کی گئی ہیں اور وہ بھی عام شیعہ کے ہیں شرح میں لفظ امامیہ کا مع وخفان تک نہیں ہے۔ الزاماً بمقابلہ خصم پیش کرنا کمال دانائی ہے لہٰذا اس پر اور تفصیل زیادہ کرنا امر عبث ہے۔

انکار کی سزا

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: اول بجواب حضرت علامہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کے کستوری نے اس کا صاف انکار کر دیا تھا سو ان کا انکار کچھ پیش نہ گیا اور وہ اپنے اس انکار کی سزا پا چکے جو اہل شرم وحیا کے لئے بہت کچھ ہے تو ان کی سلب کلی کے مقابل میں جس کی نقیض ایجاب جزئی ثابت کی گئی بلکہ ثابت ہوا کہ ان کا انکار محض قصور تتبع سے یا عناد سے ناشی تھا اب آپ نے اس کا انکار شروع کر دیا سوائے بحرانی کے اور کسی شارح نے نہیں لکھا ہے اور حضرت خاتم المتکلمین نے ثبوت کا اور خلاف دیانت بڑا فسوس کہ آپ کو علامہ کستوری کا حال دیکھ کر عبرت نہ ہوئی اور علامہ کستوری کی طرح بے تحقیق انکار کر دیا۔ اور نہج البلاغۃ کی تمام شروح وتراجم جو شیعہ نے لکھے ہیں اس کے بعد اگر انکار فرماویں گے تو آپ پر بہت ہو گا میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے تمام شروح وتراجم نہج البلاغۃ کے ملاحظہ نہیں فرمائے ہوں گے اس لئے توقع کرتا ہوں معاذ دینی میں ایسی تحریر کرنا اہل دیانت کا کام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اسی بحث میں جو عبارت

کہ حضرت خاتم المتکلمین نے فاضل معاصی کی شرح کی نقل کی ہے اس سے صاف واضح ہے کہ وہ اور اس کا استاد نقیب ابوجعفر بھی اس امر کے قائل ہیں کہ مراد لفظ فلان سے ابوبکر یا عمر ہیں وہ یہی کہتا ہے کہ نقیب گفتم کہ تعریض بکاملِ درستی درست چنانکہ مرد شخص ماضی مطابق نفس الامر بود و ہیچ شکی وتردد در آن نیست گرچہ جناب امیر یا ابن الصاف معروف شود غایت مدح خواہد بود کہ بالاتر از ان نباشد نقیب سر بگریبان فرو برده بعد تامل گفت درست میگوئی انتہی اگرچہ اس عبارت میں بصراحت نام ابوبکر یا عمر کا نہیں ہے لیکن چونکہ اس اعتراض کا مدار اس کلام کے تعریض ہونے پر ہے اور ظاہر ہے کہ تعریض جناب ذی النورین کو ہوگی الا یہ بھی یہی ہے کہ ان کو تعریض بجز ذکر محاسن احد الخلفاء الثلاثہ کے نہیں ہو سکتی تو ثابت ہوا کہ اصل کلام بیان محامد احد الشیخین کو متضمن ہے اور خاص اس کو ابن میثم بحرانی نے اپنے جواب شافی میں نقل کیا ہے۔ اشتانی انہ جاز ان یکون مدحہ ذلک تو حدیداً فی معرض ترسیخ عثمان الخ اور بعد حضرت خاتم المتکلمین رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کے آخر میں بتصریح لکھا ہے کہ کلمات دیگر شارحین ورتہ جمیں یہن کتاب از امامیہ مرزا جیح ہمدانی بہرجی آید کہ مراد ہیچ علی الشیخین لیکن چونکہ علامہ کستوری کی تکذیب بحرانی کی نقل سے بخوبی ہو چکی تھی الا شارحین سے نقل کی حاجت نہ ہوئی بعض آپ پر خاتم المتکلمین کا شکوہ کرنا آپ کے اور آپ کے علامہ کستوری کی تقریرات سے بھی زیادہ خلاف دیانت ہے کہ یہ بہت اب دروغ دعوے فرماتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ کسی شارح نے لفظ فلان سے ابوبکر یا عمر کو مراد نہیں لیا کہیں کہتے ہیں کہ یہ وجہات کسی نے ابوبکر یا عمر پر محمول نہیں کئے۔ کبھی فرماتے ہیں کہ یہ توجیہات وتشریحات کسی امامیہ نے نہیں کی ہیں بحرانی پر فاضل مجیب حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ مفتی صاحب نے بجائے لفظ فلان کے ابوبکر یا عمر مراد ہونے کے سوا اور کسی امر کا انکار نہیں کیا حالانکہ آپ کا اور آپ کے علامہ کستوری کا فرمانا بداہتہً خلاف واقع ہے پھر تعجب ہے کہ اپنی تمام اوعائے انصاف یہ تحریر بھی خلاف دیانت نہیں معلوم ہوتی کہ آپ جیسی انصاف کی طبیعت کا بجز اس کے توجیہات کو بتقدیر تسلیم وتنزل ہوئی اور عام شیعوں کی طرف منسوب ہو اس کی وجہ سے جو پہلے اس سے گذر چکے ہیں حاجت اعادہ نہیں۔

قولہ۔ معہذا بیت خاتم المتکلمین کے اس قول کا بھی جواب سنیے قولہ زیرا کہ ... آخر کلام از عمر بالاتر کے تعیین حق بما ہے ... اور اولاً مرزا جیح ... علیہ الرحمۃ موجود نہیں ہے مفہوم موجب سے مرزا ... علیہ الرحمۃ نے اس قول کا مخاطب ... علیہ الرحمۃ بیان کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مراد ...

[illegible]

[illegible]

عبرت ناک منظر

[illegible]

کہ جیسا جواب دیجئے۔ اور حضرت علامہ فرہاری قدس سرہ العزیز نے تحفہ میں فرمایا کہ امامیہ شراح
شیخ [illegible] نہج البلاغت میں بلا تحریف واقع ہے معیّن مراد میں
[illegible] مراد [illegible] ہے۔ اس
[illegible] شارح امامیہ نے مراد ہوا لفظ فلان
[illegible] زین ناحیہ بامر
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]

زیں ناحیہ بامر برسید گرده ما امیہ [illegible] ابوبکر و عمر رضی [illegible] لکھتے ہیں [illegible] و ما کذب محض
ست کہیں فرماتے ہیں [illegible] معنی ثبات باید رسانید کہ مراد از لفظ فلان
[illegible] ابوبکر است [illegible] سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ محقق صاحب [illegible] نہج البلاغت کا ملاحظہ فرمایا ہے۔ اور تمام شروح کے مضامین
اور تمام شروح کی تحقیقات [illegible] شیعہ نہیں
کے مراد ہونے کا انکار [illegible]
[illegible]
[illegible]
تصنیف فرمانے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تخطیئهم وان کان احد منهم منصب الخلافة، فلما لم یکن الکلام من کلامه
علیه السلام لم یکن اجماعهم خطأ [illegible] وارد ہوتا ہے اور علامہ بحرانی نے خود جواب
شیعہ سے نقل کئے ہیں وہ جواب بداہتہ معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز صلاحیت رفع الشبہ کی
نہیں رکھتے چنانچہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں سے اس امر کو ثابت کر دیا ہے
تو جب فرماتے کہ ہر دو امر مذکورہ [illegible] میں سے کسی کو اختیار فرما لیجئے گا کیا آپ کا جواب خطا پر
ہے یا یہ کلام جناب امیر کا کلام نہیں ہے [illegible] شریف رضی نے [illegible] کو بڑھا دیا ہے
یہ تو [illegible] ہے کہ شریف رضی نے یہ [illegible] کلام کو جو صریح مدح شیخین پر دلالت
کرے [illegible] خلاف مذہب کیوں بڑھا دیا [illegible] مذہب [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]
مذہب میں [illegible] بالکل مفقود ہے [illegible] کا عذر [illegible] علی الخصوص جب شیعہ [illegible]
[illegible] شریف رضی [illegible] جناب
امیر کے کلام [illegible] ہونے کا [illegible] واقع ہے
[illegible] اگرچہ [illegible] آپ کے [illegible] ہو گئے [illegible]
[illegible] حضرت شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی نسبت اپنے [illegible]
[illegible] کی تحریر [illegible] ثابت کر چکے ہیں
[illegible] جناب [illegible] آپ نے [illegible]
[illegible] مطلب [illegible] آپ نے یہ دعوے فرمایا
[illegible] عادت نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] اعتراض [illegible]
[illegible] خود [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں تو
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]

پر غفلت طاری ہوئی اور نسیان پیش آیا، اگر حضرت علامہ دہلوی قدس سرہ العزیز کی تحریر مضامین
کا مصرف مصیبت ہے [illegible] اعضال ہوتا ہے کا باعث ہے تو تحریر آپ کے مفتی صاحب
کو معذور سمجھتے ہیں، علاوہ ازیں اس موقع میں کہ جو جناب مفتی صاحب کو پیش آیا اور دوسرے موانع
میں [illegible] کتب کا نہ دیکھنا یا مضامین کا یاد نہ رہنا کچھ عیب یا نقص کا باعث نہیں سمجھا جاتا، جب
[illegible] کتب کا نہ دیکھنا اور تحریر مضامین کا یاد نہ رہنا معیوب نہیں سمجھا جاتا
[illegible] مضامین کی [illegible]
[illegible] ہوا ہے [illegible] تحریر مضامین یاد [illegible]
[illegible] دیکھے تو [illegible] مفتی صاحب کو پیش آیا [illegible]
اپنے ثبوت [illegible] کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قال فاضل المجیب بقولہ یہ ایک بحث کا حال ہے جس سے علمائے شیعہ کا پایۂ علم [illegible] بخوبی معلوم ہو سکتا ہے مگر اس بحث کی تفصیل کا استیفا نہیں کیا گیا۔ اقول [illegible] یہ ایک بحث کا [illegible] جس سے علمائے شیعہ کا پایۂ علم و ریاست وقوف و فراست و عقل و کیاست بخوبی معلوم ہو سکتا ہے مگر اس بحث کی تفصیل کا بھی استیفا نہیں کیا گیا

مجیب کے اس اعتراض کا جواب کہ علمائے اہل سنت لقد جاء فلان کو غلطی سے قسم کہتے ہیں

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی [illegible]

[illegible]

اپنے علماء سے نقل فرماتے ہوں گے کیونکہ آپ تو فرما چکے ہیں کہ میں فارسی خواں ہوں۔ آپ کو کتب نحو و لغویہ سے اور تحقیق لقد جاء وغیرہ سے کیا تعلق اور نیز اس فن کے شروح و عبارات ہی بھی اس حرف ایجاب [illegible] سمجھ گئے ہیں۔ اس بحث کے جواب میں مفصل بیان ہوا ہے تو ہم کو یہ کہنا چاہیئے کہ فاضل مجیب نقلاً اپنے علماء [illegible] معترض [illegible] کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت نے لقد جاء فلان کو [illegible] قسم دروغ فرمایا ہے حالانکہ یہ کلام تعجب کا ہے۔ اب اس کا جواب سنیئے کہ یہ آپ کے علماء کا محض کذب اور افترا اور بہتان ہے ہرگز علمائے اہلسنت نے لقد جاء فلان کو جو حسب تصریح فاضل مجیب [illegible] کا ہے قسم نہیں فرمایا ہے [illegible] کی نسبت یہ اعتراض ہوگا اس سے میں عبارات ان کتابوں کی نقل کرتا ہوں [illegible]

[illegible]

حرف قرآن کا عبارت میں موجود ہے جس کے معنی قرآن کے خوب جانتے ہیں وہ علماء دہلوی سے نکلے ہیں
ان کا جواب یہ ہے کہ لوگ کہ جھوٹے جھوٹے رسالے لکھا ہے کہ [illegible] طوفان جوڑتی ہے
چونکہ غلط یا کافی [illegible] اہل سنہ اطوار فلاں کو مرشد کہا ہے
جو ان کے لئے [illegible] کا جواب واضح ہے [illegible]

[illegible]

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی [illegible] غلط [illegible] جواب [illegible]
[illegible] جھوٹ [illegible] آپ [illegible] جواب نہیں دے سکتے

تنبیہ [illegible] آپ کا یہ فرمانا [illegible]
[illegible] اس کا جواب لکھا

اقول [illegible]

[illegible]

کی واقفیت ہو۔ اقول اس آپ کی تشخیص پر ہم بھی صاد کرتے ہیں میں اپنی کم علمی ہیچمدانی شروع ہی میں عرض کرچکا ہوں۔

تقاضائے احتیاط

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: چونکہ اس جگہ فاضل مجیب نے ہمارے جواب کی عبارت نقل کی ہے اس میں غلطہ واقع ہوتا ہے مبادا ناظرین اقوال کو تعیین اقوال میں تردد و اشتباہ واقع ہو اس لئے بنظر احتیاط عرض کرتے ہیں کہ اس جگہ جو لفظ قول ہمارے فاضل مجیب کے کلام میں واقع ہے یہ قول ہماری تحریر میں کا ہے اور ضمیر اس کی راجع بطرف فاضل مخاطب ہے اور بعد اس کے عبارت شیعوں کی بعض فرق تہ میں گھر لیں: اصل سوال فاضل مخاطب کو جملہ ہے جس کا جواب ہم نے لکھا ہے اور کہا ہے جناب مخاطب کی تحریر سے الخ پس ناظرین یہ خیال فرمائیں کہ قول کے قائل فاضل مجیب ہیں اور ضمیر ہماری طرف راجع ہے اور عبارت شیعوں کی بعض فرق کی الخ ہماری عبارت سے جیسا کہ ظاہر ہے مستفاد ہوتا ہے تقلیبیر سابق میں ہمارے فاضل مخاطب نے ہمارے قول کو اپنے قول کے ساتھ ملا کر شکریہ قول قرار کے لکھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایک لفظ قول سہو کاتب سے ترک ہو گیا ہوگا یا عمداً کرکے مستحق سمجھ کر چھوڑ دیا ہوگا تعجب ہے کہ ان ہر چہ بادا مانی اگر یہ کسر نفس کے طور پر نہیں ہے تو آپ نے اصول و فروع میں جو تقلید مرتجع المتقین کا کیونکر پیدا کر لیا معلوم ہوتا ہے کہ اصل ادعائے ہمہ دانی ہے اور یہ محض تواضع

قول لیکن اگر گستاخی معاف ہو تو بصد ادب اس قدر گزارش ہے کہ بندہ تو تمام کتب یا تمام کتب مشہورہ پر عبور نہیں رکھتا اور واقف نہیں مگر جناب باوجود ادعائے علم و فضل اصل مسئلہ متنازعہ فیہ سے ہی آگاہ نہیں چنانچہ امامت کو مسائل فروعیہ سے بیان کرنے کی ازالۃ الغین کے حوالہ کی ضرورت ہوئی اس مسئلہ کو آپ کی کتب احادیث وغیرہ حتی کہ کتب عقائد میں ام الصفات لکھا ہے مگر جناب اس کو امر ہدایت نہیں جانتے یہ محض کتب کلامیہ و عقائد و احادیث وغیرہ پر عبور نہ ہونے ہی کا سبب معلوم ہوتا ہے ورنہ شاید اجتہاد کا دعویٰ تو آپ کو بھی نہ ہو۔

اقول حضرت نے دریافت فرمایا تھا کہ مسئلہ امامت اہل سنت کے نزدیک اصول میں سے ہے یا فروع سے بندہ نے جواب اس کا عرض کیا کہ اہلسنت کے نزدیک مسئلہ امامت فروعیات سے ہے اور اس کے ثبوت میں حوالہ علمائے متکلمین کی عبارت کا جو اس وقت سامنے

موجود تھی لکھنا کافی سمجھا پس اس پر جناب کا فرمانا کہ اصل مسئلہ متنازعہ فیہا سے آگاہی نہیں آپ ہی انصاف سے فرماویں کہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے مگر آپ کسی مسئلہ میں اس کے ثبوت کے وقت حوالہ اپنے مجتہد العصر یا مفتی کنتوری صاحب کا دیویں اور مسئلہ بھی صحیح فرماویں تو کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ آپ اس مسئلہ سے آگاہ نہیں حاشا و کلا۔ اور بالفرض اگر میں شرح عقائد کا حوالہ دیتا تو بھی آپ یہی اعتراض فرماسکتے تھے جب تک کہ تمام کتب عقائد و احادیث وغیرہ کی ذکر نہ کی جاتی حالانکہ کوئی شخص تمام حوالوں کو جمع نہیں کرتا ظاہر ہے کہ حوالے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ مسئلہ کی صحت کی نسبت طمانیت ہو جاوے اور یہ مجرد نقل قول کسی معتبر عالم کے حاصل ہو سکتا ہے علی الخصوص جب کہ مسئلہ بھی مسائل فروعی میں سے ہو اور یہ امر حضرت خاتم المتکلمین کی طرف قول سے بخوبی حاصل ہے پس اس کی نسبت جناب کا عدم آگاہی فرمانا عدم آگاہی قانون انصاف سے ہے اگرچہ یہ بات مسلم اور صحیح ہے کہ بندہ کو تمام کتب کلامیہ و احادیث وغیرہ پر عبور نہیں ہے اور نہ بندہ کو دعوے اجتہاد ہے مگر تعجب یہ ہے کہ آپ کے جناب مفتی صاحب نے خلاف واقع دعوے فرمایا کہ شروح شیخ عبد الحق میں کہیں یہ توجیہات مذکور نہیں اور جناب نے اس کی نسبت عذر فرمایا کہ کیا ضرور ہے کہ ہر عالم کی کتاب اور اس کی تحقیق ہمیشہ مدنظر رہے ہر ایک کتاب کا دیکھنا یا ہر وقت تحریر اس کے مضامین کا یاد رہنا کچھ بڑی بات نہیں اور کچھ عیب و نقص کی بات نہیں کہ اگر ایک کتاب کو دیکھا ہو اس کے مضامین یاد نہ رہے ہوں پس جب آپ کے نزدیک شرح شیخ عبد الحق کے نہ دیکھنے سے آپ کے مفتی صاحب کے تبحر میں کچھ فرق نہ آیا اور ان کے کذب کی طرف سے یہ عذر بارد فرمایا اور بسر و چشم قبول کر لیا تو ہم نے ایسا کیا قصور کیا تھا کہ باوجودیکہ مسئلہ صحیح عرض کیا اور حوالہ بھی صحیح دیا لیکن ہاں تمام حوالوں کو جمع نہیں کیا اس کو ہماری کتب عقائد و احادیث وغیرہ پر عدم عبور کا سبب قرار دیا اور عدم آگاہی اور ناواقفیت سمجھا آپ نے انصاف کے کس قاعدہ کے موافق یہ فیصلہ فرمایا آپ کے مفتی صاحب باوجود خطا کے بھی متبحر ہی رہیں اور ہم بے خطا ناواقف و لاعلم سمجھے جاویں یہ صریح ہٹ دھرمی اور حق پوشی نہیں تو کیا ہے انصاف تو یہ تھا کہ تعصب ہے اگر ہم کو آپ صرف اس وجہ سے متعصب کرتے ہیں کہ ہم کو کتب احادیث و کلام وغیرہ پر عبور نہیں یا وقت تحریر حفظ میں یاد نہ رہے تو اپنے مفتی صاحب کو بھی اگر دو مجتہد نہیں تو ہمارے برابر مصنف و علماء بتائیے [illegible] امر امہات کو ذکر نہ کیا یہ دعوے نفی ہے تو بہت جگہ اس تحریر میں [illegible] دانی ذکر کئے گئے تھے [illegible] اس کا جواب مفصل سابقاً درج ہو چکا ہے۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ اگر دعوے ہے اور اجازت ہو تو بندہ معیار امتحان سے اس امر کی بخوبی آزمائش کر سکتا ہے۔ اقول بندہ کو ہرگز دعوے نہیں ہے میں کیا اور میرا دعوے کیا جاہل و قاصر و ناقص ہیچ میرز و ہیچمدان ہوں فقط [illegible] آشفتہ ہوں اور اس کے جواب میں بجز اس کے کہ جناب نے اپنی بلند حوصلگی و عالی ظرفی ظاہر فرمائی ہے کیا عرض کروں مگر جو بندہ تجبر معیوب و ممنوع نہ ہوتا تو شاید بخیال اس کے کہ [illegible] یہ شعر عرض کیا جاتا بیت

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ‖ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

یقول عبد الفقیر الی مولاہ الغنی اگرچہ ہم نے بعض مضامین چھانٹ رکھے تھے مگر پیش خدمت [illegible] جناب نے ترک دعوے میں اس قدر عجز و انکسار فرمایا تو کسی طور سے [illegible] سے جدید معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سے عکس اور فی الحقیقت یہ تو مجرد [illegible] ہے [illegible] کی نسبت جو جناب نے بلند حوصلگی [illegible] تحریر فرمایا گویا اپنے ہی حال کا نقشہ کھینچا ہے کیونکہ [illegible] سابق ہی سے [illegible]

قال الفاضل المجیب۔ قولہ [illegible] بعض کتب جن [illegible] میں مشہور ہوتی ہیں وہ بعض زمانہ میں مفقود و مستور [illegible] آپ نے یہ مضمون [illegible] سے نقل کر دیا مگر [illegible] تو تعجب [illegible] فرمایا کہ [illegible] آپ کا [illegible] کر دیا جاوے تو ہر دو کتب کہ بعض زمانہ میں مفقود و مستور [illegible] مگر [illegible] علماء کتب رجال میں [illegible] مذکور ہوں کی [illegible] کی سند کیونکر جاتی ہو گی آپ کے تمام [illegible] میں موجود ہیں کہ مخفی نسبت کر لیا [illegible] کتاب [illegible] شہرت کی [illegible] سے [illegible] کا ثبات محال [illegible] بلکہ [illegible] محض دعوے [illegible] کی مثال پر [illegible] اور دوسری صورت جو [illegible] بیان فرمائی [illegible] کتاب [illegible] سے ثابت [illegible] کتاب [illegible] موجود اور [illegible] اس کے مصنف کا [illegible] مفقود [illegible] کی زبان پر مذکور [illegible] کے مصنف یا مؤلف کا [illegible] مفقود ہو [illegible] ہر شخص [illegible] کتاب [illegible] تصنیف [illegible] ہو سکتا ہے کہ جس [illegible] مشہور [illegible] مفقود و مستور فرما دیتے آپ سی

تو کیا جواب دیں گے [illegible] کتاب کا حوالہ جو اس زمانہ میں مفقود و مستور ہو اور اس مذہب والوں کے رجال میں بھی کہیں اس کا ذکر نہ ہو نہ اس کے مصنف کا نام معلوم ہو نہ اس کی تصنیف و تالیف کا زمانہ مشرح بتایا مختصر بیان کیا جاوے تو محض لغو ہو گا۔

مثال سے سمجھیں شاید کہ عقل آئے

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی اگرچہ کتب غیر مستند و مفقودہ و مستورہ کی مثال طلب کرنا ایسا ہے جیسا کوئی غیر معلوم و مجہول کی مثال طلب کرے مگر ہم اپنے حضرت فاضل مجیب کو مثال ہی سے سمجھاتے ہیں [illegible] آپ کی بلکہ [illegible] کی کتب رجال و فہرست مصنفین و علماء میں بعض علماء کثیر التصانیف کی نسبت تحریر ہے کہ تعداد مجلدات ان کی تصانیف [illegible] چنانچہ ابن شہر آشوب نے معالم العلماء میں فضل بن شاذان کی نسبت لکھا ہے [illegible] مصنف [illegible] ابن شہر آشوب نے [illegible] کے حال میں لکھا ہے [illegible] اور بعض [illegible] محمد بن مسعود عیاشی کی نسبت لکھا ہے [illegible] مصنف محمد بن علی بن بابویہ قمی کے حال میں لکھا ہے [illegible] مصنف علی [illegible] اور بہت سے علماء کی بہت سی طرح درج ہے لیکن اگر تتبع و تلاش کی جاوے تو بجز چند کتابوں کے جو ان کی طرف نسبت کی گئی ہیں بہت قلیل [illegible] کا کہیں پتہ و نشان نہیں ملے گا۔ تو ان کی نسبت بھی [illegible] کہ [illegible] میں بجز [illegible] موجود اور علماء کی زبان پر مذکور [illegible] اور ایسی بھی کتابیں ہیں کہ ان کے مصنفین کا حال کچھ معلوم نہیں چنانچہ معالم العلماء کے آخر میں آپ نے [illegible] فرمایا ہو گا [illegible] ظاہر ہے کہ جامع فہرست علماء کو بھی تو استیعاب کتب مصنفین بیان کرنا مقصود نہیں ہوا تھوڑی تھوڑی کتابیں بطور نمونہ درج کر دیتے ہیں اور اگر استیعاب ہوتا تب بھی تو اپنے علم و واقفیت کے موافق ہے اور ظاہر ہے کہ کچھ ضرور نہیں [illegible] مصنفات کر ہو وہ [illegible] جو آپ نے معارض میں [illegible] ہو گا [illegible] لکھا ہے [illegible] سے صاف معلوم ہوتا ہے [illegible] مقصود نہیں [illegible] چند کتب [illegible] مذہب شیعہ کے مستند علماء مشہور موجود ہیں [illegible] کتابیں [illegible] فرما دیں [illegible]

کتاب الاشراف، مجمع الکمال، قرۃ درۃ التاج، مختصر الحوریین اگر ہر ایک کتاب کے واسطے ضرور ہے
کہ اس کا حال اور اس کے مصنف کا حال اور زمانۂ تصنیف مفصل و مشرح معلوم ہو اگر سے ان کا
حال بھی اسی طرح تفصیل کے ساتھ معلوم ہوگا۔ رہا صحت استشہاد کی نسبت جو کچھ تحریر فرمایا ہے
سو مخفی نہیں ہماری سند کی صحت کا مدار کچھ مجالس السالکین ہی پر نہیں ہے بلکہ اور بھی بعض
معتبر کتابوں سے ثابت ہے چنانچہ ہم آئندہ اس کو نقل کریں گے اسی واسطے حضرت علامہ دہلوی
صاحب تحفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اقتصار مجالس السالکین ہی پر نہیں فرمایا ہے پس جب کہ یہ روایت
دوسری معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے تو اگر بالفرض مجالس السالکین مفقود و مستور ہو اور اس سے
استدلال صحیح نہ ہو تا ہم ہمارے استدلال کی صحت میں بابت رضا جناب بتول رضی اللہ عنہا شیخین
رضی اللہ عنہما کے ساتھ کچھ کلام نہیں ہو سکتی۔ غرض کتب کی نسبت آپ کا یہ دعوے فرمانا کہ جو کتاب
تصنیف ہوئی ضرور ہے کہ اس کا اور اس کے مصنف کا حال اور زمانۂ تصنیف معلوم ہو خلاف بداہت
ہے بہت ایسی کتابیں تصنیف ہوئیں جو بعد میں مفقود ہو گئیں اور بہت سی ایسی کتابیں ہیں کہ جن
کے مصنفین کا کچھ حال معلوم نہیں، اکثر کتابیں جو گذشتہ قرون میں زیر درس تھیں اس وقت ان کا
نام و نشان بھی نہیں، قاعدہ ہے جب ایک چیز کا تداول کم ہو جاتا ہے تو رفتہ رفتہ وہ شے ہی
اول اشتبال معدوم کے ہوتی ہے اور پھر حقیقۃً معدوم ہو جاتی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اقلیدس کے بعض
مقالوں کا کہیں پتہ و نشان نہیں مصنفات افلاطون و ارسطاطالیس وغیرہ کا اس وقت کہیں نام و نشان
باقی ہے اچھا ان کو رہنے دو صحف ابراہیم علیہ السلام کو کہیں عالم میں وجود ہے توریت و انجیل
و زبور اصل کہیں پائی جاتی ہیں، علی ہذا قیاس صدہا بلکہ ہزارہا ایسی کتابیں ہوں گی جو ایک زمانہ
میں مشہور تھیں اور بعد اس کے مفقود ہو گئیں۔ اس جگہ غرض ان کے بیان سے صرف یہ ہے کہ یہ
کچھ لازم نہیں کہ اگر ایک شے کا وجود ایک زمانہ میں ہو تو بعد اس کے بھی اس کا وجود باقی رہے
جیسا کہ ان کتب سماوی کا وجود خارجی مفقود ہو گیا ہے ممکن ہے کہ بعض کتب ایسی ہوں کہ ان کا وجود
خارجی اور علمی دونوں جاتے رہیں اور کوئی دلیل عقلی یا نقلی اس کے استمرار پر قائم نہیں وہی
نعلیہ ملیبان، اور مجالس السالکین تو اس جنس سے نہیں کہ جس کا وجود مطلق نہ رہا ہو۔ آخر حضرت علامہ
کابلی شرے سوانح میں اس سے استشہاد کیا، علیم مخدوم سلامت علی خان سے جن کے وجود کی تسلیم
وہی اس کے وجود کی دلیل کافی ہے۔ رہا اس کو جعلی تصنیف کا قرار دینا سمجھنا اور انکار کرنا اور یہ کہنا کہ جیسے
نقیع سے لے گھڑی ہوگی اور چونکہ اس باب میں اہلسنت متہم ہیں اس سے ان کی شہادت قابل

بقول شما نہیں سو اس کا جواب ہم عنقریب بیان کریں گے۔

قال الفاضل المجیب: قولہ پس یہ بھی اپنے قدماء کے بھروسہ پر جنھوں نے برائے نام
تحفہ کے جوابات لکھے ہیں لکھ گیا ہے۔ اقول: حضرت اسی طرح آپ نے بھی اپنے قدماء کے بھروسہ پر
بلکہ بعینہٖ وہی مضمون نقل کر دیا ہے۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: اس قول میں قید برائے نام تحریر جوابات کے وقت
نزول خاطر نہیں ہوئی مطلق قدماء سمجھ کر معارضہ فرمایا پس یہ معارضہ ہم پر وارد نہیں ہو سکتا۔

قولہ: جناب من قدماء کے ہی بھروسہ پر معاملات دینی میں گفتگو ہوا کرتی ہے اپنی رائے
کا دخل کم ہوتا ہے۔

اقول: چونکہ آپ نے اپنی عقل و فہم کے زمام کو اپنے قدماء کے ہواؤں کے سپرد کیا ہے اور
اپنی عقل کو دخل نہیں دیتے اسی واسطے صراط مستقیم سے منحرف اور جماعت سے ایک طرف ہو گئے
ہیں۔ ہم نے بقول اللہ قوتہ اپنا امام کتاب اللہ کو قرار دے رکھا ہے اور احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر مدار کار ہے اس کے خلاف کسی کی نہیں مانتے جو اس کے موافق ہو وہ علی الراس
والعین سمجھتے ہیں اس لئے حبل المتین اسلام کو محکم پکڑے ہوئے ہیں۔ حضرات کی کتاب اللہ
جب امام غائب غار سے لے کر برآمد ہوں گے تب کتاب پر کچھ معمول رہا ہو تو ہو ورنہ اب تک تو صرف
جناب امین و زرارہ و بکیر و ابو بصیر وغیرہ کے ربوۂ تقلید زیب جید بلکہ اقرب من حبل الورید ہے۔

قولہ: اگر ہم میں اور آپ میں اس قدر فرق ہے کہ آپ کے قدماء بلا دلیل سے کوئی دعویٰ
کیوں نہ کریں بدوں سوچے سمجھے اپنی عقل و علم سے کام لے محض تقلیداً آپ تسلیم کر لیتے ہیں چنانچہ
انا بری الیقین سے آپ نے یہ مضمون نقل کر دیا اور جو مثال آپ کے خاتم المتکلمین نے وہاں لکھی ہے
اس کو اور کتب متنازعہ فیہ کو مطابق نہ کیا بدوں تامل ان کا مضمون تسلیم کر لیا آیات بینات سے
جو عبارت متعلق آیت غار آپ نے نقل کی ذرا نہ سوچا کہ یہ عبارت بھی دعوے کو ثابت کرتی ہے
یا نہیں جو جوہر بعدی صاحب نے لکھا اس کو بسر و چشم قبول کر لیا اور یہ وثوق ہم پہنچایا کہ ہمارے مقابلہ
میں بھی نقل کر دیا اور ہم اس قسم کی تقلید نہیں کرتے بلکہ صور میں تقلید جائز ہی نہیں جانتے ان
مرحل قرن کو بے شک تسلیم کرتے ہیں تو اس کے تمام مقدمات من کل الوجوہ اپنی نظر سے
گذر ہی ہوں۔

اقول: گذشتہ ابحاث سے اہل علم و انصاف پر واضح و روشن ہے کہ قدماء کی تقلید

بے سوچے سمجھے اور بدون اپنی فہم سے کام لئے آپ کرتے ہیں یا ہم کرتے ہیں۔ فروع کو تو جانے دیجئے آپ تو اصول میں آنکھیں عقل و فہم کی بند کر کے تقلید فرماتے ہیں۔ امامت کے اصول دین ہونے پر کون سی دلیل قطعی قائم ہے جس سے آپ اس کا اصول دین سے ہونا ثابت فرماتے ہیں مسئلہ رجعت پر کون سی دلیل قطعی قائم ہے جس سے وجوب اعتقاد ثابت فرماتے ہیں۔ محض تقلید پر بے سوچے سمجھے اور اپنی عقل سے کام لئے مدار کار ہے اور یہ جو فرماتے ہیں کہ مدلل قول کو تسلیم کرتے ہیں، بس یہ محض دعوئے لسانی ہے ورنہ قطب راوندی کے قول پر جو اس نے فلاں بلاد فلاں کے بارے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد ایک شخص صحابہ میں سے ہے جو وقوع فتن سے پہلے وفات پا گیا کون سی دلیل قائم تھی جو آپ نے برخلاف ابن میثم وغیرہ اس کو بے سوچے سمجھے بسر و چشم قبول کر لیا کیا مدلل قول ایسے ہی ہوتے ہیں جیسا آپ کے قطب راوندی کا قول ہے اور مدلل اقوال کی تسلیم ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ جناب نے اپنے قطب الاقطاب کے قول کو تسلیم فرمایا پھر طرفہ تماشا یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ اس کے تمام مقدمات من کل الوجوہ اپنی نظر سے نہ گزرے ہوں خیال کرنا چاہیے کہ جب تمام مقدمات اس کے من کل الوجوہ نظر سے نہیں گزرے تو اس کا مدلل ہونا آپ کے نزدیک کیونکر ثابت ہوا بجز اس کے آپ نے تقلیداً اس کو مدلل خیال کر لیا ہو اور کوئی صورت نہیں ورنہ جب موقوف علیہ ہی پورے طور پر آپ کی نظر سے نہیں گزرا تو آپ کے نزدیک اس کا مدلل ہونا کیونکر ثابت ہوا۔

قولہ: اور تحفہ کے جواب جب آپ نے دیکھے ہی نہیں تو آپ کا یہ کہنا کہ برائے نام لکھے ہیں کیونکر صحیح ہو اگر آپ ان جوابوں کو دیکھیں اور کچھ بھی عقل و انصاف سے کام لیں تو خود بول اٹھیں کہ واقعی یہ جواب لاجواب ہیں۔

اقول: اگر عقل و انصاف سے کام لینا اسی کا نام ہے جیسا کہ جناب نے کام لیا کہ بدیہیات کا انکار کر دیا اور بخلاف مذہب دعوے کیا کہیں فرمایا کہ ابن میثم کی توجیہات تمسخر پر مبنی ہیں کہیں تحفہ پر ناسخ کیا کہیں دعوے کیا کہ فلاں بلاد فلاں کو علماء اہل سنت اتم کہتے ہیں الی غیر ذٰلک من الاکاذیب تو ایسی عقل اور ایسا انصاف جناب کو اور جناب کے اہل مذہب کو ہی مبارک رہے اور اگر واقعی عقل و انصاف مراد ہے تو اس کی رو سے آپ تو کیا خود ان جوابات کے مصنفین بھی ان کی نسبت ایسا دعوےٰ منہ سے نہیں نکال سکتے پس دعوے محض اس قول کے قبیل سے ہے حبک الشی یعمی ویصم۔

قال الفاضل المجیب۔ قولہ: سوال کی کیفیت ذرا ملاحظہ ہو خاتم المحدثین علامہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ میں حدیث مجاج السالکین سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ فدک میں استدلال فرمایا ہے اس کے جواب میں طعن الرماح میں لکھا ہے وحال آنکہ کتاب مجاج السالکین ہرگز کسی از شیعیان نرسیدہ فضلاء ما کو ز مشہور است ..... نام کتاب را نمودش جدیدہ ساختہ باشد انتہی قرضا اور علامہ کنتوری نے اس سے بھی طنز پردازی فرمائی اور صاحب تحفہ کی وضع کرنے پر قرینہ بھی بتا دیا وہ یہ کہ باب سوم جس میں علماء و کتب شیعہ کا ذکر کیا ہے اس کتاب اور اس کے مصنف کا ذکر نہیں کیا انتہی نقلاً عن ازالۃ الغین۔ بجواب اس کے مولانا حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الغین میں فرماتے ہیں وہیں کتاب یعنی مجاج السالکین نزد ما موجود است و سیف المسلول را مانند آن مذکور است و نزد حکیم مخدوم یعنی سلامت علی خان مرحوم بود و از تصنیفات حیرتی کہ باوہ برین دعوے سیف مطلوب واضح و ولیل جہالت احد بہا جنبی بر عصبیت و جہل ست نیکیف دعوے جہالت کرد انتہی بقدر الحاجۃ۔ اقول: افسوس کہ آپ نے یہاں بھی عقل و انصاف سے کام نہ لیا علامہ کنتوری کی نسبت طنز پردازی تو طنز آمیز تحریر فرمائی مگر اس کے جواب میں کچھ بھی نہ لکھا آپ خود فرمائیں کہ جب آپ کے خاتم المحدثین نے اپنا تحفہ جناب کے لئے کتب علماء شیعہ کا حال لکھا ہے تو جس کتاب سے شیعوں کی بہت بڑے دعوے کو بے بنیاد کرنا چاہتے ہیں اگر کہیں کچھ بھی نشان اصل کتاب یا اس کے مصنف و موصوف کا پاتے تو ضرور اس کو بھی ذکر کرتے یہ ذکر نہ کرنا اس بات پر قوی قرینہ ہے کہ اس نام کی کوئی کتاب کتب شیعہ میں نہیں ہے اور نہ اس کا مصنف کوئی مشہور شخص ہے۔

عقل و انصاف سے خارج کون؟

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: فی الحقیقۃ یہ افسوس جناب ہی کے حال کی طرف عائد ہے کیونکہ اس بحث میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب واضح ہو جائے گا کہ عقل و انصاف سے جناب نے کام نہیں لیا کیونکہ علامہ کنتوری کے عدم ذکر کا جواب تو خود ظاہر ہے آپ کے علامہ کا دعویٰ اس وقت صحیح ہو جب یہ امر ثابت ہو کہ علامہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو تحفہ میں استیفاء کتب مقصود ہو چکا ہے اس کے دیکھنے سے یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ جن کتابوں سے تحفہ میں استدلال فرمایا ہے یہاں کتب ہیں ان کا بھی استیفاء نہیں فرمایا غائب جناب کو بھی معلوم ہوگا۔ خود

نسیم ہدایت کا جس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مستدرک فہرست [illegible] بیان کتب میں ذکر نہیں فرمایا

تو [illegible] کی نسبت یہی اعتراض فرمایا ہے کہ جس کتاب سے شیعوں کے بہت بڑے بڑے

دعووں کو باطل کرنا چاہتے ہیں اگر ہمیں کچھ بھی شک تھا اس کتاب [illegible] کے مؤلف کا [illegible]

اس کا بھی ذکر کرتے [illegible] اس بات پر قرینہ قوی ہے کہ [illegible] کوئی کتاب کتب مشہور

امامیہ سے [illegible] کا مصنف کوئی شخص مشہور ہے [illegible]

کی روایات سے استدلال کیا ہے [illegible]

کہ عقل و نقل سے کام لینا [illegible]

[illegible]

مجمع البیان و احتجاج کی تصنیف [illegible] طبرسی کے بیان کیا یہ محض خبط و عناد ہے بلکہ دلیل اختلال

دماغ مجیب صاحب موصوف ہے کیونکہ مجمع البیان اور احتجاج یقیناً [illegible] طبرسی کا نہیں بلکہ

مجمع البیان تصنیف [illegible] فضل بن حسن بن فضل طبرسی کی ہے [illegible] تصنیف [illegible]

[illegible] ہے کہ مجیب صاحب نے ان دونوں [illegible] کو ایک ہی شخص

[illegible] طبرسی کے [illegible]

[illegible]

کا یہ لکھنا کہ این کتاب یعنی مجالج السالکین خود در صواعق و سیف مسلول دانستہ کن بذکر [illegible]
پھر صاحب تحفہ پر یہ بہتان سلامت علی خان مرحوم کا ان ہی بحر و ضعف پر دال ہے اور ان کتب
مذکورہ سے شہادت یا شہادۃ النصب علی ذم بعض سے کم نہیں۔

صاحب طعن الرماح کا کتاب مجالج السالکین کے نام کے گھڑنے کو صاحب تحفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرنا غلط ہے

[illegible] اور ہماری عبارت کو محض [illegible] سے کام [illegible]
[illegible] سے ضرور ہوا کہ مذکورہ بالا عبارت
[illegible] دیکھیں کہ حضرت مجیب کے
[illegible] تعلق ہے [illegible]
[illegible] مجالج السالکین سے [illegible] جواب ان کے معنی
[illegible] مجالج السالکین [illegible] مستند ہست
[illegible] باب سوم میں مذکور ہے
[illegible] صاحب [illegible] فرمایا ہے کہ این کتاب یعنی
مجالج السالکین [illegible] صواعق و سیف مسلول دانستہ [illegible] سے صاف ثابت ہے کہ
صاحب [illegible] کہ اس کتاب کا نام خود صاحب تحفہ کا مصنوع ہے
[illegible] کیونکہ جب صواعق اور
سیف [illegible] روایت [illegible] کتاب کی طرف موجود ہے تو صاحب
تحفہ [illegible] نسبت کرنا [illegible] اگر یہ
[illegible] صاحب تحفہ [illegible] صاحب
[illegible] کا جواب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مقدمہ فدک میں ابوبکرؓ کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کی رضا کا ثبوت

پس جب کہ یہ روایت اور بعض معتبر کتابوں میں مذکور ہے تو قطعی طور کیونکر تسلیم کرتی
ہے کہ باوجود پائے جانے روایت کے معتبر کتابوں میں [illegible] و قوعی آمد کتاب
تراشی کر کے روایت [illegible] کی طرف نسبت کریں [illegible] فاضل [illegible] علی بن
[illegible] شرح نہج [illegible] مصباح السالکین [illegible] کے شیعہ [illegible]
[illegible] کا اور ہرگز [illegible] کی طرف [illegible]
کا [illegible] شرح [illegible] سے نقل کرتے ہیں۔

[illegible]

قال ابو بكر [illegible]

[illegible]

رسول الله [illegible]

[illegible]

الف: اجماع [illegible]

[illegible]

اور سید ابن طاؤس نے اپنے رجال میں لکھا ہے ومنہم الشیخ الفقیہ ابو منصور علی محمد الطبرسی صاحب کتاب اعلام الوریٰ وغیرہ من المؤلفات۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ان حضرات کے باہم جس قدر اختلافات ہیں وہ ایسے نہیں جو وقف پر مخفی رہا ہو کہ امین الدین ابوعلی طبرسی ملقب بعماد الدین ہیں یا نہیں چونکہ ہمارے پاس اس وقت صرف مختصر تلمیں رسالہ ہیں منجملہ ان کے ایک رسالہ میں لقب امین الدین لکھا ہے اور دو رسالوں میں کچھ لقب نہیں لکھا بلکہ ایک رسالہ میں امین الدین کے بعد و کنیت کے طور پر ابی الفضل لکھا ہے تو ہم اس کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ملقب بعماد الدین ہے یا نہیں اور فاضل عجیب اور صاحب نفحات الریاحین کے تبحر کا حال تو صاف واضح ہے تو ان کا انکار اس باب میں تابع اعتقاد کے نہیں ہو سکتا پس جب کہ یہ بات ثابت ہو چکی کہ روایت رضا کاظمی کتب معتبرہ شیعہ سے ثابت و متحقق ہے اور اہل سنت کو اس روایت کے وضع کرنے اور کتاب کا نام تراشنے کی کچھ ضرورت نہ تھی تو اس سے صاف عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ یہ کتاب فی الحقیقت علمائے شیعہ کی تالیفوں میں سے ہے پھر اگر حکیم سلامت علی خان مرحوم نے اس کتاب مجالس السالکین کو بشمول مجمع البیان و احتجاج ابوعلی طبرسی کی طرف منسوب کر دیا تو اس کی امتناع پر کون سی دلیل قائم ہے جو اس کے مانع ہو علی الخصوص جب کہ یہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ احتجاج و مجمع بھی اسی کی طرف منسوب ہے اور صاحب نفحات الریاحین نے جو یہ دعوےٰ کیا کہ مولوی حیدر علی رحمہ اللہ علیہ نے ترجمہ عبد العزیز قدس سرہ نے مجالس السالکین کی عبارت بلا واسطہ نقل کی اور نفحات الریاحین کی عبارت اس بحث سے متعلق ہیں ہمارے پیش نظر نہیں ظاہر یہ ہے کہ مولوی حیدر علی نے یہ دعوےٰ کہیں نہیں کیا بلکہ صرف اتنا کہا کہ اس نام کی کتاب ابو شیعہ میں ہے اور علی جیسی اسی کی تسلیم ہونے قبول کیا کہ حکیم سلامت علی نے غلط لکھا اور مولوی حیدر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس وجہ سے کہ حکیم سلامت کے قول پر اعتماد کر لیا تو بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ وقت و قرائن اہل سنت کو نہیں ہو سکتا بلکہ اس صورت میں ۔۔۔ اقرب یہ ہے کہ کچھ بعید نہیں اصل کتاب ۔۔۔ والا مصابیح السالکین ہو گا کیونکہ ظاہر ہے کہ ۔۔۔ قریب ہے اور روایت سے ترجمہ مصباح السالکین شرح نہج البلاغۃ مصنفہ ابن میثم بحرانی سے نقل کی اور بعض کاتب سے لفظ مصابیح ۔۔۔ سالکین ۔۔۔ مجالس ۔۔۔ ہو گیا ۔۔۔ کی ضرورت ہے کہ میثم ۔۔۔ یہ ۔۔۔ موقع سے ۔۔۔ اور تحریف بھی موقع سے کی گئی ہے ۔۔۔

مجموعہ معالم العلماء ابن شہر آشوب مورد ساتیین کے کہ ایک غالباً ابن داؤد کا ہے اور دوسرا سید ابن طاؤس کا ہے موجود ہے۔ اب ان کے اختلافات کی کیفیت سنیے جس سے خبط اور غلط بلکہ اختلال دماغ کی پوری پوری تصدیق ہو جاوے معالم العلماء میں ابن شہر آشوب لکھتے ہیں۔

شیخی احمد بن ابی طالب له الکاف	بہ الشیخ محمد جوابی طالب اس کی یہ کتابیں ہیں
فی الفقہ حسن الاحتجاج۔ مفاخر	کافی فقہ میں حسن الاحتجاج۔ مفاخر الطالبیہ
الطالبیہ تاریخ الائمہ۔ فضائل الزہراء	تاریخ ائمہ۔ فضائل زہراء

تو یہ بزرگ احتجاج کو احمد بن ابی طالب طبرسی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اب سنیے سید ابن طاؤس اپنے رجال میں ابوعلی طبرسی کے حال میں لکھتے ہیں۔

ومنہم الشیخ ابو علی الفضل بن	منجملہ ان کے شیخ ابوعلی فضل بن حسن بن
الحسن بن ابی الفضل الطبرسی	فضل طبرسی مفسر ماہر مصنف مجمع البیان و
المفسر الماہر مصنف مجمع البیان و جوامع	جوامع الجامع و کافی اور کتاب احتجاج
الجامع و الکافی وکتاب الاحتجاج و	اور کتاب مکارم الاخلاق کے
کتاب مکارم الاخلاق۔	ہے

یہ بزرگ نے ان دونوں کتابوں یعنی کافی اور احتجاج کو جن کو ابن شہر آشوب نے احمد بن ابی طالب کی تصنیفات بیان کی تھیں۔ ابوعلی کی تالیف بیان کیا۔ آپ کے علامہ مجلسی نے جلد اول بحار میں صفحہ ۱۲ پر صاف لکھا ہے۔

کتاب الاحتجاج وان کان مشہوراً	کتاب احتجاج اگرچہ ابوعلی طبرسی کی طرف بھی منسوب
الی ابی علی فہو ۔۔۔ بل ہو تالیف	ہے اور یہ خطا ہے بلکہ وہ ابو منصور احمد بن علی
ابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی	بن ابی طالب طبرسی کی تالیف ہے۔

غرض اس سے بڑی بحث ہو گئی تھی کہ علمائے شیعہ نے احتجاج کو ابوعلی طبرسی کی طرف منسوب کیا ہے تو اگر یہ اختلال دماغ ہے تو آپ کے علماء کا ہے نہ حکیم سلامت علی خان مرحوم کا اور نیز آپ کے ابن شہر آشوب نے حال ابوعلی طبرسی میں لکھا ہے کہ شیخی ابوعلی المفسر ۔۔۔ مجمع البیان لہ ۔۔۔ نثر ۔۔۔ حسن ۔۔۔ الکشاف من ۔۔۔ ۔۔۔ بعد الطبرسی ۔۔۔ ۔۔۔ تو کتاب احتجاج ۔۔۔ ابوعلی طبرسی کی طرف منسوب ہیں

بزرگی قائم ہو ورنہ قرینہ اس پر یہ ہے کہ سیف مسلول کا جو نسخہ ہمارے پاس مطبوعہ موجود ہے اس میں منہاج السالکین لکھا ہے اور یہ قطعاً غلط ہے کیونکہ اول تو یہ مأخذ صواعق سے ہے اور اس میں بھی منہاج السالکین ہے دوسرے یہ کہ حضرت خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ سیف مسلول میں بجائے سالکین ... درست تو معلوم ہوا کہ یقیناً سہو کاتب ہے [illegible] بجائے منہاج السالکین [illegible] مصباح السالکین [illegible] حضرت [illegible] [illegible]

عترت استدلال کردہ جمعی ... روایت حدیث ... حضرت ... شنیدہ ... حضرت ... روایت ... ومعنی این حدیث در حقیقت ... فاطمہ ... میراث ... واقع شد ... [illegible]

... [illegible]

مناظرہ فدک میں درباب رضاء فاطمہ بخاری کی حدیث کی توجیہ

[illegible] حضرت فاطمہ [illegible] حضرت سیدہ [illegible] جناب سیدہ [illegible] حضرت [illegible] [illegible]

ہے تو یہ واقعات بھی داخل عموم حکم ہو کر وعید میں شمار ہوں گے، اور اگر کلیہ نہیں تو دلیل ہے سر و سر پورا ہے تو اس صورت میں جب کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک کام موافق حکم شرع کیا، اور اس پر جناب سیدہ ناخوش ہوئیں تو صدیق اکبر پر کوئی نقص اور وعید عائد نہیں ہو گا، لیکن البتہ جناب سیدہ کی طرف فی الجملہ اعتراض ہے تو اس کے لئے بعض علماء نے یہ جواب دیا ہے کہ آخر جناب سیدہ معصوم نہ تھیں اور بشر تھیں اور کبھی بہ اقتضائے صفات نفسانی کی [illegible] جاتی ہیں۔ آخر جناب امام حسین باوجود عصمت اپنے بڑے بھائی پر [illegible] صلح ناخوش ہوئے اور ظاہر ہے کہ حق ایک ہی جانب تھا تو اگر جناب سیدہ حضرت ابوبکر سے ناخوش ہوئی ہوں تو کچھ تعجب نہیں، لیکن یہ جواب علماء محققین اہلسنت کے نزدیک ضعیف ہے کیونکہ جب دوسری توجیہ اس کی جس سے طہارت و نظافت دامن جناب سیدہ کی اس غبار سے ہو سکتی ہیں تو یہ امر درست ہے کہ اس توجیہ کو اختیار کیا جاوے اور وہ یہ کہ وجدت کے معنی غضب یا عدم مت کے معنے سمجھے جاویں اس کے بعد غور طلب ہے کہ [illegible] کے نزدیک سامنے ہے کہ بعد اس قصہ کے متعلق کلام نہیں ہی نہ تو صحیح ہے کیونکہ [illegible] اس کی تکذیب ہیں جن کو فاضل متکلمین نے ازالۃ الخفاء میں نقل کیا ہے چنانچہ ایک روایت کو بھی ازالۃ الخفاء سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت زہرا کا ابوبکر کے ساتھ اخیر عمر تک کلام نہ کرنا روایت شیعہ سے بھی باطل ہے

هرگاه فاطمه زهرا علیها السلام در مرض [illegible] بیمار شد شیخین برای عیادت آمدند [illegible] پروانگی حاصل شود تا در خانه در آیند [illegible] ابوبکر بعد ازین [illegible] خانه [illegible] شد [illegible] بستر [illegible] رضی الله عنه و سلم [illegible] امیرالمومنین فرمودند [illegible] لب معذرت می کشیدند و مرا تکلیف داده اند که اجازت برای شان حاصل کنم فاطمه فرمود که مجدداً اجازت نخواهم داد و نه کلام با ایشان خواهم کرد تا آنکه پدر بزرگوار را ملاقات کنم و او را شکایت ایشان باز نمایم، امیرالمومنین گفت که من ضامن شده ام که ایشان را در خانه داخل کنم فرمود که اگر این چنان اتفاق افتاده پس خانه خانه تست و زنان محکوم اند بلکه مردان خود را پیروی کنند من مخالفت تو در هیچ چیز نخواهم کرد پس پروانگی بده هر که را خواهی، امیرالمومنین بیرون آمد و شیخین را پروانگی درداد هرگاه جناب فاطمه زهرا را دیدند سلام کردند و رو در روی از ایشان باز گردید و گفت ای علی پرده بر افکن [illegible] فرمود تا روی به جناب [illegible] سوی دیوار گردانید تا ابوبکر [illegible] این حال مشاهده نمود و عرض کرد ای دختر رسول خدا باعث آمدن ما نیست که خوشنودی ترا طلب نمودیم و از غیظ و غضب تو [illegible] سوال ما همین ست که بر ما بخشی و از زلات ما بگذری فرمود هیچ کلام با شما نخواهم گفت تا آنکه خدمت پیغمبر صلعم حاضر شوم و معاملات شما را مشرح در نزد او [illegible] شیخین معذرت [illegible] اعاده کردند و عفو و صفح [illegible] بعد ازین فاطمه زهرا بسوی علی رضی الله عنه التفات نمود و گفت که من حرفی با این هر دو کس نخواهم زد تا آنکه چیزی سوال میکنم که ایشان از رسول خدا صلعم شنیده اند [illegible] اگر تصدیق [illegible] کرد پس هر چه [illegible] شیخین [illegible] و تصدیق و صفا [illegible] فرمود [illegible] از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم [illegible] نصف شب [illegible] سیده [illegible] نشسته [illegible] فرمود فاطمه [illegible] غضب [illegible] راضی [illegible] پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم [illegible] در وقت وفات [illegible] شکایت [illegible] روایت صلی الله علیه [illegible] جو حضرت خاتم المتکلمین نے [illegible] فارسی میں نقل فرمائی ہے اور اسی طرح ازالۃ الخفاء میں جو اس کے ہم معنی [illegible]

طعن الرماح سے نقل کی گئی ان سے صاف واضح ہے کہ جناب سیدہ نے باوجود کہ سکرہ
عہد و پیمان کے اور قسم شرعی کے کہیں ہرگز ان سے کلام نہ کروں گی شیخین کے ساتھ کلام کی نہ
دوست عہد و باطل ہوا اور علی الاطلاق کلام سے انکار کرنا لغو ہوا پس حضرت شیعہ کو اب رہا ایسے
پورہ نہیں کہ مجرد تکلم کو منہ کریں اور فرض کریں کہ بعد تکلم لفظ رضا وغیرہ مقصود ہے اور سے یہ
شیخین کے ساتھ رضا و خوشنودی سے وقت وفات تک کہ وہ نہیں کی قطع نظر اس سے
نہ باوجود معنی استدعائی جناب امیر کے اگر جناب سیدہ شیخین سے راضی ہو جاتیں تو مخالفت امر
جناب امیر کے جو ہادر حق تھے لازم آتی اور نیز اس سے [illegible] ہو گئیں زوجہ سعید [illegible]
مخالفت تو در ہی جیسی خود ہم کو [illegible] جیسا کہ روایت بخاری و علل الشرائع میں مذکور ہے [illegible]
بھی فرماتے ہیں کہ تکلم معتبر ہے بقید فی امور کے وفی ذلک [illegible]
ساتھ معاملہ [illegible] کی نسبت وقت وفات تک پھر کلام نہیں کی [illegible]
پر حقیقت اس امر کی واضح ہو گئی تھی کہ انبیاء کی میراث مالی نہیں ہوتی [illegible]
امیر نے اپنی خلافت کے عہد میں [illegible] حضرت علی اللہ علیہ [illegible]
ازل [illegible] کی خاطر کے [illegible] کرتے رہے جس طرح [illegible]
ہوا کرتا تھا جن پر علامہ مجلسی [illegible] شہادت [illegible]
ان دو [illegible] تھا [illegible] اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر [illegible]
خلافت میں بھی مغلوب رہے ہوں پس بھی [illegible] کی طرح [illegible]
کرتے رہتے [illegible] اپنی خاطر [illegible]
شیعہ فرماتے ہیں [illegible] نقل کرتے [illegible]
[illegible] غاصب تھے تو جناب امیر معصوم بھی [illegible]
[illegible] فعل معصوم کے واقع ہو [illegible]
[illegible] معصوم [illegible]
[illegible] نسبت سے [illegible] جناب [illegible]
[illegible]
[illegible] ثابت [illegible]
[illegible]

معاملہ میں لب کشائی نہ فرمائی اور متقدمین میں سے بھی کسی نے اس کا پھر نام نہیں لیا پس روایت بخاری
سے مجنوں صدیق کے ضمن میں استدلال کرنا حضرت مجیب اور ان کے حضرت صاحب تحفہ اثنا عشریہ
کے قول کی جرأت سے بہر حال یہ ظاہر ہے کہ وہ بمقتضائے کمال فضل و علم و شرم و حیا کے [illegible]
اہل سنت کا [illegible] کے مدعی [illegible] اور مصداق مثل مشہور الغریق یتشبث بکل حشیش
کے ہو [illegible] کتب شیعہ سے ثابت رضا جناب سیدہ چاہا حالانکہ یہ بھی [illegible]
[illegible] اہل سنت کو [illegible] اور استدلال شیعہ کا [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]
جب [illegible] جناب سیدہ راضی ہو گئیں تو یہ کہنا کہ [illegible] اثبات رضا
[illegible] علامہ فاضل مجلسی [illegible] منسوب کرنا ہے اب اس [illegible]
[illegible] دیکھیں [illegible] بلکہ اہل حق کو [illegible]
[illegible] ھذہ لقصۃ [illegible] شیعہ
[illegible] شیعہ معتقد ہیں [illegible]
[illegible] حضرت کے جد کا دعوے پیش [illegible] اگر [illegible] ثابت ہے [illegible]
[illegible]
قولہ آپ سے بھی عقل و دخل [illegible] فرمائی ہے ثبوت [illegible]
اس سے سکوت [illegible] ہمارے سامنے پیش کیا۔
قولہ حضرت کی [illegible] کوئی معنی نہیں جب عبارت کے مطلب
[illegible] مطلب عبارت کو [illegible]
[illegible]
قولہ خود فرماتے ہیں [illegible] ہوں کہ [illegible] اپنے
[illegible] دعوے [illegible] درست ہے کہ نہیں۔
[illegible] پہلے [illegible] ان سے [illegible] واضح ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
قولہ [illegible]
[illegible]

اقول: یہ حیف و افسوس عقل و انصاف سے کام نہ لینے کی نسبت حضرت مجیب ہی کے عائد حال ہے کہ آپ کو اپنے علماء کی تقلید میں حق و باطل میں تمیز نہ رہی چنانچہ ہر ایک بحث سے واضح ہے ہم کیا کہیں اہل فہم و انصاف خود دیکھ لیویں۔

قولہ: آپ کے خاتم المتکلمین کا یہ فرمانا کہ از تصنیفات طبرسی کہ بعماد الدین و امین الدین شہرت دارد محسوب و معدود۔ دعویٰ زبانی ہے اور بدون دلیل دعویٰ قابل اعتنا نہیں چہ جائیکہ دعویٰ بے دلیل قبول خود نہیں، چنانچہ جناب بھی اسی تحریر میں فرماتے ہیں تو دعویٰ بلا دلیل کے واسطے تو محض لانسلم ہی جواب ہے بلکہ اس قسم کی بھی حاجت نہیں کیونکہ دعویٰ بلا دلیل خود ہی غیر مسموع ہے انتہیٰ بلفظہ [illegible]۔ پھر تعجب ہے کہ اثبات توثیق کتاب مجاج السالکین میں جو آپ نے بڑے فخر و ناز سے خاتم المتکلمین کا کلام نقل فرمایا اس اپنے قول کا بھی پاس نہ کیا یا یاد نہ رہا۔

اقول: ہمارا دعویٰ اثبات رضا جناب سیدہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ فدک میں روایات شیعہ سے تھا اور ظاہر ہے کہ وہ موقوف مجاج السالکین کے ثبوت توثیق پر نہیں اور نہ ہم کو اس کے اثبات توثیق کی حاجت کیونکہ جب وہ روایت دوسری کتب معتبرہ شیعہ میں وارد ہے تو ہمارا مدعا ثابت ہے اور جب ہمارا مدعا دوسری کتب سے بھی ثابت ہے اور مجاج السالکین پر ہی موقوف نہیں تو اس روایت کے وضع فرضی کا اور اس کتاب کے تراشنے کا الزام خود ہی بیکار و منتشر ہوگیا کیونکہ یہ روایت منقول شاہد ہے تو ہم کو کتاب کا نام جاننے کی ضرورت اس وقت ہوتی جب کہ جواز اثبات مدعا اسی پر منحصر ہوتا تو ایسے وقت میں احتمال تھا کہ شاید ہم کو آپ از خود تراش لیا ہو لیکن سبب نہ [illegible] باطل ہوگیا تو ہم کو اس کے اثبات کی ضرورت نہ باقی رہی اور اس کے اثبات کے واسطے اسی قدر کہنا کافی ہے کہ یہ روایت [illegible] مرحوم کے پاس تھی۔ اور [illegible] طبرسی کی تصنیفات سے ہے۔ اگر باعتراف ثبوت منقبت ہو تو [illegible] سے [illegible] کیا پہنچ سکتا ہے اسی واسطے ہم نے [illegible] متکلمین [illegible] آپ کے [illegible] کے ابطال دعوے کے واسطے [illegible] کی تھی کہ وہ اس روایت کو حضرت علامہ دہلوی قدس سرہ کے وضع و فرضی فرماتے تھے ثبوت توثیق [illegible] اس کی کوئی حجت [illegible] مولوی صاحب [illegible] بجز [illegible] ہے پھر جناب

کہ یہ فرمانا تعجب ہے کہ اثبات کتاب مجاج السالکین میں جو آپ نے بڑے فخر و ناز سے خاتم المتکلمین کی کلام نقل فرمائی اس اپنے قول کا بھی پاس نہ رہا یا یاد نہ رہا۔ محض حضرت مجیب کی خوبی فہم و انصاف سے ناشی ہے۔

قولہ: عجب نہیں کہ موافق وصیت مسئول کو ہماری ہی کتابیں سمجھے ہوں۔

اقول: سبحان اللہ حضرت کے خیالات اور دعووں کی یہ کیفیت ہے کہ جو کتابیں ہمارے روزمرہ و استعمال میں ہیں ان کی نسبت فرماتے ہیں کہ شاید ہماری کتابیں سمجھے ہوں کوئی حضرت سے پوچھے کہ یہ آپ نے کیونکر سمجھا یہ کوئی اجتہادی مسئلہ تو ہے نہیں کہ آپ نے اجتہاد سے پیدا کیا ہو۔ ہاں اگر آپ محدث ہونے کے مدعی ہوں گے تو البتہ فرشتہ کی زبانی جن کی صورت نعوذ باللہ [illegible] ہوگی معلوم ہوا ہوگا مگر سنیے اگر آپ اپنے علماء کی فہرستوں کو جو علماء شیعہ کے بیان میں لکھی ہیں ملاحظہ فرمالیں گے تو معلوم ہوگا کہ آپ کے علماء کو مصنفین اہلسنت و شیعہ میں تمیز نہیں ہے اور علماء اہلسنت کو اپنے علماء میں معدود کیا ہے۔

قال الفاضل المجیب: قولہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اقول جس تزک سے آپ نے یہ مصرع زیب تحریر فرمایا ہے بے شک آپ کے حال کے مناسب ہے چنانچہ ہم بھی صاد کرتے ہیں۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: عاقلاں خود میدانند۔

قال الفاضل المجیب: قولہ اگر یہی غلطیوں کا سلسلہ جاوے تو ایک کتاب ضخیم تیار ہو۔ اقول سبحان اللہ [illegible] کی غلطی آپ نے [illegible]۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: جب آدمی عقل و انصاف سے کام نہ لے تو جو منہ میں آوے کہے مثل مشہور زبان سے کسی کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتے لیکن اگر شرم و حیا کی طرف دیکھیں اور عقل و انصاف سے کام لیں اس وقت یہ فرمائیں تو البتہ مضائقہ نہیں۔

قولہ: [illegible] ایک ایسی کتاب کا جو فقط عنقا معلوم ہو [illegible] معدوم اور محجوب جسم ہے اور معدوم ہو کہیں آپ کے ہی علماء کے نزدیک ہے جو ہدو دیا اور جب خصم انکار کرے تو اس کی توثیق کے ثبوت میں یہ کہنا کہ یہ کتاب ہمارے فلاں عالم کے پاس تھی اور ہماری فلاں کتاب میں اس کا [illegible] ہے اور بدون دلیل کسی عالم خصم کی طرف نسبت کرنا اسی کی [illegible] غلطی سے تعجب ہے کہ حسب مثل مشہور [illegible] چور [illegible] یہی غلطی ہمارے

ذمہ لگاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر ایسی غلطیوں کا استیفا کیا جاوے تو ایک کتاب ضخیم تیار ہو جاوے۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

اقول: حضرت یہ کتاب مختصر صحت سہی لیکن ہم گزارش کر چکے کہ اس کا مجہول ہونا ہمارے استدلال کو کچھ مضر نہیں ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ جب حضور انکار کرتے تو اس کی توثیق کے ثبوت میں یہ کہنا کہ یہ کتاب الخ محض خوش فہمی ساقی سے ناشی ہے فی الحقیقت انکار کا جواب تو یہ ہے کہ یہ بھی روایت ابن حجر ہیثمی نے شرح کبیر منح ابداعث میں نقل کی ہے پس یہ اس امر کا ابطال ہے جو آپ کے صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے اپنی غلطی سے دعویٰ کیا ہے رچہ مستبعد است کہ از کتاب خودش بدروغ ساختہ باشد۔ [illegible] در وضع و افترا۔ کو علامہ دہلوی قدس سرہ العزیز کی طرف نسبت کیا ہے کیونکہ جب اس کتاب سے استشہاد کتب متقدمین موجود ہے تو یہ کہنا کہ یہ نام علامہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وضع کیا ہے غلطی سے [illegible] چنانچہ [illegible] کے ثبوت میں ہم نے یہ عبارات نقل کی تھی۔ اب ہم آپ ہی سے دریافت کرتے ہیں انصاف سے فرمائیں جب یہ اس کتاب کا نام صواعق وغیرہ میں مذکور ہے تو صاحب تحفہ اثنا عشریہ کا افترا۔ یہ حضرت علامہ دہلوی کی طرف نسبت کرنا اور علامہ کنتوری کی [illegible] ہم نے [illegible] کہ جب باب سوم میں اس کا ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ خود اپنے [illegible] دونوں یعنی علامہ کنتوری کی اور صاحب تحفہ اثنا عشریہ کی [illegible] افسوس کہ آپ نے یا میری گزارش کو کچھ نہیں سمجھا [illegible] اشارہ فرمایا [illegible] کی طرف [illegible] کیا اور بے فائدہ جوش و خروش ظاہر فرمایا [illegible] آپ کی غلطی آپ کے ذمہ لگاتے ہیں اپنی غلطی آپ کے ذمہ نہیں لگاتے [illegible] در خود مشغول ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] وغیرہ [illegible] اس سے صاف [illegible] جو آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی غلطیوں کا استیفا کیا جاوے تو ایک کتاب ضخیم تیار ہو جاوے [illegible] جو تجویز فرمائی اس کا جواب ہم کیا عرض کریں [illegible] اس کے حسب حال [illegible] اس کا جواب [illegible] وقت نہ ہوگا اس سے ترک کرتے ہیں۔

اقول: [illegible] غلطیاں [illegible] اگر ایسے اغلاط کا استیفا کیا جاوے تو ضرور ایک کتاب ضخیم تیار ہو جائے آپ کے جواب [illegible] جس قدر تحریر ہیں اگر ان میں سے

صفحہ اور ورق کے ورق اسی باب میں لکھے گئے ہیں اگر ہمارے حضرت مجیب کو شوق ہے تو اجوبہ تحفہ ملاحظہ فرماویں۔

اقول: جس قدر غلطیاں آپ نے بزعم خود تحریر فرمائی ہیں منجملہ انہیں اغلاط کے ہوں گی جن میں صفحات و اوراق لکھے گئے ہیں پس ان کا حال تو ناظرین اوراق اہل فہم و انصاف پر بخوبی واضح ہے اور باقی کو بھی انہی پر قیاس کر لینا چاہیے پس جب کہ ان جوابات کا یہ حال ہے تو اصل اغلاط بھی بجائے خود قائم رہیں اور علاوہ ان کے غلط جوابوں کے غلطیاں اور مزید براں ہو گئیں پس جس قدر غلطیاں جناب نے ثابت کیں گویا وہ اپنی غلطیاں ثابت کیں اور انہی غلطیوں کی بابت کتاب ضخیم تیار ہونا بیان کیا اور یہی ہم نے گزارش کیا تھا۔

قولہ: ہم دو تہائی کے قریب پچاس ساٹھ ایسی غلطیاں حضرت خاتم المحدثین کے مدنظر تھیں چنانچہ کسی قدر ذہن میں اب بھی کر لی تھیں مگر اس تحریر میں طول ہو گیا اور بیماری نے اور عدیم الفرصتی نے مجبور کر دیا اس سے اور وقت پر منحصر رکھتے ہیں۔

اقول: ہم کو بھی خیال تھا کہ کچھ غلطیاں صاحب تنبیہ و علامہ کنتوری و تنبیہ ثالث و صواعق وغیرہ کے آخر میں پیش کریں گے اور ہمارے حافظہ میں موجود ہیں مگر خیال کیا کہ یہ تو مدرسہ ان حضرات کی ان خوش فہمیوں کی اور اغلاط کی تصویر کھینچ رہا ہے جو سوال مذہب شیعہ کے متعلق ہیں تو آپ کی سرزنش ہے کہ دوران کی خدمت کا اظہار کیا جاوے اور اگر ان کی غلطیاں خصوصاً تنبیہ بھی کر دیں تو مذہب کو اس سے کچھ بہت بڑا صدمہ نہیں پہنچ سکتا ہے اس سے ہم نے ان تین تمہیدی غلطیوں پر اکتفا کر کے قلم کو روک دیا اور تنبیہ بھی صرف آپ کی تحریک ہی کی وجہ سے ہم نے گزارش کر دیا تھا۔ اگر آپ اپنے سوال میں اس قصہ کو نہ چھیڑتے تو ہم بھی کچھ نہ لکھتے اور جس قدر جناب نے غلطیاں تحریر فرمائی تھیں ان کی حقیقت بھی بخوبی واضح کر دی گئی کہ وہ در حقیقت غلطیاں نہیں تھیں بلکہ وہ حضرات کی خوش فہمیاں تھیں اہل عقل و انصاف بطور خود ملاحظہ کر لیں۔

قولہ: اگر حضرت نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو پھر کبھی دیکھا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بار بار ذکر کر کے تشنہ لبی۔

اقول: ہم کو اس سلسلہ کے جاری رکھنے سے انکار [illegible] اور نہ تو اس کے جاری رکھنے سے انکار آپ نے یا آپ کے مخالفین نے یہ قصہ شروع کیا ہے جب تک آپ کا ارادہ کا ذکر چاہیے

جاری رکھیئے اور جب دل چاہے ختم کر دیجئے۔ ہم مامور محض ہیں اور ہر طرح حاضر ہیں تحریراً تقریراً جس طرح دل چاہے سمجھ لیجئے اور فیصلہ کر لیجئے۔

قال الفاضل المجیب:- قول: بنا بر ان اس قدر تطویل پر اکتفا کر کے تفصیل کو دوسرے وقت پر منحصر کرتا ہوں فقط والسلام علی من اتبع الہدی۔ اقول: جس قدر تطویل پر آپ نے اکتفا فرمائی اسی قدر ہم بھی جواب گزارش کر چکے، اگر آپ تفصیل سے لکھیں گے تو ہم بھی جواب مفصل کو حاضر ہیں والسلام علی من اتبع الہدی۔

یقول العبد الفقیر الی مولاہ الغنی: جس قدر آپ نے ہمارے جواب کی تحریر فرمایا وہ سب آپ ہی پر منقلب کر چکے اور واضح کر چکے کہ یہ محض ادعا باطل و خیالات لاطائل تھے پس عقل و انصاف سے کام لیجئے، تعصب و نفسانیت کو چھوڑ دیجئے، اور ابطال حق پر آمادہ [illegible] صراط مستقیم اختیار کیجئے۔ وما علینا الا البلاغ والحمد للہ اولاً و آخراً دائماً سرمداً وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واشیاعہ واحبابہ اجمعین۔

اس کے بعد ہمارے فاضل مجیب نے دو تحریریں جو بعنوان جواب مولوی پیر محمد خان صاحب سہارنپوری ہیں ملحق کی ہیں۔ پہلی تحریر میں بجز شکوہ و شکایت و طعن و تشنیع کے کسی بحث سے تعرض نہیں فرمایا بجز لفظ غیبت رشید کی بحث ہے محض چھیڑ دی، اس کے جواب کی چنداں حاجت نہیں۔ اور دوسری تحریر میں حدیث بخاری سے جو مضمون [illegible] واسطے واقعہ حرق سے تعرض کیا جس کا مفصل جواب اس تحریر کے مواضع متعددہ میں موجود ہے اس کے تکرار و اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور علاوہ اس کے جیسا حضرت شیعوں کی خدا و رسول پر افترا و بہتان باندھنے کی عادت ہے اسی عادت کے موافق کذب و افترا۔ سو وہ معالم التنزیل تفسیر سورہ یٰسین ایک نبی پر نیت بت پرستی کا بہتان [illegible] صریح و بہتان ہو [illegible]۔

حضرت مجیب کا بحوالہ معالم التنزیل یہ فرمانا کہ ایک نبی نے دین کی ترویج کیلئے کفار کی عبادت میں شریک ہونا اختیار کیا تھا محض کذب و افترا ہے

[illegible] یہ [illegible] مسلم نہیں کہ ترویج دین کی نیت سے بت پرستی کرنا جائز ہے آپ فرمائیں [illegible] کسی کے نزدیک ثابت فرما دیں۔ اس غرض سے کفار کے عبادت خانوں میں جانا اور ان کی عبادت میں شریک ہونا [illegible] جمیع انبیاء میں [illegible] تفسیر معالم التنزیل میں [illegible] کسی نبی کی نسبت یہ نہیں لکھا ہے تفسیر معالم التنزیل کی کتاب [illegible] جس کا جی چاہے حضرت مجیب کا [illegible] نقل فرمایا ہے [illegible] جواب گزارش کرتے ہیں جو مولوی پیر محمد خان صاحب کی پہلی تحریر کے ضمن میں [illegible] فرمایا ہے

قول: حضرت مجیب صاحب کی خدمت [illegible] گزارش ہے کہ آپ [illegible] کا جواب [illegible] کسی قول کا جواب [illegible] آپ نے [illegible] تحریر [illegible] اپنے [illegible] ایک [illegible] موضوع [illegible] بحث نہیں رکھتے [illegible]

[illegible] آپ نے [illegible] جواب [illegible]

قول: چونکہ [illegible] سوال کے جواب [illegible] تفصیل [illegible] موجود [illegible] آپ [illegible] نظر سے [illegible] اور [illegible] آپ [illegible] جواب [illegible] آپ کے جواب میں [illegible] نہیں [illegible] تحریر میں [illegible]

حقیقۃ واقعہ عرض کر دیا گیا ہے انصاف کی نظر سے ملاحظہ ہو۔

قولہ۔ اب یہ عرض ہے کہ اگر آپ اس بحث میں بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] سوال [illegible] کا جواب مفصل عطا ہو۔

اقول۔ [illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

[illegible]

اقول۔ [illegible]

[illegible]

میں ہر امر میں تضییع اوقات تصور کرتا ہوں

قولہ۔ صرف آپ خلافت خلفائے ثلاثہ اپنے ہی اصول سے بدون اختلاف ثابت فرمادیجئے

اقول۔ [illegible] خلافت خلفائے ثلاثہ کو آپ کے بھی اصول پر ثابت کر چکا ہوں [illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

[illegible]

قولہ۔ [illegible]

انتباہ

[illegible]

[illegible] ہرگز [illegible] نہیں کہ اس بحث میں جو علماء
[illegible] کچھ لکھ دیا۔

قول: [illegible] اپنی تحریر بمقابلہ
[illegible] پیش کرتے [illegible] اپنے اساتذہ
[illegible]
[illegible] عرض کر دی۔

قول: [illegible]

[illegible]

قول: [illegible]

[illegible]

خلیل احمد

[illegible]

بعد جو ماجرا بعض اعیان ملتان کے یہاں پیش آیا تقریباً اسی کا نمونہ ہے۔ جیسا بعض امرا رضوان اللہ علیہم کے عہد کو پیش آچکا ہے۔ لیکن اہل دین و دیانت کے نزدیک واقعات عبرت بجز عبرت حاصل کرنے کے سنے ہوتے ہیں۔ شماتت کے لئے نہ سنے ہم نے اس و شجرہ [illegible] سمجھ کر محض خداوند تعالیٰ کے خوف سے ترک کر دیا اور اس پر قلم نہیں اٹھایا۔ سبحانک وبحمدک نشہد ان لا الٰہ الا انت نستغفرک و نتوب الیک۔ اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم و انت المؤخر لا الٰہ الا انت۔

تصدیق

از جناب قدسی آیات فیض انتساب قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین عارج معارج اسرار ولایت ناہج مناہج انوار ہدایت آموزگار تلقین و تعلیم مرشد صراط مستقیم پیشوائے اصحاب طریقت مقتدائے ارباب حقیقت کرم رفتار منازل ملت و دین قافلہ سالار مراحل حق الیقین مجاز شناس حقیقت دان خلوت پسند جلوت بیان حجرۂ نشین وحدت الوجود والتجرید شیخنا غلام فرید صاحب سلمہ اللہ اللطیف سجادہ نشین چاچڑاں شریف دامت برکاتہم۔

یہ کتاب جو مولوی صاحب فاضل کامل مولوی خلیل احمد صاحب نے رد فرقہ ضالہ مغضوبہ شیعہ رافضیہ میں تصنیف فرمائی ہے نہایت مضامین عالیہ سے مملو ہے اور دین و ملت قدسیہ اہل سنت و جماعت کی [illegible] ہے۔ میں بعد مطالعہ اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوں کہ جو جو مولوی صاحب نے لکھا ہے فی الاصل صحیح اور درست ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

العبد

خاکپائے فقراء غلام فرید چشتی حنفی عفی عنہ بقلم خود

... [illegible] تحریر کی معنی ... [illegible] خیال ... [illegible] ... بیان و معانی ... مولوی عزیز [illegible] ... [illegible] الله علیه.

[illegible] نعت

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

و قطعۂ تاریخ کہ از ہر چار مصرع ش چہار سنہ جدا جدا پیدا میشود

جشن اہ کہ این [illegible] | شدہ تمر بالخیر [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

و قطعۂ تاریخ تصنیف زبدۃ [illegible]

حضرت مولوی [illegible] | کہ تصنیف [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

ایضاً [illegible]

ستہ و [illegible] خطیب [illegible] | تصنیف جو کی [illegible]
[illegible] کا [illegible] | کہ خوب چھپی [illegible]

تقریظ [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

قطعہ تاریخ از طبع وقاد و ذہن نقاد عالم کامل و فاضل [illegible]

سید محمد زمان شاہ صاحب قصوری دبیر پوری تخلص [illegible]

جناب مولوی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتب الحکمت پیسہ

منظوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جناب محمد [illegible] حسن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زمین و آسمان سب اس کے مشتاق
طبیعت ہے جو اس مضمون کی جاری
ز بالائے آسمان تا مرکز خاک
فرود آمد پا بالا شتابند
سحاب و برق اس کا سب یہ پرچا
اگرچہ خلد اس کے ذات ہی سے
خدا کو کبریائی کی نہیں تھی
[illegible]
ہوا ہے لعنت [illegible]
[illegible]

ملک جن و بشر حور و پری زہر
مجھے یاد آ گئے دو شعر جامی
افسردہ بیاید [illegible] داد راک
ز عکس ذرہ [illegible] دن نیابند
[illegible] کبھی روئی کو ترسا
[illegible] کی ذات ہی سے
وہی ہو گا [illegible] ہے اور وہی کی
[illegible]
[illegible] بیان کا اور [illegible]
[illegible]
شریعت [illegible] ہادی [illegible] ہے
رسول اللہ [illegible]
[illegible]

بنائیں مسجدیں ڈھا ڈھا کے گرجا
لگاتے کافروں کے زخم کاری
وہیں عثمان مصدر شرم و حیاء
وہ ذی النورین کہلائیں نہ کیونکر
کھلا ان سے نہ باب فتنہ ہرگز
[illegible]
علی مرتضیٰ [illegible]
خلافت میں [illegible]
[illegible]
حدیث و فقہ و تفسیر [illegible]
[illegible]

کلیسے سے کیا قبضہ کو مسجد
کیا اسلام کو عالم میں جاری
وہ شوہر بنت پیغمبر ہیں والله
[illegible] دو [illegible] دختر
[illegible] باب فتنہ ہرگز
[illegible]
رسول اللہ [illegible]
[illegible]

وہ صاحب جن کا نام رائج ہے تقیہ | ہے متعہ جن کے نعلوں کا بقیہ
ہے جن کا روز و شب طرف ملامت | ہے گالی جن کے مذہب کی علامت
بیان کرتے ہیں جو اُس کے لطیفے | گرا کرتے تھے اماموں پر صحیفے
رہنما دانی نہیں وہ پارہ | جدا قرآن سے ہے ہر اک کا پارہ
ہوا گویا کلام اللہ بیکار | اترتے کیوں صحیفے ورنہ ہر بار
ہے نقش شیعوں کے دل پر کندہ | کہ رہتے ہے طفل جن پیروں پہ خندہ
دکھائی مولوی نے ان کو دیتی | کہ چھوڑیں کچھ تو عادات جبلی
لکھے [illegible] باتیں حقیقی | نگیں ہوں جوں انگوٹھی پر عقیقی
ہے الزامی جواب و جواب رنگ رنگ | عدو ہو جائیں گے پڑھ کر انہیں دنگ
غرض جو کچھ لکھا اچھا لکھا ہے | کہ ہر ہر حرف گوہر بے بہا ہے
یہ نسخہ ہو رہا ہے شیعوں کا [illegible] | ہو اس کی دین دنیا میں منادی
ہوا قدسی و فکر سال پیدا | کہ ہے ہدایت سے ان باتوں کا شیدا
خیالت آگیا مجھ کو [illegible] اب | تو میں کہتا ہوں اس سے [illegible] ہے
ذرا سمجھیں [illegible] کیجئے | ۱۳۰۵ خلیل احمد نے دی ہے مات لیجئے
ہر گھڑی [illegible] نمایاں ۱۱۱ | کہ تھا ان کا بھی کیا مجھ کو شایاں ۱۸
عدد [illegible] و مخذول | بڑی تاریخ رفض پر ہے [illegible] مسئول
قیامت میں [illegible] کا ذریعہ | لکھی قدسی نے کیا دلچسپ تاریخ

ایضاً قطعہ تاریخ
۱۳۰۵ھ

[illegible] مذہب [illegible] | قیامت میں شفاعت کا ذریعہ
لکھی قدسی نے کیا دلچسپ تاریخ | [illegible] پائے ہے جو [illegible] شیعہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]